فرعون و کلیم

مصنف

رائیڈر ہیگرڈ

مترجم

مظہر الحق علوی

تعداد	۶۰۰
طابع	جید پریس دہلی
کتابت	عشرت علی خاں
تزئین	اشہد لکھنوی
قیمت	چھ روپے بارہ آنے

ناشر

اے ستّار

ناز پبلشنگ ہاؤس پہاڑی بھوجلہ دہلی ۶

عرضِ مترجم

اس ناول کا ترجمہ بہت پہلے ہو جانا چاہئے تھا لیکن چند وجوہات کی بنا پر نہ ہو سکا اس عرصہ میں بہت سے خطوط موصول ہوئے اور ہر خط میں ایک ہی سوال پوچھا گیا تھا کہ "فرعون وکلیم" کا ترجمہ کب مکمل ہو رہا ہے میں اپنے قارئین کا مشکور ہوں کہ وہ میرے پیش کردہ ناول شوق سے پڑھتے ہیں، بہرحال میں اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہوں کہ فرعون وکلیم جلد پیش نہ کر سکا۔ یقین ہے کہ قارئین میرا پیش کردہ یہ ناول بھی پسند فرمائیں گے۔

چند باتیں اس ترجمہ کے متعلق کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس ترجمہ کو آپ اصل انگریزی ناول سے مختلف پائیں گے۔ مصنف نے ناول میں کسی جگہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا نام نہیں لکھا بلکہ انہیں عبرانیوں کے پیغمبر اور منادکہا ہے اور چونکہ مصنف عیسائی ہے اس نے حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ اپنے مذہبی نقطۂ نظر سے لکھا ہے چنانچہ میں نے اس ناول میں جگہ جگہ تبدیلیاں کر دی ہیں۔ خصوصاً چھٹے، گیارہویں، چودھویں اور اٹھارہویں باب میں بہت زیادہ تبدیلیاں کی گئی ہیں بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ یہ ابواب میں نے سرے سے لکھے ہیں اب وہ واقعات جن کا تعلق حضرت موسیٰ کی ذات اقدس سے ہے اور وہ مکالمے جو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے دہن مبارک سے ادا کرائے گئے ہیں نہ صرف تبدیل کر دئے گئے ہیں بلکہ بڑھا دئے بھی گئے ہیں۔ چنانچہ میرے خیال میں یہ ترجمہ انگریزی ناول سے زیادہ صحیح اور مکمل ہے البتہ جہاں تک رومانی قصے کا تعلق ہے وہ انگریزی ناول کے مطابق ہے ترجمہ کرتے وقت دو کتابیں "ترجمان القرآن" اور "قصص القرآن" خصوصیت سے میرے سامنے رہی ہیں۔

مظہر الحق علوی

۲۵ جون ۱۹۶۰ء خانپورہ سید واڑہ احمد آباد

عرضِ ناشر

فرعون وکلیم کی اہمیت صرف ایک تاریخی واقعہ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ یہ دو نام سننے والے کو دو قوتوں کی موجودگی کا احساس دلاتے ہیں یہ دو قوتیں ــــ بدی اور نیکی ہر زمانہ اور ہر دور میں برسرِ پیکار رہی ہیں۔ فرعون وکلیم کا واقعہ اس بات کا مظہر ہے کہ بدی کی طاقتیں کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو جائیں ایک نہ ایک دن سچائی کے مقابلے میں شکست کھا جاتی ہیں۔

جناب مظہر الحق علوی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ اس سے پہلے بھی بہت سے انگریزی شاہکار اردو میں پیش کر کے غیر معمولی مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ ہم موصوف کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس عظیم شاہکار کو عوام کے سامنے پیش کرنے کا موقع ہمیں عطا فرمایا۔ ساتھ ہی ہم امید کرتے ہیں کہ یہ ناول (جو ایک سچی داستان ہے) غیر معمولی مقبولیت حاصل کرے گا۔

ایم۔ اے۔ صمد

پہلا باب

وقائع نگار "عن آ" کی تانیس میں آمد

اے لوگو! یہ میری داستان ہے۔ ماریہ کے بیٹے عن آ کی جو وقائع نگار اور انشا پرداز کے نام سے مشہور رہے یہ ان دنوں کی داستان ہے جو میں نے روئے زمین پر اور سرزمین فراعنہ مصر میں گزارے۔ یہ واقعات میں اپنی زندگی کے آخری دنوں میں لکھ رہا ہوں۔ میرے بال سفید ہو گئے ہیں، آنکھوں کی روشنی کم ہو گئی ہے۔ اور ہاتھوں میں رعشہ آ گیا ہے۔ یہ داستان میں فرعون مصر رعمسیس کے عہد سلطنت میں لکھ رہا ہوں جو اس نام کا تیسرا فرعون ہے چنانچہ رعمسیس سوم کہلاتا ہے ہمارے فرعون کے دور حکومت میں مصر پھر ایسا ہی طاقتور ہو گیا ہے جیسا کہ پہلا تھا۔ یہ میری آخری تحریر ہے جسے میں مرنے سے پہلے مکمل کر لینا چاہتا ہوں تاکہ وہ لوگ جو میرے بعد آئیں میری اس تحریر کو پڑھ کر ان عجیب و غریب واقعات سے واقف ہوں۔ جنہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا دیوتاؤں کی مرضی یونہی ہے، اور میں "وقائع نگار عن آ" دیوتاؤں کی مرضی پوری کر رہا ہوں۔ میں وہ واقعات بیان کرنے والا ہوں جو انتہائی حیرت ناک ہونے کے باوجود صحیح اور سچ ہیں۔

میں اس شہزادے کی کہانی کہوں گا۔ جس کا نام سیتی تھا اور ہم دونوں ایک ہی دن پیدا ہوئے تھے اور جس کی روح مجھ سے پہلے

مملکت مغرب[1] میں پہنچ کر لذیذ کھانے کھا رہی ہے اور عمدہ عمدہ عطر سونگھ رہی ہے۔ اور میں اس مغرور ملک یوسرئی کی کہانی لکھوں گا۔ جسے صرف شان و شوکت پسند تھی اور جو آخر میں فرعون سفتاح کی بیوی بنی۔ اسی سفتاح کی جو اب تھیبس کے ایک مقبرے میں اپنی ملکہ کے پہلو میں ابدی نیند سو رہا ہے۔ اور میں میراچی کی کہانی لکھوں گا اس میراچی کی جو "بنی اسرائیل کا چاند" کہلاتی تھی، اور اس کی قوم 'بنی اسرائیل' کی کہانی لکھوں گا۔ جی ہاں اسی قوم کی جو صدیوں سے مصر میں مقیم تھی اور جب ہمارے

---

[1] مصریوں کا عقیدہ تھا کہ انسانوں کی روحیں زمین کے نیچے اس جگہ جمع ہوتی ہیں جہاں آفتاب جاتا ہے اور جہاں آخرت کے دیوتا اوزیرس حکومت کرتا ہے اسی جگہ کو وہ مملکت مغرب کہتے تھے۔ مصریوں کا عقیدہ تھا کہ روح بدن سے نکلنے کے بعد اندھیرے دالانوں میں سے گزرتی ہے پھر زمین کے نیچے ایک کشتی میں سفر کرتی ہے اور اس دریا کو عبور کرنے میں شیطانوں کو دیکھتی ہے جو اس کے ٹکڑے کر ڈالنا چاہتے ہیں۔ لیکن موت کے دیوتا آنوبس اور تت اس کی مدد کرتے اور اسے حساب کتاب کے مقام تک پہنچا دیتے ہیں جہاں دیوتا اوزیرس منصف بنا بیٹھا ہوتا ہے جس کے بیالیس نائب ہوتے ہوتے ہیں جو معلوم کرتے ہیں کہ مردہ بیالیس کبیرہ گناہوں میں سے کسی کا مرتکب تو نہیں ہوا۔ اگر روح گنہگار ہوتی ہے تو ایک مہیب مقام پر پہنچا دی جاتی ہے جہاں اس پر کوڑے برسائے جاتے ہیں لیکن اگر نیک ہوتی ہے تو کسی مقدس جانور کی صورت اختیار کر کے دیوتا اوزیرس کے دستر خوان میں شریک ہو کر لذیذ کھانے کھاتی اور عمدہ عمدہ عطریات سونگھتی ہے۔

مظہر الحق علوی

ملک سے رخصت ہوئی تو ہم مصریوں کو، ہمارے سلوک جو ہم نے ان سے روا رکھا تھا نہایت عبرتناک بدلہ دیتی گئی —— ہاں میں اسی قوم کی کہانی کہوں گا جن کا پہلا شخص، جس کا نام یوسف تھا اور جسے عبرانی خدا کا رسول کہتے تھے، صدیوں پہلے مصر میں آیا اور فرعون کا وزیر بنا تھا۔ میں موسیٰ و ہارون کی کہانی کہوں گا جو بنی اسرائیل کے رسول اور پیغمبر تھے اور جن کے سامنے مصر کے بڑے بڑے ساحر بھی عاجز تھے۔ ہاں میں وہ سب واقعات ضبطِ تحریر میں لے آؤں گا جو میری آنکھوں نے دیکھے اور ایسے واقعات اب کسی کی آنکھ نہ دیکھ سکے گی!

اور میں عن آ' فرعون کا دوست اور وقائع نگار، بہت سے واقعات اور بہت سے لوگوں کا ذکر کروں گا۔ دیکھو! ان اوراق میں وہ باتیں ہیں جو سب کے لئے درسِ عبرت ہیں۔ اب میرے بعد آنے والو! اگر تمہارے دیوتاؤں نے تمہیں شعور بخشا ہے۔ اگر تمہیں چشمِ بصیرت عطا ہوئی ہے تو یہ داستان پڑھو، اور عبرت پکڑو۔ اے وہ انو! جو ابھی تک پیدا بھی نہیں ہوئے، یہ داستان پڑھو اور ماضی کے ان واقعات کو جان لو جو حیرتناک اور عبرتناک ہیں۔ ہاں اس ماضی کے جو تمہیں بہت دور نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں بہت قریب ہے۔

ان ماؤں کی طرح جن کے بچے اسی دن پیدا ہوئے تھے جس دن کہ شہزادہ سیتی میری ماں کو بھی فرعون کی طرف سے خلعت و انعام ملا اور مجھے بھی، چونکہ میں اسی دن پیدا ہوا تھا جس دن کہ شہزادہ شاہی دربار سے "دیوتا رع[1] کا جڑواں"

---

[1] یہ سورج کا دیوتا تھا جسے آمن رع بھی کہتے تھے۔ یہ دیوتا پہلے عین الشمس میں پوجا جاتا تھا پھر بہت سے شہروں میں پوجا جانے لگا۔ آخر کار مصر کا سب سے بڑا دیوتا تسلیم کر لیا گیا۔ چونکہ بادشاہ کو اسی دیوتا کا اوتار (باقی صفحہ ۸ پر)

کا خطاب ملا تھا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ میں اس وقت تک شہزادہ سیتی کے دیدار نہ کر سکا۔ جب تک کہ ہم دونوں کی عمریں تیس سال کی نہ ہو گئیں۔

اس عرصہ میں مصر کا زبردست بادشاہ فرعون رعمسیس ثانی، مادرِ نیل کی سو طغیانیاں دیکھنے کے بعد دیوتا اوزیرس کے حضور مملکتِ غرب میں پہنچ گیا چنانچہ اس کا بیٹا منفتاح فرعون بنا جو بوڑھا ہو چکا تھا۔ وہ شہر تانیس میں رہتا تھا اور ہیں ممفس میں جو "شہرِ سفید" کہلاتا ہے کئی دفعہ فرعونِ مصر منفتاح اور شہزادے ممفس میں بھی آئے جس طرح کہ وہ تھبیس بھی گئے تھے جس کی شہر پناہ کے باہر ایک مقبرے میں یہ فرعون اب ابدی نیند سو رہا ہے —— لیکن مصر کی امیدوں کا سہارا اور مصر کے تاج و تخت کا صحیح وارث صرف ایک دفعہ پہلے شہر میں آیا اور بس، کیونکہ شہزادے کی والدہ، ملکہ نفرتی، کے خیال میں یہ شہر منحوس تھا۔ کیونکہ کسی زمانے میں جب ملکہ جوان تھی یہاں انہیں کوئی حادثہ پیش آیا تھا۔ چنانچہ ملکہ اپنے بیٹے سیتی کو ممفس بھیجتے ڈرتی تھیں کہ مبادا شہزادے کو بھی کوئی حادثہ پیش آجائے۔

چنانچہ جیسا کہ میں نے کہا ہے شہزادہ سیتی صرف ایک دفعہ جب اس کی عمر پندرہ سال کی تھی ممفس آیا اور وہ بھی اس لئے کہ اس بات کا اعلان کر دیا جائے کہ سیتی صحیح النسب اور دیوتا رع کا بیٹا ہے اور یہ کہ وہی منفتاح کے بعد فرعون بنے گا۔ جب یہ اعلان کیا جا چکا کہ یہی شہزادہ

(بقیہ صفحہ ۷) سمجھتے تھے اس لئے ان کا لقب فارع (پسرِ رع) پڑ گیا جو مصری لفظ ہے، یہی لفظ عبرانی میں فاراعو اور عربی میں فرعون ہو گیا۔
مظہر الحق علوی

منفتاح کے بعد مصر کا دہرا تاج اپنے سر پر رکھے گا تو ان بچوں کو طلب کیا گیا جنہوں نے اسی دن سورج کی روشنی دیکھی تھی جس دن شہزادے نے اور دیوتا رع کے جڑواں کہلاتے تھے ایسے لڑکے انیس تھے۔ میں نے بھی خوشی کپڑے تبدیل کئے۔ سرخ چغہ پہنا جس پر سامنے کی طرف اور میرے سینے پر سنہری حروف میں "شہزادہ سیتی" لکھا ہوا تھا۔ لیکن کسی شریر اور شیطان دیوتا کی مرضی یوں ہوئی کہ عین اسی دن میرے بدن اور چہرے پر سرخ سرخ دانے نکل آئے اور بخار سے میرا بدن پھکنے لگا۔ چنانچہ میں دیوتا رع کے مظہر شہزادے سیتی کے گھوڑے کی رکاب کو بوسہ دینے سے محروم رہا اور میرے صحتیاب ہونے سے پہلے شہزادہ ممفس سے جا چکا تھا۔

اب یوں ہوا کہ میرے والد فتاح کے ہیکل کے کاتب اور وقائع نگار تھے چنانچہ مجھے بھی یہی پیشہ اختیار کرنا پڑا۔ اسی ہیکل کے مدرسے میں میں نے وقائع نگاری کی تعلیم حاصل کی۔ جہاں میں نے مردوں کی کتاب کی نہایت نفیس نقلیں تیار کیں جو قدیم فراعنہ اور دیوتاؤں کی تصویروں سے مزین تھیں میں نے بہت جلد اس میں مہارت حاصل کر لی۔ چنانچہ میرے والد اپنی آخری عمر میں، جب سے آنکھوں سے معذور ہو گئے تو میں اتنا کما لیتا تھا کہ ہماری ضروریات زندگی پوری ہوتی رہیں۔ حتیٰ کہ میں اپنی بہنوں کی ضروریات بھی اس وقت تک پوری کرتا رہا جب تک کہ ان کی شادی نہ ہو گئی۔ میری والدہ نہ تھیں۔ ابھی میں بچہ ہی تھا کہ دیوتا اوزیرس نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔

اور یوں میری زندگی گزرتی رہی۔ مجھے اپنا پیشہ پسند نہ تھا۔ مجبوراً اسے اختیار کئے ہوئے تھا۔ چنانچہ یوں ہوا کہ ابھی میں نوعمر ہی تھا کہ اس خواہش نے میرے دل میں جنم لیا کہ دوسروں کی تحریریں نقل کرنے کے

بجائے خود میں کیوں نہ کوئی ایسی چیز لکھوں جس کو دوسرے نقل کریں ـــــ اور ایسی شدید تھی یہ خواہش کہ مجھے کسی پل قرار نہ آتا تھا۔ میں خوابوں کی دنیا میں بہنے لگا تھا۔ چاندنی راتوں میں میں مادرِ نیل کے کنارے کھجوروں کے جھنڈ میں ٹہلا کرتا۔ ہوا کے گیت سنتا۔ مادرِ نیل کی سطح پر چاندکی ٹوٹتی بکھرتی کرنوں کا رقص دیکھتا اور ان کرنوں میں مجھے بے حد عجیب اور خوبصورت نظارے دکھائی دیتے۔ کنارے پر کی ریت پر لوٹتی ہوئی چاندنی میں مجھے وہ تصویریں نظر آتیں جو کسی اور ہی دنیا کی ہوتیں۔ حالانکہ ان تصویروں میں مرد بھی ہوتے اور عورتیں بھی اور بعض دفعہ دیوتا بھی اس کے باوجود یہ تصویریں ہماری دنیا کی نہ معلوم ہوتیں۔

ان تصویروں کو دیکھ کر میں اپنے دل میں کہانیاں گھڑتا، اور آخرکار کئی سال بعد فرصت کے اوقات میں میں یہ کہانیاں لکھنے لگا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میری بہن نے میری کہانیاں کہیں دیکھ لیں اور اس کی خبر والد صاحب کو کر دی ـــــ والد صاحب نے غصہ ہو کر مجھے خوب پیٹا اور کہا کہ یہ من گھڑت اور احمقانہ کہانیاں میرے لئے روٹی کپڑا مہیا نہ کر سکیں گی کیونکہ انہوں نے کہا، کہانیاں لکھنے والے بھوکے ہی مرے ہیں ـــــ والد صاحب کے ہاتھوں پٹنے کے باوجود میرا یہ چسکا نہ گیا۔ بلکہ کم بھی نہ ہوا۔ چنانچہ آدھی رات کو جب سب سو رہے ہوتے۔ میں چراغ کی مدھم روشنی میں بیٹھا ہوا کہانیاں لکھا کرتا۔

پھر میری بہنوں کی شادی ہو گئی اور ایک دن میرے والد ہیکل میں دیوتا کی پوجا کر رہے تھے کہ اچانک دیوتا ادزیرس کا بلاوا آ گیا ـــــ مجھ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ میں والد صاحب کی لاش گھر میں لے آیا اور دوسرے

دن اسے حنوط کرنے والوں کے حوالے کر دیا کہ وہ اسے اعلیٰ مصالحہ لگا کر حنوط کریں کہ روح[1] کے دوبارہ آنے تک ان کا جسم سلامت اور محفوظ رہے پھر ان کی لاش منقش تابوت میں بند کر کے اس مقبرے میں رکھ دی جو انہوں نے اپنی زندگی ہی میں اپنے لئے بنوایا تھا والد صاحب کے کفن دفن میں اتنا روپیہ خرچ ہو گیا کہ قرض ادا کرنے کے لئے میں دو سال تک مردوں کی کتاب نقل کرتا رہا۔ چنانچہ اس عرصے میں کہانیاں نہ لکھ سکا۔

آخر کار میں قرض کے بار سے سبکدوش ہوا۔ اور انہی دنوں میری

---

[1] مصریوں کا عقیدہ تھا کہ مرنے کے بعد بھی انسان کی کوئی چیز زندہ رہتی ہے اسے وہ "کا" یا "روح" کہتے تھے ان کے عقیدے کے مطابق یہ زندہ چیز یا "کا" بدن کے مشابہ ہے اور اسے چھونا ممکن نہیں۔ ان کے عقیدے کے مطابق یہ روح مرتے وقت انسان کے منہ سے نکلتی تھی وہ کہتے تھے کہ روح پھر جسم کی محتاج ہوتی ہے اور اگر جسم ضائع ہو جائے تو آوارہ و پریشان پھرا کرتی ہے۔ چنانچہ ان کے خیال میں مردے کی سب سے بڑی خدمت یہ تھی کہ لاش کو سڑنے گلنے سے محفوظ رکھا جائے اس کے لئے عام طور سے حنوط کرنے کا طریقہ جاری تھا مصری چند ایسے مصالحوں سے واقف تھے جو جسم کو سڑنے گلنے نہیں دیتے مردے کا بھیجا اور پیٹ کی آلائش نکال کر وہ یہ مصالحے جسم میں بھر دیتے تھے۔ نتیجہ ہمارے سامنے ہے یعنی آج بھی کئی ایک حنوط شدہ لاشیں جوں کی توں مصر کے عجائب گھر میں موجود ہیں۔

حنوط کرنے کے طریقے کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ناول "نیل کی ساحرہ" مظہر الحق علوی

ملاقات طقیبس کی ایک لڑکی سے ہوئی جس کی آنکھیں غزالوں کی سی تھیں۔ مجھ پر ایک نگاہ غلط انداز ڈال کر اس نے میرا دل اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ انہی دنوں لیبیا کے بربریوں پر فرعون نے فوج کشی کی اور مصر کے ہر شہر سے نوجوان جبراً فوج میں بھرتی کئے گئے۔ چنانچہ مجھے بھی میدانِ جنگ میں جانا پڑا۔ وہاں سے واپس آیا تو میں نے اس غزالی آنکھوں والی لڑکی سے شادی کر لی میں اس لڑکی کا نام نہ بتاؤں گا۔ خود میں بھی اس کے نام کو بھول جانا چاہتا ہوں —— دیوتاؤں نے ہمیں ایک خوبصورت بچی عطا کی جو دو سال تک ہمیں مسرتیں بخشتی رہی اور پھر دیوتاؤں کے حضور چلی گئی اور اس وقت مجھے پہلی دفعہ حقیقی رنج و غم کا احساس ہوا۔ شروع شروع میں تو میری بیوی بہت اداس و غمگین رہی لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اس کی اداسی و غمگینی کم ہوتی گئی اس نے کہا کہ وہ اب بچے نہیں چاہتی کہ دیوتا انہیں لے جائیں۔ چونکہ اسے زیادہ کام نہیں کرنا پڑتا تھا اور وہ دن کے بیشتر حصے میں فرصت سے رہتی تھی اس لئے وہ شہر میں جانے اور وہاں دیوتا جانے کیسے کیسے لوگوں سے ملنے لگی چونکہ وہ خوبصورت تھی اس لئے اسے بہت سے دوست مل گئے۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ وہ مجھے چھوڑ کر ایک سپاہی کے ساتھ، جسے میں نہیں پہچانتا، طقیبس بھاگ گئی ادھر میرا یہ حال تھا کہ میں ہر وقت اپنی بچی کے غم میں رہتا یا اپنا کام کیا کرتا —— اے لوگو! مسرت ایک ایسا پرندہ ہے جسے کوئی انسان قید نہیں کر سکتا یہ پرندہ کبھی کبھار آپ کی کھڑکی میں آ کر بیٹھتا ہے تھوڑی دیر چہچہاتا ہے اور پھر اڑ جاتا ہے۔ میری کھڑکی میں بھی یہ پرندہ آ کر تھوڑی دیر تک بیٹھا اور پھر ایسا غائب ہوا کہ میں اس کا نشان تک نہ پا سکا۔

اور اس واقعہ کے بعد دفعتہً میرے بال سفید ہو گئے حالانکہ میری عمر ابھی تیس سال کی بھی نہ ہوئی تھی۔

اب مجھے زیادہ کام نہ کرنا پڑتا تھا۔ میں اکیلا تھا اور میری ضروریاتِ زندگی محدود۔ چنانچہ کہانیاں لکھنے کے لئے مجھے زیادہ وقت ملنے لگا۔ چونکہ میرا دل چوٹ کھایا ہوا تھا میں متواتر دو صدمے برداشت کر چکا تھا۔ اس لئے اب میں نے جو کہانیاں لکھیں ان میں حقیقی درد تھا۔ ان کہانیوں میں سے ایک میرا ایک وقائع نگار دوست لے گیا کہ اسے نقل کر لے۔ اس نے اپنے دوستوں میں بیٹھ کر یہ کہانی اونچی آواز میں پڑھی۔ وہ لوگ یہ کہانی سن کر بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے اسے نقل اور شائع کرنے کی اجازت مجھ سے طلب کی اور یوں رفتہ رفتہ میری شہرت مصر میں پھیلنے لگی اور پھر لوگ مجھے ایک انشاء پرداز کے نام سے پہچاننے لگے میری بہت سی کہانیاں بہت سے لوگوں نے نقل کیں اور شائع بھی ہوئیں حالانکہ ان کہانیوں کا معاوضہ مجھے کچھ زیادہ نہ ملا لیکن میری شہرت بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ شہزادہ سیتی کا ایک خادم میرے پاس آیا اور یہ پیغام لایا کہ شہزادے نے میری کئی کہانیاں پڑھیں اور پسند فرمائیں۔ چنانچہ اب شہزادہ مجھ سے ملنے کا خواہشمند تھا۔ میں نے پیغمبر کے ذریعہ شہزادے کی اس ذرہ نوازی کا شکریہ ادا کیا۔ پیغامبر اور کہا کہ میں بہت جلد شہزادے کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا جو اس وقت شہر تانیس میں تھا ——— چنانچہ اب میں نے اپنی وہ طویل ترین کہانی مکمل کی جو پیغامبر کے آنے سے پہلے شروع کی تھی۔ کہانی کا عنوان "دو بھائی" تھا۔ اور یہ موضوع تھا اس کہانی کا کس طرح بڑے بھائی کی بیوی نے چھوٹے بھائی پر مظالم کئے یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اور یہ کہ

کس طرح دیوتاؤں نے اسے دوبارہ زندہ کیا اور کس طرح اس نے ا
لیا۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ یہ کہانی میں نے ولیعہد سیتی کے نام معنون کی۔ اس ک
کا مسودہ اور تھوڑا سا سونا، جو میں نے پس انداز کر رکھا تھا، اپنے
کے گریبان میں رکھا اور گھر سے نکل کھڑا ہوا۔

اور یوں میں وقائع نگار عن آ، موسم سرما کے ابتدائی دنوں
تانیس پہنچا اور بغیر دم لئے شہزادے کے محل کا رخ کیا۔ وہاں پہنچکر نہا
دلیری سے میں نے باریابی کی اجازت طلب کی۔ لیکن یہاں سے اخلاف
میری مشکلات کا آغاز ہوا۔ محافظوں اور پہرے داروں نے مجھے د
مارکر دروازے سے باہر کر دیا۔ میں ایسے سلوک کے لئے قطعی تیار نہ ک
چنانچہ غصہ تو بہت آیا لیکن پی گیا۔ بالآخر محافظوں اور پہرے دار
کی مٹھی گرم کرنے کے بعد میں اس کمرے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا ج
تاجر، شعبدہ باز، ناچنے والیاں، افسر اور دوسرے لوگ اذن بار یا
کے منتظر بیٹھے تھے میں وہاں پہنچا تو ان لوگوں کو مشغلہ ہاتھ آیا وہ مجھ
کا مذاق اڑانے لگے لیکن دو چار ہی دنوں میں، میں ان سے گھل مل گیا ا
جب میں نے انہیں اپنی ایک کہانی سنائی تو وہ مجھ سے مرعوب ہو
اب وہ میرا مذاق اڑانے کے بجائے میری عزت کرتے تھے۔ یہ سب کچھ
لیکن اب تک میں شہزادے کے حضور نہ پہنچ سکا تھا اور مجھے فکر لاحق
تھی کہ شاید مجھے جلد ہی ممفس لوٹ جانا پڑے گا۔ کیونکہ میں جتنا روپیہ
تھا وہ اب قریباً ختم تھا۔

ایک دن جب میں محل کی ڈیوڑھی میں دوسرے لوگوں کے س
بیٹھا ہوا تھا تو ایک بوڑھا میرے پاس آیا جس کی داڑھی لمبی اور سفید

وہ سونے کی موٹھ والی لاٹھی لیے تھا اور اس کے چغے پر بیل کا کارچوبی سر بنا ہوا تھا جس کے سینگ ہلالی اور سنہرے تھے۔ بوڑھے نے خشمناک نظروں سے مجھے دیکھا اور سفید سر والا کوّا کہہ کر مجھے مخاطب کیا اور پوچھا کہ میں روزانہ کیوں وہاں کھڑا رہتا ہوں اور یہ کہ میں کون ہوں اور کیا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنا نام اور پیشہ بتایا۔ جواب میں اس نے بھی اکڑ کر اپنا نام بتایا۔ اس کا نام پمباسا تھا اور وہ حاجب تھا۔ جب میں نے اس سے کہا کہ وہ مجھے شہزادے کے حضور پہنچا دے تو وہ بڑی بدتمیزی سے ہنسا اور کہا کہ شہزادے تک پہنچنے کے لئے سونے کا راستہ بنانا پڑتا ہے۔ اس کا مطلب سمجھ کر میں نے سونے کا ایک ٹکڑا اس کی طرف بڑھا دیا جسے اس نے یوں جھپٹ لیا جیسے مرغ دانہ جھپٹ لیتا ہے پھر اس نے یہ مژدہ سنایا کہ وہ شہزادے سے میرا ذکر کرے گا۔ اور یہ کہ میں پھر وہاں جاؤں۔

میں تین دفعہ وہاں گیا اور ہر دفعہ وہ بوڑھا مرغ زیادہ سے زیادہ دانے چگتا رہا۔ یہاں تک کہ میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور یہ بھول کر کہ میں کہاں ہوں میں نے اسے آڑے ہاتھوں لیا اور چیخ چیخ کر اسے چور، ڈاکو دھوکے باز اور دولوٹنا جانے کیا کیا کہا۔ میری آواز سن کر وہ لوگ جو دور بیٹھے تھے میرے گرد جمع ہو گئے معلوم ہوتا ہے بوڑھا حاجب پمباسا گھبرا گیا پہلے اس نے دروازہ کی طرف دیکھا۔ شاید وہ پہریداروں کو بلانا چاہتا تھا کہ مجھے نکال باہر کریں لیکن کچھ سوچ کر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا اور کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر مجھے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ ہم طویل دالانوں میں سے اور ممیوں کی طرح ساکت و سامت کھڑے ہوئے مسلح سپاہیوں کے سامنے سے گزرتے ہوئے ایک کمرے کے سامنے پہنچے جس

دروازے پر زردوزی پردہ پڑا ہوا تھا۔ اور وہاں پہنچ کر پیپاسا نے مجھے ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور خود پردہ ہٹا کر دوسری طرف چلا گیا اس نے پردہ ٹھیک سے بند نہ کیا تھا چنانچہ میں پردے کے پیچھے والا کمرہ دیکھ سکتا تھا اور اندر جو باتیں ہو رہی تھیں انہیں بھی سن سکتا تھا۔

وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو کسی وقائع نگار کے کمرے جیسا تھا۔ میز پر پیال بھرے گدے بچھے ہوئے تھے۔ ایک طرف سرکنڈے کے قلم اور روشنائی کے ظروف رکھے ہوئے تھے جو سنگ جراحت کے تھے اور تختوں پر بردی[1] کاغذ ببول کے کانٹوں سے ٹنکے ہوئے تھے دیواروں پر مختلف رنگوں میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جو ان تصویروں سے مختلف تھیں جیسی کہ مردوں کی کتاب میں بنائی جاتی ہیں وہ دلدلوں اور گھاس کے جنگلوں پر اڑتے ہوئے پرندوں کی تصویریں تھیں۔ مختلف اقسام کے درختوں اور پھول دار پودوں کی تصویریں تھیں ایک طرف چوبی خانوں میں، جو زینے کی طرح تھے، بردی کاغذ کے لپٹے ہوئے پلندے رکھے ہوئے تھے اور سامنے آتشدان میں صندل کی لکڑیاں جل رہی تھیں۔

آتشدان کے سامنے شہزادہ کھڑا ہوا تھا اس کی عمر مجھ سے بہت کم معلوم ہوتی تھی۔ حالانکہ ہم ایک ہی دن پیدا ہوئے تھے اس کا قد لانبا اور بدن لاغر تھا۔ اس کے علاوہ اس کا رنگ بھی مصریوں کے مقابلے

---

[1] نشیبی مصر کی جھیلوں میں ایک قسم کی گھاس پیدا ہوتی ہے جسے عربی میں بردی اور فرانسیسی میں Papyrus کہتے ہیں۔ قدیم زمانے میں اس سے اچھے جیسا کاغذ بناتے اور اس پر لکھتے تھے۔ منظہر الحق علوی

میں زیادہ کھلتا ہوا تھا۔ شاید اس لئے کہ اس کی رگوں میں مصری اور شامی خون گردش کر رہا تھا۔ اس کے بال سیدھے اور شمال کے باشندوں کے بالوں کی طرح بھورے رنگ کے تھے۔ اس کی آنکھیں بھی مصریوں کی آنکھوں کے بالمقابل نیلی تھیں، بھنویں گھنی اور ماتھا، اس کے باپ فرعون منفتاح کے ماتھے کی طرح، بلند اور قدرے ابھرا ہوا، اس کے خدوخال عورتوں کی طرح نازک نازک تھے۔ چہرہ بھولا اور پیارا۔ لیکن اس بھولے اور پیارے چہرے کو چند جھریوں نے جو آنکھوں کے کونوں سے شروع ہو کر کانوں تک پہنچتی تھیں، کچھ عجیب سا تاثر دے دیا تھا اور یہ جھریاں غور و فکر کی علامت تھیں لیکن لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ جھریاں اسے اپنے ملک کی طرف سے ورثے میں ملی تھیں۔ میرے دوست "بے کن خوسونے" جس نے سیتی اول کا زمانہ بھی دیکھا تھا اور جو مادر نیل کی ایک سو بیس طغیانیاں دیکھ کر مرا، مجھ سے کہا تھا کہ اس نے اس ملکہ کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر ایسی ہی جھریاں تھیں۔ چنانچہ بے کن خوسونے فیصلہ کیا، کسی جنم میں یہ دونوں ضرور بھائی بہن رہے ہوں گے۔

شہزادے کے ہاتھ میں بردی کاغذ کا پلندہ تھا جس پر کوئی قدیم تحریر تھی۔ آپ پوچھیں گے میں نے اتنی دور سے کس طرح معلوم کر لیا کہ پلندے پر کی تحریر قدیم تھی؟ تو جواب اس کا یہ ہے کہ چونکہ میں پیشہ ور وقائع نگار ہوں اور نہ صرف مردوں کی کتاب بلکہ بہت سی قدیم دستاویزیں بھی نقل کر چکا ہوں۔ چنانچہ اس میں ایسا ماہر تھا کہ تحریر ایک طرف میں کاغذ کا ہی رنگ روپ دیکھ کر بتا سکتا تھا کہ اس پر کی تحریر کتنی قدیم ہوگی۔

حاجب کمرے میں داخل ہوا تو شہزادے نے کاغذ پر سے نظریں ہٹا کر اس کی طرف دیکھا۔

"آہا پمباسا! اچھے وقت پر آئے" شہزادے نے بے حد شیریں، باریک اور نرم تاہم مردانہ آواز میں کہا "تم نہ صرف عمر رسیدہ ہو بلکہ دانا بھی۔ میں غلط تو نہیں کہہ رہا پمباسا؟"

"حضور بیج فرما رہے ہیں۔ میں آپ کے چچا اور مصر کے تمام جادوگروں کے استاد خیموس کی طرح دانا ہوں جن کی جوتیاں میں اپنی جوانی میں صاف کیا کرتا تھا۔"

"واہ! یہ ایک نیا انکشاف ہوا۔ لیکن پمباسا تم نے اپنی دانائی ہم سے کیوں چھپا رکھی تھی اب تک؟ خیر تو اس وقت میں جو تحریر پڑھ رہا ہوں اس میں جادو کے چند مسائل ایسے ہیں جنہیں مرحوم خیموس ہی حل کر سکتے تھے جنہیں میں نے بچپن میں دیکھا تھا وہ ہر وقت غور و فکر میں رہتے تھے اور شکل و شباہت میں اپنے بیٹے اور میرے چچیرے بھائی آمن میس کی طرح تھے لیکن افسوس کہ ان کی دانائی آمن میس کو ورثے میں نہ ملی۔

"حضور اس وقت بہت خوش معلوم ہوتے ہیں۔"

"ہاں پمباسا اس لئے کہ تم چچا خیموس کے تربیت یافتہ ہو، انکی صحبت میں رہ چکے ہو۔ چنانچہ تم، صرف تم اس مسئلے کو چچا خیموس کی طرح حل کر سکتے ہو۔ جانتے ہو پمباسا کہ اگر چچا زندہ ہوتے تو میرے والد کی بجائے آج وہی فرعون مصر ہوتے۔ لیکن وہ وقت سے پہلے ہی مملکت غرب میں پہنچ گئے۔ چنانچہ ان کے اس دانشمندانہ قول کی تہ میں ضرور کوئی قابل قدر راز پوشیدہ ہے کہ کوئی بھی عقلمند آدمی فرعون بننا پسند نہ کرے گا۔"

"ہیں! فرعون بننا پسند نہ کرے گا!" پمباسا نے حیرت سے کہا۔

"اچھا سنو پمباسا۔ اس قدیم پلندے میں ہزاری دور کہنے کا ایک

منتر لکھا ہوا ہے۔ بیزاری ایک ایسا عام مرض ہے جس سے بلیوں، بچوں، اور پاگلوں کے علاوہ کوئی محفوظ نہیں۔ ہاں تو لکھا ہے کہ اس مرض سے چھٹکارا حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب پورے چاند کی رات ہو تو ٹھیک آدھی رات کو آدمی خوفو کے ہرم پر چڑھے۔ اور اس کی چوٹی پر کھڑے ہو کر اور آنکھیں بند کر کے اور دنیوی تفکرات اپنے دل سے دور کر کے یہ منتر پڑھے جو اس کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ یہ تو سب تو ٹھیک ہے لیکن منتر دیوتا جانیں کون سی زبان اور کیسے حرفوں میں لکھا ہوا ہے کہ اسے پڑھ نہیں سکتا!"

"حضور! اگر ہر آدمی منتر کو پڑھ سکے تو پھر منتر، منتر نہیں رہتا۔"

"تو پھر بابا اس منتر کا کیا فائدہ جسے کوئی بھی نہ پڑھ نہ سکے۔"

"اس کے علاوہ حضور! کوئی بھی خوفو کے ہرم پر کسی طرح چڑھ سکتا ہے آپ رات کی بات کرتے ہیں۔ حالانکہ کوئی آدمی دن میں بھی اور لاکھ ترکیبوں کے باوجود اس پر نہیں چڑھ سکتا۔ اور اگر بہ فرضِ محال اوپر پہنچ بھی گیا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی چوٹی پر آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو جائے؟ صحرائی ہوائے جھکڑ اسے اٹھا کر نیچے نہ پھینک دیں گے؟"

"یہ تو میں نہیں جانتا۔ میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ میں دنیا اور اس کی حماقتوں سے اکتا گیا ہوں۔ کوئی ایسی بات سناؤ جس سے میری اکتاہٹ دور ہو۔"

"حضور! باہر بہت سے شعبدہ باز بیٹھے ہیں۔ جن میں سے ایک کا دعویٰ ہے کہ وہ ہوا میں رسہ پھینک کر اس پر چڑھنے لگے اور اس وقت تک چڑھتا رہے جب تک کہ آسمان کے پیچھے جا کر ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہو جائے۔"

"اگر وہ تمہارے سامنے یہ شعبدہ کرے اور اس کا یہ دعویٰ سچ ثابت ہو تو اس کے بعد ہی اسے میرے سامنے لانا۔ اس سے پہلے نہیں۔ میرے خیال میں

تو صرف موت ہی وہ رستہ ہے جس پر پڑھ کر آسمان یا کپیرا ندر بن دیوتا کی جلائی ہوئی بھٹی تک پہنچا جا سکتا ہے۔"

"تو پھر حضور فرمائیں تو ناچنے والیوں کو طلب کروں ان میں جو بے حد خوبصورت لڑکیاں ہیں اور جنہیں میں تالاب میں نہاتے دیکھ چکا ہوں، فراعنہ اور شہزادوں کے سامنے ننگی ناچتی ہیں۔"ع۱

"نہیں پمپاسا! مجھے ننگی عورتوں کے ناچ سے نفرت ہے پھر کوشش کرو۔"

"حضور! اب تو غلام کے خیال میں کوئی بات نہیں آتی .... اوہ! ہاں! بابا ہر ایک وقائع نگار اذن باریابی کا منتظر کھڑا ہے دبلا پتلا اور تیکھی ناک والا آدمی ہے اپنا نام عن آبتانا ہے اور کہتا ہے کہ وہ دیوتا رع کا جڑواں بیٹا ہے کہ اسی دن پیدا ہوا تھا جس دن کہ حضور۔"

"عن آ!" شہزادے نے جلدی سے کہا "وہی مصنف کا عن آجو کہانیاں لکھتا ہے! بے وقوف! یہ تم نے پہلے کیوں نہ بتایا۔ فوراً حاضر کرو اسے۔"

یہ سنتے ہی میں پردہ ہٹا کر کمرے میں داخل ہوا اور سجدہ کر کے کہا۔

"اے پسر رع! یہ غلام ہی وقائع نگار عن آ ہے۔"

"ہیں! تمہیں بابا اجازت حضور کے کمرے میں گھس آنے کی جرأت کیسے

ع۱ اس زمانہ میں ننگی عورتوں کے ناچ کا رواج عام تھا فراعنہ اور امراء اکثر ننگی عورتوں کا ناچ دیکھا کرتے تھے ننگی عورتوں کے ناچ کی متعدد تصویریں مصری عجائب گھر میں موجود ہیں۔ ننگی ناچنے والی اپنے جسم کو عموماً اور چھاتیوں اور رانوں کو خصوصاً بڑی احتیاط سے سڈول بناتی تھیں اور ایک خاص ڈھنگ سے سنگار کرتی تھیں۔ مظہر الحق علوی

دی ؟" پمباسا نے خفا ہو کر اور پیشانی پر بل ڈال کے پوچھا. لیکن شہزادہ سیتی نے غصہ بھری آواز میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا.

" اور تمہیں یہ جرأت کیونکر ہوئی پمباسا کہ اس عالم و فاضل شخص کو ہمارے دروازے پر کتے کی طرح منتظر کھڑے رکھا ؟ اٹھو عن آ. اور مجھے خطابات سے مخاطب نہ کرو اس وقت ہم دربار میں نہیں ہیں ——— یہ تو بتاؤ عن آ تم تانیس میں کب سے ہو ؟"

" بہت دنوں سے حضور!" میں نے جواب دیا" اور جب سے شہر میں آیا ہوں اسی وقت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی کوشش کر رہا تھا. لیکن کسی صورت کامیابی نہ ہوتی تھی."

" اور آج کس طرح کامیابی ہوئی ؟"

" رشوتیں دے کر حضور. میرے خیال میں یہاں کا دستور یہی ہے کہ حضور تک پہنچنے کے لئے سونے کا راستہ بنانا پڑتا ہے. محافظ اور پہریدار....."

" تو یہ بات ہے" سیتی نے کہا." پمباسا فوراً معلوم کرو کہ عن آ سے کس نے کتنا لیا ہے اس نے جتنی رقم دی ہو اس کی دوگنی رقم اسے واپس لوٹا دی جائے. جاؤ حکم کی تعمیل ہو."

پمباسا نے رحم طلب نظروں سے میری طرف دیکھا اور اپنی سفید ڈاڑھی میں کچھ بڑبڑاتا وہاں سے چلا گیا.

" عن آ!" شہزادے نے کہا." قصر شاہی میں چور اچکے کیوں سدھائے جاتے ہیں ؟"

" حضور اس کی مثال کتے جیسی ہے. مکھیوں کو بھی زندہ رہنا ہے چنانچہ وہ کتے کی زخمی پیٹھ سے اپنی غذا حاصل کرتی ہیں."

"ٹھیک کہتے ہو عن آ۔ اگر کبھی مجھے اقتدار حاصل ہوا تو سب سے پہلے میں اس مسئلہ کی طرف متوجہ ہوں گا۔ میں محافظوں وغیرہ کی تعداد گھٹا دوں گا لیکن ان کی تنخواہوں میں اضافہ کر دوں گا۔ بیٹھ جاؤ عن آ۔ میں تم سے واقف ہوں۔ حالانکہ تم مجھ سے واقف نہیں۔ میں نے تمہاری کہانیاں پڑھی ہیں اور تم سے ایک طرح کا لگاؤ سا ہو گیا ہے —— عن آ! تم اپنی زندگی کے حالات سناؤ!"

چنانچہ میں نے اپنی آپ بیتی سنائی۔ شہزادہ سیتی خاموشی اور توجہ سے سنتا رہا اور پھر مجھ سے پوچھا کہ میں اس کے پاس کیوں آیا ہوں۔ جواب میں، میں نے کہا کہ خود اس نے مجھے طلب کیا تھا۔ میں نے بتایا کہ میں اپنی تازہ اور طویل کہانی بھی لایا ہوں جو میں نے اس کے نام سے معنون کی ہے اور میں نے کہانی کا پلندہ شہزادے کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"اگر یہ کہانی مجھے پسند آئی" سیتی نے خوش ہو کر کہا" تو میرے ساتھ مقبرے میں رکھ دی جائے گی کہ میری روح آخر دن تک اس سے محظوظ ہوتی رہے عن آ! تم تانیس میں گھوم پھر چکے ہو گے؟"

"حضور یونہی سا۔ چونکہ میرا زیادہ تر وقت حضور کے محل کے چکر کاٹنے میں صرف ہوتا تھا۔"

"بس تو آج ہی تمہیں شہر دکھائیں گے اور اس کے بعد تم ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ گے۔"

میں نے شہزادے کا شکریہ ادا کیا۔ شہزادے نے تالی بجائی۔ فوراً ہی ایک خدمتگار داخل ہوا۔

"دو چنیے لے آؤ" شہزادے نے کہا" ہم اور وقائع نگار عن آ تفریح

کو جائیں گے۔ چار نوبیاہی محافظوں سے کہو کہ وہ عام شہریوں کے لباس میں چوبدروازے پر حاضر ہو جائیں اور ہمارے پیچھے چند قدم کے فاصلے پر چلیں۔"

خدمت گار سجدہ کر کے واپس ہوا۔

چند ثانیوں بعد ایک حبشی غلام لمبی کلاہ والے دو چغے لے کر حاضر ہوا یہ چغے ایسے ہی تھے جیسے ساربان پہنا کرتے ہیں۔ ہم نے چغے پہن لئے۔ غلام نے مشعل جلائی اور ہمارے آگے آگے۔ اس دروازے میں داخل ہوا جو اس دروازے کے عین مقابل تھا جس سے کہ میں کمرے میں آیا تھا۔ تنگ و تاریک دالانوں اور زینوں کو طے کرتے ہوئے ہم ایک چھوٹے سے صحن میں پہنچے۔ صحن عبور کرنے کے بعد ہم خاصی بلند دیوار کے سامنے کھڑے تھے جس میں ایک چھوٹا سا دروازہ تھا اور کواڑوں پر تانبے کے پتر جڑے ہوئے تھے۔ جیسے ہی ہم دروازے کے سامنے پہنچے کہ کواڑ اپنے آپ ہی کھل گئے باہر چار آدمی کھڑے تھے جو ہماری طرح ہی بھیڑ کی کھال کے چغے پہنے اور ان کی کلاہ میں اپنے چہرے چھپائے ہوئے تھے وہ چاروں یوں بے تعلق سے کھڑے رہے گویا ہمیں دیکھا ہی نہیں۔ چند قدم چلنے کے بعد میں نے مڑ کر دیکھا وہ چاروں ہمارے پیچھے پیچھے آرہے تھے لیکن اس طرح کہ معلوم ہوتا تھا جیسے اتفاقاً وہ بھی اسی طرف جارہے ہوں جس طرف کہ ہم۔

"شہزادہ ہونا بھی کتنی بڑی خوش قسمتی ہے" میں نے سوچا" رات ہو یا دن ایک ادنیٰ سے اشارے سے جس کو چاہا اپنی خدمت کے لئے طلب کیا۔"

ابھی یہ خیالات میرے دماغ میں چکر لگا ہی رہے تھے کہ شہزادے

نے کہا:۔

"عن آ شہزادہ ہونا بھی ایک عذاب ہے میں اپنے گھر والوں کو اطلاع دئے اور محافظ ساتھ لائے بغیر کہیں نہیں جا سکتا۔ میں کچھ بھی کرنے اور کہیں بھی جانے کے لئے آزاد نہیں ہوں۔ یہ محافظ میری ایک ایک حرکت پہ نظر رکھیں گے اور صبح فرعون کے کوتوال کو اس کی رپورٹ دیں گے۔"

"واقعی ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ "روشن اور تاریک" میں نے سوچا۔

دوسرا باب

بنی اسرائیل کا چاند

ہم ایک نسبتاً چوڑی سڑک پر چلنے لگے جس کے دونوں کناروں پر درختوں کی قطار چلی گئی تھی اور ان کے پیچھے چپٹی چھت والے سفید مکانات تھے اور ہر مکان کے سامنے باغیچہ تھا۔ ہم بازار میں آ گئے اور اس وقت بڑا سا چاند کھجوروں کے پیچھے سے ابھر آیا اور شہر کی سفید عمارتیں چاندنی میں چمکنے لگیں اور سڑک دودھیا آسمانی راستے سماں معلوم ہونے لگی۔

تانیس اس وقت آباد اور بارونق شہر تھا حالانکہ رقبہ میں ممفس کا نصف تھا۔ میں نے سنا ہے کہ وہ اب ایسا آباد اور بارونق نہیں رہا کیونکہ اب تانیس دارالسلطنت نہیں۔

بازار کے سرے پر عظیم الشان ہیکل تھے جن کے دروازے بلند اور کواڑ وزنی تھے۔ سڑک کے دونوں کناروں پر ابوالہول کے چھوٹے چھوٹے مجسمے اونچی چوکیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ایک طرف رعمسیس کا، جس نے یہ شہر آباد کیا تھا، عظیم الشان مجسمہ ہے۔ ایک اونچے ٹیلے پر فرعون کا قصر جوان دنوں آباد اور نیا تھا۔ قصر کے دائیں بائیں دوسرے محلات تھے جن میں امرائے سلطنت رہتے تھے اور پھر تنگ و تاریک گلیاں تھیں جہاں عام شہریوں کے

گھر تھے۔ بعض گلیاں بازار سے شروع ہو کر مادرِ نیل کے کنارے تک پہنچتی تھیں جہاں قدیم شہر تھا۔

"ان میں سے بعض عمارتیں بہت قدیم ہیں" سیتی نے کہا "جنہیں میرے دادا نے ازسرِ نو بنوایا تھا یا پھر ان کی مرمت کرائی تھی۔ مثلاً شہر پناہ اور فتاح کا ہیکل اور اس زمانے میں یہاں ہزاروں عبرانی بیگار پر لگے ہوئے تھے۔ وہی عبرانی جو اسرائیل کی قوم ہیں اور مصر کے زرخیز ترین خطے جاشان[1]

---

[1] جب حضرت یوسف کا خاندان مصر میں آگیا تو حضرت یوسف نے اپنے والد بزرگوار حضرت یعقوب اور خاندان کے دوسرے افراد سے کہا کہ جب فرعون ان سے مصر میں رہنے کی درخواست کرتے ہوئے زمین اور مقام کے انتخاب کے لئے کہے تو وہ ارضی جاشان طلب کرلیں۔ فرعون نے یہ زمین انہیں بخوشی بخش دی۔ مصر کے نقشہ میں یہ جگہ بلبیس کے شمال میں واقع ہے اور اس علاقے کا ایک موجودہ شہر فکوسہ ہے یہ جگہ شہری آبادی سے کافی دور تھی اور حضرت یوسف نے شاید اس لئے پسند کی تھی کہ وہاں ان کے خاندان کی بدویانہ زندگی برقرار رہے گی اور مصریوں کی مشرکانہ رسوم اور بداخلاقیاں بنی اسرائیل میں سرایت نہ کرسکیں گی لیکن جیسا کہ تاریخ کے اور اس ناول کے مطالعہ سے معلوم ہوجائے گا کہ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا بنی اسرائیل بھی مصریوں کی طرح توہم پرست ہوگئے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کا ظہور ہوا لیکن بنی اسرائیل خدا کی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی پوری طرح راہِ راست پہ نہ آئے۔ یا یوں کہیے کہ ان کا ایمان پختہ نہ ہوا۔ ثبوت کے طور پر وہ واقعہ کہ سامری نے طلائی بچھڑا بناکر ان سے پجوا دیا تھا۔ جب کہ حضرت موسیٰ کوہِ طور پہ تشریف لے گئے تھے۔

منظہر الحق علوی

میں آباد ہیں۔"

"کافی سونا خرچ ہوا ہوگا ان عمارتوں کی تیاری پر؟" میں نے کہا۔

"نہیں عن آ۔ فراعنہ اپنے غلاموں کو عموماً اور بنی اسرائیل کو خصوصاً اجرت نہیں دیتے۔ بلکہ ان سے جبراً کام لیتے تھے۔"

ہم آگے بڑھ کر ان لوگوں میں مل گئے جو دن بھر کام کے بعد تفریح کے لئے نکل آئے تھے اور کسی دل بہلاوے کی تلاش میں تھے اور یہاں بھانت بھانت کے لوگ تھے صحرا میں چراگاہوں کی تلاش میں گھومنے والے بدو، بحر احمر کے اس پار کے شامی، حبش کے سیاہ فام اور دیو ہیکل باشندے، ساحلی شہروں کے تاجر، دیار ان شہروں اور ملکوں کے تاجر جن کے نام سے بھی ہم واقف نہیں یہ لوگ اونچی آوازمیں باتیں کر رہے تھے، ہنس رہے تھے اور مختلف طریقوں سے اپنا دل بہلا رہے تھے ایک طرف لوگ حلقہ بنائے کھڑے تھے اور بیچ میں ایک بوڑھا داستان گو قدیم مصر اور فراعنہ کے قصے سنا رہا تھا ایک طرف لوگ ایک موسیقار کو گھیرے کھڑے تھے اور دوسری طرف بہت سے لوگ ان لڑکیوں کا ناچ دیکھنے میں محو تھے جو زیادہ روپیہ ملنے کی امید میں نیم عریاں ہو کر وحشیانہ اور شہوت انگیز ناچ ناچ رہی تھیں۔

وقتاً فوقتاً کسی امیر یا خاتون کا قیمتی رتھ گزرتا نظر آتا جس کے آگے آگے پیادے دوڑتے جاتے اور اپنی لاٹھی سڑک پر "کھٹ کھٹ" بجا کر چلاتے "ہٹو، بچو، راستہ دو۔" بھیڑ کائی کی طرح پھٹ جاتی اور رتھ اپنے پیچھے گرد و غبار کا بادل اڑاتا اور لوگوں کو کھانستا، چھینکتا چھوڑ کر گزر جاتا اور پھر سفید چغے پہنے ہوئے مہنتوں کا ایک جلوس سڑک پر سے گزرا یہ دیوی ایزیس کے ہیکل کے مہنت تھے۔ یہ دیوی چونکہ "خاتونِ ماہ" کہلاتی ہے

اس لئے ہر مہینے کی چودھویں رات کو یہ جلوس نکلتا ہے آگے آگے ایک مہنت دیوی کا بت اٹھائے ہوئے تھا جس کے سامنے ہر شخص سجدہ ریز ہو گیا اور بازار میں خاموشی چھا گئی۔ حتیٰ کہ دکاندار بھی اپنی اپنی دکان میں سجدے میں پڑے ہوئے تھے۔ اس کے بعد کسی کا جنازہ گزرا جس کے آگے آگے پیشہ ور نوحہ گر سینہ کوبی کرتے اور بال نوچتے جا رہے تھے۔ ان نوحہ گروں کے پیچھے لاش کو مقبرے میں رکھنے والوں اور حنوط کرنے والوں کا گروہ تھا اور یہ لوگ وقتاً فوقتاً نوحہ گروں کو ان کے کمال کی داد دیتے اور وہ جوش میں آکر دگنی شدت سے سینہ کوبی اور آہ وزاری کرنے لگتے ۔۔۔۔۔ جنازہ گزر گیا لوگ پھر تفریح میں مصروف ہو گئے۔ دفعتہً چند سو آدمی، جن میں عورتیں بھی تھیں ایک گلی میں سے نکل کر بازار میں آ گئے۔ ان لوگوں کی ناکیں خمدار تھیں اور قریب قریب ہر مرد کی لانبی اور گھنی داڑھی تھی یہ لوگ رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور مسلح سپاہی انہیں بھیڑ بکریوں کی طرح ہانک اور گھسیٹ رہے تھے۔

"یہ کون لوگ ہیں؟" میں نے حیرت سے پوچھا کیونکہ آج پہلی دفعہ میں نے ایسے لوگ دیکھے تھے۔

"بنی اسرائیل جو اس نہر کی کھدائی سے واپس آ رہے ہیں جو نیل سے نکال کر بحرِ احمر تک پہنچائی جائے گی!" شہزادے نے جواب دیا۔

ہم ایک طرف کھڑے ہو کر انہیں دیکھنے لگے اور میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں مغرورانہ چمک تھی اور وہ متکبرانہ قدم اٹھا رہے تھے حالانکہ بندھے ہوئے تھے، تھکے ہوئے اور دھول اور کیچڑ میں لتھڑے ہوئے تھے جو شان، جو رعب اور جو خودداری ان لوگوں کے چہرے اور بلند

ماتھے سے عیاں تھی اس سے ہر مصری تو ایک طرف خود فرعون بھی محروم تھا۔
اور پھر ایک واقعہ ہوا ایک سفید ریش بوڑھا جس کی کمر دوہری ہو گئی تھی اور جو پاؤں گھسیٹ گھسیٹ کر بمشکل چل رہا تھا ہر لمحہ آگے چلتے ہوئے عبرانیوں کے پیچھے رہ جاتا تھا ایک سپاہی کو اس کی سست رفتاری پر غصہ آ گیا وہ چمڑے کا چابک بلند کر کے دانت پیستا اس بوڑھے کی طرف دوڑا اور بڑی بے دردی سے اس پر چابک برسانے لگا اس پر بوڑھا کھو کے شیر کی طرح غرّا کر پلٹا اور چوبی بیلچہ، جو اس کے ہاتھ میں تھا، گھما کر سپاہی کے سر پہ دے مارا۔ مؤخر الذکر اف تک کئے بغیر زمین پر ڈھیر ہو گیا اس پر دوسرے سپاہی اس بوڑھے پر پل پڑے اور اسے پیٹنے لگے یہاں تک کہ وہ بھی گر پڑا ۔۔۔۔ اتفاقاً ایک فوجی افسر کہیں سے اس طرف آ نکلا اور یہ معلوم کر کے کہ کیا واقعہ ہوا ہے اس نے فوراً اپنی تلوار نیام سے کھینچ لی لیکن ایک لڑکی بھیڑ میں سے نکل کر بوڑھے اور افسر کے بیچ میں آ کھڑی ہوئی۔ حالانکہ وہ میلا کچیلا اور موٹے کپڑے کا لباس پہنے ہوئے تھی لیکن اس کا حسن دیکھ کر میری آنکھیں چندھیا گئیں۔

میں نے میرایی کو، جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی تھی۔ بعد میں مختلف لباسوں میں دیکھا۔ حتیٰ کہ ملکہ اور دیوی کے لباس میں بھی۔ لیکن وہ اس سادے اور میلے لباس میں جتنی حسین معلوم ہو رہی تھی اتنی ان لباسوں میں معلوم نہ ہوئی۔ اس کی خوبصورت آنکھوں میں جو نہ کالی تھیں نہ نیلی آنسو چمک رہے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا جیسے چاند اپنی خوبصورت اور پرنم آنکھوں سے روشنی لے رہا ہے موٹے چغے کے گریبان میں سے اس کا دودھیا سینہ نظر آ رہا تھا اور اس کے سنہرے مائل بال اس کے

کندھوں اور پیٹھ پر لہرا رہے تھے وہ اپنے دونوں ہاتھ یوں اٹھائے ہوئے تھی۔ جیسے ہر اس ضرب کو، جو بوڑھے پر پڑنے والی ہو، ان پر روک لے گی۔ سامنے کی دکان میں جلتے ہوئے چراغوں کی روشنی کے سائے میرابی کے متناسب الاعضا اور سڈول جسم پر ناچ رہے تھے وہ حسن کی دیوی کے بت کی طرح ساکت کھڑی تھی اتنی حسین تھی وہ کہ میرے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ ہاں میرے دل کی جس نے ایک مدت سے کسی عورت کا تصور تک نہیں کیا اور اگر کبھی کیا بھی تو اسے بدی کے دیوتا کی خاص کنیز سمجھ کر۔

وہ لہولہان حالت میں پڑے ہوئے بوڑھے کے سامنے کھڑی ہو کر نہایت دردناک آوازیں فریاد کرنے اور رحم طلب کرنے لگی۔ لیکن کسی کا دل نہ پگھلا۔ یہ دیکھ کر وہاں کھڑے ہوئے سب کے سب پتھر ہیں میرابی کی آنکھیں کسی ہمدرد کو تلاش کرنے لگیں اور مجھ پہ آ کے جم گئیں۔

"آپ شریف اور رحمدل معلوم ہوتے ہیں" اس نے مترنم آواز میں کہا۔ "خدا کے لئے میرے ابا کو بچائیے۔ یا آپ بھی دوسروں کی طرح پتھر ہیں۔"

اور اس نے اپنے آپ کو بوڑھے علانی پر ڈال دیا۔

"اٹھاؤ اسے" افسر چیخ کر بولا۔ "ورنہ دیوتا کی قسم ایک ہی وار میں دونوں کا خاتمہ کر دوں گا۔"

چار سپاہی آگے بڑھ کر میرابی کو بوڑھے پر سے اٹھانے لگے۔

وہ بوڑھے سے چمٹ گئی۔

"رک جاؤ" شہزادے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

مذہبی آوارہ بازاری کتے! تو ہوتا کون ہے خداوند فرعون کے افسر

پر حکم چلانے والا؟ تیری یہ جرأت!" افسر کڑک کر بولا اور ساتھ ہی بائیں ہاتھ سے شہزادے کے گال پر ایک تھپڑ رسید کر دیا۔

اور پھر پلٹ کر اس نے اپنا وہ ہاتھ بلند کیا جس میں ننگی تلوار تھی ایک لمحہ کی بات تھی۔ افسر کی تلوار کی نوک زمین پر پڑے ہوئے عبرانی کے سینے میں دل تک اتر گئی —— چھیدے ہوئے دل سے خون ابل کر بوڑھے کے منہ سے بہہ نکلا اور اس کی سفید داڑھی سرخ ہو گئی۔ وہ گھڑی بھر تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا۔

میرا پی کی دل ہلا دینے والی چیخ فضا میں گونج گئی۔ چند لمحوں تک سیتی خاموش کھڑا رہا۔ شاید غصہ کی شدت سے اس کی زبان گنگ ہو گئی تھی اور پھر صرف ایک لفظ اس کے منہ سے نکلا۔

"محافظو!"

اور فوراً ہی وہ چاروں نوبیائی جو ہم سے چند قدم دور کھڑے تھے اور محل سے ہمارے ساتھ آئے تھے۔ بھیڑ کو چیرتے ہماری طرف بڑھے اب تک میں سناٹے کے عالم میں کھڑا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ شہزادے کے محافظ ہم تک پہنچیں میں افسر پر جھپٹ پڑا۔ افسر نے تلوار بلند کر کے مجھ پر وار کیا۔ تیز تلوار میرے موٹے چغے کو چیرتی ہوئی میری بائیں ران پر چرکا لگا گئی۔ اس زمانے میں، میں خاصا طاقتور تھا۔ میں افسر سے لپٹ گیا اور ہم زمین پر قلابازیاں کھانے لگے۔

اس کے بعد ایک ہنگامہ بپا ہو گیا۔ عبرانیوں نے زور لگا کر رسہ توڑ ڈالا اور فرعونی سپاہیوں پر پل پڑے اور گھونسوں اور لاتوں سے انہیں پیٹنے لگے۔ سپاہی تلواروں اور چابکوں سے اپنا بچاؤ کر رہے تھے

عورتیں چیخنے اور مرد شور مچانے لگے۔ اس افسر نے جس سے میں کھڑا ہوا تھا مجھے زمین پر پٹخ دیا اس کی تلوار چاندنی میں چمک گئی۔ میں سمجھا کہ میرا آخری وقت آگیا۔ اور اگر سیتی میری مدد کو نہ آگیا ہوتا تو میں یہ داستان مملکت غرب میں ہی لکھتا۔ شہزادے نے افسر کے دونوں کندھے پکڑ کر اسے پیچھے دھکیل دیا اور دوسرے ہی لمحے وہ ہمارے محافظوں کے ہاتھوں میں گرفتار تھا۔ اور میں نے سیتی کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا۔

"رک جاؤ، رک جاؤ! اور دیکھو یہ میں ہوں خدائے مصر منفتاح کا بیٹا اور تانیس کا گورنر سیتی۔ دیکھو اور پہچانو کہ وہ تمہارے سامنے کھڑا ہے جو معرکہ فرعون کا بننے والا ہے۔"

اور اس نے چیخ کی کلاہ سر پر سے سرکا دی پورے چاند کی چاندنی میں شہزادہ سیتی کا چہرہ جوش و غصے سے چمک رہا تھا۔

یک لخت موت کی سی خاموشی چھا گئی اور میں نے ایک عجیب اور یادگار منظر دیکھا۔ آگے والوں نے پیچھے والوں کو اور پیچھے والوں نے اور بھی پیچھے کھڑے ہوؤں کو حقیقت سے آگاہ کیا اور جو بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوتا گیا سجدے میں گرتا گیا اور چند لمحوں بعد ہی پورا مجمع سجدے میں پڑا ہوا تھا اور میں نے کسی کو کہتے ہوئے سنا۔

"خداوند فرعون کا بیٹا! ولیعہد سلطنت اور لیسر پرع! دیوتا رحم کریں!! اسی کے رخسار پر تھپڑ مارا گیا۔ اس گستاخی کی سزا موت ہی ہو سکتی ہے۔"

"اس افسر کا نام کیا ہے؟" شہزادہ نے اس افسر کی طرف اشارہ کیا جس نے بوڑھے عبرانی کو قتل کیا تھا اور جس کی تلوار کا شکار ہونے سے میں بھی بال بال بچ گیا تھا۔"

بھیڑ میں سے کسی نے جواب دیا۔

"اس کا نام خوکا ہے حضور۔"

"اسے دیوتا آمن کے ہیکل کی سیڑھیوں کے سامنے لاؤ" شہزادے نے اپنے محافظوں سے کہا جو خوکا کو گرفتار کئے کھڑے تھے۔ "دوست عن آ! اگر تم چل سکتے ہو تو میرے ساتھ آؤ۔ میرے کندھے کا سہارا لیلو۔"

میں نے شہزادے کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اور بدقت تمام کوئی سو قدم چل کر دیوتا آمن کے ہیکل کی سیڑھیوں کے سامنے پہنچا۔ ہم سیڑھیاں چڑھ کر چبوترے پر پہنچے۔ جس پر ایک مخروطی چوٹی والا مینار کھڑا تھا اور یہ مینار بازنے ہیکل کے عین سامنے تھا اور چبوترے پر شہزادہ بیٹھ گیا۔

"میں فرعون رعمسیس کے شہزانیس کا گورنر اور مصر کے تاج و تخت کا صحیح وارث شہزادہ سیتی اپنا دربار یہاں، دیوتا آمن کے ہیکل کی سیڑھیوں پر لگانے کا اعلان کرتا ہوں چونکہ میں ولیعہد اور اس شہر کا حاکم ہوں اس لئے مجھے ہر وقت اور ہر جگہ دربار لگانے، انصاف کرنے اور مجرم کو سزا دینے کا اختیار ہے میں جب چاہوں اور جہاں چاہوں مجرم کو موت کی سزا دے سکتا ہوں یا کوئی فیصلہ کر سکتا ہوں دراس کا مجھے، ولیعہد سیتی کو، اختیار ہے۔"

دربار لگ گیا، دربار لگ گیا لوگ چلائے۔

"تو دیکھو اور سنو مقدمہ یوں ہے" سیتی نے کہا۔ "اس شخص پر جس کا نام خوکا ہے اور جو فرعون کے افسر کی وردی پہنتا ہے ایک عبرانی کے قتل کا الزام ہے صرف یہی نہیں بلکہ اس نے وقائع نگار عن آ پر بھی

قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اب گواہ طلب کئے جائیں۔ عبرانی بزرگ کی لاش ہمارے سامنے رکھدی جائے وہ لڑکی بھی حاضر کی جائے جس نے عبرانی بزرگ کو بچانے کی کوشش کی تھی تاکہ وہ بھی اپنا بیان دے"۔

عبرانی کی لاش شہزادے کے سامنے رکھ دی گئی۔ اس کی بے نور اور پتھرائی ہوئی آنکھیں کھلی تھیں اور پھر سپاہیوں نے روتی بلکتی لڑکی کو شہزادے کے سامنے لاکھڑا کیا۔

"خاتون رونا بند کرو" سیتی نے کہا۔

لیکن لڑکی ہچکیاں لیتی رہی۔

"خاتون رونا بند کرو" سیتی نے پھر کہا "اور دنیا کو پیدا کرنے والے دیوتا ضمنو[1] اور سچائی کی دیوی ماٹ[2] کی قسم کھا کر کہو کہ جو کچھ کہو گی سچ کہو گی۔

---

[1] اس دیوتا کا دھڑ آدمی کا ہوتا تھا اور سر بھیڑ کا اس کے سر پر مقدس تاج ہوتا تھا جس کی حفاظت ایک سانپ کیا کرتا تھا کہتے ہیں کہ یہ مصر کا سب سے پرانا دیوتا تھا جسے دنیا کا پیدا کرنے والا تسلیم کرتے تھے چنانچہ اس کی تصویریں یوں بناتے تھے کہ بیٹھا اپنے ہاتھ سے مٹی کے پتلے گھڑ رہا ہے۔

[2] ماٹ قانون کی دیوی اور "آمن رع" یعنی سورج دیوتا کی بیٹی سمجھی جاتی تھی اس کی صورت عورت کی سی بناتے تھے اور اس کے سر پر قانون کا پر لگا رہتا تھا۔

مظہر الحق علوی

ح کہو گی۔"

لڑکی نے اپنی خوبصورت اور پُرنم آنکھوں سے شہزادے کی طرف دیکھا
ر نہایت شیریں اور مترنم آواز میں، جیسے چاندی کی گھنٹیاں بج رہی ہوں
ں جواب دیا۔

"اے شہزادۂ مصر! میں اسرائیلی قوم کی لڑکی ہوں۔ اس لئے مصر کے
یوتاؤں کی قسم نہیں کھا سکتی۔"

شہزادے نے غور سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"تو پھر اے عبرانی خاتون! کون سے دیوتا کی قسم کھا سکتی ہو؟"

"اپنے پروردگار یہوواہ کی جو ابد سے ہے اور ازل تک رہے گا جس
ہ کوئی باپ ہے اور نہ بیٹا جو دنیا کا خالق اور دونوں جہانوں کا پروردگار
ہے۔"

"شاید اسی خدا کا دوسرا نام ضمنو ہے۔" شہزادے نے مسکرا کر کہا۔ "بہت
چھا خاتون تم اپنے خدا کی قسم کھا کر کہو کہ جو کچھ کہو گی سچ اور صرف سچ
ہو گی۔"

"میں میرابی، قوم اسرائیل کے قبیلے لاوی کے ایک فرد نافعان کی بیٹی
پنے پیدا کرنے والے خدا کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قسم
ھاتی ہوں کہ جو کچھ کہوں گی سچ سچ کہوں گی۔"

"میرابی! بتاؤ اس بزرگ عبرانی کی موت کے متعلق تم کیا
نتی ہو؟"

"اس سے زیادہ کچھ نہیں حضور جتنا کہ آپ جانتے ہیں۔" بزرگ" جن کی
ش آپ کے سامنے پڑی ہے بنی اسرائیل کے ایک معزز بزرگ اور میرے

والد ہیں۔ افسر خوکا فرعون کے کسی کام کے لئے آدمی لینے ارضِ جاشان میں جہاں بنی اسرائیل آباد ہیں اس وقت آئے تھے جب دھان کی فصل پک کر تیار ہو گئی تھی۔ افسر خوکا نے مجھے دیکھا اور مجھے اپنی داشتہ بنانا چاہا میرے والد نے انکار کر دیا۔ کیونکہ میری نسبت ایک عبرانی نوجوان سے ہو گئی ہے اس کے علاوہ ہماری شریعت اور قانون کی رو سے یہ بہت بڑا جرم اور گناہ ہے کہ قوم اسرائیل کی کوئی لڑکی کسی مصری سے بیاہ دی جائے خوکا اس پر آگ بگولا ہو گیا اور اس نے میرے والد کو پکڑ لیا حالانکہ وہ قوم اسرائیل میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے اس کے علاوہ ان کی عمر بھی اس حد سے تجاوز کر گئی تھی جو فرعون نے کام کرنے والوں کے لئے مقرر کر رکھی ہے لیکن خوکا نے انہیں کام پر بھیج دیا اور ان کا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے خوکا کی بات نہ مانی تھی۔ چند دنوں پہلے میں نے خواب دیکھا کہ میرے والد سخت بیمار ہیں یہ خواب مجھے مسلسل راتوں تک نظر آیا چنانچہ میں بے چین ہو کر اپنے والد کی خبر معلوم کرنے یہاں تا نیس چلی آئی۔ اور آج صبح میں نے انہیں تلاش کر لیا اور اس کے بعد جو کچھ ہوا اس سے تو حضور واقف ہی ہیں۔"

"اور بھی کچھ کہنا چاہتی ہو؟" شہزادے نے پوچھا

"خوکا نے مجھے اپنے والد کو کھانا کھلاتے دیکھ لیا وہ جھلسا دینے والی دھوپ میں زمین کھودتے کھودتے نیم جان ہو گئے تھے چونکہ وہ قوم اسرائیل کے معززِ فرد تھے اس لئے ایسے کاموں کے عادی نہ تھے۔ خوکا نے میرے سامنے ان سے پوچھا کہ کیا اب بھی وہ مجھے اس کے حرم میں دینے سے انکار کرتے ہیں؟ میرے والد نے جواب دیا کہ اس سے بیاہ دینے سے تو یہ ہزار

درجہ بہتر ہے کہ وہ مجھے دریائے نیل کے گھڑیالوں کے سامنے پھینک دیں ــــــ "بہت اچھا" نوکانے کہا "سن لے اے مغرور عبرانی ناقھا تو کل کا سورج نہ دیکھ سکے گا! اور پھر تیری بیٹی کے بجائے تیری لاش نیل کے گھڑیالوں کے سامنے ڈال دی جائے گی" ــــــ "یونہی سہی" میرے والد نے جواب دیا" اور تو بھی سن لے خوکا کہ اگر ایسا ہی ہوا جیسا کہ تو کہتا ہے تو یاد رکھ کہ تو بھی کل کا سورج نہ دیکھ سکے گا۔ میں قوم اسرائیل سے ہوں اور صرف ایک خدا کی پرستش کرتا ہوں۔ چنانچہ میری بد دعا رائیگاں نہ جائے گی اور تو دیکھے گا کہ میری یہ گفتگو بالکل سچ ثابت ہو گی اس کے بعد ہماری گفتگو میرے پروردگار کے سامنے ہو گی اور وہی تجھے تیرے مظالم کی سزا دے گا۔"

"اس کے بعد کے واقعات تو حضور کو معلوم ہی ہیں کہ ایک سپاہی نے میرے والد پر چابک برسائے اتنا اور عرض کر دوں کہ خوکا نے سپاہیوں سے کہا تھا کہ اگر میرے والد نہ چل سکیں اور پیچھے رہ جائیں تو سپاہی انہیں بے دریغ پیٹیں اس کے بعد میرے والد کو خوکا نے قتل کر دیا اس لئے کہ انہوں نے غصے میں آ کر اس سپاہی کے سر پر بیلچہ دے مارا تھا جس نے ان پر چابک برسائے تھے۔ بس مجھے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا ہے۔ میری حضور سے درخواست ہے کہ والد صاحب کی لاش رعمسیس جاشان میں پہنچا دی جائے کہ ہم اپنی رسم کے مطابق ان کی تجہیز تکفین کریں اور مجھے بھی اپنی قوم میں بھیج دیا جائے۔"

"تمہیں کس کے پاس پہنچایا جائے خاتون؟ تمہاری والدہ کے پاس؟"

"میری والدہ کا، جو شامی تھیں، مدت ہوئی کہ انتقال ہو گیا، میں اپنے چچا جابیز کے پاس جاؤں گی۔"

"اچھا تمہیں پہنچا دیا جائے گا۔ اب تم ذرا ایک طرف ہٹ جاؤ کیونکہ مقدمہ اب تک فیصل نہیں ہوا ہے اس کے بعد ہی ہم تمہاری درخواست کی طرف متوجہ ہو سکیں گے"۔ سیتی نے کہا "عن آ! سامنے آؤ اور مصر کے دیوتاؤں کی قسم کھا کر کہو کہ اس بوڑھے عبرانی کی موت کے متعلق تم کیا جانتے ہو اور تم نے کیا دیکھا —— صرف میراپی کا بیان کافی نہیں ہے کسی کی شہادت کے بغیر مقدمہ فیصل نہیں کیا جا سکتا۔"

چنانچہ میں نے دیوتاؤں کی قسم کھائی اور عبرانی کے قتل کا پورا واقعہ سنا دیا۔

"خوکا" جب میں اپنا بیان ختم کر چکا تو سیتی نے کہا "تمہیں کیا کہنا ہے؟"

"صرف یہ حضور" خوکا نے سجدہ کرنے کے بعد کہا "کہ حضور کو لٹھ مارنے کی گستاخی مجھ سے بے خبری میں ہو گئی۔ میں نہیں جانتا تھا کہ چرواہے کے چغے میں آپ کی مقدس و محترم شخصیت پوشیدہ ہے۔ میری اس گستاخی کی سزا موت ہی ہو سکتی ہے لیکن حضور میری یہ خطا معاف کر دی جائے کیونکہ نادانستگی میں مجھ سے یہ گستاخی ہو گئی اب رہا اس عبرانی کے قتل کا سوال تو حضور یہ کوئی جرم نہیں اسرائیلی یہاں ہیں ہی اس لئے کہ ہم انہیں قتل کریں اور انہیں قتل کرنا عین ثواب ہے کیونکہ یہ لوگ ہمارے دیوتاؤں کو باطل کہتے ہیں —— چنانچہ یہ باغی ہیں۔"

"خوکا! تمہارا جرم یہ نہیں ہے کہ تم نے شہزادہ سیتی کو تھپڑ مارا بلکہ

یہ ہے کہ تم نے ایک عبرانی کو بلا وجہ قتل کر دیا۔" سیتی نے کہا۔ "کس قانون نے تمہیں ایسا کرنے کی اجازت دی ہے؟ تم اسے باغی کہتے ہو اگر ایسا ہی تھا تو تمہیں چاہیے تھا کہ فرعون کے منتخب کردہ منصفوں کے سامنے اسے باغی ثابت کر دیتے اور پھر وہی اسے سزا دے سکتے تھے تمہیں اس عبرانی کو، خواہ وہ باغی ہو یا نہ ہو، قتل کرنے کا کوئی حق نہ تھا اب رہا دیوتاؤں کو باطل سمجھنے کا الزام تو یہ کوئی بات نہ ہوئی ہم اپنے دیوتاؤں کو اور عبرانی اپنے خدا کو سچا سمجھتے ہیں اور ابتدائے آفرینش سے ایسا ہوتا آرہا ہے۔ اس کا فیصلہ نہ تم کر سکتے ہو اور نہ ہم کہ کس کا مذہب سچا ہے۔ عبرانیوں کا یا مصریوں کا۔ البتہ زمانہ خود اس کا فیصلہ کر دے گا۔"

"میں تعلیم یافتہ نہیں ہوں حضور اور قانون سے بھی واقف نہیں البتہ یہ ضرور عرض کروں گا کہ اس لڑکی نے جو کچھ کہا ہے غلط اور سراسر افترا پردازی ہے۔"

"کم سے کم یہ تو حقیقت ہے کہ جس بوڑھے کی لاش ہمارے سامنے پڑی ہے وہ تمہاری تلوار سے قتل ہوا ہے اور خود تمہیں بھی اس سے انکار نہیں ــــــ خوکا جان لو، اور پورا مصر بھی جان لے کہ ایک بوڑھے عبرانی کو، جو تھکا ہوا اور نیم جان تھا اور جس نے ضرب کا جواب ضرب سے دیا تھا۔ قتل کرنے کا کسی کو حق نہ تھا خون کا بدلہ خون ہی ہے۔ خواہ خون عبرانی کا کیا گیا ہو یا مصری کا یہی انصاف کا تقاضا ہے اور یہی فرعون کا قانون ہے افسر خوکا کی گردن مار دی جائے۔"

اور دوسرے ہی لمحہ خوکا کا بے سر دھڑ عبرانی کی لاش کے قریب

پڑا تھا اور تڑپ رہا تھا۔

"عدالت کی کارروائی ختم ہوئی" سیتی نے کہا۔ "سپاہی اس لڑکی کو بحفاظت اس کے لوگوں میں پہنچا دیں اور عبرانی کی لاش بھی ارض جاشان میں پہنچا دی جائے یاد رکھو اگر اس لڑکی کی توہین کی گئی یا اسے کسی طرح ستایا گیا تو ان سپاہیوں کو، جو اس کے ساتھ جا رہے ہیں اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔ عن آ! تم ہمارے ساتھ چلو ہمارے محافظوں میں سے دو آگے اور دو ہمارے پیچھے چلیں۔"

شہزادہ اٹھا اور لوگ سجدے میں گر گئے اور جب شہزادہ سیتی جانے کے لئے آگے بڑھا تو میرابی اس کے سامنے آئی اور یوں کہا اسے:

"اے رحم دل اور انصاف پسند شہزادے! میں کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کروں۔ شہزادے! آج سے میرابی آپ کی کنیز ہے اور ہمیشہ رہے گی۔"

اور بنی اسرائیل کے چاند میرابی سے وہ ہماری ملاقات تھی۔

ہم واپس لوٹے۔ اور جب ہم بازار سے گزر رہے تھے تو ہیں نے اپنے پیچھے لوگوں کے تھتھ بھنانے کی آواز سنی کچھ لوگ شہزادے کے انصاف کی تعریف کر رہے تھے اور کچھ کہہ رہے تھے کہ اس نے ایک عبرانی غلام کے عوض ایک فرعونی افسر کو سزائے موت دے کر سخت غلطی کی ہے

ہم خاموشی سے اپنے خیالات میں گم چلتے رہے لیکا یک بادل کے ایک ٹکڑے نے چاند کو اپنی آغوش میں لے لیا اور روئے زمین پر اندھیرا چھا گیا۔ چند ثانیوں بعد بادل کے کنارے سے ایک نورانی لکیر سی جو باریک اور نوکیلی تھی، نکل کر آسمان پر بڑھنے لگی۔ سیتی چند

ناخنوں تک اس نورانی لکیر کو دیکھتا رہا اور پھر بولا۔

"عن آ! تم نے وہ نورانی لکیر دیکھی؟ وہ تمہیں کس چیز سے مشابہ معلوم ہوتی ہے؟"

"حضور! مجھے تو وہ نورانی لکیر تلوار سمان معلوم ہوتی ہے۔" میں نے جواب دیا "جو مصر پر کسی انجانی قوت اور انجانے دیوتا نے بلند کر رکھی ہے۔ ہاں! واقعی وہ تلوار ہی ہے۔ دیکھئے حضور اس کی دھار سے بادلوں کے ننھے ننھے ٹکڑے خون کے قطروں کی طرح ٹپک رہے ہیں۔ اور ...... اور دیکھئے حضور اس نورانی تلوار کا دستہ سنہری ہے اور اس کے عقب میں کوئی شبیہ نظر آرہی ہے۔ شاید کسی دیوتا کی اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے ہیں، اور اس کی بھنویں بڑے بھیانک انداز میں تنی ہوئی ہیں ——— حضور معاف فرمائیں میرے دل میں ایک طرح کا خوف جاگزیں ہو رہا ہے۔ حالانکہ نہیں جانتا کہ یہ خوف کس وجہ سے ہے۔"

"عن آ! تم نے شاعرانہ طبیعت اور ذہن پایا ہے۔ تاہم اس وقت جو تم دیکھ رہے ہو میں بھی دیکھ رہا ہوں۔ یہ نورانی شعاع جو بادل کے کنارے سے پھوٹی ہے۔ شاید مصر کی تباہی و بربادی کی علامت ہے۔ میرے خیال میں یہ انتقام کی تلوار ہے جو کسی ان دیکھی قوت نے اہل مصر کے سروں پر بلند کی ہے ——— دیکھو! دیکھو عن آ! وہ نورانی لکیر، انتقام کی تلوار، فرعون کے محل اور ہیکل پر گرتی دکھائی دیتی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ——— لو وہ شعاع غائب ہو گئی۔ عن آ! کچھ ہونے والا ہے۔ یقیناً کچھ ہونے والا ہے۔ آؤ عن آ! اب چل کر کھانا کھائیں۔ میں بھوک اور پیاس محسوس کر رہا ہوں تم بھی محسوس کر رہے ہو گے اور پھر تم تو زخمی بھی ہو۔"

محافظ سلام کر کے رخصت ہوئے۔ ہم شہزادے کے خاص کمرے میں پہنچے۔ جہاں شاہی طبیب نے میرے زخموں کی مرہم پٹی کی اور اس کے بعد غلاموں نے

مجھے سبک اور سنہری لباس پہنایا اور پھر مجھے کمرۂ طعام میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں شہزادہ بیتی میراؤں منتظر تھا گویا میں وقائع نگار نہیں بلکہ تانیس کا کوئی معزز امیر ہوں۔ شہزادے نے اپنے دائیں ہاتھ والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ جب میں اس کرسی پر بیٹھنے لگا تو خود شہزادے نے اٹھ کر کرسی میرے لئے آگے بڑھا دی میں ایسی عزت افزائی کا مستحق نہ تھا۔ چنانچہ شرم سے پانی پانی ہو گیا ——

آج تک مجھے وہ چرمی بیٹھک والی کرسی یاد ہے جس کی ہتھیوں پر دو ابوالہول بنے ہوئے تھے اور جس کی پشت پر ایک دائرے میں فرعونِ مصر رعمیس اعظم کا نام اور القاب سنہری حرفوں میں کندہ تھے کیونکہ یہ کرسی اسی باجبروت فرعون کی تھی۔

دو قابیں، ایک میرے اور ایک شہزادے کے سامنے رکھ دی گئیں اور پھر کھانا چنا گیا جو بے حد سادہ تھا کیونکہ شہزادہ خوش خوراک تھا اور مرغن غذائیں پسند نہ کرتا۔ وہ ہر معاملے میں کھانے پینے اور کپڑے پہننے میں بھی، سادگی پسند واقع ہوا تھا۔ ایک غلام شراب کی صراحی لایا۔ شراب کھجور کی تھی لیکن بے حد لذیذ۔ غلام جام بھر بھر کے مجھے اور شہزادے کو دینے لگا۔

کھانے کے درمیان شہزادہ میرے پیشے اور میری کہانیوں کے متعلق سوالات پوچھتا رہا۔ میری کہانیوں سے، معلوم ہوتا ہے، اسے بہت زیادہ دلچسپی تھی اگر اس وقت کوئی ہمیں دیکھتا اور ہماری باتیں سنتا تو وہ مجھے شہزادے کا استاد اور اسے میرا طالبعلم سمجھتا وہ میری ہر بات نہایت غور و توجہ سے سنتا اور وقائع نگاری اور فن افسانہ نگاری کے متعلق میرے منہ سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کو سند سمجھتا اور ایسی خاکساری اور انکساری کا اظہار کرتا کہ بولتے بولتے میری زبان لڑکھڑا جاتی۔ اس خونی ڈرامے کے متعلق، جو ابھی تھوڑی دیر پہلے آمن رع کے ہیکل کے سامنے کھیلا

گیا تھا۔ شہزادے نے ایک لفظ تک نہ کہا۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ میرابی اس کے والد کا قتل اور خوکا کے قتل کو بالکل ہی بھول گیا ہے۔

جب کھانا ختم ہو چکا تو شہزادے نے شراب کا وہ جام جو بیحد نفیس سفید اور انڈے کے چھلکے کی طرح نازک تھا، اٹھایا اور چند ثانیوں تک اسے دیکھتے رہنے کے بعد بولا۔

"عن آ! آج کا دن ہمارے لئے یادگار دن ہے کیونکہ ہم دونوں نے کئی ہنگامی گھنٹے ساتھ گزارے ہیں۔ ہم دونوں ایک ہی دن پیدا ہوئے ہیں اور اگر نجومیوں کا علم جھوٹا نہیں ہے تو ہمارے ستارے بھی ایک ہیں عن آ! تم مجھے پسند ہو، بہت پسند۔ حالانکہ نہیں جانتا کہ میرے متعلق تمہارے خیالات کیا ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ تمہاری موجودگی میں، میں سکون اور اطمینان محسوس کرنے لگتا ہوں۔ یہ واقعی عجیب بات ہے کیونکہ آج تک کسی بھی شخص کے قرب نے مجھے ایسا سکون نہیں بخشا۔"

"عن آ! آج صبح میں ایک قدیم دستاویز دیکھ رہا تھا تو اتفاقاً ایک تحریر پر نظر پڑ گئی جس سے معلوم ہوا کہ قدیم زمانے میں ولیعہد سلطنت کو اپنا ایک ذاتی منشی رکھنے کا شوق حاصل تھا اور یقیناً اب بھی ہے کیونکہ مصر میں کوئی قانون بدلتا نہیں اس منشی کی تنخواہ ان ٹیکسوں سے ادا کی جاتی ہے جو مزدوروں اور کاشتکاروں سے وصول کئے جاتے ہیں۔ کئی پشتوں سے ذاتی منشی رکھنے کی رسم ختم ہو گئی ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ اکثر شہزادوں کو پڑھنے لکھنے کے بجائے سیر و شکار کا شوق زیادہ تر ہوتا ہے اور یہ بھی اتفاق ہے کہ آج ہی میں نے وزیر ہامان[1] سے

(عے[1] کا حاشیہ صفحہ ۴۴ پر یعنی اگلے صفحہ پر دیکھئے)

اس بات کا ذکر کیا۔ غالباً تم نہیں جانتے عن آ کہ وزیر ہامان حد درجہ بخیل ہے اور مجھ سے سونے کے ایک ایک ٹکڑے کا حساب طلب کرتا ہے جو میں خرچ کرتا ہوں گویا یہ رقم خود اس کے بٹوے میں سے جاتی ہے۔ بہرحال میں نے اس سے کہا کہ میں بھی اپنا ایک خاص منشی رکھنا چاہتا ہوں تو اس نے اپنی مخصوص کینہ درانہ مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"شہزادے! پورے مصر میں ایک منشی بھی اس قابل نہیں ہے کہ اپنے پاس آپ اسے رکھیں۔ اس کے باوجود اگر آپ اپنا ایک منشی رکھنا ہی چاہتے ہیں تو میں اسے شاہی خزانے سے اتنی تنخواہ دوں گا جتنی کہ گیارہویں سلسلے کے فراعنہ اپنے منشیوں کو دیا کرتے تھے۔"

"چنانچہ عن آ! یہ عہدہ میں تمہیں ایک ماہ کے لئے پیش کرتا ہوں کیونکہ ہامان نے کہا کہ میں کسی بھی منشی کو ایک ماہ سے زیادہ برداشت نہ کرسکوں گا بہرحال دیکھنا ہے کہ اس کی بات کہاں تک صحیح ثابت ہوتی ہے ——— میں نہیں جانتا کہ گیارہویں سلسلے کے فراعنہ اپنے مشیروں کو کیا تنخواہ دیتے تھے البتہ اس کا ضرور وعدہ کرتا ہوں کہ تنخواہ تمہیں وقت پر ملتی رہے گی۔"

"کس زبان سے حضور کا شکریہ ادا کروں؟" میں نے کہنا شروع کیا

عل[1] اصل انگریزی ناول میں اس وزیر کا نام نہاسی لکھا ہے لیکن چونکہ قرآن مجید نے اسے ہامان کہا ہے اس لئے اس ترجمہ میں میں نے نہاسی کی بجائے ہر جگہ ہامان ہی لکھا ہے اس کا اصل نام نکبس خونس تھا اور وہ قارون کا ہم عصر تھا جو اپنی دولت کے ساتھ حکم خدا سے زمین میں دھنس گیا۔ مظہرالحق علوی

"عن آ! شکریہ ادا نہ کرو۔ اگر تم دانا و بینا ہو تو یہ عہدہ کبھی قبول نہ کرو گے۔ تم پمباسا سے تو مل ہی چکے ہو۔ ہامان پمباسا سے دس گنا زیادہ لالچی اور کینہ توز ہے۔ وہ ظالم، چور اور لوٹا شیطان ہونے کے باوجود فرعون کی ناک کا بال بنا ہوا ہے اور ہر دن اور ہر گھڑی فرعون کے کان بھرتا رہتا ہے۔ وہ تمہاری زندگی عذاب کر دے گا اور جہاں روپے پیسے کا سوال ہو گا تو وہ ہر جائز و ناجائز طریقے سے تمہاری جیبیں خالی ہی رکھنے کی کوشش کرے گا۔ حتیٰ کہ پنسل کے ایک چھلکے کے لئے وہ تم سے گھنٹوں تک جھگڑتا رہے گا۔ اس کے علاوہ عن آ! یہ جگہ بھی بڑی بیزار کن ہے اور مجھے نہ صرف خواب دیکھنے کی عادت ہے بلکہ میں کبھی کبھی غصے بھی ہو جاتا ہوں۔ عن آ! میرا شکریہ ادا نہ کرو بلکہ میری پیش کش ٹھکرا دو یہ عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دو اور واپس اپنے آبائی وطن ممفس چلے جاؤ ــــ عن آ! فرعونِ وقت درباریوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے وہ موم کا پتلا ہے جو خود نہیں بولتا بلکہ اس کے پیچھے چھپ کر دوسرے لوگ بولتے ہیں اور وہ اپنے ہاتھ میں جو عصائے شاہی لئے ہوتا ہے وہ ڈوریوں سے بندھا ہے اور ان ڈوریوں کے دوسرے سرے وزیر ہامان کے ہاتھ میں ہیں اب خیال کرو عن آ کہ جب خود فرعون کا یہ حال ہے تو اس کے بیٹے کا کیا حال ہو گا! عن آ! واپس ممفس چلے جاؤ۔ وہاں میں تمہیں قدیم دستاویزیں نقل کرنے کے لئے بھجواتا رہوں گا اور وزیر ہامان جو تنخواہ مقرر کرے گا وہ تمہیں ملتی رہے گی۔"

"حضور کے اس خلوص و محبت کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اس کے باوجود میں حضور کی یہ پیش کش قبول کرتا ہوں

اور بخوشی قبول کرتا ہوں۔ اب رہا وزیر ہامان تو میں اس سے نہیں ڈرتا اگر اس کی زیادتیاں حد سے تجاوز کر گئیں تو میں اس کے متعلق ایک ایسی کہانی لکھوں گا کہ پورا مصر وزیر ہامان پر ہنسنے اور آوازے کسنے لگے گا۔"

"عن آ! میں نہیں جتنا ہوشیار اور عقلمند سمجھے ہوئے تھا تم اس سے بھی زیادہ نکلے۔ ہامان کے متعلق کوئی کہانی لکھنے کا خیال مجھے آج تک نہ آیا حالانکہ وزیر کے متعلق بہت سے دلچسپ باتیں ہیں اپنے معتمدوں کے سامنے کرتا ہوں تم چاہو تو انہیں کہانیاں کر لو۔"

شہزادے نے میز پر کہنیاں رکھ کے اور اپنی ہتھیلیوں کا کٹورا بنا کر اس میں اپنی ٹھوڑی ٹکا دی اور میری طرف غور سے دیکھتے ہوئے گمبھیر آواز میں بولا۔

"یہ عہدہ تم نے کیوں قبول کیا؟ ٹھیرو مجھے کہنے دو؟ ہاں تو تم دولت کے بھوکے نہیں۔ جاہ و حشم تو نہیں چاہتے۔ بڑے بڑے لوگوں میں بیٹھ کر تم فخر کرنا نہیں چاہتے۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو ان میں سے ایک بات بھی تم نہیں چاہتے۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ تم نے یہ عہدہ کیوں قبول کیا؟ تم ایک آزاد منش ہو، فنکار رہو اور ٹھوکر مار کر دولت پیدا کر سکتے ہو۔ تمہارے قلم کی ایک جنبش کسی کو شہرت و عزت کی انتہائی بلندیوں تک پہنچا سکتی ہے اور کسی کو ذلت و خواری کی انتہائی گہرائیوں میں گرا سکتی ہے۔ پھر تم کیوں ملازمت کر کے کسی کے غلام بننا چاہتے ہو؟ تم کیوں اپنی آزادی کو چند ٹکوں کے عوض فروخت کر رہے ہو؟ اور وہ بھی یہ جانتے ہوئے کہ تمہاری جگہ دربار میں فرعون کے تخت کی نچلی سیڑھی سے بھی دور ہو گی اور یہ کہ فرعون کا کوئی خادم، کوئی کم رتبہ

شخص بھی تمہیں جھڑک دے گا۔ تم کیوں یہ عہدہ قبول کر رہے ہو؟"

"اس کی چند خاص وجوہات ہیں حضور۔ اول تو یہ کہ تخت و تاج سے تاریخ اور تاریخ سے تخت و تاج وابستہ ہیں۔ تخت و تاج تاریخ بناتے ہیں اور میرے خیال میں مصر میں کوئی زبردست انقلاب آنے والا ہے اور اس انقلاب سے میں بھی اپنا رشتہ جوڑ لینا چاہتا ہوں کہ میرا نام تاریخ کے اوراق میں محفوظ رہے اور یہ اُسی صورت میں ممکن ہے کہ میں یہ عہدہ قبول کر لوں دوسری وجہ یہ ہے حضور کہ دیوتا کبھی کبھار ہی انسانوں پر مہربان ہوتے ہیں اور اس وقت ان کے عطیے کو ٹھکرانا نہ صرف حماقت بلکہ گناہ ہے اور تیسری وجہ . . . ."

میں خاموش ہو گیا۔

"خاموش کیوں ہو گئے۔ کہو عمون آکو نکہ یہ تیسری وجہ بھی اہم اور صحیح ہو گی۔"

"تیسری وجہ یہ ہے حضور ——— یہ الفاظ ایک مرد کی زبان سے عجیب معلوم ہوں گے ——— کہ میں آپ کو چاہنے لگا ہوں۔ آج سے پہلے میں نے کبھی کسی سے ایسی محبت نہیں کی جیسی کہ آپ سے کر رہا ہوں۔ حتیٰ کہ اپنے والد سے بھی نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ یقیناً اس لئے نہیں کہ آپ ولیعہد سلطنت ہیں۔"

یہ سن کر شہزادے نے سر جھکا لیا اور ایسا خاموش ہوا کہ میں اپنی گستاخی پہ دل ہی دل میں سہم گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ سیتی کو میری بات بُری معلوم ہوئی ہے۔

"حضور! غلام کی اس گستاخی . . . . . ." میں نے کہنا شروع کیا۔

لیکن شہزادے نے فوراً ہاتھ اٹھا کر مجھے خاموش کر دیا۔

"عن آ" اس نے کہا "جانتے ہو کہ میں ناآشنائے دوست ہوں؟"

"یہ آپ کیا فرما رہے ہیں دلیعہد اور ناآشنائے دوست؟"

"ہاں میرا کوئی دوست نہیں، لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ایک دوست مل گیا ہے۔ عن آ! تمہیں دیکھتے ہی میں نے یوں محسوس کیا جیسے تم وہ آدمی ہو جسے میں ہزاروں سال سے جانتا ہوں اور یہ کہ یہی وہ شخص ہے جو مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز تھا لیکن کس طرح مجھ سے بچھڑ گیا تھا۔ یہ شاید حماقت ہے عن آ یا پھر یوں ہو عن آ کہ ہم کسی جنم میں ساتھ رہے ہوں اور تم سے میری اور مجھ سے تمہاری محبت اسی زمانے کا اثر ہو۔ یا پھر ان چیزوں کا جو مملکتِ عزب میں ہیں۔"

"بعض اوقات اسی طرح کے خیالات میرے دماغ میں بھی چکر لگاتے ہیں اور میں سوچتا ہوں حضور کہ اس دنیا میں ہم جو کچھ دیکھتے ہیں وہ محض پرچھائیاں ہیں جو اس سورج کی روشنی سے پیدا ہو گئی ہیں جو شاید مملکتِ عزب میں روشن ہے اور وہاں کی چیزوں کا عکس دنیا میں پھینکتا ہے۔ ہمارے اجسام ممکن ہے مملکتِ عزب میں ہوں، اور یہ میں آپ کی اور آپ میری پرچھائیاں دیکھ رہے ہوں۔"

سینی نے سر ہلا کر مجھ سے اتفاق کیا۔ چند ثانیوں تک خاموشی کا دفعہ رہا۔ پھر شہزادے نے انڈے کے چھلکے جیسا نازک اور سفید جام اٹھایا اس میں سے ایک گھونٹ شراب پی کر جام میری طرف بڑھا دیا۔

"عن آ تم بھی پیو" اس نے کہا "اور قسم کھاؤ جس طرح کہ میں کھاتا ہوں، کہ آج سے ہم دوست ہیں اور ہر حال میں ایک دوسرے کے شریک

ہیں اور اس وقت تک ہمارا ساتھ نہ چھوٹے گا جب تک موت ہمارا ساتھ نہیں چھڑا دیتی۔ عن آ! اب میں اپنا کوئی راز تم سے نہ چھپاؤں گا اور نہ تم ہی ایسا کرو گے!"

خوشی سے بے خود ہو کر میں نے شہزادے کے ہاتھ سے جام لے لیا۔

"حضور! میں مصر کے تمام دیوتاؤں کی قسم کھاتا ہوں کہ مرتے دم تک آپ کا وفادار خادم رہوں گا۔ صرف اسی دنیا میں نہیں بلکہ دوسری دنیا میں بھی۔ اور دوسری زندگی میں بھی!"

اور میں اسی جام سے ایک گھونٹ شراب پی کر شہزادے کے سامنے جھک گیا۔ جواب میں وہ بھی میرے سامنے جھکا اور یوں ایک وقائع نگار اور ولیعہد سلطنت میں دوستی کا کبھی نہ ٹوٹنے والا رشتہ قائم ہو گیا۔

"لیکن عن آ" سیتی نے کہا "لیکن اس جام کا کیا کریں اب یہ جام مقدس ہو گیا ہے کیونکہ ہم دونوں نے اس سے شراب پی ہے اور اسی نے ہمیں دوستی کے رشتے میں جوڑا ہے۔ کیا میں اسے اپنے پاس رکھ لوں؟ نہیں اب میرا نہیں رہا؟ تو تمہیں دے دوں یہ بھی ٹھیک نہیں۔ ہاں یہ ٹھیک ہے!"

اور شہزادے نے جام کی ساق پکڑ کے اسے میز پر دے مارا اور پھر ایک معجزہ ہوا۔ بجائے اس کے کہ جام ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا وہ کنارے سے پیندے تک دو برابر حصوں میں ٹوٹ گیا۔ دیوتا جانیں یہ اتفاق تھا یا جام بنانے والے نے جام کے دو ٹکڑے کسی مصالحے سے جوڑ دئے تھے۔ بہرحال جام دو برابر حصوں میں ٹوٹ گیا۔

"یہ نیک شگون ہے عن آ" شہزادے نے کہا "جام کا ایک ٹکڑا تم رکھ لو ایک میں رکھ لیتا ہوں اگر موت نے مجھ سے پہلے تمہیں آ لیا تو جام کا یہ

ٹکڑا میں تمہارے سینے پر رکھ دوں گا۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہوا یعنی تم سے پہلے میں مرجاؤں تو تم بھی ایسا ہی کرنا۔ لیکن اگر کاہن اور مہنت نہیں ایسا نہ کرنے دیں تو جام کا یہ ٹکڑا میرے تابوت پر یا میرے مقبرے میں پھینک دینا۔"

اور میں نے جام کا ٹکڑا اٹھا کر چوما اور آنکھوں سے لگایا اور اپنے چغے کے گریبان میں، عین اس جگہ جہاں دل دھڑکتا ہے، رکھ دیا۔ سیتی نے بھی ایسا ہی کیا۔

اور یوں ولیعہد سیتی اور قائع نگار عن آنے پیمانِ دوستی باندھا۔



تیسرا باب

شہزادی یوسری

"چلو یہ معاملہ تو ختم ہوا" سیتی نے کہا "میرے خیال میں اب چل کر سونا چاہئے کہ جب آدمی سو جاتا ہے تو ہر چیز ختم ہو جاتی ہے! شاید تم کہو گے بہت سی چیزوں کی ابتدا ہوتی ہے"!

اور جب شہزادہ یوں کہہ رہا تھا تو ان پردوں میں، جو کمرے کے آخری سرے پر لٹک رہے تھے، جنبش ہوئی اور دوسرے ہی لمحے یمبا اپنی ڈاڑھی لہراتا اور اپنا اعصا لئے ہمارے سامنے کھڑا تھا۔

"اب کیا ہوا بھئی؟" شہزادے نے کہا "سچ تو یہ ہے عن آ کہ آج تک مجھے چین سے کھانا بھی نصیب نہ ہوا، لیکن پہلے یہ بتاؤ یمبا کہ جب آدمی سو جاتا ہے تو ہر چیز کا خاتمہ ہو جاتا ہے یا ان کی ابتدا ہوتی ہے۔ میں اور عن آ اس معاملے میں مختلف الرائے ہیں۔ چنانچہ اس کا فیصلہ تم ہی کر دو لیکن یہ نہ بھولو کہ اس دنیا میں آنے سے پہلے ہم شاید سو ہی رہے تھے کیونکہ اس وقت کا حال ہمیں نہیں معلوم اور موت بھی شاید نیند ہی ہے اگر تم نے ممیوں کو ان کے مقبروں میں دیکھا ہے تو یقیناً تم یہی کہو گے کہ یہ مردے دراصل محوِ خواب ہیں۔ ہاں اب بتاؤ"

پیپا سا نے میز پر رکھی ہوئی صراحی کی طرف اور پھر ہم دونوں کی طرف دیکھا اس کا خیال تھا کہ آج اس کے آقا نے شاید کچھ زیادہ پی لی ہے۔ پھر اس نے نہایت کرخت اور بھونڈی آواز میں کہا۔

"وہ تشریف لا رہی ہیں، وہ تشریف لا رہی ہیں۔"

"وہ اگر تشریف لا رہی ہیں تو لانے دو اور پھر اس کی اطلاع دو دفعہ دینے کی کیا ضرورت تھی؟ ہاں اب یہ بتاؤ کہ کون تشریف لا رہی ہیں؟"

"بنت رع، مصر کی ہونے والی ملکہ، فرعون وقت کی نور نظر اور حضور کی سوتیلی بہن شہزادی یوسرٹی۔"

"تو پھر آنے دو بلن آ! اگر تم تھک جاؤ تو بے شک اٹھ کر چلے جانا۔ خادم انہیں تمہاری خواب گاہ تک پہنچا دیں گے۔"

پیپا سا الٹے قدموں واپس گیا اور چند لمحوں بعد ہی ایک خاتون جس کے چہرے سے شاہی جلال عیاں تھا اور جو فوق البھڑک لباس پہنے تھی کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے ساتھ چار کنیزیں تھیں جو پردوں کے قریب ہی رک گئیں۔ میتی نے آگے بڑھ کر خاتون کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لئے اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور پھر چار قدم پیچھے ہٹ کر خاموش کھڑا ہو گیا۔ چند ثانیوں تک وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔ اور اس وقت میں نے اس خاتون کا جائزہ لیا جو مصر میں "حسین دختر رع" کے نام سے مشہور تھی ——— مجھے تو وہ اتنی زیادہ حسین معلوم نہ ہوئی۔ شاید اس لئے کہ اس کے چہرے سے کرختگی عیاں تھی چہرے سے ایسا جلال عیاں تھا کہ اگر وہ دہقانی عورتوں کے کپڑے پہنے ہوتی تب بھی شاہی گھرانے کی فرد معلوم ہوتی چہرے پر کے جلال اور کرختگی

نے اس کے حسن کو دبا دیا تھا۔ اس کے چہرے پر اس ملاحت کا شائبہ تک نہ تھا جو حسن کا خاصہ ہے۔ اس کی آنکھوں میں عجیب طرح کی چمک تھی ہونٹ پتلے اور خطرناک سے تھے۔ اگر وہ عورتوں کا لباس پہنے نہ ہوتی اور اگر لباس کے نیچے چھپاتیوں کا ابھار نظر نہ آ رہا ہوتا تو میں اسے شہزادی کے بجائے شہزادہ ہی سمجھتا۔ اس کا ناک نقشہ اپنے سوتیلے بھائی سیتی جیسا ہی تھا حالانکہ اس کے چہرے سے اپنے بھائی کی سی رحم دلی اور ملاحت عیاں نہ تھی۔)

" تمہارا آنا مبارک ہو بہن" سیتی نے کہا اور اس کی اس مسکراہٹ میں طنز تھا۔ "سرخ کناروں والا جھلمل جھلمل کرتا ہوا لباس، زمرد کا گلوبند، نازک سر پر سنہری تاج، کلائیوں میں منقش کنگن ایک عصائے شاہی کی سر ہے۔ بہن! اپنے اس فرمانبردار اور محبت کرنے والے بھائی کے پاس آنے کے لئے اس تکلیف کی کیا ضرورت تھی؟ تم ایک درویش کے حجرے کی تاریکی میں دوتا رع کی کرن کی طرح اچانک آ گئی ہو اور بچارے درویش کی آنکھیں چندھیا گئیں ہیں بلکہ یوں کہو کہ درویشوں کی" اور شہزادے نے میری طرف اشارہ کیا۔

" سیتی میرا مذاق نہ اڑاؤ" اس نے رعب دار مردانہ آواز میں کہا۔" یہ لباس اور زیورات میں اس لئے پہنتی ہوں کہ مجھے پسند ہیں اس کے علاوہ رات کا کھانا میں نے خدائے مصر کے ساتھ کھایا ہے اور جو لوگ فرعون کے دسترخوان میں شریک ہوں انہیں ڈھنگ کا اور مناسب لباس پہننا چاہئے حالانکہ میں نے دیکھا ہے کہ اکثر تم اس کا الٹا ہی کرتے ہو۔"

" واقعی! تب تو بڑی خوش قسمت ہو تم اور یہی سمجھتا ہوں کہ خدائے مصر ہمارے والدِ بزرگوار بھی آج بہت خوش ہوں گے۔ لیکن تم ان کے پاس سے

اتنے جلد کیوں چلی آئیں؟"

"اس لئے کہ خود انہوں نے مجھے تمہارے پاس ایک پیغام دے کر بھیجا ہے" وہ خاموش ہو گئی۔ چند ثانیوں تک مجھے گھورتی رہی اور پھر بولی: یہ کون آدمی ہے؟ آج سے پہلے میں نے اسے نہیں دیکھا۔"

"بڑی بدقسمت ہو یوسرتی کہ اس آدمی کو نہیں جانتیں۔ اس کا نام عن آ ہے۔ یہ وقائع نگار ہے اور بے حد دلچسپ کہانیاں لکھتا ہے۔ تم جو ہر شخص کا صرف ظاہر دیکھتی ہو اور باطن پر کبھی غور نہیں کرتیں اس لئے اس وقائع نگار کی کہانیاں پڑھ کے بہت کچھ سیکھ سکتی ہو۔ یہ شخص ممفس سے آیا ہے اور اس کے والد کا نام ——— عن آ کیا نام تھا تمہارے والد کا؟"

"میرے والد مشہور آدمی نہیں۔ البتہ میرے دادا کا نام پنتاؤر تھا جو شاعر تھے اور جنہوں نے رعمسیس اعظم کے کارنامے نظم کئے ہیں۔"

"ہیں! تو یہ تم نے پہلے ہی کیوں نہ بتایا۔ اگر تم پنتاؤر کے پوتے ہو تو حکومت کی طرف سے تمہیں وظیفہ ملنا چاہئے اور [illegible] وزیر ہامان کو راضی کر سکے۔ ہاں تو یوسرتی اس شخص کے دادا کا نام پنتاؤر تھا جن کی لافانی نظمیں تم نے ہیکلوں اور مقابر کی دیواروں پر پڑھی ہوں گی۔"

"ہاں پڑھی ہیں ان میں لفاظی اور جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔"

"سچ تو یہ ہے" عن آ معاف کرنا میں بھی ان نظموں کو یوں ہی سا سمجھتا ہوں۔ لیکن یقین کرو یوسرتی عن آ کی کہانیاں بے حد دلچسپ اور اپنی نوعیت کی انوکھی چیز ہیں ——— عن آ یہ میری بہن ہے۔ شہزادی یوسرتی۔ میرے والد اور فرعونِ وقت کی دختر۔ ہم دونوں کی مائیں الگ ہیں لیکن باپ ایک ہے۔"

"سیتی! جب تم اپنے وقائع نگاروں اور خادموں کے سامنے میرا نام لو تو تعظیمی الفاظ اور القاب نہ بھولو۔"

"غلطی ہو گئی۔ بہر حال اب میں نئے سرے سے تمہارا تعارف کراتا ہوں۔ ہاں نوعن آ! یہ شہزادیٔ مصر ہیں، فرعونِ وقت کی نورِ نظر، مصرِ بالا اور مصرِ زیریں کی ہونے والی ملکہ دلیونارع کی بڑی کاہنہ، دیوتاؤں کی منظورِ نظر، حسن کی دیوی، ولیعہدِ سلطنت کی سوتیلی بہن، نسوانی قوت کی مظہر اور حزب کی ملکہ داوی ہاتوڑ کی بیٹی اور مستقبل قریب میں ...... تم کس کی زوجہ بنو گی یوسرئی! مجھے تو کوئی ایسا نظر نہیں آتا جس سے تم جیسی حسین لڑکی شادی کر سکے ـــــ تم واقعی اپنے وقت کی حسین ترین، قابل ترین اور ـــــ آہم ـــــ بہت پیاری لڑکی ہو۔ پورے مصر میں مجھے تو ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آتا جو تمہارے قابل ہو۔"

"سیتی" یوسرئی نے پیر پٹخ کر کہا: "اگر تم ایک اجنبی کے سامنے میرا مضحکہ اڑاتے رہے تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔ اس آدمی کو یہاں سے ہٹا دو کہ میں تنہائی میں تم سے کچھ کہہ سکوں۔"

"مضحکہ! میں بھی عجیب قسمت لے کر آیا ہوں۔ جب میں حقیقت بیان کرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ مضحکہ اڑاتا ہوں اور جب مضحکہ اڑاتا ہوں تو کہتے ہیں کہ میں سچ کہتا ہوں۔ عن آ! میرا دوست ہے اور اس نے میری جان بچائی ہے۔ اس کے علاوہ اس کا حافظہ بلا کا تیز ہے۔ تمہارے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اس کے ذہن پر چھپ جائے گا اور بعد میں وہ تمہاری ایک ایک بات، تم کہو گی تو، لکھ لے گا۔ برخلاف اس کے میں بھلکڑ ہوں اس لئے کل ہی بھول جاؤں گا کہ تم نے کیا کہا تھا۔ چنانچہ تمہاری اجازت سے

١٧٨٩١

میں اسے یہیں ٹھہرنے کو کہتا ہوں۔"

"حضور" میں نے کہا "بہتر ہوگا کہ اس وقت غلام کو اجازت دیجائے۔"

"عن آ! جہاں کھڑے ہو وہیں بیٹھ جاؤ۔" سیتی نے کہا۔" یہ ہمارا حکم ہے۔"

چنانچہ میں وقائع نگاروں کے انداز میں فرش پر پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ لیکن شہزادی کے غصے کا خیال کرکے دل ہی دل میں ڈر رہا تھا۔ شہزادی بھی ایک کوچ پر بیٹھ گئی۔ سیتی کھڑا رہا اور پھر شہزادی یوسرٹی نے یوں کہا۔

"اگر تمہاری مرضی یہی ہے کہ راز کی بات تمہارے علاوہ کسی دوسرے کے کان بھی سنیں تو یونہی سہی۔"

"وقائع نگار" اور یہاں اس نے خشمناک نظروں سے مجھے دیکھا۔

"میں تمہیں خبردار کیئے دیتی ہوں کہ ہماری گفتگو کا ایک لفظ بھی تمہاری زبان سے کسی کے سامنے ادا ہوا تو سن لو کہ تمہارے سر کے دونوں طرف نہ تو کان ہی رہیں گے اور نہ منہ میں زبان۔ سنو سیتی جب ہم کھانا کھا رہے تھے تو کسی نے خدائے مصر کو اطلاع دی کہ شہر میں غم و غصہ کی ایک عام لہر دوڑ گئی ہے اور بغاوت ہو جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ایک عبرانی غلام کے قتل کے عوض تم نے فرعونی افسر کی گردن مار دی۔"

"تعجب ہے کہ واقعہ کی خبر فرعون کو اتنے جلد ہو گئی۔ یہی بات کم سے کم تین مہینوں میں فرعون کے کانوں تک پہنچنی چاہیے تھی۔"

"تو پھر یہ سچ ہے کہ تم نے ایک مصری افسر کو قتل کرا دیا ہے؟"

"ہاں۔ اب سے کوئی دو گھنٹے پہلے۔"

"فرعون تم سے اس کا جواب طلب کریں گے۔"

"تانیس کے حاکم سیتی سے جواب طلب کرنے کا فرعون کو کوئی حق نہیں" سیتی نے یوسرٹی کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری غلطی ہے سیتی' فرعون کو ہر بات کا حق ہے۔"

"نہیں بہن ——— سنو ہر چند کہ فرعون کے ہونٹ ہلتے اور آواز الفاظ میں ڈھل کر اس کے منہ سے نکلتی ہے۔ لیکن وہ ایک دوسری ہی قوت ہے جو فرعون کی زبان کو ہلاتی اور اس کی آواز کو الفاظ میں ڈھالتی ہے۔"

"میں سمجھی نہیں۔"

"کبھی فرصت میں عن آکو طلب کرنا۔ وہ سمجھا دے گا۔"

"میں زیادہ برداشت نہیں کر سکتی۔ حد ہوتی ہے ایک بات کی" یوسرٹی نے اٹھتے ہوئے کہا: "فرعون کا حکم سن لو۔ کل دوپہر سے پہلے تمہیں فرعون کے دربار میں حاضر ہونا ہے جہاں تم سے بازپرس کی جائے گی ایک ذلیل عبرانی کے بدلے میں ایک مصری افسر کو سزائے موت دے کر تم نے سخت غلطی کی ہے اور بڑی ناعاقبت اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ مجھے اور بھی کچھ کہنا تھا۔ لیکن چونکہ وہ بات صرف تمہارے ہی کانوں کے لئے ہے اس لئے وہ پھر کہوں گی۔ اب اجازت چاہتی ہوں۔"

"اتنی جلدی کیا ہے؟ میں تو تمہیں اس عبرانی کا واقعہ سنانا چاہتا تھا خصوصاً ایک لڑکی کے متعلق جس کا نام ——— کیا نام تھا اس کا عن آ؟"

"میرابی۔ جو "بنی اسرائیل کا چاند" کے نام سے مشہور ہے" میں نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔

"ہاں میرابی، بنی اسرائیل کا چاند، یقین مانو یوسرٹی ایسی حسین لڑکی میں نے تو پہلے کبھی دیکھی نہیں۔"

"تو یوں کہو کہ اس معاملے کی تہ میں لڑکی ہے۔ مجھے پہلے ہی سے شک تھا۔"

"کون سے معاملے کی تہ میں لڑکی نہیں ہوتی یوسرٹی؟ حتیٰ کہ فرعون نے ایک لڑکی کو ہی پیغامبر بنا کر میرے پاس بھیجا ہے اور یہ فرعون نے مجھ سے جواب طلب کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے نہ تو اس میں بھی مجھے تو کسی لڑکی کا ہی ہاتھ معلوم ہوتا ہے۔ یمباسا! شہزادی صاحبہ کی کنیزوں کو بلا دو آپ تشریف لے جائیں گی۔"

اور یوسرٹی غصے سے پیر پٹختی چلی گئی۔ میں اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھتا اٹھا۔ شہزادہ سیتی آتشدان کے سامنے کھڑا ہنس رہا تھا۔

"عن آ"، اس نے کہا، "شہزادی کی ایک ایک بات لکھ لینا۔ میرے خیال میں اس میں کوئی گہرے معنی پوشیدہ ہیں۔"

"لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ شہزادی صاحبہ کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ لفظِ آتشیں بن کر میرے دماغ پر چپک گیا ہے میں ان کی آج کی باتیں کبھی فراموش نہ کر سکوں گا۔ خصوصاً اس لئے کہ آج ہی سے شہزادی صاحبہ کو مجھ سے نفرت ہو گئی ہے۔"

"یہ نفرت اس جھوٹی اور دکھاوے کی محبت سے بدرجہا بہتر ہے جس کا اظہار، اگر تم میرے دوست نہ ہوتے تو، وہ تمہارے سامنے کرتی ——

عورتوں میں یہ عجیب خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ دل ہی دل میں اس کا احترام کرتی ہیں جس سے بظاہر انہیں نفرت ہوتی ہے کہ وہ دل ہی دل

میں اس کا احترام کرتی ہیں۔ جس سے بظاہر انہیں نفرت ہوتی ہے۔ لیکن ان کی محبت سے دیوتا بچائیں کہ وہ بیچارہ کہیں کا نہ رہتا۔ خصوصاً جب وہ محبت محض جھوٹی، دکھاوے کی ہو اور کسی خاص غرض سے کی گئی ہو۔ چنانچہ عن آ! جس شخص سے عورت محبت کرے اسے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ میری بات یاد رکھنا عن آ کہ ایک وقت وہ آئے گا کہ تمہارا شمار یوسرٹی کے معتمد مشیروں میں ہوگا۔"

اور یہاں میں، وقائع نگار عن آ، یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جب مفتاح فرعون بنا اور یوسرٹی اس کی ملکہ تو شہزادے سیتی کی پیشین گوئی حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی۔ اور اس کے بعد جب یہ مغرور شہزادی بستر مرگ پر پڑی ہوئی تھی تو اس نے مجھے طلب کیا اور اقرار کیا شروع سے ہی وہ دل ہی دل میں میری عزت کرتی ہے اور مجھے وفادار اور سچا سمجھتی تھی حالانکہ یہ کہتے وقت شاید وہ بھول گئی تھی، ایک وقت اس نے مجھ سے سخت دشمنی کا ثبوت دیا تھا صرف یہی نہیں بلکہ وہ مجھے اپنا دشمن سمجھتی تھی اور شہزادے سیتی کی ہر حرکت کو مجھ سے منسوب کرتی اور مجھے ہی ہر بات کا الزام دیتی کیونکہ اس کے خیال میں سیتی بھولا اور کم عقل تھا اور میرے اشاروں پر ناچتا تھا دیوتا جانتے ہیں کہ یہ الزام قطعی غلط تھا۔

لیکن چونکہ اسی رات، جس کا ذکر ہو رہا ہے، میں ان باتوں کو جانتا نہ تھا اور نہ یہ یقین کر سکتا تھا کہ یوسرٹی دل ہی دل میں میری عزت کرتی ہے، اس لئے میں سہما ہوا تھا۔

"حضور نے شہزادی کی مرضی کے مطابق مجھے رخصت کر دیا ہوتا

تو بہتر ہوتا۔" میں نے کہا " یہ بات شہزادی صاحبہ کو یقیناً بری معلوم ہوئی ہے چنانچہ ہو سکتا ہے کہ وہ کبھی میرا سر قلم کر دیں۔"

" تو پھر تمہارے ساتھ اسے میرا سر بھی قلم کرنا پڑیگا۔ عن آ! میں نے ایک خاص مقصد کے تحت تمہیں یہاں روکا تھا۔ مقصد اس سے شہزادی کو چڑانا یا غصہ دلانا نہ تھا۔ سنو عن آ! یہ تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ شروع سے ہی یہ ہوتا آیا ہے کہ فرعون یا وہ شہزادہ جو فرعون بننے والا ہو اپنی بے حد قریبی رشتے دار اور اکثر اوقات اپنی بہن سے شادی کرتا ہے کہ شاہی گھرانے کا خون خالص اور لال غیر مخلوط رہے۔"

" جی ہاں یہ میں جانتا ہوں۔ یہ رواج صرف فراعنہ میں ہی نہیں۔ بلکہ اب امرا میں بھی عام ہو چلا ہے۔ اکثر معزز لوگوں نے اپنی بہنوں سے شادیاں کر لی ہیں۔ بڑا ہی واہیات اور گھناؤنا رواج ہے۔"

" میں تم سے متفق ہوں اس کے علاوہ اس طرح نسل بھی ذہنی اور جسمانی طور پر کمزور ہوتی جاتی ہے۔ شاید یہی سبب ہے کہ میرے والد اپنے والد کی طرح اور خود میں اپنے والد موجودہ خدائے مصر کی طرح ہوشیار، زیرک اور طاقتور نہیں ہوں۔"

" اس کے علاوہ بہن کی محبت کو بیوی کی محبت میں تبدیل کرنا بہت مشکل ہے۔ اس محبت میں جو ایک شخص کو بہن سے ہوتی ہے اور اس محبت میں جو بیوی سے ہوتی ہے زمین آسمان کا فرق ہے۔"

" ہاں واقعی یہ بہت مشکل کام ہے اور جب اس مشکل کو حل کرنے یعنی بہن کی محبت کو بیوی کی محبت میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو پھر دونوں ہی طرح کی محبت معدوم ہو جاتی ہے۔ پھر وہ لڑکی

نہ بہن ہی رہتی ہے اور نہ بیوی۔ عن آ! یوسرٹی میری سوتیلی بہن ہے اور صحیح النسب ہے۔ چنانچہ خدائے مصر چاہتے ہیں کہ میں اس سے شادی کر لوں اور مشکل یہ آ پڑی ہے کہ خود یوسرٹی بھی یہی چاہتی ہے اس کے علاوہ لوگ بھی، جن کا خیال ہے کہ جلد ہی کچھ ہونے والا ہے یہی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر میں نے یوسرٹی کو چھوڑ کر کسی دوسری لڑکی سے اور یوسرٹی نے مجھے چھوڑ کر کسی اور سے شادی کر لی تو مصریوں پر دیوتاؤں کا قہر نازل ہو گا۔ اور اگر ایسا ہوا یعنی میں نے یوسرٹی سے شادی نہ کی تو وہ اپنے شوہر کو اکسائے گی، وہ میرے خلاف علم بغاوت بلند کرے گا اور پھر ہم دونوں میں یعنی مجھ میں اور یوسرٹی کے شوہر میں جنگ ہو گی اور جو بھی طاقتور ہو گا مصر کا تخت حاصل کرے گا اور اسی خانہ جنگی کے خیال سے مصری ڈرتے ہیں۔"

"تو کیا وہ ملکہ بننا چاہتی ہیں؟"

"بہر طور، اس کے لئے اگر اسے میرے چچا خیموس کے لڑکے آمن میس سے شادی کرنی پڑے تو وہ یہ بھی کر سکتی ہے بشرطیکہ میں مصر کا تخت و تاج ٹھکرا دوں اور یہ میں کر سکتا ہوں۔"

"لیکن کیا یہ اہلِ مصر اس کو برداشت کر لیں گے؟"

"یہ تو دیوتا ہی جانیں۔ اس کے علاوہ یوسرٹی کو آمن میس سے شدید نفرت ہے اور خود آمن میس بھی، جو جاہ طلب ہے، اپنی حکومت میں کسی کو شریک کرنا پسند نہ کرے گا اور پھر وہ شادی شدہ بھی ہے۔"

"تو کوئی دوسرا شہزادہ ایسا نہیں ہے جس سے شہزادی صاحبہ شادی کر سکیں؟"

"نہیں۔ اور پھر وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ بلکہ یوں کہو کہ وہ بضد ہے"

"کیوں؟"

"اس لئے کہ وہ قدیم رسم کی پیرو ہے اس کے علاوہ وہ مجھے بچپن سے جانتی اور اپنے طور پر مجھے پسند کرتی ہے اس کا خیال ہے کہ چونکہ میں سرد مزاج، بودا، اور خوابوں کی دنیا میں بسنے والا ہوں اس لئے وہ نہ صرف مصر پر بلکہ خود مجھ پر بھی حکومت کر سکے گی۔ آخری اور سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ میں براہِ راست مصر کے تاج و تخت کا وارث ہوں چنانچہ مجھ سے ہی شادی کر کے وہ ملکہ بن سکتی ہے۔ لیکن اگر میں نے کسی دوسری لڑکی سے شادی کر لی تو وہ ملکہ نہ بن سکے گی اور اس کے خیال میں میں اپنی بیوی کے ہاتھ میں موم کی ناک بن جاؤں گا اور پھر اسے' یوسرتی کو' حکومت سے بے دخل کر دوں گا۔ عن آ! یوسرتی مصر کا تخت چاہتی ہے چنانچہ وہ مجھ سے نہیں مصر کے تخت سے شادی کرے گی اور اسی ایک خواہش نے یوسرتی کو بے حد خطرناک عورت بنا دیا ہے وہ بہر طور مصر کی ملکہ بن کر رہے گی خواہ اس کے لئے اسے میری لاش پر ہی کیوں نہ گزرنا پڑے عن آ! محبت کے لئے اس کے دل میں کوئی جگہ نہیں ــــ"

"تو ظاہر ہوا حضور کہ آپ کے گرد ایک جال بن دیا گیا ہے جو بے حد خوبصورت اور سونے کا ہے"

"لیکن میں اس جال میں رہنا نہیں چاہتا۔ تاہم مجبوراً مجھے اس میں رہنا پڑے گا۔ فرعون اور یوسرتی کے تیار کردہ جال سے نکلنا ناممکن ہے صرف موت ہی مجھے اس جال سے نکال سکتی ہے ـــــ فرعون کے

حکم اور یوسرٹی کی خواہش کے سامنے میں سر جھکانے پر مجبور ہوں عن آ! میں بے بس ہوں" اور سیتی اداس ہو گیا"، کم سے کم اتنی آزادی تو ہوتی کہ میں جس سے چاہتا شادی کرتا ـــــ عن آ! دیکھو میں شہزادہ ہوں لیکن اپنی مرضی کا مالک نہیں ہوں "

" تو کیا آپ کسی اور سے محبت کرتے ہیں ؟ "

" دیوی ہاتور کی قسم نہیں۔ کم سے کم فی الحال تو مجھے کسی سے محبت نہیں۔ تاہم میں اتنی آزادی ضرور چاہتا ہوں کہ میں اپنے لیئے ایسی لڑکی کا انتخاب کرسکوں جس سے مجھے محبت ہو یا بعد میں ہو جائے چاہے وہ ایک ماہی گیر کی ہی لڑکی کیوں نہ ہو۔ شادی دو اجسام اور دو دلوں کا ہی نہیں بلکہ دو روحوں کا سودا ہے۔ ایسی جبری شادی سے تو عمر بھر کنوارہ ہی رہنا بدرجہا بہتر ہے "

" لیکن حضور! فراعنہ حرم بھی تو رکھتے ہیں۔ انہوں نے کبھی ایک بیوی پر قناعت نہیں کی "

" یہ میں جانتا ہوں۔ دیوتا ہی بہتر جانتے ہیں کہ میرے چچا، پھپیوں اور چچیرے بھائیوں کی تعداد کتنی ہے۔ تنہا میرا دادا رعمسیس کی تین سو کے قریب اولاد ہے اور اس طرح وہ مطمئن تھے کہ جب تک دنیا قائم رہیگی ان کی اولاد بھی باقی رہے گی "

" لیکن اتنی بہت سی اولاد سے خود آپ کے دادا کو کیا فائدہ ہوا! دیوتاؤں کی مرضی کے مطابق دنیا کی آبادی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا چاہے وہ آپ کے دادا کے ذریعہ ہو یا کسی اور کے ذریعہ اس سے کیا فرق پڑجاتا ہے؟!

"کچھ نہیں، بہرحال خوش قسمتی یا بدقسمتی سے بچے پیدا ہو جاتے ہیں ایک بیوی سے بھی اور سو بیویوں سے بھی۔ تو پھر جب ایک بیوی سے اپنی غرض پوری ہوتی ہو تو لمبے چوڑے حرم رکھنے سے فائدہ؟ میں ولی عہد ہوں، فرعون بننے والا ہوں، خزانہ بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ میں بھی حرم رکھ سکتا ہوں۔ لیکن عن آ! میں حرم نہیں چاہتا۔ ملکہ ایسی ملکہ چاہتا ہوں جس سے میں محبت کر سکوں اور جو مجھ سے محبت کرے مصر کے تاج و تخت میں لیکن ——— عن آ! میں دنیا اور اس کے بکھیڑوں سے اکتا گیا ہوں ——— پمباسا! ہمارے دوست عن آ کو ان کی خوابگاہ میں پہنچا دو۔ ان کی خدمت میں چار غلام متعین کر دو اور دیکھو انہیں کسی طرح کی تکلیف نہ ہو ورنہ میں تمہارا ہاتھ اکھڑوا لوں گا۔"

"حضور نے مجھ سے یہ کیوں کہا کہ آپ وقائع نگار ہیں!" جب ہم شہزادے کے کمرے سے باہر آئے تو پمباسا نے کہا۔

"اس لئے کہ یہی میرا پیشہ ہے" میں نے جواب دیا۔

پمباسا نے میری طرف دیکھا اور پھر اپنا سر اس طرح ہلایا کہ اس کی سفید اور لمبی ڈاڑھی ہیکل کی چھت پر نصب کئے ہوئے جھنڈے کی طرح لہرانے لگے۔

"نہیں آپ وقائع نگار نہیں، ساحر ہیں اور ایسے زبردست کہ ایک ہی گھنٹے میں شہزادے کا دل موہ لیا۔ یہ کام تو کوئی شخص نیل کی دو طغیانیوں کے درمیانی عرصہ میں بھی نہیں کر سکتا۔ اگر آپ نے پہلے ہی بتا دیا ہوتا کہ آپ ایسے زبردست ساحر ہیں تو آپ کو اتنے دنوں تک ڈیوڑھی میں انتظار نہ کرنا پڑتا۔ چنانچہ لاعلمی میں اس غلام سے جو گستاخی ہو گئی ہے انہیں آپ سے اپنی رحم دلی سے معاف کر دیں گے۔"

طلوع آفتاب کے بعد جو تھا گھنٹہ تھا کہ میں نے اپنے آپ کو عمر میں پہلی مرتبہ فرعون کے دربار میں، دوسرے درباریوں کے ساتھ پایا۔ سینتی کے ساتھ دربار میں گیا تھا جہاں فرعون لوگوں کی درخواستیں اور شکایتیں سن کر مناسب فیصلہ کرتا اور احکامات جاری کیا کرتا تھا۔ وہ بہت بڑا کمرہ تھا۔ جس کی چھت بہت سے ستونوں پر ٹکی ہوئی تھی اور ان ستونوں پہ دیوتاؤں کے بت بنے ہوئے تھے۔ ستونوں کے بیچ میں مشہور فراعنہ کے قدآدم مجسمے تھے۔ کمرے کے آخری سرے پر اور دروازے کے عین مقابل فرعون کا سنہری تخت تھا۔ کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی کیونکہ روشندان بہت اوپر تھے۔ میں سورج کی تیز روشنی میں سے اس کمرے میں آیا تو پہلے چند ثانیوں تک مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ رفتہ رفتہ میری آنکھیں اس دھندلکے میں دیکھنے لگیں۔ اور درباری اور سر منڈے ہوئے کاہن اور مہنت پُراسرار سایوں کی طرح حرکت کرتے نظر آئے۔

امرائے سلطنت، مہنتوں اور کاہنوں کے علاوہ وہاں دوسرے لوگ بھی تھے۔ مثلاً صحرائے عرب کے شیوخ، شام کے تاجر، کنعان کے بیوپاری وادئ سینا کے چرواہے جو کبھی بکریوں کی کھالوں کی تجارت کرتے تھے اور مصر کے کاشتکار جو عرضداشتیں پیش کرنے آئے تھے اور دوسرے لوگ جنہیں ایک خاص مقام سے آگے بڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ وہ سب کے سب اپنی جگہ پہ کھڑے فرعون کی آمد کے منتظر تھے۔ وہ آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے اور اور قدیم مقبرے میں پھڑپھڑاتی ہوئی چمگادڑوں کی طرح اِدھر اُدھر سرک رہے تھے۔

دربار کے کمرے میں چھوٹی چھوٹی ڈیوڑھیاں سی بنی ہوئی تھیں اور یہ شاہی گھرانے کے افراد کی نشستیں تھیں۔ ہم بھی ایک ڈیوڑھی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ شہزادہ سیتی سرخ کوروں والا چغہ زیب تن کئے ہوئے تھا اور ماتھے پر سانپ کی شکل کا فیتہ لپیٹے تھا جو شاہی گھرانے کا خاص نشان تھا وہ قدرے آگے جھکا فرعون کا منتظر تھا۔ ہم اس کے پیچھے مؤدب کھڑے تھے چند لمحوں تک وہ اس شخص کی طرح خاموش بیٹھا رہا جس کے خیالات کہیں اور ہی بھٹک رہے ہوں۔ آخر کار وہ گردن گھما کر مجھ سے مخاطب ہوا۔

"اُف! کتنا بیزار کن کام ہے! عن آ! اگر تم اپنی تازہ کہانی لے آتے ہوتے تو وقت کٹ جاتا۔"

"حضور فرمائیں تو میں زبانی ہی وہ کہانی سنا دوں۔"

"نہیں رہنے دو۔ ممکن ہے کہ تمہاری کہانی سننے میں، میں ایسا محو ہو جاؤں کہ بھول جاؤں کہ میں کہاں ہوں اور کون ہوں۔ دیکھو" اور اس نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا جو ہمارے سامنے سے یوں گزر رہا تھا جیسے ہمیں دیکھا ہی نہیں۔ وہ بشرے سے حد درجہ ظالم، تند خو اور مغرور معلوم ہوتا۔

"یہ میرا چچیرا بھائی آمن میس ہے۔ بتاؤ تم نے اس کے متعلق کیا اندازہ لگایا ہے؟"

"حضور معاف فرمائیں! آپ کے چچیرے بھائی ہر چند کہ قبول صورت ہیں لیکن ضدی طبیعت کے مالک، ظالم، مغرور اور جسمانی طور پر طاقتور معلوم ہوتے ہیں۔"

"ظاہر تو سب ہی دیکھ سکتے ہیں کچھ اور بتاؤ عن آ؟"

"میرے خیال میں" میں نے آواز دبا کر کہا کہ کوئی دوسرا نہ سنے۔" ان کا

ل ان کے بالوں کی طرح سیاہ ہے۔ وہ حاسد ہیں اور اس جذبے نے انہیں
رڑی کی طرح چالاک اور بھیڑئے کی طرح بے درد بنا دیا ہے اور اگر میرا اندازہ
لط نہیں ہے تو حضور وہ آپ سے جلتے ہیں۔ اگر انہیں موقع ملا تو وہ آپ
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں جملہ فقرہ پورا نہ کر سکا اور خاموش ہو گیا۔

"عن آ! کیا انسان ایسا ہی صاف دل اور معصوم نہیں رہ سکتا جیسا
وہ پیدا ہوا ہے؟ ــــ بہر حال تمہارا اندازہ غلط نہیں۔ بے شک آمن میس
اسد ہے اور اگر اسے موقع ملے تو وہ مجھے نقصان پہنچا دے لیکن یہ تو بتاؤ
ن آکہ آخر میں فتح کس کی ہوگی؟"

میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس سوال کا کیا جواب دوں کہ دفعتہً مجھے احساس
اکہ کوئی شخص ہمارے پاس کھڑا ہے میں نے گردن گھما کر دیکھا۔ ایک
رھا وہیں کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ چوڑا اور سر گنجا تھا۔ گھنی بھنوؤں تلے
ی کی آنکھیں راکھ میں دبی ہوئی چنگاریوں کی طرح چمک رہی تھیں۔ وہ
نوبر کی لکڑی کی لاٹھی دونوں ہاتھوں سے پکڑے تھا اور اس کے ہاتھ
یوں کے پتوں کی طرح خشک تھے۔ چند ثانیوں تک وہ ہمیں یوں گھور گھور
دیکھتا رہا جیسے ہمارے باطن کا جائزہ لے رہا ہو اور پھر نہایت بشاشت
ے بولا۔

"سلام اے شہزادۂ مصر!"

سیتی نے چونک کر بوڑھے کی طرف دیکھا اور پھر جواب دیا۔

"ارے! تم اب تک زندہ ہو بے کن خوسو! جب ہم تھیبس میں
ا دوسرے سے رخصت ہوئے تھے تو میں نے سوچا تھا کہ جب
. . . . . . !

"آپ واپس آئیں گے تو بےکن خوسو کو اس کے مقبرے میں پائیں گ
بےکن خوسو نے کہا۔ "نہیں شہزادے! آپ کا خیال غلط ہے اس کے برخلاف
میں آپ کی ممی کو، اور آپ کے بعد تخت پر بیٹھنے والے فراعنہ کی ممیوں
کو ان کے مقبروں میں سوتے دیکھوں گا۔ اور کیوں نہ ہو؟ کیوں نہ ہو
ہاہاہا، ہو ہو ہو۔ میں مادرِ نیل کی ایک سو سات طغیانیاں دیکھ چکا ہوں
میں نے رعمسیس اعظم کو دیکھا ہے اور شہزادے میں آپ کے دادا کے
ساتھ کھیلا ہوں۔ میں نے آپ کو گود یوں کھلایا ہے اور آپ کے پوتوں
کو اور پوتیوں کو کھلاؤں گا۔ حالانکہ اب تک آپ کی نہ کوئی بیوی ہے
نہ اولاد میں زندہ رہوں گا۔ اور کیوں نہ رہوں؟"

"اس لئے کہ زندگی تمہیں ایک بوجھ بلکہ ایک لعنت معلوم ہوگی اور
تم دنیا سے اکتا جاؤ گے جیسا کہ میں اکتا گیا ہوں اس کے علاوہ دیوتا بھی
تمہاری جدائی زیادہ دنوں تک برداشت نہ کر سکیں گے۔"

"دیوتا چند سالوں تک میرے بغیر بھی کام چلا لیں گے۔ ویسے بھی ان کا
دسترخوان بھر چکا ہے۔ چنانچہ ایک میرے نہ ہونے سے کیا فرق ہو جائے
اور پھر یہ دیوتاؤں کی ہی مرضی ہے کہ ایک قابل کاہن مصر میں باقی رہے
میرے استاد اور مصر کے سب سے عظیم ساحر "مکی" نے آج صبح ہی
یہ بات بتائی تھی۔"

"تو تم ساحر کی سے مل آئے ہو؟ میرا تو خیال تھا کہ چونکہ تم دونوں
ایک ہی میدان کے شہسوار ہو اس لئے ایک دوسرے سے نفرت
کرتے ہو۔"

"اس کے برخلاف ہم دونوں ایک دوسرے کی مدد کرتے

ے بھی خواب نظر آتے ہیں اور مجھے بھی چنانچہ ہم دونوں اپنے خوابوں کا
ازنہ کرکے ایک واضح نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ ان دنوں ہم دونوں عجیب
یشان کن خواب دیکھ رہے ہیں۔ یہ آدمی ممفس کا وقائع نگار تو نہیں؟"
"بے شک وہی ہے۔ ممفس کا وقائع نگار عن آ اور میرا دوست
ں کے دادا پنتور تھے"
"میں پنتور کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ حضرت جب مجھے اپنی نظمیں
ناتے تو میں اونگھنے لگتا تھا عجب بیہودہ اور بے کار شاعری ہوتی تھی
کی۔ دلدل پر اگی ہوئی کائی اور گھاس کی طرح بے کار۔ نوجوان!
یں یقین ہے کہ پنتور تمہارے دادا ہی تھے؟ تم ان سے قطعی مختلف معلوم
تے ہو ــــــ اور تم جانو یہ ایسا سوال ہے جس کا صحیح جواب کوئی
رت ہی دے سکتی ہے۔ شاید تمہاری دادی یا تمہاری ماں"
سیتی نے قہقہہ لگایا اور میں نے غصے سے اس بوڑھے کاہن کو دیکھا
پنی لاٹھی پر جھکا مجھے گھور رہا تھا۔
"بہرحال جب تک تو ت[1] کے حضور اس بات کا فیصلہ نہ ہو جاتا ہم
یں پنتور کا پوتا تسلیم کئے لیتے ہیں" بے کن خوسو نے کہا "نوجوان!
ترکی نے تمہارے متعلق چند باتیں کہی تھیں۔ جو میں نے غور سے نہ سنیں

---

[1] یہ آخرت کا دیوتا اور اوزیرس کا میر منشی تسلیم کیا جاتا تھا اور وقت
شاب لگانے اور گنتی کا ایجاد کرنے والا مانا جاتا تھا اس کی تصویریوں بنائے
کہ اوزیرس کے دربار میں قلم کاغذ لئے کھڑا ہے کہ مردے کی نیکیوں اور
یوں کا حساب وزن کرے۔

مظہر الحق علوی

تاہم اتنا یاد ہے کہ اس نے تمہاری اور شہزادے کی دوستی کا ذکر کیا تھا او
شراب کے سفید جام کے متعلق بھی کچھ کہا تھا۔ جسے توڑ کر پیمانِ دوستی باندھ
گیا ہے۔"

بے کن خوسو کے منہ سے یہ الفاظ سن کر سیتی چونکا اور میں نے غصہ سے
کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"ان باتوں کی تمہیں کیسے خبر ہوئی؟ کہاں چھپے ہوئے تھے تم؟"

"شاید تمہارے جسم میں، تمہاری رگوں میں، تمہارے دل میں یا شاید
تمہاری روح میں" بے کن خوسو نے خوابناک آواز میں جواب دیا "یا یوں
کہو کہ ساحر کی چھپا ہوا تھا جس نے سب کچھ دیکھا اور سنا اور مجھے بتایا
اگر تم نے کسی عورت سے پیمانِ محبت باندھتے ہوئے جام توڑا ہوتا تو مجھ
جیسے بوڑھے کے لئے بھی وہ واقعہ خالی از دلچسپی نہ ہوتا۔ ہاں، تو اے مصر
کے وقائع نگار اپنے دوست کے اس سوال کا جواب دو کہ آخر میں فتح
کس کی ہوگی! ہم دونوں میں اور ساحر کی، بھی اس سوال کا جواب
معلوم کرنا چاہتے ہیں۔"

"میں کوئی غیب داں ہوں کہ مستقبل کا حال بتا سکوں؟" میں نے
جھنجھنا کر کہا۔

وہ میرے سامنے آکھڑا ہوا۔ اس نے میرے دونوں ہاتھ پکڑ لئے
اور میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"دیکھو! فرعون کے تخت کی طرف دیکھو اور بتاؤ تمہیں کیا نظر
آتا ہے؟"

میں نہ چاہتا تھا لیکن میری نظر خود بخود فرعون کے تخت کی طرف

اٹھ گئی۔ پہلے تو مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ پھر تخت کے گرد دھندلی شبہیں سی حرکت کرتی نظر آئیں اور پھر میں نے آمن میبس کو دیکھا کہ وہ فرعون کے تخت پر غرور و تکبر سے گردن اکڑائے بیٹھا تھا اور میں نے دیکھا کہ وہ شہزادے کا نہیں بلکہ فرعون کا لباس پہنے تھا اور اپنے سر پہ مصر کا دہرا تاج رکھے ہوئے تھا۔ یکایک کہیں سے خم دار ناکوں والے لوگ جو چیل کی طرح بھیڑ کی کھالوں کی عبائیں پہنے تھے، نکل آئے، انہوں نے آمن میبس کو تخت پر سے گھسیٹ کر نیچے پھینک دیا۔ وہ شاید پانی میں گرا۔ کیونکہ اس کے گرتے ہی مجھے پانی کے چھینٹے نظر آئے اور چھپاکا بھی سنائی دیا، وہ شاید غرق ہو گیا۔ پھر سیتی نمودار ہوا اور خالی تخت کی طرف بڑھا۔ اس کے ساتھ ایک عورت تھی۔ جس کی پشت میری طرف تھی۔ سیتی کے سر پہ مصر بالا اور مصر زیریں کا تاج تھا اور ہاتھ میں عصائے شاہی جو قوت اور دوام کی علامت ہے اور جو ہر وقت فرعون کے ہاتھ میں رہتا ہے سیتی بھی غائب ہو گیا اور پھر دوسرے لوگ آئے جنہیں میں پہچان نہ سکا البتہ ایک شبیہہ میں نے پہچان لی۔ وہ شہزادی یوسرٹ تھی۔

اور اب وہاں کچھ نہ تھا۔ شبہیں فضا میں تحلیل ہو گئی تھیں اور میں یہ واقعات بے کن خوسو کو اس آدمی کی طرح سنا رہا تھا جس پہ سحر کے ذریعہ غیر فطری نیند طاری کر دی گئی ہو۔ دفعتہً سحر ٹوٹ گیا۔ مجھے ہوش سا آ گیا اور میں اس احمقانہ تصور پہ ہنس پڑا لیکن وہ دونوں، سیتی اور بے کن خوسو، مسکرائے تک نہیں۔

"میرا اور ساحر کی کا اندازہ غلط نہیں ہے" بے کن خوسو نے کہا "تم غیب داں نہیں ہو۔ تاہم اس کا عنصر تم میں پایا جاتا ہے آج صبح جب ساحر

می' نے مجھ سے کہا تھا کہ دربار میں میری ملاقات اس شخص سے ہوگی جو شہزادے سے محبت کرتا ہے تو میں ہنس پڑا تھا کیونکہ ایک مرد ایک عورت سے ہی محبت کر سکتا ہے اور یہاں یہ عجیب معاملہ ہوا ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو دل و جان سے چاہنے لگا ہے! بہرحال یہاں سے جاتے ہی اس کے متعلق ساحر کی سے مزید گفتگو کروں گا ـــــ ہش، خدائے مصر جلوہ افروز ہو رہے ہیں"

اور کہیں دور سے فوراً ہی ایک گونجدار آواز سنائی دی۔

" زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!"

چوتھا باب

خدا کے رسول

زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون! کی آوازوں سے
ں کے در و دیوار کانپ گئے اور جو شخص جہاں کھڑا تھا وہیں سجدے
ں گر گیا۔ شہزادہ سیتی اور بوڑھا بے کن خوس بھی سجدے میں گر گئے اور
بھی سجدے میں گر گیا اور دربار کے کمرے میں ایسی گہری خاموشی
ا گئی کہ میں لوگوں کے سانس لینے کی آوازیں سن سکتا تھا۔

اور فرعون منفتاح، خدائے مصر، پسر رع اور فراعنہ کا جانشین
مصر کے ہیکلوں کا کاہن اعلیٰ دربار کے کمرے میں داخل ہوا۔ وہ
ا فوق البھڑک لباس پہنے تھا کہ اس پر نظر نہ ٹھہرتی تھی اور وہ
تا رع کا اوتار، یوں چل رہا تھا کہ زمین تھراتی تھی۔ وہ بوڑھا
ا اور اس کا چہرہ جھریوں کا جالا ہو کر رہ گیا تھا۔

فرعون سے کوئی دو قدم پیچھے وزیر ہامان چل رہا تھا۔ مرجھایا ہوا
ممی کا سا کرخت اور جذبات سے عاری چہرہ اس کی آنکھوں سے
ری منزشح تھی اسی کے ساتھ کاہن اعظم چل رہا تھا جو "راؤ" کہلاتا
۔ اس کے پیچھے فرعون کے دسترخوان کا نگراں ہو رہا تھا اور اس کے

پیچھے فرعون کے ہاتھ دھلانے والا اور "بوتی" فرعون کا وقائع نگار
بہت سے لوگ جن کے نام میں نہیں جانتا۔ پھر پنکھا بردار تھے اور ان
بعد وہ امراجو "فرعون کے ہم پیالہ" کہلاتے تھے اور ان کے پیچھے سیاہ
غلام تیغے اٹھائے اور سر جھکائے چل رہے تھے اور اس پورے گروہ
میں صرف ایک عورت تھی جو خدائے مصر اور ہامان کے بیچ میں چل رہ
تھی اور یہ عورت شہزادی یوسرٹی تھی جس کے چہرے کا رنگ اسود
اڑا ہوا تھا اور وہ کچھ بے چین سی نظر آتی تھی۔

فرعون تخت کے زینے کے قریب پہنچا تو ہامان اور داؤنے آگے
کر اسے سہارا دیا لیکن فرعون نے ہاتھ ہلا کر دونوں کو ہٹا دیا اور
دختر یوسرٹی کو آگے بڑھنے کا اشارا کیا۔ وہ آگے بڑھی اور فرعون اس
کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے زینہ چڑھنے لگا اور جب تخت تک پہنچا
اس کا سانس پھول گیا۔ چند ثانیوں تک وہ کھڑا رہا۔ یوسرٹی ز
کی سب سے اوپر والی سیڑھی پر بیٹھ گئی۔ خدائے مصر ایک عظیم دیوتا کی
طرح تخت کے سامنے کھڑا اپنے درباریوں کو دیکھتا رہا۔ دفعتاً اس
نے اپنا عصا اٹھایا اور دربار میں جتنے بھی لوگ تھے سروقد کھڑے
ہوگئے۔ کپڑوں کی سراہٹ اور ہتھیاروں کی جھنکار کمرے کی فضا
معمور ہوگئی۔ اب فرعون بیٹھ گیا اور ایک بار پھر سب ایک زبان
ہو کر چلائے۔

"زندگی، خون، قوت، فرعون! فرعون! فرعون!"

پھر موت کی سی خاموشی چھا گئی اور اس خاموشی میں میں نے
فرعون کو یوسرٹی سے یوں کہتے سنا۔

"آمن میس اور دوسرے شہزادے تو موجود ہیں لیکن ہماری آنکھیں ولیعہد سیتی کو نہیں دیکھ رہیں!"

"کہیں ستونوں کے پیچھے بیٹھے ہوں گے" دوسری نے جواب دیا "میرے بھائی کو شان و شوکت اور تکلف سے نفرت ہے!"

سیتی ٹھنڈا سانس لے کر اٹھا مجھے اور بے کن خوسو کو اپنے پیچھے آنے کا اشارا کیا۔ ہم تینوں خدائے مصر کے سامنے پہنچے۔

"سلام اے خدائے مصر اور میرے پدر" سیتی نے جھک کر کہا۔

"سلام اے ولیعہد اور میرے پسر بیٹھو!"

تخت کے قدموں میں قدرے دائیں طرف رکھی ہوئی کرسی پر شہزادہ بیٹھ گیا۔ بائیں طرف اور تخت سے ذرا دور آمن میس بیٹھا ہوا تھا۔ میں اور بے کن خوسو شہزادے کی کرسی کے پیچھے مؤدب کھڑے ہو گئے۔

اور دربار کی کارروائی شروع ہوئی۔ لوگ اپنی اپنی درخواستیں لے کر یکے بعد دیگرے فرعون کے سامنے آنے لگے۔ یہ لوگ اپنی درخواستیں لکھ کر لائے تھے۔ وزیر ہامان ان سے درخواستیں لے کر ایک چرمی تھیلے میں ڈالتا جاتا تھا جسے ایک سیاہ فام غلام پکڑے تھا بعض لوگوں کو، جن کی درخواستیں پچھلے دربار میں موصول ہوئی تھیں۔ تحریری جواب مل گئے۔ پھر صحرائی قبائل کے شیوخ آئے اور ان قلعوں کے حاکم جو شام کی سرحد پر تھے اور تاجر جن کو کسی فرعونی افسر نے نقصان پہنچایا تھا ان سب کی التجاؤں، درخواستوں اور شکایتوں کو وقائع نگار تحریر کرتا جاتا تھا۔ بعض کے مقدمے اسی وقت فیصل ہو گئے بعض کے

دوسرے دربار تک ملتوی رکھے گئے اور یہ سب وزیر بلا مان کر رہا تھا فرعون تخت پر خاموش بیٹھا تھا اور اپنی باریک آنکھوں سے کہیں خلا میں دیکھ رہا تھا۔

"عن آ! میں نے کہا تھا نا کہ بڑا ہی اکتا دینے والا کام ہے" شہزادے نے گردن گھمائے بغیر سرگوشی میں کہا "اب تو تم یہی سوچتے ہوگے کہ ممفس میں بیٹھے کہانیاں لکھا کرتے اور یہاں نہ آتے۔"

اس سے پہلے کہ میں کوئی جواب دیتا کمرے کے دروازے کے قریب کھڑے ہوئے لوگوں میں کھلبلی سی مچ گئی۔ لوگ گھبرا گھبرا کر دائیں بائیں دبنے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے ہم سب اس طرف متوجہ ہوگئے۔

اور میں نے دیکھا کہ ایک طویل القامت شخص عجب شان و تمکنت اور بیخوفی سے تخت فرعون کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ حالانکہ وہ معمر تھا لیکن اس کی کمر میں خم نہ آیا تھا اور نہ اس کی ڈاڑھی اور سر کے بال ہی سفید ہوئے تھے وہ بھیڑ کی کھال کی عبا پہنے تھا جیسی کہ عموماً گڈریے پہنا کرتے ہیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبا اور قدرے موٹا عصا تھا۔ اس کے چہرے سے ایسا رعب وداب ہویدا تھا کہ دیکھتے ہی بدن پر لرزہ پڑ جاتا تھا وہ سر جھکائے ایک شانِ اعتنائی سے بڑھا چلا آ رہا تھا اور لوگ دائیں بائیں دب کر اسے راستہ دیتے جاتے تھے اور وہ آنے والا اکیلا نہ تھا۔ اس کے پیچھے ہی دوسرا شخص تھا جو شکل و صورت میں پہلا جیسا ہی مگر عمر میں اس سے زیادہ تھا اس کی ڈاڑھی اور سر کے بال صحرا کی ریت کی طرح سفید ہو رہے تھے۔ وہ بھی بھیڑ کی کھال کی عبا پہنے تھا اور اس کے ہاتھ میں بھی عصا تھا اور اب درباری آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے اور میں نے سنا کہ وہ گھبرائی ہوئی آواز میں کہہ رہے تھے۔

"بنی اسرائیل کے پیغمبر! بنی اسرائیل کے پیغمبر!"

وہ دونوں فرعون کے تخت کے سامنے جا کھڑے ہوئے انہوں نے فرعون کو سجدہ نہ کیا۔ اور سلام بھی نہ کیا۔ فرعون نے ان کی طرف دیکھا لیکن منہ سے کچھ کہہ نہ سکا۔ چند ثانیوں تک کوئی کچھ نہ بولا اور نہ ہی کسی کو یہ ہمت ہوئی کہ آگے بڑھ کر دونوں پیغمبروں کے سر جبراً فرعون کے سامنے جھکا دے۔ اور پھر پہلے پیغمبر نے نہایت گونجدار آواز میں کہا۔

"فرعون! پہچانتا ہے مجھے؟"

"پہچانتا ہوں" فرعون نے نیچی آواز میں "ہم دونوں ساتھ کھیلے ہیں اور تم وہی تو ہو جسے میری بہن نے[1] جو اب اس دنیا میں نہیں، دریائے نیل میں ایک ٹوکری میں بہتے پایا تھا اور تمہیں نیل سے نکال کر تمہارا نام ——— "پانی سے نجات پایا ہوا" رکھا ہے۔"

"سنو فرعون! رب العالمین نے مجھے اپنا رسول بنا کر اور پیغمبر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے۔"

---

[1] حضرت موسیٰ کو جس عورت نے نیل سے نکالا تھا اس کو قرآن عزیز نے فرعون کی بیوی کہا ہے۔ لیکن تورات میں اس کو فرعون کی بیٹی کہا ہے مفسرین اس اختلاف کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کو اٹھایا تو ہے فرعون کی بیٹی نے لیکن آپ کو بیٹا بنانے کی خواہش فرعون کی بیوی آسیہ نے کی ہے۔ یہ رعمسیس دوم کا دورِ حکومت تھا جب بنی اسرائیل کی نرینہ اولاد فرعون کے حکم سے قتل کر دی جاتی تھی۔ جب آپ فرعون کے مقابلے میں آئے تو آپ کا سن شریف اسی سال کا تھا (قصص القرآن جلد اول)

"رب العالمین کیا؟"

"وہ آسمانوں کا اور زمین کا اور دونوں کے بیچ میں جو کچھ ہے سب کا رب ہے۔"

فرعون ہنسا اور یوں کہا۔

"موسیٰ! عجیب بات کہتے ہو تم!"

"وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے باپ دادوں کا بھی رب ہے۔" موسیٰ کے بھائی ہارون نے کہا۔

فرعون نے قہقہہ لگایا اور درباریوں سے کہا۔

"جو پیغمبر تمہارے پاس بھیجا گیا ہے نرا دیوانہ ہے۔"

"فرعون! موسیٰ نے کڑک کر کہا۔" مشرق و مغرب اور دونوں کے بیچ میں جو کچھ ہے وہ سب کا رب ہے۔"

فرعون نے وزیر ہامان سے کہا۔

"میرے لئے ایک بہت بلند گھر بنا دو۔ میں اس پہ چڑھ کے دیکھوں گا کہ موسیٰ کا رب کیا ہے۔"

"میرا رب مالک کل ہے وہ مارتا ہے . . . . . ."

"یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں موسیٰ ابھی ایک اشارہ کردوں تو لوگ خود تمہاری اور بھائی ہارون کی گردن اڑا دیں۔"

"میرا رب جلاتا بھی ہے۔"

۱؎ موسیٰ مصری لفظ ہے۔ صحیح تلفظ "ماشے" ہے۔ یعنی پانی سے نجات پایا ہوا۔

مظہر الحق علوی

اور یہ سن کر فرعون پر سکتہ سا طاری ہوگیا۔ چند ثانیوں تک وہ
موش بیٹھا رہا اور پھر جھنجھلا کر بولا۔

"کیا چاہتے ہو تم؟"

"ہم اپنے پروردگار کی طرف سے دو اہم باتیں لے کر آئے ہیں فرعون
اکے سامنے جھک جا اور بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دے تاکہ ہم
ان سے تین دن کی مسافت پر بیابان میں اپنے خدا کے حضور قربانی
یش کریں"

"تم یہاں قربانی کیوں نہیں کرتے؟"

"اس لئے کہ ہم جس جانور[1] کی قربانی کریں گے اسے مصری مقدس و
رم سمجھتے ہیں" ہارون نے کہا۔

"موسیٰ! تو مجھ پر حکم چلاتا ہے میں تجھے اور تیری قوم کو نہ جانے دونگا
رکیوں جانے دوں؟"

"بہتر ہے کہ اس سوال کا جواب تم اپنے بیٹے سیتی سے طلب کرو" ہارون
کہا۔ "پوچھو اس سے کہ گزشتہ رات اس نے بازار میں دیکھا؟ پوچھو
اس سے اے فرعون! کہ اس نے ایک افسر کو کیوں ہلاک کیا۔ بنی اسرائیل
پر بہت ظلم ہو چکا۔ وہ بہت کچھ برداشت کر چکے۔ اب میرے رب کا حکم
یوں ہے کہ وہ تمہاری غلامی سے نجات پائیں اے فرعون! اگر تمہارا
بیٹا ان سوالوں کے جواب دیتے ڈرتا ہے تو اس لڑکی سے پوچھو جس
کا نام میراپی ہے اور جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی ہے۔ اے ناتوان کی

---

[1] مراد گائے سے ہے جسے مصری مقدس سمجھتے تھے۔ مظہر الحق علوی

بیٹی آگے آؤ۔"

اور میرابی' فرعون کے تخت کے سامنے آکھڑی ہوئی اور آتے
اس نے شہزادے پر ایک نظر ڈالی۔ وہ سفید لباس پہنے تھی اور سر پر
اوڑھنی ڈالے تھی۔ بنی اسرائیل کے چاند کا حسن دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔

"بول! اے لڑکی" فرعون نے کہا

میرابی نے اپنی مترنم آواز میں پورا واقعہ سنا دیا۔

"میرے بیٹے! اس لڑکی نے جو کچھ کہا کیا وہ سچ ہے؟" جب میرابی خاموش
ہوئی تو فرعون نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"جی ہاں اے خدائے مصر اس کا ایک ایک لفظ سچ ہے۔"

"میں نہیں کہہ سکتا کہ اس معاملے میں تم نے جو انصاف کیا وہ کہاں
تک صحیح اور کہاں تک غلط ہے۔ تاہم اتنا ضرور کہوں گا کہ چونکہ خود کار
تمہیں پتھر مارا تھا اس لئے اس کی سزا موت ہی ہو سکتی ہے۔

فرعون خاموش ہو گیا وہ چند ثانیوں تک کہیں خلا میں گھورتا
اور پھر یوں کہا اس نے۔

"موسیٰ! اب تم کیا چاہتے ہو؟ تم نے سن ہی لیا۔ اس افسر کی گردن مار
گئی۔ چنانچہ معاملہ ختم ہوا۔ اب تم اپنی قوم میں واپس جاؤ۔"

"نہیں فرعون! معاملہ ختم نہیں ہوا ہے۔ معاملہ تو اب شروع ہوا۔
ہارون نے کہا۔

"تم اور کیا چاہتے ہو؟"

"فرعون" موسیٰ نے کہا۔" سرکشی سے باز آ اور اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے
جھک جا۔ اب فرعون! بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے آزاد کر۔ بنی اسرائیل

اب اینٹیں تھاپنے اور تمہارے شہروں کی فصیلیں بنانے کا کام نہ لیا جائے"۔
"اور اگر میں انکار کردوں تو؟" فرعون نے پوچھا
"تو سن اے فرعون کہ ابراہیم کے خدا اور یوسف کے خدا اور ہمارے خدا اور زمینوں اور آسمانوں کے خدا کا قہر و غضب تجھ پر اور تیرے ملک پر نازل ہوگا۔ ہمارا رب بڑی قوتوں والا ہے اور رحیم و کریم کے ساتھ ساتھ قہار و جبار بھی ہے سن لے اے فرعون کہ حکومت اور غرور کے نشے میں تو نے غلط فیصلہ کیا تو تو اور تیرا ملک خدا کے عذاب سے نہ بچ سکے گا اور جب اس کا عذاب آئے گا اے فرعون تو نیل کے دونوں کناروں پر کی بستیوں میں تہلکہ پڑ جائے گا۔ لوگ چھپتے پھریں گے۔ لیکن خدا کا عذاب انہیں ہر جگہ آ لے گا۔ اے فرعون! اپنی اور مصر کی تباہی کو دعوت نہ دے"۔
یہ سنتے ہی فرعون منفتاح شاید غصے سے کانپنے لگا اور چیخ کر بولا۔
"موسیٰ! تو مجھے ڈراتا اور دھمکاتا ہے۔ تو! جو میرے محل میں اور میرے ٹکڑوں پر پلا ہے"۔
تو مجھے ڈراتا ہے جو ایک قبطی کو مار کر میرے خوف سے صحرا کی طرف بھاگ گیا تھا۔ موسیٰ میں تیرا خدا ہوں۔ اگر تو نے مجھے چھوڑ کر کسی دوسرے خدا کی پرستش کی تو تجھے قید میں ڈلوا دوں گا اور تیرے ساتھ تیرے بھائی کو بھی جس کی رنگت دھوپ میں اینٹیں تھاپتے تھاپتے جھلس گئی ہے وقائع نگارو! میرا یہ حکم تحریر کر دو اور اے موسیٰ اور اے ہارون میرا یہ حکم تم خود اپنی قوم تک پہنچا دو کہ

وہ اسی طرح اینٹیں تھاپتے رہیں گے۔ تم لوگ مصر میں رہ کر موٹے اور سرکش ہو گئے ہو۔ لیکن میں تمہارا غرور توڑ دوں گا اور موسیٰ تو اپنی پیغمبری بھول جائے گا۔ سن اے موسیٰ کہ بنی اسرائیل اب نہ صرف اینٹیں تھاپیں گے بلکہ اینٹوں کے لئے گھاس اور تنکے بھی وہی جمع کرینگے۔ اور اب میں دیکھوں گا کہ تیرا رب میرا کیا بگاڑ لیتا ہے!"

دربار میں سناٹا چھا گیا اور پھر موسیٰ و ہارون نے اپنا اپنا عصا فرعون کی طرف اٹھا دیا اور دونوں نے ایک زبان ہو کر یوں کہا

"فرعون! وہ وقت دور نہیں جب تو اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے رب العزت کے حضور پہنچ جائیگا اور اس وقت تجھے معلوم ہو گا کہ میرا رب کیسا انصاف کرنے والا اور کیسی قوتوں والا ہے۔ اے فرعون! اس دنیا میں تیرے تھوڑے سے دن باقی رہ گئے ہیں۔ میرے پروردگار نے تیرے دل پر مہر لگا دی ہے اور تیری آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ نہ تو کچھ سوچتا ہے اور نہ دیکھتا ہے سن اے فرعون! مصری تباہ ہوں گے۔ مصر پر عذاب الٰہی نازل ہو گا کہ تم سے پچھلی قوموں عاد اور ثمود پر کبھی نازل ہوا تھا۔ مصریوں کا انجام خون اور بھیانک اندھیرے میں ہو گا اور اے فرعون بنی اسرائیل تیری غلامی سے آزاد رہیں گے اور خوشی کے نعرے لگاتے مصر سے رخصت ہوں گے اور اس سرزمین میں پہنچیں گے جسے دینے کا خدا نے ہم سے وعدہ کیا ہے!"

اور اتنا کہنے کے بعد موسیٰ اور ہارون پلٹ کر چل دئیے۔ کسی نے انہیں نہ روکا۔ کوئی روک ہی نہ سکا۔ ہر شخص ایک سناٹے کے عالم میں اپنی جگہ

کھڑا ہے ۔ اور دربار میں خاموشی طاری تھی ۔ ہر شخص خائف تھا اور
عون بت بنا بیٹھا تھا اور اس کا چہرہ ، جو چند ثانیوں پہلے غصے سے
رخ ہو رہا تھا ، مردے سمان سفید تھا ۔ یوسرنی نے دونوں ہاتھوں سے
آنکھیں ڈھک لی تھیں ۔ جیسے اُسے کوئی بھیانک منظر نظر آرہا ہو جسے وہ
یکھنا نہ چاہتی تھی ۔ سیتی بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا ۔ کیونکہ بڑے ہی
رہ خیز الفاظ تھے جو بنی اسرائیل کے پیغمبروں نے کہے تھے ۔

فرعون کا اشارہ پاکر وزیر ہامان نے آہستہ آہستہ اپنا عصا تین دفعہ
سنگین فرش پر بجایا اور دروازے کی طرف اشارا کیا ۔ یہ اشارا تھا اس
ت کا کہ دربار برخواست ہوا ۔ لوگ جانے لگے ۔ لیکن وہ اتنے خوفزدہ تھے
ہ انہوں نے آپس میں بات نہ کی ۔ ان کی قوتِ گویائی جیسے سلب ہو گئی تھی ۔ یہاں
ک کہ خاص خاص امرا اور شہزادوں کے علاوہ دربار میں کوئی نہ رہا ۔
بلبی اٹھا اور فرعون کے سامنے جھکنے کے بعد اس نے یوں کہا ۔

" خدائے مصر ! بنی اسرائیل کے پیغمبروں نے بڑی بھیانک پیشگوئی کی
صرف یہی نہیں انہوں نے آپ کو بددعا دی ہے ۔ جو خاکم بدہن آپ
مقدس زندگی کے خاتمے کا اعلان کر گئے ہیں اور انہوں نے مصر پر
ب نازل ہونے کی پیشگوئی کی ہے جیسا کہ عاد و ثمود پر نازل ہوا تھا
اسے فرعون ان دونوں قوموں کا حال میں نے سنا ہے ـــــــ
ئے مصر معاف فرمائیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ بنی اسرائیل پر ناقابلِ
اشت مظالم توڑے جا رہے ہیں اور موسیٰ و ہارون کے غم و غصہ کا
سبب ہے ۔ چنانچہ میری خدائے مصر سے درخواست ہے کہ مجھے تحریری
زت نامہ عطا کیا جائے کہ میں ارضِ جاشان میں جا کر تحقیق کروں کہ

بنی اسرائیل پر فرعونی افسروں کے مظالم کی جو داستان بیان کی جاتی ہے اس میں کہاں تک صداقت ہے اور پھر آپ کے حضور اس کی مکمل تحریری روداد پیش کردوں۔ اس کے بعد اگر خدائے مصر محسوس فرمائیں کہ بنی اسرائیل حقیقت میں ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں تو آپ ان کی محنت ومشقت میں تخفیف فرماکر موسیٰ وہارون کی بددعا اور پیشین گوئی کو بے اثر کردیں۔ خدائے مصر معاف فرمائیں لیکن میرا خیال ہے کہ موسیٰ و ہارون کی بددعا کو کوئی اہمیت نہ دینا اور اسے ہنسی میں اڑا دینا ناعاقبت اندیشی ہے۔ مجھے تو یہ دونوں جھوٹے نہیں معلوم ہوتے۔ میں ان کے خدا کو نہیں جانتا کہ کون ہے اور کیا ہے۔ لیکن موسے و ہارون نے جس بے خوفی سے گفتگو کی ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کا خدا واقعی بڑی قوتوں والا ہے جو ان کا پشت پناہ ہے۔"

ادرسیتی کی یہ تقریر سن کر میں سوچ رہا تھا کہ ایک بار پھر فرعون غضبناک ہو جائے گا۔ لیکن میرا یہ خوف بے جا ثابت ہوا کیونکہ فرعون جب بولا تو اس آدمی کے سی تھکی ہوئی آواز میں بولا۔ جو مایوس اور سہما ہوا ہو۔

"جیسی تمہاری مرضی میرے بیٹے" اس نے کہا "لیکن اپنے ساتھ محافظ سپاہیوں کا دستہ لیتے جانا۔ ان عبرانیوں کی طرف سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ مبادا وہ تمہیں گزند پہنچانے کی کوشش کریں یہ لوگ بھی ہکسوس کی طرح، جن کا خون ان میں سے بہت سوں کی رگوں میں

؎۱ تقریباً ۱۸۰۰ء قبل مسیح میں ایک وحشی قوم خاکنائے سوئز پار کی اگلا صفحہ

دش کر رہا ہے، مصریوں سے نفرت کرتے ہیں۔ یہی تو وہ قوم ہے جس
ے ہمارے خلاف نوبیا کے وحشیوں سے سازباز کیا تھا اور انہی کے
نبراب کسی ان دیکھے خدا کا نام لے کر ہمیں ڈرا دھمکا رہے ہیں سیتی
ہ عبرانیوں پر اعتبار نہیں۔ تاہم تمہاری مرضی کے مطابق تحریری
جازت نامہ تمہیں مل جائے گا۔ سیتی تم ضرورت سے زیادہ رحم دل
و، خصوصاً ان عبرانیوں کے معاملے میں، چنانچہ ہمارا فیصلہ ہے کہ تم
ہا نہ جاؤ گے۔ بلکہ آمن میس بھی تمہارے ساتھ جائے گا۔ بس
م کہہ چکے۔"

" زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!" سیتی اور
ن میس نے کہا۔

" میرا خیال تھا کہ اب دربار کی کارروائی ختم ہوئی۔ لیکن

بقیہ پچھلا صفحہ) سے گزر کر مصر پر ٹوٹ پڑی جس کے سامنے مصری ٹھہر نہ
کے اس فاتح قوم کو ہکسوس (گڈریے) کہا جاتا ہے مورخین اس
ت پر متفق الرائے ہیں کہ یہ لوگ عرب کے بدوی تھے جو قحط سالی
ے عاجز آ کر مصر کے تر و تازہ ملک میں گھس آئے تھے اس فاتح قوم
، سردار کا نام "سالاتیس" تھا جو بعد میں فرعون بنا اور ممفس کو اپنا
السلطنت قرار دیا۔ حضرت یوسف جب مصر کے بازاروں میں بکے تھے تو مصر پر
وسس ہی کی حکومت تھی اس خاندان کی حکومت مصر پر کوئی دو سو سال تک رہی
پھر مصر کے اصلی باشندے ان پر غالب آ گئے مصر کا سب سے بڑا بت اور دنیا کا
ابوالہول اسی فاتح قوم کی یادگار ہے۔ مظہر الحق علوی

ایسا نہ ہوا۔
"محافظ دستے کے سپاہی کمرے کے آخری سرے پر چلے جائیں" فر
نے کہا۔ "ہمارے مشیر یہیں ٹھہرے رہیں۔"
میں جانے کے لئے پلٹا تو سیتی نے مجھے روکتے ہوئے کہا۔
"عن آ! تم یہیں ٹھہرو۔ خدائے مصر جو کچھ کہیں تحریر کرلو۔"
فرعون نے میری طرف دیکھ کر سیتی سے پوچھا۔
"یہ کون مہاشے ہیں؟"
"اے خدائے مصر!" سیتی نے جواب دیا۔ "یہ میرا خاص وقائع نگار
اور معتمد ہے اگر یہ نہ ہوتا تو گزشتہ رات میں زخمی ہو جاتا۔"
"اگر تمہیں اس آدمی پر اعتبار ہے تو یونہی سہی" فرعون نے ک
"لیکن تمہارے وقائع نگار نے یہاں جو کچھ سنا اور دیکھا اس کا ایک
لفظ بھی اگر بھولے سے اس کی زبان پر آیا تو اس کی سزا
موت ہوگی۔"
یوسرٹی نے چیں بہ جبیں ہو کر پہلے مجھے اور پھر سیتی کو دیکھا شا
وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن پھر اس خیال سے چپ ہو رہی کہ فرعون کا
بدلا نہیں جا سکتا۔ بے کن خوسوکھی، فرعون کے خاص مشیر کی حیثیت
سے وہیں رکا رہا۔ جب دوسرے لوگ کمرے کے انتہائی سرے
جا چکے اور فرعون کے قریب خاص خاص آدمیوں کے علاوہ کوئی
رہا تو خدائے مصر نے نہایت گمبھیر اور فیصلہ کن آواز
یوں کہا۔
"سیتی بیٹا! تم ہی میرے بیٹے ہو جو کہ میری بڑی ملکہ نغرتی کے بط

سے ہو۔ تمہاری ماں شاہی خاندان سے تھی اور اس کے خون میں کسی طرح کی آمیزش نہ تھی۔ یہ سچ ہے کہ تم پہلوٹھی کی اولاد نہیں ہو۔ کیونکہ شہزادہ راماسو" اور فرعون نے عورتوں کے سے چہرے والے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا جو بشرے سے بے وقوف معلوم ہوتا تھا۔ عمر میں تم سے بڑا ہے لیکن یہ بات تو خود راماسو بھی جانتا ہے کہ ہرچند وہ عمر میں تم سے دو سال بڑا ہے لیکن وہ مصر کے تاج و تخت کا وارث نہیں ہو سکتا اس کی ماں شامی ہے راماسو! ہم غلط تو نہیں کہہ رہے ہے؟"

"نہیں اے خدائے مصر آپ غلط نہیں کہہ رہے" راماسو نے جواب دیا" اور پھر مجھے تاج و تخت کی کوئی خواہش بھی نہیں۔ حضور نے مجھے جو عہدہ، جائداد اور دولت عطا کی ہے وہ میرے لئے کافی سے زیادہ ہے۔"

"راماسو کے یہ الفاظ لکھ لئے جائیں" فرعون نے کہا:" اور اس کی ایک نقل تانیس اور طب کے محلوں میں رکھ دی جائے تاکہ سند رہے اور بعد میں کسی طرح کا جھگڑا نہ پڑے۔"

" فرعون کے وقائع نگار اور سیتی کے اشارے پر میں بھی راماسو کے الفاظ لکھ چکا تو فرعون نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

" چنانچہ سیتی! مصر کے تاج و تخت کے صحیح وارث تم ہی ہو۔ اور اگر ان عبرانی پیغمبروں کی پیشینگوئی غلط نہیں ہے تو بہت جلد تم میری جگہ بیٹھے ہو گے۔"

" دیوتا حضور کو ہمیشہ سلامت رکھیں" سیتی نے کہا" اے خدائے مصر! مجھے تاج و تخت کا لالچ نہیں ہے اور نہ ہی میں شہرت و عظمت

کا خواہاں ہوں۔ دیوتا گواہ ہیں کہ میں آپ کو تندرست اور سلامت دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"سیتی! کوئی ہمیشہ سلامت نہیں رہا۔ پھر خدائے مصر اور دیوتاؤں کے اوتار ہیں اس کے باوجود ایک نہ ایک دن ہمیں اوزیرس کے حضور جانا ہے۔ تمہیں تاج و تخت کا لالچ ہو یا نہ ہو۔ بہرحال یہ تمہارا جائز حق ہے۔ اگر تم اپنے اس حق سے دست بردار ہو گئے تو پھر اس پر تمہارے چچیرے بھائی آمن میس کا حق ہو گا جو صحیح النسب ہے اور پھر کوئی نہیں جانتا کہ اس کے بعد کون تخت پر بیٹھے گا حالانکہ پھر تمہاری سوتیلی بہن اور ہماری بیٹی یوسرٹی کا درجہ ہے۔"

اور اب پہلی دفعہ یوسرٹی نے زبان کھولی اور بڑی بے پروائی سے اس نے یوں کہا۔

"خدائے مصر! رسم قدیم کی رو سے آمن میس کے حق پر میرا حق مقدم ہے اور اس سے پہلے تاج و تخت کی وارثہ میں ہوں۔"

آمن میس نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ فرعون نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارا کیا۔

"اس کے متعلق کوئی آخری فیصلہ کرنا کاہنوں اور ہمارے عالم مشیروں کا کام ہے" فرعون نے کہا۔ "چنانچہ یوسرٹی اور آمن میس تم دونوں خاموش رہو۔ دیوتا وہ وقت نہ لائیں کہ مصر کے تخت کی خاطر ملک میں خانہ جنگی کا سلسلہ شروع ہو جائے — سنو سیتی! تم اب تک غیر شادی شدہ ہو اور اگر کسی ایک یا بہت سی عورتوں سے تمہاری اولاد ہے تو ظاہر ہے کہ وہ شاہی

خاندان سے نہیں۔"

"میری کوئی اولاد نہیں خدائے مصر!"

"نہ ہو گی۔ آمن میس کے تو دوسری عورتوں سے بہت سے بچے ہیں۔ جنہیں خود ہم نے بھی دیکھا ہے۔ البتہ اس کی بیوی، یا نوری سے بادشاہی خاندان سے متعلق رکھتی ہے، کوئی اولاد نہیں۔"

"اس میں کوئی تعجب کرنے کی بات بھی نہیں۔ میری بیوی میری چچی بھی ہے اور چچیاں اکثر بانجھ ہی ہوتی ہیں۔" آمن میس بڑبڑایا۔

"ہماری بیٹی اور شہزادئ مصر نوسرٹی بھی اب تک کنواری ہے۔"

"لو بھئی عن آ! اب آ رہی ہے شامت" سینی نے میرے کان میں کہا۔

"چنانچہ فرعون نے اپنی بات جاری رکھی۔" سیتی تم ہمارے ارادے سے باخبر ہو گئے۔ کیونکہ ہم نے نوسرٹی کو گزشتہ رات تمہارے پاس اس لئے بھیجا تھا کہ وہ ہمارا یہ حکم۔ . . . . . ."

"شہزادی نے خدائے مصر کے کسی حکم کا ذکر نہیں کیا سوائے اس کے کہ میں آج دربار میں حاضر رہوں۔" سیتی نے کہا۔

"تم تنہا کب تھے کہ میں خدائے مصر کا حکم تمہیں سناتی۔" اور نوسرٹی نے میری طرف دیکھا۔

"بہرحال اب خود ہمارے منہ سے ہمارا فرمان سن لو۔ سنو! ہم چاہتے ہیں کہ تمہاری شادی نوسرٹی سے جلد از جلد ہو جائے۔ تاکہ فرعون رعمیس کی نسل میں کسی طرح کا رخنہ نہ پڑے اور تمہارے بعد مصر پر رعمیس کی اولاد ہی کی حکومت رہے۔"

یوسرٹی نے شہزادے پر نظریں گاڑ دیں۔ میں بھی گھٹنے پر کاغذ رکھے اور ہاتھ میں قلم لیئے، شہزادے کی طرف دیکھ رہا تھا اور میں نے دیکھا کہ سیتی کے ہونٹ کانپنے لگے اور اس کے چہرے سے نفرت اور کراہت کے آثار ہویدا ہوئے۔

"میں نے خدائے مصر کا فرمان سنا" اس نے مردہ سی آواز میں کہا

"اگر تمہیں کچھ کہنا ہے تو بلا جھجک کہو" فرعون نے کہا

"میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس شادی کے متعلق میری بہن یوسرٹی کی بھی رائے معلوم کر لی جائے۔ آجتک انہوں نے مجھ سے ایک بہن کی طرح محبت کی ہے۔ کیا وہ اب ایک بیوی کی طرح مجھ سے محبت کر سکیں گی؟"

"اس معاملے میں اور ہر معاملے میں خدائے مصر کی مرضی میری مرضی ہے" یوسرٹی نے کہا۔

"سن لیا تم نے سیتی؟" فرعون منفتاح نے کہا۔ "فراعنہ میں قدیم سے ہی یہ رسم چلی آئی ہے۔ پھر یوسرٹی تم سے شادی کرنے سے کیوں انکار کر دیتی! اور بہ فرض محال ایسا ہوا بھی ہوتا تو وہ کس کی بیوی بنتی؟ آمن میس شادی شدہ ہے اب صرف سفتاح، یوسرٹی کا بھائی باقی رہ جاتا ہے جو عمر میں یوسرٹی سے چھوٹا ہے۔"

"میں بھی تو اپنی بہن سے دو سال چھوٹا ہوں" سیتی نے نیچی آواز میں کہا۔ خیریت گزری کہ یوسرٹی نے یہ الفاظ نہ سنے۔

"اور پھر میں ایسے بدصورت اور بدہیئت آدمی سے کبھی شادی نہ کروں گی" یوسرٹی نے کہا۔

اور فوراً ہی ایک نوجوان تخت کے پیچھے سے نکل کر سامنے آیا وہ پستہ قد تھا اور اس کے بال بھورے رنگ کے تھے۔ وہ بے حد چالاک اور عیار معلوم ہوتا تھا۔ لومڑی کی طرح (چنانچہ اسی لئے وہ مصر میں توت کے نام سے مشہور تھا۔ توت ہمارا وہ دیوتا ہے جس کا چہرہ لومڑی جیسا ہے) اس نوجوان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"میں اسے برداشت نہیں کر سکتا" اس نے کہا "حد ہوتی ہے کسی بات کی۔ میری بہن یوں سرِ دربار میری توہین کرے اور۔۔۔۔۔ اس لئے کہ میں ایک پیر سے لنگڑا ہوں؟ اور اس میں میرا کیا قصور ہے؟ بچپن میں میری دایا نے مجھے گرا دیا اور میری ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی"۔

"معلوم ہوتا ہے دایا نے سفتاح کے دادا کو بھی گرا دیا ہوگا کیونکہ وہ بھی لنگڑا تھا" لے کن خوسو نے میرے کان میں کہا۔

"سفتاح غصہ نہ کرو۔ یوسرٹی نے سچ کہا ہے" فرعون بولا۔

"کیا سچ کہا ہے؟ یہی کہ وہ مجھ سے کبھی شادی نہ کرے گی؛ حالانکہ میں بچپن سے ہی اس کے حسن کا دیوانہ ہوں اور اس لئے آج تک میں نے شادی نہیں کی"۔

"دیوتا جانے کون بد نصیب ہوگی وہ عورت جو تمہاری بیوی بنے گی۔ بہر حال تم میرا خیال چھوڑ دو اور کسی دوسری عورت کے حسن کے دیوانے بن جاؤ۔ میری طرف سے تمہیں اس کی اجازت ہے" یوسرٹی نے تمسخر کرتے ہوئے کہا۔

"میرا مذاق نہ اڑاؤ یوسرٹی۔ ایک دن خود تم اپنی مرضی سے مجھے

اپنا شوہر تسلیم کر لوگی۔ کیونکہ سیتی ہمیشہ زندہ رہنے والا نہیں۔"

دیوتا جانیں کیسی منحوس گھڑی تھی وہ کہ بعد میں ایسا ہوا واقعی بعد میں یوسرٹی نے سفتاح سے شادی کر لی کہ وہ اس کے ذریعے مصر پر حکومت کر سکے کیونکہ مصری اب اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ایک کمزور عورت مصر کی ملکہ ہو۔ حالانکہ پہلے ایک عورت ملکہ ہشت سی پشت مصر پر نہایت شان سے حکومت کر چکی تھی۔ لیکن وہ زمانہ اور تھا اور اب زمانہ بدل چکا تھا۔ مصر کمزور ہو رہا تھا۔ عبرانیوں نے اسے بالکل ہی تباہ کر دیا تھا۔

"خاموش رہو سفتاح" فرعون نے چیخ کر کہا" تمہاری حیثیت کیا ہے! تم جو کچھ ہو ہماری وجہ سے ہو۔ چنانچہ خبردار ایسے الٹے سیدھے خیالات کو اپنے دل میں جگہ نہ دو اور شہزادوں کی موت کی پیشنگوئیاں نہ کرو۔ اگر پھر تم نے ایسی گستاخی کی تو جلا وطن کر دیے جاؤ گے اور کوئی جانے گا بھی نہیں کہ تم کون تھے اور کہاں گئے؟ ——————

اور یہ دیکھ کر ہمیں مسرت حاصل ہوئی کہ ہمارے تخت کی وارثہ ہوشیار، زیرک اور قابل ہے۔ ہم اپنی بیٹی پر جتنا بھی فخر کریں بجا ہے۔"

"اس کے برخلاف مجھے اپنی کم مائیگی کا احساس ہے" سیتی نے کہا" چنانچہ میں ایسی قابل شہزادی کا شوہر بننے کا اہل نہیں۔ البتہ مصر کے تمام دیوتاؤں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آخر دم تک اپنی بہن کا وفادار رہوں گا۔"

" تو صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ مجھ سے شادی کرنے کی بجائے

تم مصر کے تخت و تاج سے دست بردار ہونا بہتر سمجھتے ہو" یوسرٹی نے کہا" اس عزت افزائی کا شکریہ۔ کان کھول کر سن لو سیتی کہ مصر پر تم حکومت کر دیا میں۔ میں تم سے شادی نہ کروں گی"۔

"یہ ہم کیا سن رہے ہیں؟" فرعون چلایا" کیا تم دونوں یہ چاہتے ہو کہ لوگ یہ کہہ کر ہمارا مذاق اڑائیں کہ خود اس کی اولاد نے ہی فرعون کا حکم نہ مانا! کون ہے جو ہمارے حکم سے سرتابی کرنے کی جرأت کرسکے! میں دیوتا رع کا اوتار ہوں۔ خدائے مصر ہوں اور جو ہمارا حکم نہیں مانتا ہمارے غضب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جان لو کہ ہمارا حکم اٹل ہے وقائع نگار ہمارا فرمان تحریر کریں۔ شہر طب سے بحرۂ احمر تک اعلان کر دیا جائے کہ آج کے تیسرے دن دیوی ہاتور کے مندر میں شہزادے سیتی کے، جو بیر رع ہے، شادی شہزادی یوسرٹی سے، جو نسوانی طاقت کی مظہر دیوی ہاتور کی چہیتی اور ہماری بیٹی ہے، کر دی جائیگی یہ ہمارا، مصریوں کے خدا اور دیوتا رع کے اوتار کا فرمان ہے اور اٹل ہے"۔

"زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون! وہاں کھڑے ہوئے لوگ چلائے۔

اور اب چند امرا جن کا دربار میں خاص درجہ تھا، آگے بڑھے اور سیتی کو فرعون کے تخت کے سامنے لے گئے، پھر یوسرٹی کو سیتی کے پہلو میں بٹھا دیا گیا ایک حبشی غلام سونے کا بڑا سا جام لایا جو شراب سے لبالب بھرا ہوا تھا اور مجھے وہ شراب، دیوتا جانے کیوں، خون جیسی معلوم ہوئی۔ یوسرٹی نے وہ جام دونوں ہاتھو

سے پکڑا اور گھٹنوں کے بل جھک کر شہزادے کی طرف بڑھایا۔ سیتی نے جام منہ سے لگا کر ایک گھونٹ شراب پی اور جام پھر شہزادی کو دے دیا۔ اس نے اپنے لب اسی جگہ رکھے جہاں شہزادے نے رکھے تھے اور اس نے اس طرح اس نے بھی ایک گھونٹ شراب پی۔ اور یہ رسم تھی اس منگنی کی جو کسی حال میں نہ ٹوٹ سکتی تھی اس منگنی کی تصویر جو میں نے الفاظ میں بیان کی ہے۔ سونے کے اس چوڑے کنگن پر کندہ کر دی گئی جو سیتی، جب وہ فرعون بنا، پہنا کرتا تھا اور جسے بعد میں، میں نے مردہ یوسرٹی کی سرد اور اکڑی ہوئی کلائی میں ڈال دیا تھا اور اب وہ کنگن اس مغرور شہزادی کی حنوط شدہ لاش کی کلائی میں پڑا ایک انجانے مقبرے میں دفن ہے۔

شراب پینے کے بعد شہزادے نے اپنا ہاتھ بڑھایا جسے یوسرٹی نے چوم لیا۔ شہزادے نے ذرے آگے جھک کر یوسرٹی کی پیشانی پر اور دونوں کھنوؤں کے بیچ میں بوسہ دیا اس کے بعد فرعون اٹھ کر تخت کی آخری سیڑھی پہ آ کھڑا ہوا۔ اس نے شاہی عصا پہلے سیتی اور پھر یوسرٹی کے سر پر رکھا اور ان دونوں کو خیر و برکت کی دعا دی۔

اور اس طرح سیتی کی منگنی یوسرٹی سے ہو گئی اور فرعون منفتاح یوسرٹی کے کندھے کا سہارا لے کر دربار سے چلا گیا۔

اور اس کے تھوڑی دیر بعد میں شہزادے کے کمرے میں ایں کھڑا تھا۔

"چلو یہ قصہ تو ختم ہوا" سیتی نے کہا۔ "اب میں ایک طرح کا سکون محسوس کر رہا ہوں۔ عن آ! کبھی سردیوں میں تم دریا پر نہانے گئے ہو؟ اگر گئے ہو تو تمہیں تجربہ ہوگا کہ پانی میں گھسنے سے پہلے آدمی کنارے پر کھڑا کانپتا اور ڈرتا رہتا ہے۔ کہ پانی بہت سرد ہوگا۔ لیکن ہمت کرکے جب وہ پانی میں کود ہی پڑتا ہے تو عجیب طرح کا سکون اور فرحت محسوس کرتا ہے"۔

"ٹھیک ہے حضور۔ لیکن معاف کیجئے جب وہ پانی سے باہر آتا ہے تو پہلے سے کئی گنا زیادہ سردی محسوس کرتا ہے"۔

"بالکل سچ کہا۔ چنانچہ عقلمندی اسی میں ہے کہ وہ پانی سے باہر ہی نہ آئے یہاں تک کہ وہ ڈوب مرے یا گھڑیالوں کا لقمہ بن جائے ——— لیکن یہ تو بتاؤ عن آ کہ ہماری منگنی کیسی رہی"؟

" بے کن خوسو کہہ رہا تھا کہ وہ شاہی خاندان کی ان گنت منگنیوں کی رسومات دیکھ چکا ہے۔ لیکن ایسی مرعوب کن رسم اس نے پہلے نہ دیکھی تھی۔ آپ نے بڑی شان سے شہزادی کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا اور پہلی بجنا بجنی کے بعد بھی آپ کا سلوک ان کے ساتھ بے حد مناسب

اور قابلِ تعریف رہا۔"

"اور آخر تک رہے گا۔ بشرطیکہ شہزادی نے اس ایک بوسے کے علاوہ مجھ سے کچھ اور طلب نہ کیا ——— اف کتنی نفرت انگیز اور ذلیل بات ہے! جو پہلے بہن ہو، وہی تمہاری بیوی بن جائے۔ کم سے کم میں تو اپنی بہن کے ساتھ زن و شو کے تعلقات قائم نہ کر سکوں گا۔ پیشانی چومنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ میں بچپن سے اس کی پیشانی چومتا آیا ہوں۔ لیکن وہ بات نہ ہوگی ——— عن آ! تم اپنی شادی کا قصہ سناؤ ——— شروع سے آخر تک۔"

پانچواں باب
ساحر" کی"

مندرجہ بالا واقعہ کے بعد اور اپنی شادی سے پہلے سینتی اپنی منگیتر سے پھر ملا یا نہیں یہ میں نہیں جانتا. کیونکہ اس بارے میں شہزادے نے بھی مجھے کچھ نہ بتایا. میں اپنے عزیز ترین دوست کی شادی میں شریک نہ ہو سکا کیونکہ مجھے ممفس جانے کی اجازت مل گئی تھی کہ میں اپنا مکان اور غیر ضروری سامان فروخت کردوں اور پھر اطمینان اور یکسوئی سے شہزادے کے خاص وثائق نگار کی خدمت انجام دے سکوں. چنانچہ یوں ہوا کہ شہزادے کی منگنی کے پورے چھ دن بعد میں ایک بار پھر شہزادے کے خاص قصر کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا اور میرا ایک خدمتگار اس گدھے کی رسی پکڑے میرے ساتھ کھڑا تھا جس پر میرے مسودات اور ضروری کاغذات کے پلندے لدے ہوئے تھے. اور اسی دفعہ مجھے دھکے دے کر نکالنے کے بجائے محافظوں نے میرا استقبال کیا. ابھی میں سنگ مرمر کے زینے کے قریب پہنچا بھی نہ تھا کہ بوڑھا حاجب پمبا سا نمودار ہوا اور ایک ایک وقت میں دو دو سیڑھیاں پھلانگتا اس تیزی سے اترنے لگا کہ اس کا سفید چغہ اور اس سے زیادہ سفید داڑھی ہوا میں لہرانے لگی اور مجھے خوف ہوا کہ بڑے میاں کہیں لڑھک کر ہاتھ پاؤں نہ توڑ بیٹھیں۔

"خوش آمدید، اے عالم فاضل وقائع نگار! خوش آمدید" پمپاسا نے کہا "تمہارا آنا مبارک ہو۔ جب سے تم گئے ہو حضور تمہارے یوں منتظر ہیں کہ کسان بارشوں کے بھی ایسے منتظر نہ رہے ہوں گے۔ روزانہ وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تم آئے یا نہیں اور جواب جب میں نفی میں جواب دیتا تو حضور مجھ پر خفا ہوتے۔ گویا میں نے تمہیں ہی قفس میں روک رکھا تھا۔ دیوتاؤں کی قسم اگر آج تم نہ آتے تو حضور کل مجھ بوڑھے کو قفس روانہ کر دیتے کہ تمہیں اپنے ساتھ لیتا آؤں اور خیال اس بارے میں تو مجھے بلاناغہ سخت سست کہا جاتا تھا کہ میں نے تمہارے ساتھ محافظوں کا ایک دستہ کیوں نہ بھیج دیا اور اگر میں ایسا کرتا تو وزیر ہامان مجھے زندہ نہ چھوڑتا۔ عنی آ! میرے دوست! مجھے بھی وہ منتر سکھاؤ جس کے ذریعہ تم نے شہزادے کو یوں اپنا لیا ہے کہ وہ تمہارے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتے۔۔۔ اس کے عوض میں اپنی ساری دولت جو میں نے خون پسینہ ایک کر کے جمع کی ہے تمہیں دے ڈالوں گا۔ تو سکھاؤ گے مجھے وہ منتر؟" "نہیں نہ سکھاؤں گا تو کیسے سکھاؤں گا پمپاسا! سنو! یہ ہے وہ منتر۔ روپے پیسے کا لالچ نہ کرو، ڈینگیں نہ مارو اور کہانیاں لکھو پھر شہزادہ تمہیں مجھ سے بھی زیادہ چاہنے لگے گا۔ لیکن یہ تو بتاؤ پمپاسا کہ حضور کی شادی کیسی رہی۔ میں نے اڑتی اڑتی خبر سنی ہے کہ ایسا جشن اہل مصر نے پہلے کبھی نہ دیکھا"

" اور تم نے یہ غلط خبر نہیں سنی۔ اتنی عمر ہونے کو آئی۔ لیکن میں نے کسی کی شادی کا جشن ایسا شاندار نہیں دیکھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دیوتا اوزیریس کی شادی دیوی ایزیس سے ہو رہی ہے۔ دلہا، یعنی ہمارا شہزادہ دیوتا اوزیریس کا سا ہی لباس زیب تن کئے ہوئے تھا اور پھر شادی کا جلوس اور وہ دعوت جو خدائے مصر نے دی تھی! مجھے اس منظر کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ خود شہزادہ مصر اتنے مرعوب ہوئے کہ انہوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ جیسے وہ سونے کی چمک اور دلہن کے چہرے کی دمک سے چندھیا گئی ہوں۔ خود حضور نے مجھے بتایا کہ واقعی ان کی آنکھیں

چندھیا گئی تھیں اور یہ وضاحت حضور نے اسی لئے کر دی کہ کہیں میں یہ نہ سمجھ لوں کہ حضور اد نگھ گئے ہیں۔ ہی، ہی، ہی اور پھر امراد کو خلعت عطا ہوئے اور ہمیں انعامات ملے چنانچہ مجھے ——— آہم ——— خیر یہ بتانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ مجھے کیا ملا ——— اور عن آ! اس وقت بھی میں تمہیں نہ بھولا اور میں نے حضور کے کان میں کہا کہ وہ تمہارے لئے بھی کوئی اچھی سی چیز الگ رکھ لیں۔"

"اور حضور نے کیا جواب دیا؟"

"انہوں نے کہا کہ وہ تم کو بھولے نہیں ہیں۔ میں نے حیرت سے حضور کی طرف دیکھا کیونکہ اُن کے ہاتھ میں کوئی چیز نہ تھی جو انہوں نے تمہارے لئے رکھ لی ہو ———" یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیا دیکھ رہے ہو؟" حضور نے کہا "یہ ہے عن آ کے لئے" اور انہوں نے اسی مردار انگوٹھی کی طرف اشارہ کیا جو حضور کی بیچ کی انگلی میں پھنسی ہوئی تھی انگوٹھی سونے کی ہے اور بہت قدیم ہے اور اس پر "دیوتا اور فرعون کا چہیتا" کندہ ہے عن آ! انگوٹھی ہرچند سونے کی اور قدیم ہے لیکن کچھ زیادہ قیمتی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ حضور اس انگوٹھی کی جگہ اب دوسری اور اس سے بہتر انگوٹھی پہننا چاہتے ہیں ——— شہزادی صاحبہ نے بے حد قیمتی انگوٹھی اپنے شوہر کو دی ہے۔"

اس عرصے میں گدھے پر سے میرا سامان اتارا جا چکا تھا اور نوبیائی غلام گدھے کو ایک طرف لئے جا رہے تھے۔ چنانچہ ہم زینہ طے کر کے دالان میں پہنچے۔

"اس طرف" پمبا سانے کہا "مجھے حکم ہے کہ تم جب بھی آؤ میں تمہیں شہزادے کے پاس پہنچا دوں خواہ اس وقت ولیعہد سلطنت استراحت ہی کیوں نہ فرما رہے ہوں۔ اس وقت حضور بڑے کمرے میں اپنے دلہن کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جہاں وہ شہروں کے نمائندوں سے حلف وفاداری اور تحائف قبول فرما رہے تھے۔ آخری شخص ابھی کوئی آدھے گھنٹے پہلے رخصت ہوا ہے۔"

"میں ذرا نہا دھو کر کپڑے .... میں نے کہنا شروع کیا۔

"بالکل نہیں۔ مجھے حکم ہے کہ میں تمہیں فوراً حضور کے پاس پہنچا دوں۔ اور میں اس حکم کے خلاف ورزی کر کے آپ اپنی موت کو دعوت دینا نہیں چاہتا۔" پہریدار نے کہا اور آگے بڑھ کر کمرے کا دروازے پر پڑا ہوا زردوزی پردہ اٹھا دیا۔

"دیوتا آمن کی قسم" شہزادی کی کھنکتی ہوئی آواز سنائی دی "پھر کوئی آرہا ہے حبشت یا شاید امراد۔ تیار ہو جاؤ بہن۔"

"دیوتاؤں کے لئے اب مجھے بہن نہ کہو" یوسرتی کی آواز آئی "اب میں تمہاری بیوی ہوں بہن نہیں۔ اور یوں بھی تمہاری حقیقی بہن کب تھی۔"

"معافی چاہتا ہوں۔ آئندہ سے ایسی غلطی نہ ہوگی۔ بات یہ ہے کہ بچپن سے ہی تمہیں بہن کہتا اور سمجھتا آیا ہوں اسی لئے ——— خیر اب میری بیوی تیار ہو جاؤ۔ پھر کوئی آپ کی قدمبوسی کو حاضر ہو رہا ہے۔ کیوں اب تو ٹھیک ہے نا؟"

اور پہریدار نے دروازے پر کا پردہ پوری طرح اٹھا دیا اور میں دفعتہً نگارعن آ' دروازے پر کھڑا ہوا تھا تھکا ہوا مضمحل اور دھول میں اٹا ہوا اور یہ حقیقت ہے کہ اس وقت میں ذرا کا نپ رہا تھا اور کمرے میں قدم رکھتے ہوئے ڈر رہا تھا کیونکہ اندر شہزادی یوسرتی اپنے تمام تر رعب و داب کے ساتھ رونق افروز تھی۔ میرے سامنے بے حد آراستہ اور پوری طرح سجا ہوا کمرہ تھا۔ جس کے بیچ میں سونے کی دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک پر شہزادی یوسرتی بیٹھی تھی جو جگمگاتا ہوا لباس پہنے تھی اور بہت حسین معلوم ہو رہی اور ایک کاغذ ہاتھ میں لئے اس پر کی تحریر پڑھنے میں منہمک تھی یا یوں ظاہر کر رہی تھی۔ اور یہ یقیناً اس آخری نمائندے کا حلف وفاداری تھا جو ابھی آدھے گھنٹے پہلے رخصت ہوا تھا۔ اسی طرح کے دوسرے پلندے فرش پر پڑے تھے۔

دوسری کرسی خالی تھی، کیونکہ شہزادہ سیتی کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ اسی وقت وہ بے چین اور کسی طرح کی دماغی الجھن میں مبتلا ہے۔ اس کا چغہ جس کے بند کھل گئے تھے، کندھے پر سے ڈھلک گیا تھا اور سر پر تاج بھی ٹیڑھا تھا میں دروازے کی محراب کے اندھیرے میں کھڑا تھا۔ پمپاسا واپس چلا گیا تھا۔ اور شہزادے اور شہزادی نے اب تک مجھے دیکھا نہ تھا۔ چنانچہ ان دونوں کی گفتگو جاری رہی۔

"میں تو تیار ہوں۔ البتہ سیتی تم بیزار اور پریشان معلوم ہوتے ہو۔ ہاں ایک بات تو بتاؤ کہ تم نے وقائع نگاروں اور امرا کو شادی کی رسومات ادا ہونے سے پہلے ہی کیوں رخصت کر دیا تھا؟"

"ان کی جھوٹی تعریف اور کورنشوں سے میں عاجز آ گیا تھا۔"

"اگر یوں عاجز آتے رہے تو فرعون کس طرح بن سکو گے؟"

"دیکھا جائے گا ـــــ جو بھی ہو، اُسے حاضر ہونے کی اجازت ہے۔" سیتی نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔

اور میں چند قدم آگے بڑھ کے روشنی میں آ گیا۔

"ارے!" شہزادہ خوشی سے اچھل پڑا۔ "یہ تو عن آ ہے۔ ممفس سے آیا ہے۔ خوش آمدید، میرے دوست، خوش آمدید۔"

"عن آ؟ کون عن آ؟" یوسردتی نے پیشانی پر بل ڈال کر پوچھا "ہاں، یاد آیا ـــــ وقائع نگار۔ واقعی یہ ممفس سے آ رہا ہے۔"

اور اس نے نفرت و حقارت سے میرے گرد آلود لباس کی طرف دیکھا۔

"شہزادی مصر!" میں نے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔ "میری اس ہیئت کذائی کو معاف فرمائیں۔ پمپاسا مجھے سیدھا یہیں لے آیا۔ اس نے کہا تھا کہ شہزادے کا حکم ہے کہ میں جب بھی آؤں اور جس حال میں بھی ہوں حضور کی خدمت میں پہنچا دیا جاؤں"

"کیوں سینتی! تمہارا یہ وقائع نگار ممفس سے کوئی اہم اور ضروری خبر لے کر آیا ہے کہ تم نے اسے کپڑے تبدیل کرنے کی بھی مہلت نہ دی"؟

"بے شک ــــ کہ سے کا میرا تو یہی خیال ہے کہ یہ اہم خبر لے کر آیا ہے ــــ عن آ! تم مسودہ لے آئے ہونا؟"

"لے آیا ہوں حضور" میں نے جواب دیا حالانکہ نہیں جانتا تھا کہ سینتی کون سے مسودے کے متعلق پوچھ رہا ہے۔

"تو پھر میں اجازت چاہتی ہوں کہ میرے سرتاج ممفس کی وہ اہم خبر سن سکیں گے جس کے لئے وہ اتنے بے تاب ہیں!" یوسرونی نے تلخی سے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ تم جاؤ یوسرونی۔ پھر ہمیں ارض جاشان کے سفر کی تیاری بھی کرنی ہے۔ کل ہی میں عن آ کو لے کر روانہ ہو جاؤں گا۔"

"کل! لیکن آج صبح تو تم کہہ رہے تھے کہ تین دن بعد جاؤ گے!"

"کیا واقعی میں نے ایسا کہا تھا بہن ــــ میرا مطلب ہے میری ملکہ! مجھے تو یاد نہیں لیکن شاید کہا ہو اور اسی لئے کہا ہو کہ اس وقت میں نہیں جانتا تھا کہ عن آ آج ہی واپس آ جائے گا۔"

"تو تم ایک معمولی اور کم درجہ وقائع نگار کو خود کا ساتھی بناؤ گے! بہتر ہوتا کہ آمن میسں........"

"اس کی باتیں بڑی عیارانہ ہوتی ہیں جن سے مجھے نفرت ہے۔"

"یہ کہہ کر تم نے مجھے فکر مند کر دیا ہے سینتی۔ کیونکہ تم نہ تو اپنی محبت چھپا سکتے ہو اور نہ نفرت۔ اگر تمہیں واقعی آمن میسں سے نفرت ہے تو یہ برا ہوا۔ اگر اس نے تمہاری دلی کیفیت معلوم کر لی اور یقیناً کرے گا، تو وہ تمہارا جانی دشمن ہو جائے گا اور ایسے اپنا دشمن بنانا خطرناک ثابت ہوگا۔ خیر۔ اگر تمہیں آمن میسں سے نفرت ہے تو

سفتاح موجود ہے۔"

"شکریہ۔ مجھے ایک لومڑی کے ساتھ سفر کرنا پسند نہیں۔ اور وہ بھی ایک ہی پنجرے میں۔"

"لومڑی! تم شاہی خاندان کے ایک شہزادے کو لومڑی کہہ رہے ہو۔ بے شک وہ مجھے بھی پسند نہیں لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم غیروں کے سامنے شاہی خاندان کے افراد کو ایسے ایسے توہین آمیز لفظوں سے یاد کرو۔ ذرا نہیں یوں ذلیل کرو ــــــ آمن ملیس اور سفتاح برے ہی آخر میں تو فرعون کی ہی اولاد ــــــ خیر ہامان کو اپنے ساتھ رتھ میں بٹھلیئے یا پھر بدرقہ کے افسر اعلیٰ کو۔"

"تمہارا خیال ہے یوسرونی کہ میں اس بوڑھے لالچی کے ساتھ شاہی خزانے اور ٹیکسوں کے متعلق گفتگو کرسکوں گا؟ اور اس دوغلے اور ڈینگیئے افسر کا کوئی من گھڑت کارنامہ خاموشی سے سن سکوں گا؟"

"یہ میں نہیں جانتی۔ تاہم حیران ضرور ہوں کہ اس وقائع نگار سے کیا باتیں ہونگی؟ غالباً کہانیاں سنیں گے یا پھر تم کہیں اس عبرانی لڑکی کے متعلق تو گفتگو کرنا نہیں چاہتے جو بنی اسرائیل کا چاند کے نام سے مشہور ہے؟ مجھے تو وہ کچھ اتنی حسین معلوم نہیں ہوئی لیکن تم دونوں کی باتوں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ تم اُسے دُنیا کی حسین ترین لڑکی سمجھتے ہو۔ بہرحال تم جانو اور تمہارا کام مجھے کیا پڑی ہے کہ دوسروں کی باتوں میں دخل دیتی پھروں ــــــ تم نے کہا تھا کہ تم مجھے اس سفر میں اپنے ساتھ نہ لے جاؤ گے حالانکہ میں تمہاری بیوی ہوں ۔ اسی وقت سے میں سوچ رہی تھی کہ تم مجھے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے جاتے؟ اور یہ معمہ اب حل ہوا اگر میں اپنے شوہر کے رتھ میں سوار ہوئی تو اس کا پیارا وقائع نگار کہاں جاتا ــــــ! بہرحال دیوتا تمہیں ہر آفت بلا سے محفوظ رکھیں!"

اور وہ خفا ہوکر اٹھی اور دفعتہً سیتی مارے غصہ کے بے قابو ہوگیا۔

"یوسردی" وہ چیخ کر بولا "تمہاری زبان میں جتنا زہر ہے اتنا کسی سانپ میں بھی نہ ہوگا ـــــــ تم کچھ سمجھتی ہو نہیں اور مارے جلن کے جو منہ میں آتا ہے کہے چلی جاتی ہو میں تمہیں اس لئے اپنے ساتھ نہیں لے جا رہا کہ میں ارض جاشان میں جا رہا ہوں جہاں بنی اسرائیل آباد ہیں۔ تم سمجھتی کیوں نہیں کہ وہاں خطرہ ہے۔ ممکن ہے تلوار بھی چل جائے اس کے علاوہ خود خدائے مصر نہیں چاہتے کہ تم ہمارے ساتھ آؤ۔"

"میں اپنی تلخ کلامی کی معافی چاہتی ہوں"۔ یوسردی نے غیر جذباتی آواز میں کہا "واقعی آپ کو میرا بہت خیال ہے۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ سفر ایسا خطرناک ہے۔"

اور یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔ سیتی اُسے اُس وقت تک دیکھتا رہا جب تک کہ وہ پردوں کے پیچھے جا کر نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔

"عن آ" سیتی نے کہا۔ "ہم صبح سویرے ہی روانہ ہو جائیں گے۔ لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ ارض جاشان سے کوئی ایسا راستہ بھی گزرتا ہے جو دلدلوں کے قریب اور شام سے گزرتا ہوا ہمیں واپس یہاں لے آئے؟ اور کیا کوئی ایسا راستہ ہے کہ ہم صحرا عبور کر کے کفلیس پہنچ جائیں اور پھر دریائے نیل میں سفر کرتے ہوئے یہاں آ جائیں؟"

"حضور! آپ مجھے اپنی خدمت سے الگ کر دیں تو مناسب ہوگا۔ میں بہت دُور چلا جانا چاہتا ہوں کہ شہزادی کی زبان کے زہریلے تیروں سے محفوظ رہوں۔"

"حیرت ہے عن آ کہ ہم دونوں کے خیالات کتنے مشترک ہیں! بہرحال یہ میرا حکم ہے کہ تم یہیں رہو گے اور میری طرح ہر صدمہ برداشت کر دگے وہ جام یاد ہے نا عن آ؟"

"یاد ہے۔ لیکن معاف کیجئے حضور! ایسے زہریلے الفاظ سننے سے تو یہ بہتر ہے کہ آدمی اپنے آپ کو گرم آہنی سلاخوں سے داغ لے۔ اُن کی تکلیف تو برداشت کی جا سکتی ہے لیکن ایسے الفاظ کی چبھن کم سے کم میرے لئے تو ناقابل برداشت ہے۔"

اور اسی رات میں نے اسی دہن سے نرم و شیریں الفاظ بھی سُنے جس سے تھوڑی دیر پہلے زہر یلا لاوا اُبلا تھا۔ یوسردی یا تو بہت بھولی ہے یا پھر خطرناک حد تک چالاک۔ اس نے مجھے طلب کیا اور میں ڈرتا لرزتا اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی اور وہاں ایک بوڑھی عورت کے علاوہ کوئی نہ تھا اور وہ عورت بھی بہری اور گونگی معلوم ہوتی تھی۔ یوسردی نے گردن ہلا کر میرا سلام لیا اور بیٹھ جانے کا اشارہ کیا اور پھر بعید نرم آواز میں یوں کہا۔

"عن آ! میں نے جو کچھ کہا ہے اس کا مجھے افسوس ہے۔ لیکن تم خود عقلمند ہو اور سمجھ سکتے کہ اس وقت میں بہت تھکی ہوئی اور پریشان تھی۔ عن آ! تم شریف ہو اور وفادار بھی۔ چنانچہ یقین ہے کہ تم آج کے واقعہ کا کسی سے ذکر نہ کروگے۔"

"اگر میں کچھ کہوں تو دیوتا کریں کہ میری زبان کٹ جائے۔"

"عن آ! معلوم ہوتا ہے کہ میرے شوہر تمہیں مجھ سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں چنانچہ یقیناً تم میں کچھ خصوصیات ایسی ہیں جو کسی اور میں نہیں۔ آج تک شہزادے نے کسی سے ایسی محبت نہیں کی جیسی کہ تم سے کر رہے ہیں۔ حالانکہ تم مرد ہو اور ایک مرد کا دوسرے مرد سے ایسی محبت کرنا ناممکن سی بات ہے۔ چنانچہ میرا اندازہ ہے اور غلط نہیں کہ ایک دن تم شہزادے کے مزاج میں ایسا دخل حاصل کرلوگے کہ وہ تمہارے علاوہ کسی دوسرے کی بات بھی نہ سنیں گے اور وہ تم سے کوئی بات نہ چھپائیں گے۔ مختصر یہ کہ ایک دن تم مصر کی فرعون کے بعد سب سے بڑی معزز اور پُرقوت ہستی ہوگے حالانکہ بظاہر دفائع نگار ہی رہوگے۔"

"چنانچہ میں بھی تم سے کچھ چھپانا نہیں چاہتی۔ سنو عن آ! میں اس بات کو برداشت نہیں کرسکتی کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا شہزادے کے مزاج میں دخل حاصل کرے۔ میں عظمت و عروج کی ان بلندیوں تک پہنچنا چاہتی ہوں جہاں آج تک کوئی ملکہ نہیں پہنچی اور یہ

اس لئے کہ وہ دوسرے شہزادوں سے مختلف ہے۔ پورے شاہی خاندان میں سینتی کے علاوہ کوئی دوسرا شہزادہ ایسا نہیں جو میرا شوہر بننے کے قابل ہوتا۔ دوم یہ کہ میں محبت سے محروم رہی اور اس محرومیت نے مجھے جاہ طلبی کی طرف مائل کر دیا۔ اب یہی میری خواہش ہے کہ مجھے ایسی عزت، شہرت اور وہ عروج حاصل ہو کہ آج تک کسی کو حاصل نہ ہوا ہو۔ میں ملکۂ مصر ہتشپست سی شیت کی طرح زبردست ملکہ بن سکتی اور بننا چاہتی ہوں اور یہ عروج میں سینتی سے جو فرعون بننے والا ہے، شادی کر کے ہی حاصل کر سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے اس سے شادی کر لی۔ دیوتا کریں کہ میری خواہش پوری ہو اور میرا نام آخر دن تک قائم رہے۔ انقلابات اور زمانے کی گردشیں اسے دھندلا بھی نہ کر سکیں۔ وہ خاموش ہو گئی۔ چند ثانیوں تک کسی خیال میں غرق رہی اور پھر یوں کہا۔

"عن آ! میں نے تم سے کچھ نہیں چھپایا اور ایسا کر کے میں نے غلطی تو نہیں کی یہ وقت بتا دے گا۔"

"شہزادی صاحبہ!" میں نے کہا۔ "میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھ پر اعتبار کیا۔ دیوتا مجھے آپ کی خدمت کا اہل ثابت کریں۔ دو دن پہلے ہی میں ایک معمولی وقائع نگار تھا لیکن آج ولیعہد سلطنت اور اُن کی زوجہ کا معتمد اور راز دار ہوں۔ چنانچہ ڈرتا ہوں کہ میرا یہ فوری عروج کہیں میری فوری تباہی کی تمہید نہ ہو۔"

"چنانچہ عقلمندی یہ ہے عن آ کہ اپنے آپ کو اس عروج کا اہل ثابت کرو۔ میں تمہیں ایک تحفہ دینا چاہتی ہوں۔ یہ بتاؤ کہ قلم کے علاوہ تم نے کبھی کوئی ہتھیار بھی پکڑا ہے۔"

"جی ہاں۔ تلوار چلا لیتا ہوں۔ حالانکہ مجھے جنگ اور خون خرابے سے نفرت ہے تاہم ابھی چند سالوں پہلے خدائے مصر نے بربریوں پر فوج کشی کی تھی تو ممفس کے دوسرے نوجوانوں کے ساتھ مجھے بھی میدانِ جنگ میں جانا پڑا تھا اور تنہا میں نے دو بربری

قتل کیے تھے۔ حالانکہ اُن میں سے ایک کی تلوار نے مجھے قریب المرگ پہنچا دیا تھا۔" اور میں نے اپنے ماتھے پر کے اس نشان کی طرف اشارہ کیا جو اس بربری تلوار کے زخم کا نشان تھا

" میں تو ٹھیک کہہ رہوں عن آ! میں اس شخص کی زیادہ عزت کرتی ہوں جو بردی کاغذ کو سیاہ کرنے کے بجائے دشمن کے خون سے زمین کو سُرخ کرنا بھی جانتا ہے!"

اور یہ کہہ کر وہ اُٹھی اور بڑی شان سے چلتی ہوئی ایک آبنوسی میز کے سامنے بیٹھی اور اس پر رکھے ہوئے صندوق میں سے ایک بے حد نفیس زرہ اور ایک تلوار نکالی جس کا دستہ سونے کا تھا اور شیر کے سر کی شکل کا تھا اور یہ دونوں چیزیں مجھے دیتے ہوئے یہ عورت نے یوں کہا۔

" یہ چیزیں میرے دادا رعمیس کی نشانی ہیں۔ عبرانیوں کا کوئی اعتبار نہیں چنانچہ جب تم وہاں جاؤ تو یہ زرہ اپنے لباس کے نیچے پہن لینا کہ عبرانیوں کی تلواریں اور نیزے تمہارے بدن پر خراش تک نہ لگا سکیں۔ اور یہ تلوار بھی، جس کی کاٹ پر اعتبار کیا جا سکتا ہے، اپنی کمر سے باندھ لینا۔ ایسی ہی ایک زرہ میں نے سیتی کو بھی دی ہے۔ چنانچہ خیال رکھنا کہ وہ بھی زرہ پہنے رہے۔ یہ تمہارا فرض ہوگا عن آ کہ وقت آنے پر تم اس تلوار سے شہزادے کی حفاظت کروگے۔ جاؤ دیوتا تمہاری حفاظت کریں۔"

" اگر میں اپنے فرض میں کوتاہی کروں تو مصر کے سارے دیوتاؤں کی لعنت ہو مجھ پر" میں نے کہا اور وہاں سے چلا آیا۔ میں تیز تیز قدم اُٹھاتا اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا کہ تھوڑی دیر سو لوں۔ لیکن اس رات دیوتاؤں کو منظور نہ تھا کہ میں بستر پر دراز بھی ہو سکوں۔ چنانچہ جب میں دالان میں سے گزر رہا تھا تو پمباسا کی صورت نظر آ رہی وہ اپنی لمبی ڈاڑھی ہلاتا میری طرف ہی آ رہا تھا۔ اس نے ان گنت فرشی سلام کرنے کے بعد کہا کہ شہزادہ مصر مجھے یاد فرما رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ ابھی تھوڑی

دیر پہلے ہی تو وہ مجھے رخصت فرما چکے تھے۔ پما مانے جواب دیا کہ وہ یہ کچھ نہیں جا
سوائے اس کے کہ حضور نے مجھے فوراً اس کمرے میں طلب کیا ہے جہاں پہلی دفعہ
میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ میں اس کمرے میں پہنچا تو سیبتی کو آتش دان
سامنے کھڑے پایا کیونکہ رات سرد تھی۔ مجھے دیکھتے ہی اس نے پما سا سے کہا کہ ا
لوگوں کو آنے دو جو باریابی کے منتظر ہیں۔ اور پھر میرے ہاتھ میں زرہ اور تلوار
دیکھ کے کہا:۔

" اوہ! تو تم شہزادی کے پاس سے آرہے ہو۔ یقیناً تم دونوں میں خاصی طویل
گفتگو ہوئی ہوگی۔ کچھ بتانے کی ضرورت نہیں میں جانتا ہوں کہ یہ سردلی نے تم سے کیا کہا
ہوگا۔ اس نے تم سے وعدہ لیا ہوگا کہ تم آخر دم تک میری حفاظت کرو گے۔ افوہ!
چوڑی تقریر کر کے تمہیں اپنا فرض یاد دلایا ہوگا اور پھر یہ زرہ دی ہوگی کہ جب ہم
ارض جاشان جائیں تو تم اسے اپنے لباس کے نیچے پہن رکھو۔ ایک زرہ مجھے بھی عنایت
کی گئی ہے۔ یہ سردلی بڑی محتاط لڑکی ہے اور خطرے کی بُو تو بہت پہلے سے سونگھ لیتی
ہے۔ خیر تو عن آ! مجھے احساس ہے کہ تم بے حد تھکے ہوئے ہو اور تمہیں نیند کی
سخت ضرورت ہے تاہم میں نے تمہیں بلا بھیجا۔ بات یہ ہے کہ اس وقت بوڑھا پے کن
جس سے تم مل چکے ہو اور مصر کا سب سے بڑا جادوگر جس کا نام "کی" ہے آئے ہیں۔ یہ
ساحر کی عجیب آدمی ہے کہ ماضی و مستقبل کو کھلی کتاب کی طرح پڑھ لیتا ہے۔ اس
وقت غالباً وہ میرے متعلق کوئی پیشنگوئی کرنے آیا ہے۔ چنانچہ میرا خیال ہے کہ تم بھی
اس پیشگوئی کو سننا پسند کرو گے۔"

" جی ہاں۔ لیکن اس جادوگر سے جس سے میں آج تک نہیں ملا، مجھے خوف آتا ہے
خصوصاً اس کے غصے سے۔"

" بعض دفعہ غصہ اعتبار کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور اس کا تجربہ تمہیں ابھی ابھی ہو چکا

ہے۔ وہ آرہی ہے۔ قلم کاغذ تیار رکھو اور وہ دونوں جو کچھ کہیں تحریر کر لو۔"

کمرے کے دروازے پر پڑا ہوا پردہ ہٹا کر بوڑھا بے کن خوسو کمرے میں داخل ہوا اور اس کے پیچھے "کی" مصر کا سب سے بڑا جادوگر۔ وہ سفید لباس پہنے تھا اور اس کا منڈا ہوا سر جھاڑ فانوس کی روشنی میں شتر مرغ کے انڈے کی طرح چمک رہا تھا۔ ساحر کی دیوتا آمن کے مندر کا سب سے بڑا مہنت، دیوتاؤں کے حضور قربانی چڑھانے والا، دیوی ایزیس کا خاص کاہن خیر ہیب[1] تھا۔ پہلی نظر میں مجھے تو کوئی خاص بات اس ساحر میں نظر نہ آئی۔ وضع قطع سے وہ ساحر سے زیادہ ناصبر معلوم ہوتا تھا۔ وہ پستہ قد اور گٹھے ہوئے بدن کا آدمی تھا۔ چہرے کے نقوش کرخت اور ہونٹوں پر مسکراہٹ۔ اور اس مسکراتے ہوئے چہرے میں دو عجیب سی آنکھیں جڑی ہوئی تھیں جن کی رنگت نہ کالی تھی اور نہ نیلی۔ اس کی آنکھیں بت کی آنکھوں کی طرح تھیں جو کہیں خلا میں یا آپ کے آر پار دیکھتی رہی تھیں اور بہت زیادہ اندر کی طرف دھنسی ہوئی تھیں۔

جادوگروں کا یہ عجیب جوڑا شہزادے کے سامنے سجدے میں گر گیا۔ پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ بے کن خوسو تپائی پر کیونکہ وہ فرش پر بیٹھ کر بدقت اٹھ سکتا تھا اور ساحر کی، جو اپنے ساتھی سے عمر میں کم تھا، فرش پر پالتی مار کے بیٹھ گیا۔

"کیوں بے کن خوسو کیا کہا تھا میں نے؟" ساحر کی نے گونجدار آواز میں کہا اور منہ بند کر کے ہنسا۔

"ٹھیک ہے۔ اے خیر ہیب! تم نے مجھ سے کہا تھا کہ ہم حضور کو ان کے خاص کمرے میں پائیں گے۔ صرف یہی نہیں بلکہ تم نے اس کمرے کی ایک ایک تفصیل بتا دی تھی حالانکہ ہم دونوں آج پہلی دفعہ اس کمرے میں آئے ہیں۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہر چیز اسی جگہ اور اسی طرح ہے جس طرح کہ تم نے کہی تھی، تم نے یہ بھی کہا تھا کہ فرش پر دفاتیح نگار

---

[1] سب سے بڑے اور فرعون کے خاص ساحر کا خطاب خیر ہیب ہوتا تھا۔ مظہر الحق علوی

عن آ بھی بیٹھا ہوا ہوگا جیسے میں تو جانتا ہوں لیکن اے ساحر کی تم نہیں جانتے تھے۔ تم نے یہ بھی کہا تھا کہ عن آ کاغذ قلم لئے ہوگا اور اس کے قریب ایک زرہ اور ایک تلوار جس کا دستہ شیر کے شکل کا ہوگا، پڑی ہوئی ہوگی۔"

"عجیب بات ہے یہ تو!" سیتی نے کہا" لیکن معاف کرنا ساحر کی کہ یہ سب چیزیں بے کن خو سو اس وقت دیکھ رہا ہے اور کہہ رہا ہے۔ ساحر کی! تمہارے علم کا میں قائل ہوں لیکن اگر تم یہ بتا سکو کہ عن آ جو تختی لئے بیٹھا ہے اس پر کیا لکھا ہوا ہے تو یہ ایک بیحد دلچسپ اور حیران کن بات ہوگی۔ کیونکہ نہ بے کن خو سو اور نہ تم اس تختی کی تحریر دیکھ سکتے ہو۔"

ساحر کی" مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ کانوں تک پھیل گئی۔ اس نے سر اٹھا کر اپنی نظریں چھت پر گاڑ دی اور پھر نہایت گمبھیر آواز میں یوں کہنا شروع کیا۔

"وقائع نگار عن آ! خود اپنی ایجاد کردہ ابجد میں مختصر تحریر لکھتے ہیں جسے پڑھنا آسان نہیں۔ تاہم میں اس تختی پر ان مکانات کی قیمت لکھی ہوئی دیکھ رہا ہوں جو وقائع نگار نے کسی شہر میں جس کا نام لکھا ہوا نہیں، فروخت کئے ہیں۔ پھر سفر خرچ کا حساب ہے۔ اس کے بعد بردی کاغذ کے پلندوں کی فہرست ہے۔ پھر یہ لفظ" سبز جبّہ" اور اس لفظ کے بعد چھلے ہوئے لفظ کا نشان۔"

"یونہی ہے عن آ؟" سیتی نے پوچھا

"بالکل یونہی" میں نے حیرت سے کہا" سوائے اسکے کہ "سبز جبّہ" کا لفظ بھی چھلا ہوا ہے"

ساحر کی پھر منہ بند کر کے ہنسا اور اب اس نے نظریں مجھ پر گاڑ دیں۔

"شہزادہ مصر پسند فرمائیں تو میں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ وقائع نگار کی قسمت کی لوح پر کیا تحریر ہے۔ اس کے دل کی لوح پر کون سی یادوں کے نقش ہیں اور اس موم جامے پر کی تحریر بھی پڑھ سکتا ہوں جو وقائع نگار کی گود میں ہے۔ تختی پر کی تحریر سے ان

تحریروں کو پڑھنا آسان ہے۔ اور ان دوسری تحریرات میں بڑی دلچسپ باتیں ہیں، مثلاً وہ الفاظ جو ابھی چند منٹوں پہلے ہی کہہ گئے ہیں۔ ایک راز کی بات اور وقائع نگار کا جواب اور وہ الفاظ جو اسی کمرے میں اس وقت کہے گئے ہیں جبکہ ایک نفیس جام توڑا گیا تھا ــــ وقائع نگار تم نے جام کے نصف حصے کو بے حد مناسب جگہ چھپا رکھا ہے۔ یہ بھی سن لو جام کا وہ ٹکڑا ایک صندوق کے چور خانے میں رکھا گیا ہے اور صندوق وقائع نگار کے کمرے کے مشرقی کونے میں رکھا ہوا ہے، صندوق سینٹوں کا ہے جس پر رسی بندھی ہے اور جہاں رسی پر گرہ لگائی گئی ہے وہاں بھونرے کی شکل کی مہر لگی ہوئی ہے اور یہ مہر ایک قیمتی ہیرے پر ہے اور یہ ہیرا رعمیس آعظم کے زمانے کا ہے ــــ اب رہا پیالے کا دوسرا نصف حصہ تو وہ یہیں کہیں ہے" اور وہ گردن گھما کر کمرے کی اس دیوار کی طرف دیکھنے لگا۔ جہاں سنگِ جراحت کے چوکور ٹکڑوں کے علاوہ جس کی وہ دیوار تھی مجھے تو اور کچھ نظر نہ آیا لیکن سیتی قہقہہ لگا کر ہنس پڑا اور پھر اس نے یوں کہا۔

" واہ عن آ! خوب دوستی نبھائی۔ معلوم ہوتا ہے تم ہلکے پیٹ کے آدمی ہو۔ اس دیوار میں خفیہ طاق ہے جس میں میں نے نصف جام رکھا ہے۔ لیکن اس طاق کے متعلق میں نے تم سے کچھ نہ کہا تھا۔ چنانچہ ظاہر ہوا کہ بوسری نے تمہیں اس کے متعلق بتایا ہوگا۔"

" دیوتاؤں کی قسم اگر میں یہ جانتا ہوں کہ اس دیوار میں خفیہ طاق ہے اور دیوتا مجھ سے سمجھیں اگر میں نے کسی سے ایک لفظ بھی........"

" بس بھئی عن آ۔ بہت ہوا۔ میں جانتا ہوں کہ تم نے کسی سے کچھ نہیں کہا لیکن مصر میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی سے کچھ کہنے کا انتظار نہیں کرتے اور سب کچھ معلوم کر لیتے ہیں ــــ خیر تو ساحر کی اب یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو؟"

" یہ تو سب ہی جانتے ہیں حضور کہ آپ عبرانیوں کی بستی میں جا رہے ہیں آپ ولیعہد سلطنت اور مصر کی امیدوں کا سہارا ہیں، مصر آپ سے محبت کرتا ہے

چنانچہ ہم بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اور ربے کن خو سو نے اپنے اپنے علم کے مطابق آپ کے اس سفر اور اس میں پیش آنے والے واقعات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ ہر چند کہ بعض معاملات میں ہمارے اخذ کردہ نتائج متضاد تھے تاہم اس سے کوئی فرق نہیں پڑ جاتا اب ہمارا فرض ہے کہ ہم نے جو کچھ معلوم کیا ہے اس سے حضور کو آگاہ کر دیں۔"

"کہو خیر ہے نا ــــــ"

"پہلی بات تو یہ کہ حضور کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔"

"ساحر کی! آدمی کی جان کو ہر وقت خطرہ لاحق رہتا ہے۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں اس سفر سے واپس نہ آسکوں گا مر جاؤں گا یا مارا جاؤں گا؟ جو کچھ کہنا ہے بلا جھجک کہو"

"یہ تو ہم نہیں جانتے حضور۔ البتہ ہمارا اندازہ ہے کہ ہر چند آپ کی جان کو خطرہ ہے لیکن آپ صحیح سلامت واپس آجائیں گے ہمارا یہ اندازہ غلط نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو بعد کے واقعات ہم پر منکشف نہ کئے جاتے۔ اس سفر میں حضور کی ملاقات ایک لڑکی سے ہوگی جس سے حضور محبت کرنے لگ جائیں گے۔ یہ لڑکی آپ کے لئے مسرتیں اور رنج و غم لائے گی۔"

"تب تو میں یہ سفر ضرور کروں گا۔ کیونکہ اس میں مجھے محبت ملنے والی ہے۔ اور محبت کی تلاش میں لوگ کہاں کہاں کی خاک چھانتے پھرتے ہیں ــــــ یہ تو بتاؤ ساحر کی کہ کیا میں پہلے بھی اس لڑکی سے مل چکا ہوں یا یہ ہماری پہلی ملاقات ہوگی؟"

"ہم یہاں ذرا الجھ گئے ہیں۔ لیکن اگر ہمارا اندازہ غلط نہیں ہے اور دیوی دیوتاؤں سے سہو نہیں ہوا ہے تو ہمارا خیال ہے کہ آپ اس لڑکی سے کئی دفعہ مل چکے ہیں بلکہ آپ ہزاروں سال سے ایک دوسرے سے واقف ہیں بالکل اسی طرح جس طرح کہ آپ اس وقائع نگار کو جانتے ہیں ہزاروں سال سے۔ یہ صدیوں سے آپ کا دوست ہے۔"

"یہ کیا بات ہوئی ساحر کی!" سبیتی نے دلچسپی سے پوچھا " میں ایک لڑکی کو صدیوں سے کس طرح جان سکتا ہوں جب کہ ابھی میں نوجوان ہی ہوں ؟"

"شہزادے!" ساحر کی نے کہا " آپ کے بہت سے لقب ہیں اور ان میں سے ایک "خدائے تناسخ" ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کو یہ لقب کیوں ملا اور اس کا مطلب ہے ؟"

"بے شک یہ میرا لقب ہے۔ لیکن یہ نہیں جانتا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ البتہ یہ ضرور جانتا ہوں کہ میری پیدائش سے پہلے والدہ صاحبہ نے ایک خواب دیکھا اور اسی وجہ سے مجھے یہ لقب ملا۔ ساحر کی تم اتنی بہت سی باتیں جانتے ہو تو کیا "خدائے تناسخ" کا مطلب نہیں سمجھا سکتے ؟"

"نہیں شہزادے! یہ وہ راز ہے جو مجھ پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ آج سے چند سال پہلے مصر میں ایک بوڑھا جادوگر تھا جس نے مجھے بہت سی باتیں بتائی تھیں۔ چنانچہ یونانیوں نے اس بات کا انکشاف اس پر کیا تھا کہ انسان صرف ایک ہی زندگی نہیں گزارتے بلکہ مرنے کے بعد بھی وہ مختلف شکل میں جنم لیتا ہے اور بار بار لیتا ہے۔ اس جادوگر نے مجھے بتایا تھا کہ مرنے کے بعد آدمی کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہو جاتا بلکہ ایک خاص زمانے کے بعد وہ جنم لیتا ہے اور اس کی ان دو زندگیوں کے درمیان تاریکی کی ناقابلِ عبور دیوار حائل ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے پچھلے جنم کے واقعات دیکھ اور محسوس نہیں کر سکتا۔ اس چیز کو یعنی دوسرے جنم کو "تناسخ" کہتے ہیں۔"

"اگر یہ سچ ہے تو پھر ایسی زندگی سے کیا حاصل جس کا کوئی واقعہ ہمیں یاد نہ رہے۔ بہر تو ان دو باتوں کے علاوہ بھی تمہارے علم نے تمہیں کچھ بتایا ہے ؟"

"جی ہاں حضور۔ تیسری اور اہم بات یہ ہے کہ اگر آپ نے یہ سفر کیا تو بہت ممکن ہے آپ کو تاج و تخت سے دست بردار ہونا پڑے۔"

"اگر میں زندہ نہ رہا تو ظاہر ہے کہ تاج و تخت حاصل نہ کرسکوں گا۔"
"یوں نہیں حضور۔ آپ زندہ رہ کر بھی تاج و تخت حاصل نہ کرسکیں گے۔"
"میں ایک عام شہری کی سی زندگی بسر کرسکتا ہوں اور اگر وقت آیا تو کر لوں
لیکن شاید شہزادی ایسی زندگی پسند نہ کرے۔ تو تمہارا مطلب یہ ہے کہ اگر میں ..
یہ سفر کیا تو میرے بجائے کوئی دوسرا فرعون بنے گا؟"
"یہ تو ہم نے نہیں کہا شہزادے حالانکہ مطلب یونہی ہوتا ہے۔ اس کے علاو
ہمارے علم نے مستقبل کی جو تصویر ہمیں دکھائی ہے وہ یوں ہے کہ مصر میں عجیب و غ
باتوں کا ظہور ہو رہا ہے۔ مصر کے تخت کی طرف کوئی اور بڑھ رہا ہے۔ لیکن جب
نے دوبارہ دیکھا تو تخت پر آپ ہی رونق افروز نظر آئے۔"
اور اسی وقت مجھے وہ تصویریں یاد آگئیں جب کن خوسو نے اپنے سحر
زور سے مجھے فرعون کے دربار میں دکھائی تھیں۔
"یہ تو اور بھی بُرا ہوا۔ ایک بار تخت و تاج سے محروم ہو کر مجھے دوبارہ اس
کی خواہش نہ کرنی چاہیئے۔" سیتی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا "ساحر کی یہ سب باتیں
تمہیں کون اور کس طرح بتاتا ہے؟"
"یہ باتیں ہمارے "کا" بتاتے ہیں جو دراصل ہمارا دوسرا وجود ہیں۔ اور یہ باتیں
ہمیں مختلف طرح سے بتائی جاتی ہیں کبھی تو خواب میں کبھی پانی سے بھرے ہوئے
پیالے میں اور کبھی صحرا کے ریت پر عبارت کی شکل میں۔ انسان کے بدن میں ایک
ایسی جگہ ہے جہاں ساری قوتیں یوں جمع ہیں جیسے صحرائی کنوئیں میں پانی۔ ہم اس
کنوئیں سے واقف ہیں چنانچہ ہمارے "کا" اس میں غوطہ زن ہو کر ہمارے لئے علم
کے موتی لے آتے ہیں۔ اس کنوئیں کا پتہ لگا کر ہی میں ساحر بنا ہوں اور اس کا پتہ
لگانا آسان نہیں حضور۔"

" چنانچہ تم نے جو کچھ کہا صحیح ہے۔ یعنی یہ سب باتیں ہو کر رہیں گی!"

" بے شک"

" اگر ایسا ہی ہے ساحر کی تو مجھے خبردار کرنے سے کیا فائدہ! تم یہ چاہتے ہو
میں یہ سفر نہ کروں؟ لیکن ابھی ابھی تم کہہ چکے ہو کہ یہ سب باتیں ہو کر رہیں گی۔
ہ اگر میں نے یہ سفر نہ کیا تو تمہاری پیشنگوئی غلط ثابت ہوگی۔ لیکن صحیح آخر صحیح ہے
ر ہونے والی بات ہو کر رہے گی۔ ہونی کو نہ تم روک سکتے ہو اور نہ میں ——
ہر حال میں تم دونوں کا مشکور ہوں۔ میں یہ سفر ضرور کروں گا۔ لیکن اگر واپس نہ آیا
ہماری گفتگو دوسری دنیا میں ہوگی۔ اے مصر کے ساحرو، شب بخیر"



چھٹا باب

ارضِ جاشان

تانیس سے ارضِ جاشان تک کے سفر میں کوئی غیر معمولی واقعہ نہ ہوا۔ میں سیتی کے ساتھ اس کے رتھ میں سوار تھا۔ جاشان مصر کا زرخیز ترین خطہ ہے جو چھوٹی موٹی چٹانوں اور ٹیلوں کے عقب میں دور تک پھیلتا چلا گیا ہے پورے خطے میں نہروں کا جال بچھا ہوا ہے اور اس وقت جب ہم وہاں پہنچے ہرے بھرے کھیت لہلہا رہے تھے۔ کھیتوں کے بعد چراگاہیں تھیں سرسبز و شاداب جن میں عبرانیوں کے مویشی چر رہے تھے۔ پھر میدان میں جن میں عبرانیوں کی بھیڑیں ممیاتی پھر رہی تھیں البتہ خود عبرانیوں کی بستی غریبوں اور بھک منگوں کی بستی معلوم ہوتی تھیں۔ گارے اور مٹی کی نیچی نیچی جھونپڑیاں بڑی بے ترتیبی سے بنائی گئی تھیں۔ بستی کے بیچ میں ایک بڑی عمارت تھی۔ جس کے سامنے صحن بھی تھا اور دو مینار بھی وہ عمارت، ہمیں بتایا گیا عبرانیوں کا معبد تھا جس کے اندرونی اور آخری حصّے میں عبرانیوں کے ربیوں کے علاوہ کسی اور کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ اس سارے معبد کو دیکھ کر مجھے بے اختیار ہنسی پڑا۔ اس پر سیتی نے کہا کہ بدن کو دیکھ کر روح اور معبد کو دیکھ کر خدا کا اندازہ لگانا حماقت ہے۔

ہم نے اس بستی کے باہر پڑاؤ ڈالا اور ہمیں جلد ہی معلوم ہو گیا کہ جاشان اور دوسری جگہ رہنے والے عبرانیوں کی تعداد دس ہزار سے زیادہ ہے۔ تھوڑی دیر بعد ہی جاشان کے عبرانی ہمیں دیکھنے کے لئے اُمڈ پڑے، مردوں کی ناکیں خمیدہ تھیں اور ان کی

آنکھوں میں عجیب طرح کی چمک۔ عورتیں حسین تھیں اور اُن کے بدن بھی سڈول تھے۔ بچے بے حد پیارے تھے۔ البتہ بوڑھی عورتیں موٹی اور بھدّی تھیں۔ مرد، عورتیں اور بچے بھیڑ کی کھال کا چغہ پہنے ہوئے تھے۔ البتہ عورتوں نے چغے کے نیچے مٹ میلی قمیص پہن رکھی تھی۔ ان کے لہلہاتے ہوئے کھیتوں، ہزاروں مویشیوں اور ان گنت بھیڑوں کو دیکھ کر عبرانیوں کی دولت کا اندازہ لگانا مشکل نہ تھا۔ دولت کی اسی فراوانی کے باوجود یہ قوم اپنے لباس وغیرہ کی طرف سے بے پرواتھی حتیٰ کہ عورتیں بھی زیور پہنے ہوئے نہ تھیں۔

صاف ظاہر تھا کہ ان لوگوں کو ہم مصریوں سے سخت نفرت تھی۔ ان کی آنکھوں میں نفرت و حقارت کی چنگاریاں روشن تھیں اور بعض عبرانیوں کو میں نے کہتے سنا "بت پرست"—— "کافر"—— "کیوں بھئی ان کا وہ بیل خدا کہاں ہے؟"—— وغیرہ—— یہ لوگ ہمارے مذہب سے ناواقف تھے اس لیے شاید وہ سمجھتے تھے کہ ہم آپیس¹ کو خدا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس کے برخلاف ہم آپیس کو صرف مقدس و محترم سمجھتے ہیں اور بس—— خیر یہاں تک تو کوئی بات نہ تھی۔ لیکن غضب یہ ہوا کہ راتوں رات عبرانیوں نے ایک گائے جو آپیس جیسی ہی تھی ذبح کر ڈالی۔ صبح اُٹھ کر دیکھا تو پڑاؤ کے کنارے پر گائے ذبح کی ہوئی پڑی تھی اور اس کی جلد

---

¹ آپیس ایک گائے ہوتی تھی جس میں ان علامتوں کا ہونا ضروری تھا۔ اس کی پیشانی پر مثلث نما سفید داغ ہو، پیٹھ عقابی اور دم کے بال بکثرت ہوں۔ مصریوں کا عقیدہ تھا کہ ایسی گائے آسمان سے نازل ہونے والی بجلی سے پیدا ہوتی ہے اور یہ کہ ایک زمانے میں دیوتا فتاح آپیس کے روپ میں ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ اسی لئے مصری دیوتا فتاح کے بت کا سر گائے کا بناتے تھے۔ مصری زندہ آپیس کو بے حد مقدس اور مردہ آپیس کو معبود سمجھتے اور اسی سے مرادیں مانگتے تھے۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ناول "نیل کی ساحرہ"

مظہر الحق علوی

میں بہت سے بھونرے ببول کے کانٹوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ اور بھونروں کو بھی ہم مصری مقدس اور تخلیق کرنیوالی قوت کا مظہر سمجھتے ہیں ـــــ عبرانیوں کی اس شرارت سے ہمارے سب سپاہی اور خادم بھڑک اٹھے۔ لیکن سیتی نے ہنس کر کہا کہ عبرانی بڑے ستم ظریف واقع ہوئے ہیں ـــــ اس کے بعد ایک اور دوسرا واقعہ ہوا ہمارے ایک سپاہی نے جو شراب کے نشے میں دھت تھا، ایک عبرانی عورت کو جو نہر پر پانی لینے گئی تھی، چھیڑ دیا اور اس پر دست درازی بھی کرنے کی کوشش کی۔ جنگل کی آگ کی طرح یہ خبر ارض جاشان میں پھیل گئی اور کئی ہزار عبرانی تلواریں، نیزے اور بیلچے وغیرہ لے کر ہمارے پڑاؤ کی طرف دوڑ پڑے۔ وہ مارے غصے کے ایسے بے قابو ہو گئے تھے کہ ہم پڑاؤ کے چاروں طرف مسلح سپاہی تعینات کرنے پر مجبور ہو گئے۔
سیتی کو واقعہ کی خبر ہوئی تو وہ فوراً اپنے خیمے سے باہر آیا اور اس نے کہا کہ وہ عورت جس پر دست درازی کی گئی تھی اور اس کے والدین یا رشتہ دار یا شوہر کو حاضر کیا جائے۔ اور وہ عورت حاضر کی گئی، وہ رو رہی تھی، سینہ پیٹ رہی تھی، بال نوچ رہی تھی اور اپنے سر میں خاک ڈال رہی تھی کہ معلوم ہوتا تھا واقعی کسی نے اسے لوٹ لیا ہے۔ حالانکہ صاف ظاہر تھا کہ شرابی سپاہی سے اُسے کوئی نقصان نہ پہنچا تھا۔ سیتی نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ اس سپاہی کو پہچان سکتی ہے؟ عورت نے آمن سیس کے محافظ کے دستے کے ایک سپاہی کی طرف اشارہ کیا جس کے چہرے پر اتنی بہت سی خراشیں تھیں کہ معلوم ہوتا تھا وہ بلی سے اپنا منہ نچوا کر آیا ہے۔ اس سے اس معاملے کے متعلق پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ اسے پورا واقعہ تو یاد نہیں البتہ اس نے اقرار کیا۔ اس نے اس عورت کو نہر پر اس وقت دیکھا تھا جب چاند طلوع ہو رہا تھا۔ اس نے یہ بھی اعتراف کیا کہ اس نے اس عورت سے "ذرا ہنسی دل لگی" کر لی تھی۔

یہ سنتے ہی عبرانیوں نے شور مچایا کہ سپاہی کی گردن ماردی جائے لیکن سیتی نے کہا کہ سپاہی کا جرم ایسا ہی نہیں ہے کہ اُسے سزائے موت دی جائے لیکن چونکہ اس نے ایک شریف عورت کو چھیڑا ہے۔ اس لئے اسے سرِعام دُرّے لگائے جائیں گے تاکہ دوسرے اس سے سبق حاصل کریں۔ اس پر آمن میس جو اس سپاہی کو پسند کرتا تھا اور حقیقت میں وہ اچھا آدمی تھا بھی بشرطیکہ نشے میں نہ ہو۔ غصے میں پیر پٹخ کر اُٹھا اور کہا کہ اس کے آدمی کے دُرّے لگانا تو ایک طرف اگر کسی نے اُسے چھوا بھی تو بُرا ہوگا۔ آمن میس نے کہا کہ قصور عورت کا ہے وہ رات کو اور پھر اکیلی پانی لینے کیوں گئی تھی۔ آمن میس نے دھمکی دی کہ اگر اس کے آدمی کو دُرّے لگائے گئے تو وہ اپنا دستہ لے کر چلا جائے گا اور فرعون کے حضور اپنی اس توہین کی شکایت کریگا

چنانچہ سیتی نے مشیروں سے مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ اس مقدمے کا فیصلہ خدائے مصر ہی کرینگے۔ اس نے کہا کہ عورت اور اس کے رشتہ دار ایک ماہ کے عرصے میں فرعون کے دربار میں حاضر ہوں اور اپنا مقدمہ پیش کریں۔ عبرانی غصہ ومایوسی سے بڑبڑاتے چلے گئے اور اسی واقعہ کا انجام جس کی ابتدا ایک معمولی سی بات سے ہوئی تھی یہ ہوا کہ دوسری ہی رات اس سپاہی کی لاش اس عالم میں ملی کہ تیز چاقوؤں سے اس کے بدن کا صحیح معنوں میں قیمہ کردیا گیا تھا عورت اور اس کے رشتہ داروں کا کہیں پتہ نہ چلا وہ جاشان سے نکل کر صحرا کی وسعتوں میں گم ہوگئے تھے۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اس قتل میں کون کون شریک تھا۔ چنانچہ ہم سوائے اس کے کیا کرسکتے ہیں کہ سپاہی کی لاش کو خاموشی سے دفنادیں اور یہی ہم نے کیا۔

اور دوسرے دن وہ تفتیش شروع کی گئی جس کے لئے ہم وہاں گئے تھے۔

بڑے خیمے کے سامنے سیتی اور آمن میس کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے

پیچھے مسلح سپاہی بے حس و حرکت کھڑے تھے اور دونوں شہزادوں کے قدموں میں وقائع نگار پالتی مارے بیٹھے تھے اور اُن میں میں بھی تھا اور اس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ عبرانیوں کے پیغمبر موسیٰ و ہارون وہاں نہ تھے بلکہ وہ خدا کے حضور قربانی پیش کرنے اور عبادت کرنے بیابان میں گئے ہوئے تھے۔ اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ کب واپس آئیں گے۔ بہر حال دوسرے پجاری اور جاشان کے معمر و معزز لوگ حاضر ہوئے اور بڑے سرکشانہ و گستاخانہ انداز میں اپنا معاملہ پیش کیا وہ سب ایک ساتھ بول رہے تھے اور ترجمان کو ان کی باتوں کا ترجمہ کرنے میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ وہ لوگ مصری زبان سے واقف ضرور تھے لیکن اس وقت ظاہر کر رہے تھے کہ وہ ہماری زبان کا ایک لفظ تک نہیں جانتے

وہ اپنی کہانی ابتدا سے سنانے لگے۔ یعنی اس وقت سے جب کہ اُن کی قوم مصر میں آ کر آباد ہوئی تھی اور ان کا ایک پیغمبر (حضرت یوسف) فرعون کا وزیر بنا اور مصر کو قحط سالی میں غلہ جمع کر کے ہلاکت سے بچایا تھا۔ وہ فرعون جس کے وزیر حضرت یوسف تھے ہلکوس خاندان سے تھا اور یوسف اور عبرانیوں پر بہت مہربان۔ ہلکوس فراعنہ سے ہم مصریوں کو سخت نفرت ہے کیونکہ وہ لوگ ادنیٰ درجے کے چرواہے تھے۔ جنہوں نے مصر کو غلام بنا لیا تھا اور بہت سی خونریز جنگوں کے بعد جنہیں مصریوں نے مصر سے نکالا تھا انہی چرواہوں کے دورِ حکومت میں بنی اسرائیل مصر میں آئے تھے۔ اور وہ فراعنہ بھی چونکہ بنی اسرائیل کی طرح اہلِ بادیہ تھے اسی لئے اس قوم کو عزیز رکھتے اور اُن کی لڑکیوں سے شادیاں کرتے تھے رفتہ رفتہ بنی اسرائیل اتنے امیر اور طاقتور ہو گئے کہ بعد کے فراعنہ اُن سے ڈرنے لگے۔

پہلے دن اسرائیلیوں کی داستان یہیں تک سنی جا چکی کیونکہ دن ڈھل چکا تھا۔

دوسرے دن عبرانیوں نے فراعنہ کے ظلم وستم کی داستان شروع کی فراعنہ کے ظلم وستم کے باوجود بنی اسرائیل کی تعداد مادر نیل کے گندے پانیوں پر پھنپھناتے ہوئے مچھروں کی طرح بڑھتی رہی اور یہ قوم دن بدن قوت پکڑتی گئی۔ یہاں تک کہ فرعون رعمیس دوم نے ان کا زور توڑنے کے لئے ایک ظالمانہ ترکیب آزمائی یعنی اس نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے لڑکے قتل کر دیئے جائیں۔ اسی زمانے میں عمران کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ ماں نے اسے جوں توں تین مہینے تک چھپا کر رکھا اور اس کی پیدائش کی کسی کو خبر نہ کی۔ لیکن پورے جاشان میں فرعون کے جاسوس پھیلے ہوئے تھے چنانچہ اس بچے کو زیادہ دنوں تک چھپا رکھنا ناممکن ہوا ــــ عمران کی بیوی بہت پریشان ہوئیں۔ چنانچہ عبرانیوں کے خدا نے عمران کی بیوی اور بچے کی والدہ کے دل میں القا کیا کہ وہ بچے کو ایک صندوق میں بند کر کے نیل میں بہا دے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ صندوق بہتا ہوا شاہی محل کے کنارے آلگا اور فرعون کے گھرانے میں سے ایک عورت نے اپنے خادموں کے ذریعہ سے اٹھوا لیا اور شاہی محل میں لے گئی اور اس بچے کو اسی عورت نے جو رعمیس کی بیٹی اور موجودہ فرعون کی بہن تھی، اس بچے کو پالا اور یہی بچہ اب عبرانیوں کا پیغمبر (حضرت موسیٰ) تھا۔[1]

عبرانیوں کی داستان یہاں تک پہنچی تھی کہ سینی نے انہیں دوسرے دن تک کے لئے رخصت کر دیا۔ کیونکہ شور اور دھوپ نے اُسے پریشان کر دیا تھا سینی نے رتھ تیار کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ اس کے خاص رتھ نہیں بلکہ معمولی رتھ میں گھوڑے جوتے جائیں۔ پھر وہ مجھے ساتھ لے کر نکل کھڑا ہوا۔ ارض جاشان میں محافظوں کو ساتھ لئے بغیر گھومنا خطرناک تھا۔ لیکن سینی نے میری ایک نہ سنی اور کہا کہ وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہے کہ مصری عبرانیوں سے کیسا سلوک کرتے

---

[1] یہ پورا پیرے گراف انگریزی ناول میں نہیں ہے۔ مظہر الحق علوی

ہیں۔ چنانچہ ہم تین آدمی ہی روانہ ہوئے۔ یعنی میں خود شہزادہ اور رتھ چلانے والا۔
ایک عبرانی کو منہ مانگی اجرت دے کر راہبر ساتھ لیا جو رتھ کے آگے آگے دوڑ رہا تھا۔ ہم اس نہر کی طرف چلے جس کے کنارے پر عبرانی اینٹیں تھاپتے تھے۔ اینٹیں دھوپ میں خشک کرنے کے بعد ان کشتیوں پر لاد دی جاتی تھیں جو ہر وقت نہر میں موجود رہتی تھیں یہ کشتیاں اینٹوں کو اسی مقام تک پہنچا دیتی تھیں جہاں فرعون کوئی عمارت تعمیر کر رہا ہوتا۔

ہزارہا عبرانی مصری ناظروں کی نگرانی میں اینٹیں تھاپنے کا کام کرتے تھے یہ ناظر چونکہ نیچ اور کم حیثیت مصری تھے اسی لئے خواہ مخواہ عبرانیوں پر رعب جماتے اور اکثر انہیں مارتے پیٹتے رہتے تھے۔

ہم وہاں پہنچے تو ایک طرف بہت سے لوگ جمع تھے اور اسی بھیڑ میں سے چیخنے چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں واقعہ معلوم کرنے کے لئے ہم بھی بھیڑ میں گھس پڑے اور دیکھا کہ ایک لڑکا زمین پر نیم جان سا پڑا تھا اور مصری نگراں اس پر کوڑے برسا رہے تھے، کوڑے کی ہر ضرب لڑکے کی کھال ادھیڑ دیتی تھی اور اس کے زخم سے خون کے فوارے ابل پڑتے تھے۔ لڑکا ریت پر پڑی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔ شہزادے کا اشارہ پا کر میں نے پوچھا کہ لڑکے کو کیوں پیٹا جا رہا ہے۔ ناظر نے بڑی خشونت سے، کیونکہ انہوں نے ہمیں پہچانا نہ تھا، جواب دیا کہ اس لڑکے نے چھ دنوں میں بھی اپنے حصے کی پوری اینٹیں نہ تھاپی تھیں۔ حالانکہ اتنی اینٹیں اسے صرف تین دنوں میں تھاپ لینا چاہیئے تھیں۔

"چھوڑ دو اسے" سینی نے بڑے سکون سے کہا

"تم مجھ پر حکم چلانے والے ہوتے کون ہو؟" ناظر نے کڑک کر پوچھا جو لڑکے کی ٹانگ پکڑے ہوئے تھا "بھاگ جاؤ یہاں سے ورنہ اس لڑکے کی جگہ تم نظر آؤ گے۔"

سیلنی نے غصے سے ناظر اعلیٰ کی طرف دیکھا۔

"بتاؤ اسے ہم کون ہیں؟" اس نے میری طرف گھومتے ہوئے کہا

"ذلیل کتے" میں نے دو قدم آگے بڑھ کر کہا "جانتا ہے کہ تو کس سے گفتگو کر رہا ہے!"

"نہ جانتا ہوں اور نہ جاننا چاہتا ہوں"، ناظر بولا

سیلنی نے اپنے لباس پر بھیڑ کی کھال کا چغہ پہن رکھا تھا۔ اس نے کچھ کہے بغیر چغے کے بند کھول دیئے اور لوگوں نے دیکھا کہ اُن کے سامنے ولیعہد کھڑا ہوا ہے اس وقت سیلنی وہ چار آئینے لگائے تھا جس پر جلی حرفوں میں اُس کا نام اور لقب کندہ تھا۔ اسی پر بس نہ کرتے ہوئے اس نے اپنا دایاں ہاتھ اُٹھا دیا جس کی بیچ کی انگلی میں وہ مردار انگوٹھی تھی جو اس کے ولیعہد ہونے کی علامت تھی۔ لوگوں پر سکتہ سا طاری ہو گیا اور ایک شخص نے جو دوسروں سے زیادہ ہوشیار اور تعلیم یافتہ تھا بے اختیار چلا اُٹھا:۔

"دیوتاؤں کی قسم ——— یہ تو ——— یہ تو خدائے مصر کے فرزند ہیں۔"

اور دوسرے لمحے عبرانیوں کے علاوہ وہاں جتنے لوگ تھے سجدہ ریز تھے۔

"اُٹھو" شہزادے نے لڑکے سے کہا "کیوں لڑکے تم نے مقررہ وقت میں اپنے حصے کی اینٹیں کیوں نہ تیار کر دیں؟"

"کوشش تو بہت کی حضور" لڑکے نے کہا "لیکن چند مجبوریوں کی وجہ سے اپنا کام پورا نہ کر سکا۔ اوّل تو اس لئے کہ میں ایک ہاتھ سے معذور ہوں۔ یہ دیکھئے" اور اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جو حنوط شدہ لاش کی طرح خشک اور بے جان تھا۔ دوم اس لئے کہ میری والدہ جن کا میں اکلوتا ہوں اور جو بیوہ ہیں سخت بیمار ہیں۔ چنانچہ ہمارے گھر میں کوئی اور ہے نہیں جو میرے لئے گھاس اور تنکے لے آتا اور نہ ہی میں اتنا امیر ہوں کہ کسی کو اُجرت دے کر

گھاس اور تنکے منگواؤں یا کسی سے خرید لوں اور یہ تو آپ جانتے ہیں حضور کہ فرعون کے حکم کے مطابق اب گھاس اور تنکے بھی ہمیں ہی لانے پڑتے ہیں۔ چنانچہ حضور میں مقررہ مدت میں اینٹیں نہ تھاپ سکا۔"

"عن آ" سیتی نے کہا" اس لڑکے کا نام دوبارہ معلوم کرو اور دیکھو کہ اس کے مصائب کی داستان غلط تو نہیں۔ اگر واقعی اس کی ماں بیمار ہے تو ہمارے سٹ ارمن جاشان سے رخصت ہونے سے پہلے اس کے علاج کا خاطر خواہ انتظام ہو جانا چاہیئے۔ اس ناظر اور نگرانوں کا نام بھی معلوم کرو اور ان سے کہو کہ کل وہ صبح ہی ہمارے خیمے کے سامنے حاضر ہوں۔ لڑکے! چونکہ تم ایک ہاتھ سے معذور ہو اس لئے آئندہ تم سے اینٹیں تھاپنے کا کام نہ لیا جائے گا۔"

اور جب میں سیتی کے ان احکامات کی تعمیل کر رہا تھا تو ناظر و نگران زمین پر ناک رگڑ رگڑ کے رحم کی درخواست کر رہے تھے۔ لیکن شہزادہ ان کی طرف ذرا بھی متوجہ نہ ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کے بشرے سے حد درجہ ناراضی مترشح تھی اور اس کے چہرے کے نقوش کرخت اور ہونٹ سفید ہو گئے تھے۔ ناظر اور نگرانوں نے بھی شہزادے کے غصے کا اندازہ لگا لیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ وہ اب سزا کے مستحق ہیں۔ چنانچہ وہ ایسے خوفزدہ ہوئے کہ اسی رات اپنے اہل و عیال کو مصر میں ہی روتے چھوڑ کر شام کے صحرا کی طرف بھاگ گئے اور پھر کبھی مصر میں نہ دیکھے گئے۔

جب میں یہ واقعات لکھ چکا تو ہم پھر رتھوں میں سوار ہو گئے۔ سیتی نے رتھ بان سے کہا کہ وہ ہمیں نہر کے دوسری طرف لے چلے۔ چنانچہ نہر پر بنا ہوا پل عبور کر کے ہم دوسرے کنارے پر پہنچے۔ اس طرف بستی نہ تھی یا تو کھیت تھے یا پھر ریت کے ٹیلے جو کھیتوں کے بعد شروع ہوتے تھے۔ سیتی خاموش

تھا اور مجھے بھی کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوئی تھی۔ رتھ مزے سے چلا جا رہا تھا اور رتھ بان ہم سے زیادہ گھوڑوں کی طرف متوجہ تھا۔ آخر کار میں نے غروب ہوتے ہوئے سورج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اب ہمیں واپس چلنا چاہیئے

" سورج غروب ہو رہا ہے تو کیا ہوا؟" سیتی نے کہا۔ "چاند تو طلوع ہو ہی رہا ہے۔ اور پھر ہمیں خوف کس بات کا ہے؟ ہم اپنے لباس کے نیچے شہزادی کی عنایت کردہ زرہیں پہنے ہوئے بیٹھے ہیں، پیٹی میں تلوار بھی موجود ہے۔ چنانچہ نہ تو انسان اور نہ درندے ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ عن آ! شور و شر اور لوگوں کے مظالم سے میری طبیعت مکدر ہو گئی ہے۔ چنانچہ صحرا کی خاموشی میری روح کو سکون بخش رہی ہے اور میں یوں محسوس کر رہا ہوں جیسے کوئی غیبی قوت کشاں کشاں مجھے اس طرف لئے جا رہی ہے۔ یہ صحرا اور اس کی خاموشی جیسے میری روح کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔"

" آپ خوش قسمت ہیں حضور اور ہم بدقسمت ہیں کہ دیوتاؤں نے ہمیں ایسی روح عطا کی ہے جو صحرا اور اس کی خاموشی سے ڈرتی ہے۔" میں نے ہنس کر کہا اور سیتی بھی ہنس پڑا۔

عین اس وقت رتھ میں جتے ہوئے گھوڑے، جو اعلیٰ نسل کے نہ تھے، ایک ٹیلے پر چڑھ نہ سکے اور اس کے قدموں میں ٹھہر گئے۔ رتھ چلانے والے نے ان پر چابک برسانے چاہے۔ لیکن سیتی نے اُسے ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے کہا کہ وہ گھوڑوں کو سستا لینے دے۔ چنانچہ ہم رتھ چلانے والے کو وہیں چھوڑ کر ٹیلے پر چڑھ گئے۔ سیتی میرے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔ ابھی ہم چوٹی پر پہنچے ہی تھے کہ ایک آواز سن کر چونکے۔ کوئی لڑکی بے حد دردناک آواز میں گڑگڑا رہی تھی ہم اس لڑکی کو دیکھ نہ سکتے تھے۔ کیونکہ اس کے اور ہمارے درمیان ایک خاصا

جھاڑیوں کی باڑ واقع تھی۔

"شاید پھر کسی پر ظلم ہو رہا ہے" سینتی نے نیچی آواز میں کہا "آؤ دیکھیں!"

ہم جھاڑیوں کے قریب پہنچے اور جھانک کر دیکھا دوسری طرف صحرا کی خاموشی اور چاندنی میں ایک حسین اور پر اثر منظر نظر آیا۔ ہم سے کوئی چار پانچ قدم دور سفید کپڑوں میں ملبوس ایک لڑکی کھڑی تھی۔ خوش وضع اور نوجوان۔ ہم اس کا چہرہ نہ دیکھ سکتے تھے ایک تو اس لئے کہ وہ ذرا ترچھی کھڑی تھی اور دوم اس لئے کہ اس کے لانبے لانبے بالوں نے اس کا چہرہ ڈھک لیا تھا۔ وہ دعا مانگ رہی تھی۔ کبھی عبرانی زبان میں جو ہم بھی تھوڑی بہت جانتے تھے اور کبھی مصری زبان میں، ہر لفظ کے بعد لڑکی کے منہ سے ایک ہچکی نکل جاتی تھی۔

"اے میرے رب، میری مدد کر" اس نے ہچکی لے کر کہا "اور مجھے میرے گھر تک اور میرے لوگوں میں پہنچا دے۔ پروردگار اپنی اس عاجز بندی کی مدد کر۔ میرے مالک! صحرائی درندوں سے اور ان صحرائی ڈاکوؤں سے جو درندوں سے بدتر ہیں، مجھے محفوظ رکھ۔"

اور ساتھ ہی وہ گھاس کے اس گٹھڑ پر، جو قریب ہی ریت پر پڑا ہوا تھا گھٹنوں کے بل جھک گئی۔ وہ پھر دعا مانگنے لگی اور اس دفعہ مصری زبان میں۔

"اے میرے رب۔ اے یوسف، موسیٰ اور ہارون کے رب میری مدد کر"

ہم آگے بڑھ کر اس سے پوچھنے ہی والے تھے کہ وہ ہماری طرف گھوم گئی اب اس کا چہرہ ہماری طرف تھا جو چاندنی میں دمک رہا تھا۔ اس کا حسن دیکھ کر میں دم بخود رہ گیا اور سینتی چونک پڑا۔ لڑکی کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

"میرا پی!" میں نے سرگوشی میں کہا

"بنی اسرائیل کا چاند" سینتی نے گویا اپنے آپ سے کہا "چاند کی طرح

حسین اور چاند کی طرح پراسرار اور سپردہ چاند کی عبادت کر رہی تھی شاید، ایک چاند دوسرے چاند سے مدد کا طالب ہے؟

"وہ شاید مصیبت میں ہے۔ آیئے حضور اس کی مدد کریں؟"

"ٹھہرو عن آ۔ ایسا منظر پھر کبھی دیکھنے کو نہ ملے گا۔"

یہ باتیں ہم نے بے حد نیچی آواز میں کی تھیں لیکن معلوم ہوتا ہے میراپی نے سن لیں۔ کیونکہ دفعتہً اس کے حسین رُخ پر خوف کا سایہ بادل بن کر چھا گیا وہ جلدی سے اٹھی اور گھڑا اس کا گھڑا، جس پر وہ گھٹنوں کے بل جھکی تھی، اُٹھا کر سر پر رکھ لیا چند قدم تک وہ تیز تیز چلی پھر لڑکھڑا کر تکلیف سے کراہ کر بیٹھ گئی اور دوسرے ہی لمحہ ہم دونوں اس کے سامنے کھڑے تھے۔ اس نے خوفزدہ نظروں سے ہمیں دیکھا، ہم صحرا نوردوں کے سے چغے پہنے تھے اور ان کی کلاہ میں ہمارے چہرے نصف سے زیادہ چھپے ہوئے تھے۔ اس وقت ہم شاید ان چوروں جیسے معلوم ہو رہے تھے جو راتوں کو صحراؤں میں گھومتے اور سا کا دکا مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں۔ یا پھر ان بردوں کی طرح معلوم ہو رہے تھے جو غلاموں کی تجارت کرتے ہیں۔

"آہ! صاحبو" اس نے رک رک کر کہا "خدا کے لئے مجھے ——— کوئی نقصان نہ پہنچانا۔ خدا گواہ ہے کہ اس چاندی کے تعویذ کے علاوہ میرے پاس کچھ اور نہیں ہے۔"

"کون ہو تم اور یہاں کر رہی ہو؟" سیتی نے آواز بدل کر پوچھا

"میں ناتھان کی بیٹی میراپی ہوں۔ اسی ناتھان کی جسے لعنتی خوکا نے بیقصور قتل کر دیا۔"

"ہیں تم مصریوں کو لعنتی کہتی ہو! کیوں؟" سیتی نے مصنوعی غصے سے پوچھا

"اس لئے ——— اس لئے کہ وہ لعنتی ہی ہیں ——— اور پھر ——— میں آپ کو عرب سمجھ رہی تھی جو ہماری طرح ہی مصریوں سے نفرت کرتے ہیں ——— کم سے کم خوکا تو لعنتی ہی تھا جسے شہزادے نے سزائے موت دی "

"تو کیا تمہیں اس شہزادے سے کبھی نفرت ہے اور تم اُسے بھی لعنتی ہی سمجھتی ہو ؟"

میرا پی چند ثانیوں تک خاموش رہی اور پھر جھجکتے ہوئے بولی :-

"نہیں ۔ مجھے شہزادے سے نفرت نہیں ہے "

"کیوں نہیں ہے ؟ حالانکہ تم مصریوں سے نفرت کرتی ہو اور شہزادہ نہ صرف مصری بلکہ اس فرعون کا بیٹا ہے جو تمہاری قوم پر ظلم کرتا ہے ۔ چنانچہ شہزادہ سب سے زیادہ نفرت و لعنت کا مستحق ہے ۔ چنانچہ بتاؤ کہ تمہیں اس سے نفرت کیوں نہیں ؟"

"خدا جانے کیوں نہیں ۔ میں نے اس سے بھی نفرت کرنے کی کوشش کی لیکن نہ کرسکی ——— اور پھر اس نے یوں اضافہ کیا جیسے یہ معمہ اب حل ہوا ہو" اسی نے تو میرے والد کا انتقام لیا تھا "

"نفرت نہ کرنے کی یہ کوئی وجہ نہ ہوئی لڑکی ! کیونکہ اس نے وہی کیا جو قانون کہتا ہے ۔ یعنی خون کا بدلہ خون ۔ سنا ہے کہ سینی ان دنوں جاشان میں آیا ہوا ہے ۔ کیا یہ صحیح ہے لڑکی ! اور کیا تم اس سے ملی ہو یا اُسے دیکھا ہے ؟ جواب دو لڑکی ہم اہل بادیہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا واقعی سینی جاشان میں آیا ہوا ہے ؟"

"جی ہاں ۔ وہ جاشان میں ہی ہیں لیکن میں ان سے ملی نہیں اور نہ ہی میں نے انہیں دیکھا "

"کیوں؟"

"بس نہیں ملی۔ ایک عبرانی لڑکی کو ولیعہد سلطنت سے کیا سروکار اور وہ اس سے کیوں ملنا چاہے؟"

"ہاں واقعی نہیں اس سے کیا سروکار" سبیتی نے اپنی اداکاری بھول کر اپنے اصلی لہجے میں کہا۔ میراپی نے چونک کر سبیتی کی طرف دیکھا تو وہ سنبھلا اور اس نے سپرا والا لہجہ اختیار کر لیا۔

"ابن عم! اگر یہ جھوٹ نہیں کہہ رہی تو یہ وہی ہے جو نبی اسرائیل کا چاند کہلاتی ہے اور اپنے چچا جابیز کے ساتھ جاشان میں رہتی ہے کیا خیال ہے تمہارا؟"

"اے میرے چچا کے بیٹے! میرے خیال میں تو یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے" میراپی نے کہا "اور ایسا میں تین وجوہات کی بنا پر کہہ رہا ہوں اول یہ کہ لڑکی رنگ و روپ سے عبرانی معلوم نہیں ہوتی۔ کسی بھی عبرانی کی رنگت میں نے تو ایسی کھلتی ہوئی نہیں دیکھی۔"

"آہ! صاحبو" میراپی نے کہا "میری ماں شاہی بیٹی جن کی جلد دودھ کی طرح سفید اور آنکھیں نیلم کی طرح تھیں۔"

"دوم یہ کہ" میں نے اس کی بات گویا سنی ان سنی کر کے کہا "لڑکی کہتی ہے کہ وہ سبیتی سے ملنے نہیں گئی۔ حالانکہ وہ جاشان میں ہی ہے اس لڑکی کو چاہئے تھا کہ وہ اس سے ملنے ضرور جاتی۔ اگر یہ لڑکی ناتھان کی ہی بیٹی ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے وہ اپنے محسن سے ملنے کیوں نہ گئی؟ اگر یہ واقعی میراپی ہے تو شہزادے سے ملنے نہ جانے کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں ایک تو یہ کہ اسے شہزادے سے نفرت ہے۔ لیکن لڑکی اس سے انکار کرتی ہے تو پھر وہ اس سے ڈرتی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات بھی نہیں۔ چنانچہ دوسری اور میرے خیال میں نہایت صحیح

وجہ یہ ہے کہ لڑکی شہزادے کو پسند کرتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ ذرا مغرور ہے اور حسین مزاج بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ شہزادے سے ملنے نہ گئی۔ بلکہ غالباً اس نے شہزادے سے کبھی نہ ملنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

میرے آخری الفاظ سن کر میراپی چونک اٹھی، اس کے ہونٹوں کے کونے کانپنے لگے جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہو۔ لیکن وہ کہہ نہ سکی۔ اس کی نظریں جھک گئیں اور چہرہ شاید شرم سے سرخ ہو گیا اور اس عالم میں وہ پہلے سے بھی زیادہ حسین معلوم ہونے لگی۔

"آپ لوگ مجھے کیوں پریشان کرتے ہیں؟" اس نے کہا "خدا مجھ سے سمجھے اگر میں نے کوئی ایسا فیصلہ کیا ہو یہ تو احسان فراموشی ہے۔"

"بے شک۔ لیکن ایسی احسان فراموشی جو کسی کو بری معلوم نہ ہو گا۔"

"تیسری وجہ یہ کہ" میں نے ان دونوں کی باتوں کی طرف دھیان نہ دیتے ہوئے کہا "اگر یہ وہی لڑکی ہے جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی ہے تو یہ ہمیں رات کے وقت صحرا میں یوں اکیلی بھٹکتے نہ ملتی۔ میں نے عربوں کو کہتے سنا ہے کہ ناکعان کی بیٹی بے حد شریف اور خاصی دولت مند ہے ــــ بہر حال یہ ناکعان کی بیٹی ہو یا نہ ہو۔ یہ تو ہم دیکھ ہی رہے ہیں کہ لڑکی بے حد حسین ہے۔"

"سچ کہا اے ابن عم! ایسی حسین لڑکی آج تک میری نظر سے تو گزری نہیں آج معلوم ہوتا ہے، قسمت ہمارا ساتھ دے رہی ہے۔ ہم بردہ فروشوں سے اس لڑکی کے عوض منہ مانگا انعام حاصل کریں گے۔

"آہ! صاحبو" میراپی نے اپنی عبا کا کونا انگلی پر لپیٹتے ہوئے کہا "آپ ــــ آپ۔ شریف معلوم ہوتے ہیں، شریف اور نیک۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ آپ وہ نہیں ہیں جو ظاہر کر رہے ہیں ــــ آہ! ایک مجبور و بے کس لڑکی پر رحم کیجئے ــــ خدا کی قسم میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ لیکن آپ مجھے جھوٹی سمجھ رہے ہیں۔ محض اس

ہے کہ رات کے وقت میں صحرا میں اکیلی بھٹک رہی ہوں۔ فرعون کا حکم ہے کہ اینٹیں بنانے کے لئے اب گھاس بھی ہمیں ہی لانی پڑے گی ـــــ میری پڑوسن دردِ زہ میں مبتلا تھی اور گھاس لینے نہ جا سکتی تھی۔ چنانچہ میں اس کے لئے گھاس لینے آج صبح گھر سے نکلی اور بدقسمتی سے بہت آگے نکل گئی۔ شام ہو رہی تھی کہ میرا پاؤں ایک پتھر پر سے پھسلا میں گرتے گرتے بچی لیکن نوکیلے پتھر نے میرا پاؤں زخمی کر دیا۔ میں جھوٹ نہیں کہہ رہی۔ یہ دیکھئے" اور اس نے اپنا ایک پیر آگے بڑھا دیا۔ بے شک اس کے تلوے میں گہرا زخم تھا جس سے اب تک خون رس رہا تھا ـــــ" چنانچہ اس زخم کی وجہ سے مجھے چلنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اور پھر اس گٹھر کو بھی میں پھینک نہیں سکتی کیونکہ دن بھر کی محنت کے بعد میں نے اتنی گھاس جمع کی ہے۔"

"اے ابن عم! لڑکی شاید سچ کہتی ہے۔ چنانچہ اگر ہم نے اسے گھر تک پہنچا دیا تب بھی ہمیں انعام تو مل ہی جائے گا اس کا چچا جابر بھی کافی دولت مند ہے۔" سیتی نے کہا" لیکن پہلے تم یہ بتاؤ لڑکی! کہ تم چاند کی طرف منہ کر کے یہ کیا کہہ رہی تھیں کہ دیوی ہاتور تمہاری مدد کریں؟"

"بت پرست مصری ہی محبت اور حسن کی دیوی ہاتور کو پوجتے ہیں۔ ہم نہیں!"

"میرا تو خیال ہے کہ محبت اور حسن کی دیوی پوری دنیا میں پوجی جاتی ہے ـــــ خیر تو کیا طلب کر رہی تھیں تم؟ شاید کوئی نوجوان ہوگا جسے تم پسند کرتی ہو اور اُسی کو بلانا چاہتی تھیں نا تم؟"

"نہیں" میراپی نے ابرو پر بل ڈال کے کہا

"تو پھر کس کو ناپسند کرتی ہو؟"

میراپی نے سر جھکا لیا۔

"چلو اے ابن عم" سیتی نے کہا "یہ لڑکی ہم سے نفرت کرتی ہے شاید اور جھوٹی

بھی ہے۔ اگر یہ ہوتی تو ہمارے سوال کا جواب نہ دیتی؟ چلو ہم چلیں۔ اسے یہیں چھوڑ کر ہم جاتے ہیں۔ یہ پیر کے زخم کی وجہ سے چل نہیں سکتی اس لئے ہم بعد میں آ کر اسے لے جائیں گے۔"

"شکر ہے کہ آپ جا رہے ہیں" میراپی نے کہا "کیونکہ صحرائی درندے میرے حق میں ان دو ظالموں سے بہتر ثابت ہوں گے جو مجھے بردہ فروشوں کے ہاتھ بیچ ڈالنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہم پھر کبھی نہ ملیں گے اس لئے میں آپ کے سوالوں کا جواب دوں گی بے شک میں ایک شخص کو ناپسند کرتی ہوں اور اس سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتی ہوں۔"

"عن آ" شہزادے نے قہقہہ لگا کر اور چہرے کی کلاہ پیچھے سرکاتے ہوئے کہا۔ "تم اس بدنصیب عاشق سے واقف ہو جس سے خاتون میراپی چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتی ہے کم سے کم میں تو اسے نہیں جانتا۔"

"ہیں آپ" میراپی نے کہا "ایک دفعہ جب آپ اپنی اداکاری بھول کر اپنے اصلی لہجہ میں بولے تھے تو مجھے شک ہوا تھا کہ یہ آواز میں نے پہلے بھی کہیں سنی ہے۔ شہزادۂ مصر! ایک خوفزدہ لڑکی سے ایسی دل لگی آپ کو زیب نہیں دیتی۔"

"خاتون میراپی" سیتی نے مسکرا کر کہا "خفا نہ ہو۔ یہ دل لگی واقعی یادگار رہی اور پھر تم نے کوئی راز کی بات کہی بھی نہیں۔ تمہیں یاد ہو گا کہ تم نے تانیس میں کہا تھا کہ تم کسی کی منگیتر ہو اور اسی وقت تمہارے لب و لہجہ اور چہرے کے جذبات سے میں نے معلوم کر لیا تھا کہ تم اپنے منگیتر کو پسند نہیں کرتیں ——— اچھا اجازت ہو تو تمہارے پیر کے زخم پر پٹی کس دوں۔"

اور اس سے پہلے کہ میراپی کچھ کہتی سیتی ایک گھٹنہ ریت پر ٹیک کر بیٹھ گیا۔ اپنے قیمتی سفید لباس میں سے ایک دھجی پھاڑی اور میراپی کے زخم پر پٹی باندھنے لگا اور اس وقت میں نے دیکھا، دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں اور میراپی کے چہرے پر ایک بار پھر سرخی دوڑ گئی اور میں سوچ رہا تھا کہ شہزادۂ مصر کو کیا ضرورت تھی کہ وہ ایک عبرانی

لڑکی کے زخم پر خود ہی پٹی باندھتا۔ یہ کام تو وہ مجھ سے لے سکتا تھا۔ اس کے ایک اشارے پر میں میراپی کے پیر پر پٹی کس دیتا۔ لیکن نہیں خود شہزادہ وہ کام کر رہا تھا جیسے وہ کوئی قابلِ فخر بات ہو۔

پٹی کے دونوں سرے شہزادے نے ایک پن سے ٹانک دیئے۔ اس پن پر بھونرے کی شکل کا ایک قیمتی زمرد لگا ہوا تھا اور اسی پر یہ الفاظ کندہ تھے "خدائے مصر بالا دزیریا" اور یہ فرعون کا لقب تھا اور یہ پن سیتی اپنے لباس میں سینے پر لگائے رہتا تھا

"دیکھو خاتون" شہزادے نے پن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا" پورا مصر تمہارے قدموں میں ہے۔"

"میں سمجھی نہیں" میراپی نے کہا

سیتی نے پن کی طرف اشارہ کر کے اس پر کندہ الفاظ اونچی آواز میں پڑھے تو میں نے دیکھا کہ تیسری دفعہ بھی میراپی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر سیتی آگے بڑھا اس نے میراپی کے دونوں ہاتھ پکڑ لیئے اور وہ آہستہ آہستہ اٹھی۔ سیتی نے کہا کہ وہ شہزادے کے کندھے کا سہارا لے کر چلے کہ مبادا پن پر زور پڑنے سے وہ ٹوٹ نہ جائے اور اس طرح ہم رتھ کی طرف چلے کہ میراپی شہزادے کے کندھے پر ہاتھ رکھے تھی اور شہزادہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے تھا اور میں، دیبعد سلطنت کا خاص وقائع نگار، شہزادے کے حکم کی تعمیل میں گھاس کا گٹھر اپنے سر پر اٹھائے ان دونوں کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور بوجھ سے میری گردن ٹوٹی پڑ رہی تھی اور قدم لڑکھڑا رہے تھے کیونکہ آج سے پہلے میں نے ایسا کام نہ کیا تھا۔ میں تو گھاس کا گٹھر وہیں پھینک دیتا لیکن شہزادے نے کہا کہ میراپی نے یہ گھاس دن بھر کی محنت کے بعد جمع کی ہے چنانچہ بے حد قیمتی ہے۔ شکر ہے کہ اس وقت وہاں کوئی نہ تھا جو مجھے ایسی حالت میں دیکھتا۔

جب ہم رتھ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ رتھ چلانے والا ریت پر ٹانگیں پسارے خراٹے

ے رہا تھا اور اسی عبرانی راہبر کا کہیں پتہ نہ تھا جسے ہم اپنے ساتھ لائے تھے۔ میں نے ٹھوکر مار کر رتھ چلانے والے کو اُٹھایا۔ شہزادے نے اپنا چغہ رتھ میں بچھا دیا۔ میراپی اس پر بیٹھ گئی اور پھر یہ کہہ کر کہ جو آدمی گٹھڑ اُٹھائے ہوئے ہے چغے کی ضرورت نہیں، سینتی نے میرا چغہ بھی اتروا لیا اور یہ چغہ اس نے میراپی کو اڑھا دیا۔ شہزادہ بھی رتھ میں سوار ہو گیا۔ گھوڑے آہستہ آہستہ رتھ کھینچنے لگے۔ میں گھاس کا گٹھڑ سر پر اُٹھائے رتھ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور اپنے حالوں ایسا پریشان تھا کہ نہیں جانتا کہ میراپی اور سینتی میں کچھ باتیں ہوئیں یا نہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ رتھ چلانے والے کی موجودگی میں انہوں نے آپس میں کوئی بات نہ کی ہوگی ——— جیسا کہ میں نے کہا کہ میں اپنے ہی حالوں پریشان تھا، گٹھڑ خاصا وزنی تھا۔ جس کے بوجھ سے میری گردن ٹوٹی پڑ رہی تھی۔ ریڑھ کی ہڈی کڑکڑا رہی تھی اور پیر لڑکھڑا رہے تھے اور اس طرح آج پہلی دفعہ مجھے عبرانیوں کی تکلیفات اور مشکلات کا احساس ہوا۔

عبرانیوں کی بستی میں پہنچنے سے پہلے ایک واقعہ ہوا۔ نہر پر کا چوبی پل عبور کر کے ہم دوسری طرف پہنچے ہی تھے کہ ایک نوجوان ہماری طرف ہی آتا نظر آیا۔ وہ عبرانی تھا۔ طویل القامت، دہرے بدن کا اور قبول صورت، آنکھیں کالی جن سے غصّہ ہویدا تھا ناک خمیدہ جیسی عبرانیوں کی ہوتی ہے، دانت سفید اور خوبصورت جو چاندنی میں موتیوں کی طرح چمک رہے تھے اور اس کی کالی کالی زلفیں دونوں کندھوں پر لٹک رہی تھیں۔ بشرے سے وہ ضدّی اور مغلوب الغضب معلوم ہوتا تھا۔ وہ ایک ہاتھ میں لٹھ لئے تھا اور پیٹی میں بڑے پھل والا خنجر اڑسے ہوئے تھا۔ جیسے کہیں شکار پر جا رہا ہو۔ اس نے ہمیں روک کر پوچھا کہ کیا ہم صحرا کی طرف سے آ رہے ہیں اور یہ کہ کیا اس طرف ہمیں کوئی عبرانی لڑکی نظر آئی جو راستہ بھول گئی ہے۔

"اگر تمہیں میری تلاش ہے لاوان تو میں یہیں ہوں۔" میراپی نے رتھ میں سے کہا

جو اپنے آپ کو میرے چغے میں لپیٹے ہوتے تھی اور جسے آنے والا عبرانی پہچان نہ سکا تھا۔

"ہیں! میراپی تم! اور ایک مصری کے ساتھ اکیلی! کیا کر رہی تھیں تم صحرا میں اب تک؟ لابان نے غصہ سے پوچھا۔

اور پھر میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں کیا باتیں ہوئیں۔ کیونکہ وہ اپنی مادری زبان میں ایسی تیزی سے بول رہے تھے کہ میرے پلے کچھ نہ پڑا۔ آخر کار میراپی نے سیتی کی طرف دیکھ کر یوں کہا:۔

"شہزادۂ مصر! یہ میرے منگیتر لابان ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں اسی وقت رتھ سے اتر کر ان کے ساتھ پیدل چلوں خواہ مجھے کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔"

"لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تم رتھ میں ہی بیٹھو۔ تمہارے منگیتر کو ہمارے ساتھ آنے کی اجازت ہے۔"

اتنا سنتے ہی لابان جیسے دیوانہ ہو گیا۔ وہ شہزادے کی طرف لپکا، یقیناً وہ سیتی کو دھکیل کر ایک طرف میراپی کو گھسیٹ لینا چاہتا تھا۔

"پاگل نہ بنو نوجوان" سیتی نے پرسکون آواز میں کہا۔ اور میں نے سر سے گٹھڑ پھینک کے اور تلوار سونت کے لابان اور رتھ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا اور کڑک کے کہا۔

"ہوشیار! عبرانی کتے۔ تو شہزادۂ مصر پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت کر رہا ہے۔"

"شہزادۂ مصر! لابان نے چند قدم پیچھے ہٹ کر حیرت سے کہا۔ "لیکن شہزادے کو میری منگیتر سے کیا تعلق! اور یہ دونوں صحرا کی سے طرف سے آتے ہیں۔"

"بے وقوف۔ تیری منگیتر کا پاؤں زخمی ہے وہ گھاس کا یہ گٹھڑ اٹھا کر چل نہ سکتی تھی۔ اتفاقاً ہم اس طرف جا نکلے اور اب شہزادۂ مصر تمہاری منگیتر کو گھر پہنچانے جا رہے ہیں۔"

"رتھ بڑھاؤ۔" سیتی نے کہا

"غصہ نہ کرو لابان" میراپی نے کہا، اور یہ گٹھڑ اٹھا لو جسے شہزادہ مصر کے دوست

اتنی دور سے اپنے سر پر لاد کر لاتے ہیں۔"

لابان چند ثانیوں تک کشمکش و پیچ کے عالم میں کھڑا رہا اور پھر ایک جھٹکے کے ساتھ گھاس کا گٹھڑ اپنے سر پر رکھ لیا۔ رتھ چلانے والے نے چابک بجا کر گھوڑوں کو ٹھکار دیا۔ میں اور لابان رتھ کے پیچھے چلے۔ لابان کا غصہ بڑھتا ہی جا رہا تھا اور اب وہ بڑبڑانے لگا تھا۔ میراپی رتھ میں شستگی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور یہ منظر دیکھ دیکھ کر اس عبرانی جوان کے سینے پر سانپ لوٹ رہا تھا۔ وہ جو منہ میں آرہا تھا بک رہا تھا یہاں تک کہ میں برداشت نہ کر سکا۔

"چپ رہو یار!" میں نے کہا "تمہیں تو حضور کا مشکور ہونا چاہیئے کہ وہ تمہاری منگیتر کو اپنے ساتھ لے آئے ورنہ درندے اسے پھاڑ کھاتے۔ یہ حضور کا کرم اور مہربانی ہے کہ ...."

"پہلے کرم اور مہربانی کے متعلق میں بہت کچھ سن چکا ہوں۔" لابان نے غرا کر جواب دیا "اور اس دوسرے کرم اور مہربانی کے متعلق بھی بہت جلد ہی بہت کچھ سن لوں گا۔ میراپی نے جب سے اس شہزادے کو دیکھا ہے وہ بالکل ہی بدل گئی ہے۔ اب تو وہ مجھ سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی اور جب میں شادی کی درخواست کرتا ہوں تو وہ برا سا منہ بنا کر جواب دیتی ہے کہ ابھی وہ اپنے والد کا سوگ منا رہی ہے اور فی الحال شادی کا خیال تک اپنے دل میں نہیں لا سکتی ـــــ ہونہہ! والد کا سوگ! اسے تو اپنے والد سے نفرت ہو گی کہ اس نے میراپی کی منگنی مجھ سے کر دی۔"

"تو پھر کہیں ایسا تو نہیں کہ تمہاری منگیتر کو کسی اور سے محبت ہو؟" میں نے کچھ نہ کچھ معلوم کرنے کی غرض سے کہا۔

"نہیں ـــ کم سے کم چند گھنٹوں پہلے تک تو اسے کسی سے محبت نہ تھی۔"

"یار! تمہاری منگیتر اپنے زمانے کی حسین ترین لڑکی ہے۔ چنانچہ ممکن ہے وہ

کسی اعلیٰ اور بہتر شخص سے شادی کرنے کی متمنی ہو۔"

"مجھ سے اعلیٰ اور بہتر کون ہو سکتا ہے" لابان نے پھنکار کر کہا "میں اپنی قوم میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہوں اور سب سے بڑی بات تو یہ کہ میں نہ صرف عبرانی بلکہ منادی ہوں۔ چنانچہ میں مصری، حتیٰ کہ شہزادے اور خود فرعون سے زیادہ شریف، بہتر اور برتر ہوں۔"

"کہیں تم اپنی قوم کے ترجمان تو نہیں رہے ؟" میں نے دل ہی دل میں اسکی جھلاہٹ سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔

"صرف میں ہی نہیں بلکہ ہماری قوم کا ہر فرد کسی بھی مصری سے زیادہ شریف ہے۔ انتظار کرو۔ وہ وقت دور نہیں جب مصریوں کو معلوم ہو جائیگا کہ ہم کیا ہیں ؟"

میں نے کنکھیوں سے اپنے ساتھ چلتے ہوئے عبرانی کی طرف دیکھا جو گھٹیا سی عبا پہنے تھا اور اس میں بھی بڑے بڑے پیوند تھے۔ میں نے اس کے ہاتھوں کی طرف دیکھا جو اینٹیں تھاپ تھاپ کر سخت اور کھردرے ہو گئے تھے۔ میں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ اس کی رنگت دھوپ میں جھلس گئی تھی۔ میں نے اس کے پیروں کی طرف دیکھا، پانی اور کیچڑ میں کھڑے رہنے کی وجہ سے اس کی ایڑیوں میں گہری گہری دراڑیں پڑ گئی تھیں۔ میں نے اس کی چوڑی پیٹھ کی طرف دیکھا جس پر شاید فرعونی افسروں کے کوڑوں کی ضربوں کے نشان تھے۔ ایسا مجبور، فلاکت زدہ اور مظلوم شخص ـــــ اور یہ غرور ـــــ یہ تمکنت ـــــ یہ فخر ـــــ بے شک وہ اپنے آپ کو اور اپنی قوم کے ہر فرد کو ایسا ہی سمجھ رہا تھا ـــــ اُفوہ ! یہ غلام خدائے مصر تک کو خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اپنے خدا کے سامنے مصر کے دیوتاؤں کی کوئی ہستی نہ سمجھتا تھا۔ دیوتا جانیں موسیٰ دہاروت نے اس غلام اور پچھڑی ہوئی قوم میں کیسی روح پھونک دی تھی۔

"بھئی یہ تو تم خود اپنے منہ میاں مٹھو بن رہے ہو۔" میں نے کہا۔ "اپنی شرافت اور طاقت کا کوئی ثبوت مہیا کر دو تو ہم سمجھیں کہ تم سچ کہتے ہو۔" میں ایک وقائع نگار ہوں تاہم بالکل ہی گیا گزرا نہیں ہوں ـــــ آؤ تم میں اور مجھ میں یہیں دو دو ہاتھ ہو جائیں۔"

"تمہاری یہ دعوت میں بخوشی قبول کر لیتا وقائع نگار" لابان نے کہا "لیکن یہ تمہاری بدقسمتی ہے کہ میں اتنا بے وقوف نہیں ہوں جتنا کہ تم نے سمجھ رکھا ہے۔ میں تمہاری چال سمجھ چکا ہوں وقائع نگار۔ تم مجھے یہاں روکنا یا شاید قتل کر دینا چاہتے ہو کہ تمہارا آقا میری منگیتر کے حسن سے اپنی آنکھیں سینکتا رہے۔ چنانچہ اے وقائع نگار اس وقت تو میں تمہاری مبارزت طلبی پر لبیک نہیں کہہ سکتا۔ البتہ بہت جلد تمہاری یہ آرزو پوری کر دوں گا۔ اور یقین کرو کہ وہ وقت بہت جلد آئے گا۔"

اور میرا جی چاہا کہ اس مغرور اور بڑبڑے عبرانی کے منہ پر ایک گھونسہ رسید کر دوں لیکن اسی وقت سامنے سے چند سوار آتے نظر آئے ـــــ سب سے آگے والے سوار کو میں نے پہچان لیا۔ وہ آمن میس تھا۔ سیتی کو رتھ میں دیکھ کر وہ لوگ رک گئے اور مصری طریقے سے سلام کیا۔ آمن میس گھوڑے پر سے اتر آیا اور سیتی کے قریب پہنچ کر یوں بولا:۔

"ہم آپ ہی کی تلاش میں نکلے تھے۔ کیونکہ ہمیں خوف تھا کہ مبادا کسی شر پسند سے آپ کو کوئی نقصان پہنچ گیا ہو یا ممکن ہے کسی نے آپ کو دیوانہ کر کے زخمی کر دیا ہو۔"

"بہت بہت شکریہ بھائی" سیتی نے کہا "میں تو نہیں البتہ کوئی اور ضرور زخمی ہے۔"

"ولیعہد سلطنت واقعی بہت رحم دل ہیں۔ آپ میرے گھوڑے پر سوار ہو لیں۔ میں خاتون کے پاس رتھ میں بیٹھ جاؤں گا۔ یا اگر آپ پسند فرمائیں تو خاتون کے لئے گھوڑا حاضر کر دیا جائے۔"

"جی نہیں شکریہ۔ رتھ بڑھاؤ" سیتی نے کہا

اور یوں ہم بستی کی طرف چلے کہ ہمارے پیچھے سوار چل رہے تھے جو میراپی اور سیتی کے متعلق نہایت واہیات اور شرمناک باتیں کہہ کر ہنس رہے تھے اور لابان اندر ہی اندر پیچ وتاب کھا رہا تھا۔ اور اس طرح آخرکار ہم عبرانیوں کی بستی میں پہنچ گئے۔ میراپی کا اشارہ پا کر ایک نیچی سی جھونپڑی کے سامنے رتھ روک لیا گیا یہی اس کے چچا جابز کا مکان تھا۔ ایک بوڑھا جس کے سر کے بال اور ڈاڑھی کے بال برف کی طرح سفید تھی اور جو بشرے سے اوّل درجے کا عیار معلوم ہوتا تھا، گھرا کر جھونپڑی میں سے نکلا اور چلّانے لگا کہ اس نے کچھ نہیں کہا ہے کہ فرعون کے سپاہی اُسے گرفتار کرنے آئے ہیں۔

"فرعون کے سپاہی تمہیں نہیں بلکہ تمہاری بھتیجی اور میری منگیتر کو شاید اُٹھا لے جانا چاہتے ہیں بوڑھے بے وقوف" لابان نے چیخ کر کہا اور اس پر مصری سپاہی اور عبرانی عورتیں جو وہاں جمع ہو گئیں تھیں سب ہنس پڑیں۔

اس اثنا میں شہزادہ میراپی کو سہارا دے کر کھڑی کر چکا تھا اور اب اپنی آغوش میں لے کر رتھ میں سے اُتار رہا تھا۔ یہ دیکھ کر لابان کی رگِ شرافت پھر پھڑکی۔ اور اس نے جھپٹ کر شہزادے کی آغوش میں سے میراپی کو گھسیٹ لیا اور ایسا کرتے ہوئے سیتی کو ایسا دھکا دیا کہ وہ گرتے گرتے بچا۔ فرعون کے خاص محافظ دستے کا افسر تلوار سونت کے آگے بڑھا اور تلوار کی چپٹی طرف سے لابان کے سر پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ زمین پر اوندھے منہ گرا اور کراہنے لگا۔

"لے جاؤ اس گستاخ عبرانی کو اور مارے دُرّوں کے اس کی کھال اُدھیڑ دو" افسر نے اپنے ماتحت سپاہیوں سے کہا۔ فوراً ہی چند سپاہی لابان کی طرف بڑھے لیکن سیتی نے کہا :-

"اسے اس کے حال پر چھوڑ دو ـــ یہ وحشی ہے نرا۔ یا پھر رشک و رقابت نے اسے مجنون کر دیا ہے۔ دیکھو اسے زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔؟"

اور دفعتہً حیرت انگیز پھرتی سے لابان اٹھا، نفرت، حقارت اور غصے سے شہزادے کی طرف دیکھا اور پھر اس خیال سے کہ وہاں ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں وہ وہاں سے بھاگ گیا۔

"الوداع خاتون" سیتی نے میراپی سے کہا" امید ہے کہ تمہارا زخم بہت جلد مندمل ہو جائے گا"

"شکریہ! شہزادۂ مصر! بہت بہت شکریہ" میراپی نے پھر شرم سے سرخ ہو کر کہا" تکلیف تو ہوگی لیکن حضور چند لمحوں تک توقف فرمائیں کہ میں آپ کی پن لوٹا دوں"

"یہ اپنے پاس ہی رہنے دو خاتون۔ اگر کبھی تم پر کوئی مصیبت آئے یا تمہیں کسی طرح کی مدد درکار ہو تو کسی کے بھی ساتھ یہ پن ہمیں بھجوا دینا اور یقین کرو کہ تمہیں مدد پہنچ جائے گی؟"

میراپی نے مشکور نظروں سے سیتی کی طرف دیکھا اور پھر دفعتہً پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"ارے کیا بات ہے خاتون؟" سیتی نے گھبرا کے کہا

"آہ شہزادے! میرے خیال میں مصیبت زیادہ دور نہیں، میرا منگیتر لابان مغلوب الغضب، حاسد اور کینہ توز شخص ہے۔ چچا جان بہتر ہے مجھے گھر لے چلئے۔"

"سنو! عبرانی بزرگ! سیتی نے اونچی آواز میں کہا کہ وہاں موجود سب سن لیں یہ اگر تمہاری بھتیجی کو تم سے یا کسی اور سے ذرا سا بھی نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار، بڑے میاں تم سمجھے جاؤ گے۔ اور اگر ایسا ہوا تو سن رکھو کہ تمہارے ہونٹ مسکراہٹ کو ترس جائیں گے اور وہ لوگ بھی سزا پائیں گے جو اس ذلیل کام میں شریک

ہوں گے۔"

"میں نے سُنا حضور۔ میں نے سُنا حضور" جابیز نے کہا" میں اس کی حفاظت اسی طرح کروں گا جس طرح کہ ـــــ جس طرح کہ ـــــ وہ شاید آپ کے پن کی کر بگی"

"عن آ" اس رات جب میں شہزادے کے خیمے میں گیا تو اس نے کہا" اس عبرانی جوان لابان کی طرف سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی۔"

"خود میں بھی مطمئن نہیں ہوں۔ لابان شرپسند اور بد باطن شخص معلوم ہوتا ہے اگر آپ نے سپاہیوں کو اپنا کام کر لینے دیا ہوتا تو بہتر ہوتا۔"

"لیکن میں نے سپاہیوں کو روک دیا چنانچہ یہ بات تو ختم ہوئی عن آ! وہ ...... وہ ..... بہت حسین اور پیاری لڑکی ہے۔"

"آپ سچ کہتے ہیں! ایسی حسین، بھولی اور پیاری لڑکی آج تک میری نظر سے تو گزری نہیں۔"

"سنبھلو! میرے دوست سنبھلو۔ مبادا تم اس کے دام محبت میں پھنس جاؤ جو کسی کی منگیتر ہے"

میں نے شہزادے کی طرف دیکھا اور "ساحرہ کی" کے الفاظ میرے کانوں میں گونجنے لگے شاید شہزادے کو بھی "ساحرہ کی" کے الفاظ یاد آ گئے اور وہ ہنسا اور عجیب ہنسی تھی اسکی۔ اس آدمی کی سی جس کا کوئی راز فاش ہو گیا ہو۔ یا اس آدمی کی سی جس کی کوئی دیرینہ آرزو پوری ہوئی ہو یا اس فاتح کی سی جس نے ناقابل تسخیر قلعہ فتح کر لیا ہو اور یوں ہنس ہنس کر اس نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔

اور اس رات میں بہت دیر تک کروٹیں بدلتا رہا اور جب میری آنکھ لگی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ صحرا میں چاندنی چٹکی ہوئی ہے اور میرا پی گھاس کے گٹھڑ پہ گھٹنے ٹیکے دعا میں مصروف ہے۔

ساتواں باب

جھڑپ

اور پورے آٹھ دن تک ہم جاشان میں ٹھہرے رہے۔

عبرانیوں کی داستان طویل اور غمناک تھی۔ انہوں نے ان مظالم کے جو اُن پر کئے جاتے تھے ٹھوس ثبوت پیش کئے۔ عبرانی اپنی کہانی سنا چکے تو ناظروں اور نگرانوں کے بیانات قلم بند کئے گئے۔ اور جاشان میں اتنے دنوں تک ٹھہرے رہنے کا آخری سبب تو یہ تھا کہ سینتی کو وہاں سے جانے کی کوئی جلدی نہ تھی اس نے کہا کہ اس عرصے میں شاید عبرانیوں کے پیغمبر، موسیٰ و ہارون واپس آجائیں لیکن وہ نہ آئے۔ ہمارے قیام کی اس طویل مدت میں سینتی کی ملاقات میراپی سے نہ ہوئی اور نہ ہی اس نے پھر بنی اسرائیل کے چاند کا ذکر کیا۔ حتیٰ کہ وہ اس وقت بھی خاموش رہا جب کہ آمن میس نے اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے پوچھا کہ وہ دوبارہ اپنے رتھ کے حسین ساتھی سے ملا یا نہیں۔ البتہ خود میں نے ایک دفعہ میراپی کو ضرور دیکھا۔

ایک شام میں جاشان کی بستی میں گھوم رہا تھا کہ میں نے اُسے دیکھا وہ لابان اور اپنے چچا جابز کے بیچ میں یوں چل رہی تھی جیسے وہ قیدی ہو، وہ ملول و غمگین معلوم ہوتی تھی اور لنگڑا کر چل رہی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس کے پیر کا زخم مندمل ہو گیا ہے یا ہو رہا ہے۔

میں اُسے سلام کرنے کے لئے رُک گیا۔ لیکن لابان نے کھا جانے والی نظروں سے مجھے دیکھا اور اپنی منگیتر کا ہاتھ پکڑ کے اسے آگے گھسیٹ لے گیا۔ لیکن جابز مجھ سے باتیں کرنے کے لئے ٹھہر گیا۔ اس نے بتایا کہ میراپی کے پیر کا زخم سرعت سے مندمل ہو رہا ہے اور یہ کہ میراپی اور لابان میں خوب جھگڑا ہوا کہ وہ شہزادے کے ساتھ رتھ میں بیٹھ کر آگئی تھی اور یہ بات لابان کو بُری معلوم ہوئی اور پھر میراپی کی ہی وجہ سے لابان کو اس " ذلیل مصری " کی تلوار کی ضرب اپنے سر پر برداشت کرنی پڑی۔

" یہ نوجوان معلوم ہوتا ہے حد درجہ شکی مزاج آدمی ہے" میں نے کہا ایسا آدمی کسی بھی لڑکی کے لئے بُرا اور سخت شوہر ثابت ہوگا "

" آپ ٹھیک کہتے ہیں"۔ جابز نے کہا " چنانچہ میں اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں وہ لڑکی نہیں ہوں جو لابان کی بیوی بنے گی "

" تو پھر تم میراپی کی شادی لابان سے کیوں کر رہے ہو؟ یہ تو ایک معصوم کلی کو گویا کھلی آنکھوں کنوئیں میں دھکیل دینا ہوا "

" میں کیا کر سکتا ہوں وقائع نگار۔ یہ منگنی خود میراپی کا باپ کر گیا ہے اور وہ بھی اس وقت جب میری بھتیجی ناسمجھ بچی تھی۔ چنانچہ اب یہ رشتہ کس طرح نہیں توڑا جا سکتا۔ اب رہا میں" جابز نے آواز دبا کر بڑے رازدارانہ انداز میں کہا " تو میں اپنی بھتیجی کو کسی بلند مقام پر دیکھنا چاہتا ہوں۔ کسی ایسے شخص کی زوجیت میں دینا چاہتا ہوں جو نہ صرف لابان سے بہتر بلکہ صاحب اقتدار بھی ہو۔ وہ اپنے حسن کے ذریعہ جو چاہے حاصل کر سکتی ہے اور جو چاہے بن سکتی ہے بشرطیکہ اسے اس کا موقع ملے —— لیکن وقائع نگار اگر لابان مر بھی جاتے تب بھی میراپی کسی غیر عبرانی سے شادی نہ کر سکے گی۔ ہمارے

یہاں بہ سخت، بلکہ ناقابل معافی گناہ سمجھا جاتا ہے۔"

"حالانکہ میراپی کی ماں شامی تھی۔"

"بے شک وہ شامی کنیز تھی جسے میراپی کا باپ ناتھان پسند کرنے لگا پھراس نے اس سے شادی کرلی۔ لیکن میراپی تو عبرانی ہی ہے۔ ایک عبرانی با کی بیٹی ہے، عبرانی رسومات اور مذہب کی پابند ہے اور اسی خدا کی پرستش کرتی ہے جس کی ہم کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میری بھتیجی آسمان پر تارا بن کے چمکتی اور اپنی روشنی سے شاید فرعون کے محل کو منور کردیتی۔ وہ مصر کی ملکہ ہوتی اور ملکہ بننے کے قابل ہے ——— خیر تو شہزادۂ مصر کب تشریف لے جا رہے ہیں؟"

"آج سے تیسرے دن علی الصبح"

"اوہ! کتنے بہت سے آدمی شہزادے کے ساتھ ہیں ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام ظاہر ہے کہ کرنا پڑتا ہوگا۔ عن آ ہیں تگڑی بھیڑیں اور غلہ مہیا کرسکتا ہوں۔"

"بہت اچھا۔ میں شہزادے اور وزیر سے تمہاری سفارش کردوں گا۔"

"شکریہ۔ کل صبح میں پڑاؤ کے کنارے پر منتظر رہوں گا۔ دیکھو! لاہا میراپی کے ساتھ واپس آرہا ہے۔ میرا یہ پیغام شہزادۂ مصر کو پہنچا دینا کہ وہ لا کی طرف سے ہوشیار رہیں۔ وہ تلوار کی اس ضرب کو بھولا نہیں ہے جو فرعو افسر نے اس کے سر پر لگائی تھی۔"

"خود لاہان کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اگر اس نے کوئی حماقت کی تو اب نہ بچ سکے گا۔ اگر شہزادے نے اپنی فطری رحم دلی سے مجبور ہوکر اسے معاف کردیا ہوتا تو کل رات سپاہیوں کی تلواریں اس کا قیمہ بنادیتیں۔ شہزادۂ مصر کی

شان میں گستاخی کرنا کوئی معمولی جرم نہیں ہے۔ اگر پھر اس نے ایسی کوئی حماقت کی تو وہ دن اس کی زندگی کا آخری دن ہوگا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس حماقت کا خمیازہ پوری عبرانی قوم کو بھگتنا پڑے گا۔"

"میں سمجھ گیا عن آ۔ اگر لابان مارا گیا تو یہ بُرا ہوگا۔ لیکن عبرانیوں کی مدد خدا کرے گا جس کا مقابلہ نہ تو فرعون کر سکتا ہے اور نہ مصر کے دیوتا۔ بڑی قدرت والا ہے وہ جس نے موسیٰ کی پرورش خود فرعون کے محل میں کی۔ خدا حافظ عن آ اگر کبھی ناہبس آنے کا اتفاق ہوا تو تم سے ضرور ملوں گا۔"

اور اس رات میں نے شام کا پورا واقعہ سیتی کو سنا دیا۔ وہ خاموشی سے سنتا رہا اور جب میں خاموش ہوا تو اس نے یوں کہا:۔

"مجھے میرا پی کی حالت پر رحم آتا ہے۔ قسمت واقعی بڑی ستم ظریف واقع ہوئی ہے۔ بہر حال" اس نے ہنس کر اضافہ کیا" اب تم میرا پی سے مل نہ سکو گے اور میرے خیال میں یہ اچھا ہی ہے کیونکہ اس لڑکی کے جلو میں ہنگامے اور فساد چلتے ہیں۔ جو اسے ایک دفعہ دیکھ بھی لیتا ہے مصیبت میں پھنس جاتا ہے ——— اب رہا میں تو میں اُسے دوبارہ دیکھنے کا خواہشمند نہیں ہوں حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ جو اُسے ایک بار دیکھ لیتا ہے دوبارہ دیکھنے کی آرزو رکھتا ہے۔"

"خیر میری بات تو جانے دیجئے۔ کیونکہ میں تو عورتوں سے توبہ کر چکا ہوں۔ میرا پی کتنی ہی حسین کیوں نہ ہو۔ میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ تو میں جابز سے کہہ دوں کہ ہم رسد کسی اور سے خرید لیں گے۔؟"

"نہیں اسی سے خریدو۔ وزیر ہامان اگر قیمت ادا کرنے میں حیلے حوالے کرے تو میرے حساب میں سے ادا کر دو۔ کسی عبرانی کا دل صرف دولت سے ہی خریدا جا سکتا ہے۔ جابز کو منہ مانگی قیمت دے کر ہم نے خوش کر دیا تو وہ محض

ہماری خاطر اپنی بخیلی سے نرمی سے پیش آئے گا۔ میرے خیال میں عبرانیوں کی یہ باتیں خود ان کے خدا کو بھی پسند نہیں۔ عن آپوری عبرانی قوم میں صرف ایک ایسی ہستی ہے جو ہم مصریوں سے نفرت نہیں کرے گی۔ یعنی میرا پی۔ چنانچہ میں اسے کبھی فراموش نہ کروں گا۔"

چنانچہ سامان رسد، بھیڑیں اور غلہ جابز سے خریدا گیا اور اس کے عوض اس بوڑھے عبرانی نے اتنی دیر تک اور ایسے الفاظ میں میرا شکریہ ادا کیا کہ میں بوکھلا گیا۔

اور تیسرے دن ہم نے ارض جاشان کو خیرباد کہا۔

جب ہم روانہ ہو رہے تھے تو سینٹی نے سب کے ساتھ چلنے سے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ اُسے شور و غل اور گرد و غبار سے سخت نفرت ہے سینٹی کا مزاج صبح ہی سے کچھ بگڑا ہوا تھا ـــــــ آمن میبس نے شہزادے کو سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ محافظ دستے کے افراد اور ہامان نے گھٹنوں پر گر کے التجا کی کہ اگر دیوتا نہ کریں شہزادے کو کچھ ہو گیا تو فرعون ان سب کی کھال کھچوا کر بھس بھروا دے گا۔ لیکن شہزادہ اپنی بات پر اڑا رہا۔

اُس نے انہیں روانہ ہو جانے کا حکم دیا اور کہا کہ وہ اس رات ان سے پہلی منزل پر آ ملے گا۔ میں نے بھی اس سے کہا کہ یوں اکیلے سفر کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ اس پر اس نے جواب دیا کہ اگر میں اس کے ساتھ سفر کرنے سے ڈرتا ہوں تو مجھے آمن میبس کے ساتھ جانے کی اجازت ہے۔

شہزادے کے یہ الفاظ میرے دل پر چرکا لگا گئے۔ لیکن میں خاموش رہا۔ میری دلی کیفیت کا اندازہ لگا کے شہزادہ اپنی تلخ کلامی پر نادم ہوا اور مجھ سے معافی چاہی ـــــــ ایسا رحم دل شہزادہ پہلے کبھی مصر میں نہ ہوا تھا

اور ہوگا بھی نہیں۔

"میں آمن میس اور ان بڑے بوڑھے افسروں کے ساتھ کو برداشت نہیں کرسکتا" اس نے کہا، "اور پھر مجھے صحرا کی خاموشی اور تنہائی پسند ہے بعن آ! اس رات ہم اکیلے صحرا میں گئے تھے تو کتنا حسین منظر دیکھنے کو ملا تھا۔ ایسے مناظر نا میس میں دیکھنے کو نہیں ملیں گے۔ جاؤ اسی عبرانی ربی کو میرے پاس بھیج دو جو اپنے خدا اور مذہب کے متعلق مجھے کچھ بتانا چاہتا ہے۔ میں عبرانیوں کے خدا اور مذہب کے متعلق سب کچھ جان لینا چاہتا ہوں۔

چنانچہ میں اس عبرانی ربی کو خیمے میں بھیج کر آمن میس اور افسروں کو یہ اطلاع دینے چلا گیا کہ شہزادہ تنہا ہی سفر کرنا چاہتا تھا۔ تاہم شہزادے کی خفگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے میں نے دو سپاہیوں کو پیادوں کے بھیس میں ہمارے رتھ کے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ اسی پر بس نہ کرتے ہوئے میں نے اس افسر کو جس نے لابان کے سر پر تلوار ماری تھی ہدایت کردی کہ وہ منتخب سپاہیوں کے ساتھ ہماری نظروں سے اوجھل رہ کر ہمارے پیچھے پیچھے آئے۔ یہ انتظام کرنے کے بعد ہی مجھے کچھ اطمینان نصیب ہوا۔

چنانچہ دوسرے دن علی الصبح آمن میس مع پوری فوج اور امرا اور باربرداروں کے روانہ ہوگیا۔ ان کے جانے کے بعد کئی گھنٹوں تک ہم جاشان میں ہی رکے رہے۔ اس عرصے میں سیتی عبرانیوں کی بستی میں گھومتا اور ان کی حالت معلوم کرتا رہا۔ عبرانی ہمیں نفرت اور حقارت سے دیکھتے رہے اور یہ دیکھ کر تو وہ اور بھی شیر ہوگئے کہ ہم تنہا تھے ایک دفعہ میں نے گردن گھما کر اپنے پیچھے دیکھا تو ایک عبرانی ہماری طرف گھونسہ ہلا رہا تھا اور ایک بڑھیا ہماری طرف تھوک رہی تھی۔ اور دوسرے عبرانی کہہ رہے تھے کہ یہ منحوس

مصری" جتنے جلد ان کی بستی سے چلے جائیں اچھا ہے۔ میں نے شہزادے سے کہا کہ عبرانیوں کا یہ غصہ اور ہم سے نفرت خطرناک ہے۔ شہزادہ ہنس پڑا۔

" عن آ! یہ تو سب جانتے ہیں کہ عبرانیوں کو ہم سے نفرت ہے"! اس نے کہا" چنانچہ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ اُن کی نفرت کو محبت میں بدل دیں۔"

" ناممکن! سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور مادر نیل کا الٹی طرف بہنا تو ممکن ہو سکتا ہے لیکن عبرانیوں کی نفرت کو محبت میں بدلنا بلکہ اس سے کم بھی کرنا ناممکن بات ہے۔"

" بہرحال اگر میں فرعون بنا تو بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے دوں گا۔ میرے خیال میں تو اُن کا خدا سچا خدا ہے اور مصر کے تمام دیوتاؤں سے زیادہ پر قوت ہے ـــــ کیا بات ہے عن آ کہ میں عبرانیوں کے خدا سے ڈرنے لگا ہوں!"

" حیران ہوں کہ فرعونِ وقت انہیں کیوں یہاں سے چلے جانے کی اجازت نہیں دیتے!" میں نے کہا" یہ قوم مصر کی قوت میں اضافہ تو کیا کرے گی ہاں اُسے کمزور ضرور کر رہی ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ مصر نے جب بربریوں پر فوج کشی کی تھی تو بنی اسرائیل نے بربریوں سے سازباز کیا تھا۔ اس قوم کو مصر میں روکے رکھنا گویا آستین میں سانپ پالنا ہے۔ اس کے علاوہ بنی اسرائیل مصر کے زرخیز زمین خطے پر قابض ہیں اور جب تک وہ یہاں ہیں ہم اس خطے سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ خدائے مصر موسیٰ و ہارون کا مطالبہ منظور نہیں کر لیتے۔"

" دیوتا ہی جانیں کہ کیوں منظور نہیں کرتے۔ غالباً وہ اپنے والد اور میرے دادا رعمسیس کے نقشِ قدم پر چلنا پسند کرتے ہیں یا شاید یوں ہو کہ کسی دیوتا نے عبرانیوں کے معاملے میں خدائے مصر کا دل سخت کر دیا ہو۔ لیکن وجہ کچھ بھی ہو عن آ وہ عبرانیوں کو مصر سے نہ جانے دیں گے اور میں ڈرتا ہوں کہ اُن کی یہ ضد

مصر پر تباہی لے آئے گی ـــــ عن آ مجھے مصر کا انجام اچھا نظر نہیں آتا ـــــ معلوم ہوتا ہے دیوتاؤں نے یا پھر عبرانیوں کے خدا نے فرعون پر ایک خاص قسم کی دیوانگی طاری کر دی ہے۔"

"تو ظاہر ہوا کہ کاہن، مہنت، امراء اور خود آمن میس پر بھی ایسی ہی دیوانگی طاری ہو گئی ہے۔"

"جو فرعون کرے گا وہی دوسرے بھی کریں گے ـــــ یہ دیکھو عبرانیوں کی عبادت گاہ۔ آؤ۔ اندر چلیں۔"

ہم رتھ سے اُترے اور عبرانیوں کے معبد کی طرف چلے۔ صدر دروازے سے گزر کر ہم بیرونی دالان میں پہنچے۔ آج چونکہ ہفتے کا آخری دن تھا، جو عبرانیوں کے نزدیک مقدس اور عبادت کا دن ہے۔ اس لئے معبد کا دالان اور صحن عبرانی عورتوں اور مردوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وہ لوگ بظاہر ہماری طرف متوجہ نہ ہوئے۔ ان لوگوں کے بیچ میں سے گزرتے ہوئے ہم دوسرے اور یہ نسبتاً نیچے دروازے کے سامنے پہنچے اور اس میں سے گزرے تو ایک کمرے میں کھڑے تھے جس کی چھت کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں کی تھی۔ اس کمرے میں بھی بہت سے لوگ بیٹھے تھے جو ہمیں دیکھتے ہی آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے۔ یہ لوگ اس ربی کی تقریر سُن رہے تھے جو سفید کپڑے پہنے تھا اور سر پر عجیب طرح کی چوگوشی ٹوپی رکھے تھا یہ وہی ربی تھا جو کل شہزادے کے پاس آیا تھا۔ ہمیں دیکھتے ہی اس نے اپنی تقریر ختم کی اور جلدی جلدی چند دعائیہ فقرے کہہ کر ہمارے استقبال کو آگے بڑھا۔ میں سیتی کے پیچھے کھڑا تھا کہ عبرانیوں کا کوئی بھروسا نہیں۔ مبادا پشت کی طرف سے حملہ کر دیں۔ ربی نے بے حد نیچی آواز میں، اتنی نیچی آواز میں کہ میں اس کا ایک لفظ بھی نہ سن سکا، شہزادے سے کچھ کہا اور اس

کا ہاتھ پکڑ کے اس چبوترے کی طرف لے چلا جس پر پردے پڑے ہوئے تھے اور پردوں کے پیچھے قربان گاہ تھی۔ پردے تک پہنچنے کے لئے اینٹوں کی سیڑھیاں بنائی گئی تھی۔ ایک تو کمرہ نیم تاریک تھا اور پھر شہزادہ شاید کسی خیال میں گم تھا چنانچہ اسے سیڑھیوں کا خیال نہ رہا۔ اس نے ٹھوکر کھائی، وہ آگے کی طرف جھکا اور گرنے سے بچنے کے لئے وہ پردہ پکڑ لیا جو قربان گاہ پر لٹک رہا تھا۔ پردہ ٹوٹ کر گر پڑا اور اس کے پیچھے قربان گاہ نظر آنے لگی جس پر عود وعنبر جل رہا تھا۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہ دیکھ سکا۔ کیونکہ دوسرے ہی لمحے شور بلند ہوا اور کمرے کی نیم تاریکی میں عبرانیوں کی تلواریں بجلی کی طرح چمک گئیں۔

"اس مصری نے قربان گاہ کی بے حرمتی کی ہے!" ایک شخص چلایا

"باہر گھسیٹ لاؤ اسے اور قتل کردو" دوسرا بولا

"دوستو" سبتی نے کہا۔ "اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو اتفاقاً ہوئی ہے۔ میں نے قصداً ایسا نہیں کیا۔ اگر بے حرمتی کا ...."

وہ فقرہ پورا نہ کر سکا کیونکہ اس عرصے میں عبرانی اس پر بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ مجھ پر، کیونکہ اس اثنا میں میں شہزادے اور عبرانیوں کے درمیان حائل ہو گیا تھا پل پڑے۔ وہ میرا جبہ پکڑ چکے تھے اور میرا ہاتھ تلوار کے دستے پر پہنچ گیا تھا کہ ربی نے کہا۔

"اے بنی اسرائیل یہ تم کیا کر رہے ہو؟ کیا تم فرعون کے قہر و غضب کو دعوت دینا چاہتے ہو؟"

عبرانی جہاں کھڑے تھے وہیں کھڑے رہ گئے لیکن فوراً ہی کسی نے کہا۔

"ہم فرعون سے نہیں ڈرتے یہوواہ ہمارا محافظ ہے۔ دیکھتے کیا ہو۔ اس مصری کتے کو باہر لے جا کر قتل کر دو۔"

وہ پھر آگے بڑھے۔ لیکن فوراً ہی کسی شخص نے، اور یہ میراپی کے چچا جابز کے علاوہ اور کوئی نہ تھا، چیخ کر کہا :۔

"رُک جاؤ۔ اے قوم اسرائیل سنبھل جاؤ۔ مبادا غصے میں تم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو جائے اور پھر خدا کا قہر تم پر نازل ہو۔ اگر شہزادے نے قصداً قربان گاہ کی بے حرمتی کی ہے تو خود خدا اسے اس کی سزا دے گا۔ خدا کے معاملے میں دخل دینے والے ہم ہوتے کون ہیں؟ پیچھے ہٹ جاؤ اور دیکھو کیا ہوتا ہے۔ اگر اس نے قصداً بے حرمتی کی ہے۔ اگر ہمارا رب اس مصری سے خفا ہے، تو وہ اسی وقت اور یہیں مردہ ہو کر گرے گا۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا، اگر شہزادہ زندہ رہا تو ہم بھی اُسے کچھ نہ کہیں گے کیونکہ یہی خدا کا فیصلہ ہو گا اور موسیٰ ذہلرودت کہتے ہیں کہ خدا بڑا ہی مہربان اور بخشنے والا ہے۔ پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں ساٹھ تک گنتی گنتا ہوں۔ اسی عرصے میں خدا اپنا فیصلہ صادر کر دے گا۔"

سب لوگ چند قدم پیچھے ہٹ گئے اور جابز رُک رُک کر گنتی کرنے لگا:۔

"ایک ــــ دو ــــ تین ــــ"

حالانکہ اس وقت میں عبرانیوں کے خدا کی قوتوں سے واقف نہ تھا تاہم مجھے اپنا دل سرد ہوتا محسوس ہوا۔ جابز گنتی کر رہا تھا اور ہر دفعہ دس تک گننے کے بعد وہ چند ثانیوں تک خاموش ہو جاتا تھا اور عجیب منظر تھا وہ۔ سیڑھیوں کے قریب سیتی سر جھکائے کھڑا تھا۔ عبرانیوں کے خدا کے فیصلے کا منتظر۔ اس کے بشرے سے ذرا بھی خوف و ہراس ظاہر نہ تھا۔ ایک اس کے قریب میں کھڑا تھا اور جانتا تھا کہ شہزادے کا جو انجام ہو گا میرا بھی ہو گا۔ ہم دونوں کے قریب رتی کھڑا تھا جس کے ہاتھ لرز رہے تھے اور آنکھیں پھیل گئی تھیں اور ہمارے سامنے جابز کھڑا گنتی کر رہا تھا۔ آہستہ آہستہ رُک رُک

کرا در اس کے پیچھے عبرانیوں کا گروہ منتظر تھا کہ شہزادہ اب مردہ ہو کر گرا کہ اب گرا

جابز گنتا رہا ـــــ تیس ـــــ چالیس ـــــ پچاس ـــــ

اور پھر اس نے اونچی آواز میں کہا ـــــ ساٹھ ـــــ اور خاموش ہو گیا

ہر شخص کی نظر سیلتی پر جمی ہوئی تھی۔ وہ چند ثانیوں تک خاموش کھڑا رہا

اور پھر ربی کی طرف گھوم کر بولا :۔

" میرے بزرگ! کیا میرا امتحان ہو چکا؟ اگر ہو چکا ہو تو میں کچھ نذرانہ

پیش کروں کیونکہ اسی لئے میں یہاں آیا تھا "

" ہمارا رب فیصلہ کر چکا۔ بلا شبہ وہ بڑا ہی رحیم، مہربان اور بہتر

انصاف کرنے والا ہے" جابز نے کہا "اے قوم اسرائیل اپنے رب کے فیصلے کو

قبول کرو "

اور وہ لوگ خاموشی سے چلے گئے۔ میں نے بتائی ہوئی جگہ پر نذرانہ

رکھا جو معمولی نہ تھا۔ اور اس کے بعد ہم بھی باہر آ گئے۔

" تمہارا خدا بڑا ہی غضبناک معلوم ہوتا ہے " شہزادے نے ربی سے کہا

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں حضور۔ بہر حال یہ تو آپ بھی تسلیم کرینگے کہ

وہ غفور رحیم ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ حالانکہ آپ سے اتفاقاً بے حرمتی ہو گئی

تھی، اس وقت زندہ نہ ہوتے۔ جیسا کہ ہمارے پیغمبر کہتے ہیں بے شک سچ ہے

یعنی یہ کہ ہمارا رب بہتر انصاف کرنے اور درگزر کرنے والا ہے "

" تو تمہارا خدا جب چاہے اور جسے چاہے مار ڈال سکتا ہے؟ "

" بے شک۔ وہی مارتا اور وہی جلاتا ہے۔ وہ شاہوں کا شاہ اور دونوں

جہاں کا پروردگار ہے اور بڑی قدرتوں والا ہے۔ شہزادے! وہ وقت دور

نہیں جب پورا مصر یہودا کی قدرتوں کا تماشہ دیکھ لے گا۔ ایسا ہمارے پیغمبر

کہتے ہیں اور پیغمبر جھوٹ نہیں بولتے۔ بدقسمت ہے وہ قوم اور بدبخت ہیں وہ لوگ جو خدا کے قہر و غضب کو دعوت دیتے ہیں۔ ایسی قوموں پر پہلے بھی خدا کا عذاب نازل ہوا ہے اور اب بھی ہوگا۔ نوح کی قوم پر پانی کا عذاب آیا اور عاد و ثمود پر لرزہ دینے والی چیخ نازل ہوئی اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ ان قوموں کے انجام سے جو قوم سبق نہ لے وہ تباہ ہوگی۔ اے شہزادے پچھلے عذابوں میں خدا کی نشانیاں پوشیدہ ہیں۔ انہیں سمجھو اور عبرت پکڑو"

سبنتی چند ثانیوں تک خاموش رہا اور پھر کہا:۔

"ہمارے کاہن بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مصر کے دیوتا ہی ان لوگوں پر جو انہیں چھوڑ کر کسی دوسرے خدا کی پرستش کرتے ہیں، عذاب نازل کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ بہرحال میں نہیں جانتا کہ تم سچے ہو یا ہمارے کاہن تاہم اتنا ضرور کہوں گا کہ تمہارا خدا اپنی چہیتی قوم بنی اسرائیل سے زیادہ رحیم ہے۔ اور انصاف والا ہے۔ کیونکہ اس نے مجھے بخش دیا۔ لیکن بنی اسرائیل یہ جانتے ہوئے بھی کہ اتفاقاً مجھ سے قربان گاہ کی بے حرمتی ہوگئی، مجھے قتل کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اگر میں پھر کبھی تمہارے معبد میں آیا تو اس وقت میرے ساتھ مسلح سپاہی ہوں گے کہ تلوار کا جواب تلوار ہی سے دیا جا سکے ——"

ہم رتھ کے قریب پہنچے تو جابز کو وہیں کھڑے ہوئے پایا۔ وہی جابز جس نے عبرانیوں کی تلواروں سے ہمیں بچایا تھا۔

"حضور جلد از جلد یہاں سے چلے جائیں" جابز نے کہا اور عبرانیوں کے اس ہجوم کی طرف اشارہ کیا۔ جو ایک طرف کھڑا ہوا تھا اور ہر شخص ہمیں گھور رہا تھا "یہاں آپ کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ ایک اتفاق تھا تاہم اس سے تو کسی کو انکار نہیں کہ آپ نے قربان گاہ کی بے حرمتی کی ہے۔ جو

ہمارے نزدیک ناقابلِ معافی گناہ ہے۔ اس قربان گاہ کو سوائے ہمارے پیغمبروں کے کسی اور کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔"

"جابز تمہاری قوم بھی عجیب قوم ہے۔ تم اسی کو اپنا دشمن بنانا چاہتے ہو جو دوستی کا خواہاں ہے۔"

"کم سے کم مجھے تو آپ سے کوئی دشمنی نہیں۔ ہمیں آپ کی مہربانیوں کی ضرورت ہے اور ہم آپ کی دوستی چاہتے ہیں حضور قوم اسرائیل پر خفا نہ ہوں۔ ہر چند کہ ہماری قوم میں بعض لوگ حد سے زیادہ جوشیلے ہیں۔ اب آپ تشریف لے جائیے اور یہاں ایک پل بھی نہ رکیئے۔"

"شکریہ جابز" سیبتی نے جواب دیا۔ ہم رتھ میں سوار ہو گئے اور شہزادے نے رتھ چلانے والے کو اشارہ کیا۔

جابز کے خبردار کرنے کے بعد بھی سیبتی عبرانیوں کی بستی میں گھومتا رہا۔ اس نے کہا کہ اسے عبرانیوں سے کوئی خوف نہیں۔ کیونکہ جب ان کے خدا نے اُسے معاف کر دیا تو عبرانی اسے کیا نقصان پہنچا سکیں گے۔ اس نے کہا کہ وہ عبرانیوں کے متعلق مکمل معلومات حاصل کر لینا چاہتا ہے کہ خدائے مصر کے حضور ان کا مقدمہ پیش کر سکے۔ لیکن میرے خیال میں اُسے ایک ہستی کی تلاش تھی جسے وہ ارض جاشان سے رخصت ہونے سے پہلے، ایک دفعہ دیکھ لینا چاہتا تھا۔ میرا مطلب بنی اسرائیل کے چاند میرا پی سے ہے۔ لیکن وہ ہمیں کہیں نہ ملی۔

آخر کار دوپہر ہو رہی تھی کہ ہم ارض جاشان سے نکل کر اسی راستے پر ہو لیے جس راستے سے آمن مکیس اور اس کے ساتھی گئے تھے۔ ہمارے رتھ کے ساتھ دو سپاہی پیادوں کے لباس میں دوڑ رہے تھے اور ہمارے پیچھے بہت دور پر اڑتا ہوا غبار اس افسر اور اس کے دستے کا پتہ دے رہا تھا جسے میں نے ہمارے

پیچھے آنے کی ہدایت کی تھی۔

شام ہو رہی تھی کہ ہم اس تنگ درّے کے سامنے پہنچ گئے جو ارضِ جاشان کی سرحدی چٹانوں میں واقع ہے اور یہاں سیلتی رتھ سے اتر کر ایک چٹان پر چڑھنے لگا۔ دونوں سپاہیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے میں بھی شہزادے کے ساتھ ہو لیا۔ ہم چوٹی پر پہنچ گئے۔ کسی زمانے میں یہ چوٹی نوکیلی ہو گی لیکن ہواؤں اور ریت کی صدیوں کی رگڑ سے اب چپٹی ہو گئی تھی۔ چوٹی کے کنارے یوں تھے جیسے قدرتی جنگلہ ہو۔ ہم نے اس قدرتی جنگلے پر کہنیاں ٹیک کر اس راستے کی طرف دیکھا جس راستے سے ہم آئے تھے۔ دُور، بہت دور، ہرے بھرے کھیتوں کے پیچھے جاشان کی بستی نظر آ رہی تھی جس کے پیچھے سُرخ گھومتا ہوا سورج ڈھل رہا تھا۔ اور سورج ہمیں دھندلا دھندلا دکھائی دے رہا تھا۔ یوں معلوم ہوتا جیسے ہمارے اور جاشان کے بیچ میں ریت کا طوفان آیا ہوا ہے۔ حالانکہ آسمان صاف اور نیلا تھا اور اس پر طوفان کے آثار نہ تھے ۔۔۔ لیکن ہم دیکھ رہے تھے اور حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ جاشان کے سامنے بادلوں کے دو ستون زمین سے نکل کر انتہائی بلندی تک چلے گئے تھے جیسے کسی ہیکل کے عظیم الشان دروازے کے ستون ہوں۔ ایک ستون سیاہ تھا جیسے کالے سنگِ مرمر کا ہو اور دوسرا پگھلے ہوئے سونے کے رنگ کا یا جیسے آگ کا۔ اور ان ستونوں کے بیچ میں سے ایک دودھیا راستہ گزر رہا تھا جو ایک نورانی ہالے تک پہنچتا تھا اور اس ہالے کے بیچ میں سورج غروب ہو رہا تھا۔

"حضور! مصر میں کبھی ایسا آسمان اور ایسی فضا دیکھی گئی ہے؟" میں نے پوچھا

"نہیں عن آ" سیلتی نے جواب دیا

ہم بت بنے اس منظر کو دیکھتے رہے یہانتک کہ سورج غروب ہو گیا اور وہ نورانی ہالہ باقی رہ گیا جو افق پر تھا اور جس تک وہ دھیا راستہ جاتا تھا اور ہم نے دیکھا کہ اس ہالے میں عجیب عجیب تصویریں بن رہی تھیں، مندروں ہیکلوں اور محلات کی تصویریں بن اور بگڑ رہی تھیں اور شہزادے نے یوں کہا۔

"عن آ ! میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہے ! لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہوش سنبھالنے کے بعد سے لے کر آج تک میں نے ایسا خوف محسوس نہیں کیا جیسا کہ اس وقت محسوس کر رہا ہوں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ افق پر ان بنتی بگڑتی تصویروں میں کوئی اشارہ ہے کوئی پیغام ہے جسے ہم معلوم نہیں کر سکتے۔ اور پھر یہ دو ستون کیسے ہیں ؟ اگر ساحر کی ہمارے ساتھ ہوتا تو شاید وہ ہمیں ان کے متعلق کچھ بتا سکتا اور پھر وہ دودھیا راستہ کیسا ہے جو ان ستونوں کے بیچ میں سے گزر کر دیوتا جانیں کہاں جاتا ہے۔ عن آ ! میں خوف محسوس کر رہا ہوں جیسے موت کہیں قریب ہی میری تاک میں بیٹھی ہے۔"

"حضور ! میں بھی خوفزدہ ہوں ـــــ دیکھئے وہ دونوں ستون حرکت کر رہے ہیں۔ آتشی ستون آگے ہے اور اندھیرے کا پیچھے۔ اور میں دیکھ رہا ہوں ـــــ ہاں یہ نظر کا دھوکا نہیں ہے ـــــ کہ ان ستونوں کے بیچ میں بہت سے لوگ چل پھر رہے ہیں۔ ان کے چہروں کے پول چمک رہے ہیں۔ کون ہیں یہ لوگ ؟ یقیناً عبرانیوں کا خدا زمین پر اُتر آیا ہے۔"

"عبرانیوں کا خدا یا پھر کوئی دیوتا۔ کون کہہ سکتا ہے۔ چلو عن آ ! اندھیرے اترنے سے پہلے ہمیں پڑاؤ تک پہنچ جانا چاہیئے۔"

ہم چٹان پر سے اتر آئے، رتھوں میں سوار ہوئے اور دُرّے میں داخل ہو گئے درہ بے حد تنگ تھا بعض جگہ وہ چار پانچ قدم سے زیادہ چوڑا نہ تھا۔ دونوں

طرف کھڑی ہوئی چٹانوں کی درازوں میں سے خودرو جھاڑیاں اُگ آئی ہیں۔ گھوڑے دلکی چلتے ہوئے ایک موڑ مڑے اور اب راستہ ڈھلوان تھا جو نیچے اُتر رہا تھا۔ اس موڑ سے ہم ذرا آگے بڑھے ہوں گے کہ مجھے کپڑوں کی سرسراہٹ سنائی دی۔ میں نے گردن گھما کر بائیں طرف دیکھا۔ ایک عورت چٹانوں پر سے کودتی اور پتھروں کو پھلانگتی ہماری طرف بھاگی آ رہی تھی۔ رکھو بان نے بھی اُسے دیکھ کر لگامیں کھینچ لیں۔ اور دونوں سپاہیوں نے جو پیادوں کے لباس میں تھے، تلواریں بے نیام کر کے ہاتھ میں لے لیں۔ ایک منٹ سے بھی کم وقت میں وہ عورت ہمارے سامنے کھڑی تھی۔

"میراپی!" میرے اور شہزادے کے منہ سے نکلا۔

بے شک وہ میراپی ہی تھی لیکن عجیب حالت ہو رہی تھی اس کی۔ اس کے لانبے بال کھلے ہوئے تھے اور بے ترتیب تھے۔ اس کے کپڑے نوکیلے پتھروں میں الجھ الجھ کر جگہ جگہ سے پھٹ گئے تھے۔ اس کے ہونٹوں کے کونوں پر خون کے مہین مہین قطرے جمے ہوئے تھے اور وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔ اس بری طرح کہ اس کے منہ سے ایک لفظ تک نہ نکل رہا تھا۔ وہ ایک ہاتھ سے رکھو پکڑے تھی اور دوسرے ہاتھ سے درّے کی موڑ کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ آخر کار اُس کے منہ سے ایک لفظ نکلا:

"قتل ...."

"تمہارا مطلب ہے ہم لوگ تمہیں قتل کر دینا چاہتے ہیں؟" سینی نے پوچھا

"نہیں۔ نہیں۔ آپ کو ـــــ آپ کو ـــــ عبرانی ـــــ"

"رکھو موڑو" میں نے چیخ کر کہا

اور رکھو بان دونوں سپاہیوں کی مدد سے میرے حکم کی تعمیل کرنے لگا

لیکن ایک تو درہ تنگ تھا اور پھر راستہ ڈھلوان۔ چنانچہ یہ کام اتنا آسان نہ تھا جتنا کہ ہم سمجھے ہوئے تھے۔ وہ تینوں رتھ کو موڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ گھوڑے بھی اپنی سی کر رہے تھے۔ لیکن کسی طرح کامیابی نہ ہوتی تھی۔ بہرحال اس کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب رتھ تو مع گھوڑوں کے درّے میں اس طرح ترچھا کھڑا تھا کہ اس نے راستہ پوری طرح روک لیا تھا۔ ابھی تو رتھبان اور سپاہیوں کی کوششیں جاری ہی تھیں کہ "یہوواہ" کے وحشتناک نعرے سے چٹانیں لرز اٹھیں اور دوسرے ہی لمحے بہت سے عبرانی جن کے ہاتھوں میں تلواریں اور چاقو تھے، موڑ سے یوں نکل آئے جیسے چٹانوں نے انہیں اگل دیا ہو ہم بڑی افراتفری میں رتھ سے کود پڑے اور اس کی دوسری طرف کھڑے ہو گئے۔ اب رتھ ہمارے اور عبرانیوں کے درمیان حائل تھا۔

"بھاگ کر جاؤ"، میں نے رتھبان سے کہا "ہمارے پیچھے مصری فوج کا ایک دستہ آرہا ہے۔ اسے ہماری حالت کی خبر کر دو۔ دیوتاؤں کے لئے انہیں جلدی کر واپس آنا۔"

رتھبان تیر کی طرح دوڑا اور دیکھتے دیکھتے ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

"خاتون پیچھے ہٹ جاؤ" سیتی نے میراپی سے کہا "یہ کام عورتوں کا نہیں ہے۔ اور دیکھو تمہارا اشتعال انگیز لابان تمہیں تلاش کرنے آیا ہے۔"

اور شہزادے نے اپنی تلوار سے اس شخص کی طرف اشارہ کیا جو سب سے آگے بھاگتا آرہا تھا۔ بے شک وہ لابان تھا جو ان عبرانیوں کو اکسا کر ہم پر چڑھا لایا تھا۔

میراپی پیچھے ہٹ کر ایک پتھر کے پیچھے چھپ گئی۔ اس عرصے میں عبرانی

بہت قریب آ گئے تھے۔ وہ تیس یا چالیس تھے۔ ایک عبرانی نے آتے ہی گھوڑوں پر تلوار ماری۔ صیقل کی ہوئی تلوار گھوڑوں کی گردنوں کو نصف کے قریب کاٹ گئی۔ دونوں بے زبان جانور کانپ کر دائیں پہلو پر گرے اور چونکہ رتھ میں جتے ہوئے تھے۔ اس لئے رتھ بھی اُلٹ گیا۔ عبرانی رتھ پر چڑھ گئے کہ اب ہمارا خاتمہ کر دیں۔ ہمارے پاس ڈھالیں نہ تھیں۔ چنانچہ ہم نے چغے اتار کر بائیں ہاتھ پر لپیٹ لئے کہ کچھ تو بچاؤ کر سکیں اور وہاں اس تنگ درے اور جھلسی ہوئی چٹانوں کے بیچ میں تلواریں بجلی کی طرح چمک کوندنے لگیں۔

اور بڑی خوفناک جنگ تھی وہ

اگر ہم کھلے میدان میں ہوتے تو دوسرے ہی لمحے اس جنگ کا خاتمہ ہماری موت پر ہو جاتا۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا درّہ تنگ تھا اور پھر ہمارے اور عبرانیوں کے درمیان رتھ حائل تھا چنانچہ عبرانی ایک ساتھ ہم پر حملہ نہ کر سکتے تھے۔ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ، چار عبرانی ہم پر حملہ کر سکتے تھے۔ اور وہ بھی رتھ پر چڑھ کے سامنے سے —— اور ہم بھی چار تھے —— اور اس وقت میں نے دل ہی دل میں پوسرٹی کی دور اندیشی کی داد دی تھی۔ کیوں کہ ہم دونو ں یعنی میں اور سیتی، اپنے لباس کے نیچے اس کی عنایت کردہ زرہیں پہنے ہوئے تھے اور ایک حد تک محفوظ تھے۔

ایک جوشیلا عبرانی رتھ پر چڑھ کے سیتی پر کودا، سیتی نے اپنی تلوار اس کی طرف بڑھا دی۔ عبرانی تلوار پر گرا اور اُس میں چھد کر رہ گیا۔ میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو تلوار کی نوک عبرانی کی پشت سے باہر جھانک رہی تھی۔ یہ وہی مشہور ہندی تلوار تھی جو آج سیتی کی لاش کے ساتھ رکھی ہوتی ہے —— عبرانی تڑپ کر شہزادے پر اس طرح گرا کہ موخر الذکر اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور پتھروں پر چت

گرا۔ دوسرا عبرانی مجھ پر حملہ آور ہوا۔ لیکن اس کا ایک پیر رتھ کے دھرے میں اُلجھ گیا اور وہ دونو ہاتھ پھیلا کر اوندھے مُنہ گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا میں اس کا خاتمہ کر چکا تھا ــــ میں نے جلدی سے شہزادے پر سے مُردہ عبرانی کو لڑھکا دیا اور سیتی کا ہاتھ پکڑ کے اُسے اُٹھانے کا بھی مجھے موقع مل گیا۔

دونوں سپاہی بھی جان کی بازی لگائے ہوئے تھے۔ اور ان عبرانیوں کو' جو اُن پر حملہ آور ہوتے تھے' قتل کر چکے تھے یا زخمی۔ اپنے آدمیوں کو یوں قتل ہوتے دیکھ کر عبرانی جیسے دیوانے ہو گئے۔ اور دھکا پیل کرتے ہم پر یوں پل پڑے کہ ہمیں ایک دوسرے کی خبر نہ رہی ــــ تاہم میں نے دیکھا کہ ہمارا ایک سپاہی لابان کی تلوار سے مارا گیا۔ کسی نے میرے سینے پر خنجر مارا جس کے دھکے سے میں لڑکھڑا کر گرا اور دور تک لڑھکتا چلا گیا۔ ایک دوسرے عبرانی نے مجھ پر وار کیا اور اگر میں زرہ پہنے نہ ہوتا تو اس وار نے میرا خاتمہ کر ہی دیا تھا۔ ہمارے دوسرے سپاہی نے اس عبرانی کو' جو مجھے قتل کر دینا' قتل کر دیا۔ لیکن اسی وقت دو عبرانی اس پر ٹوٹ پڑے اور دوسرے ہی لمحے ہمارا وہ دوسرا سپاہی بھی مردہ پڑا تھا۔

اب صرف میں اور شہزادہ باقی رہ گئے تھے۔ ایک دیو ہیکل عبرانی نے سیتی پر حملہ کیا۔ سیتی کی تلوار اس کی کلائی پر چرکا لگا گئی۔ عبرانی کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ گئی۔ اگر وہ تلوار اُٹھانے جھکتا تو سیتی کی تلوار اس کی گردن اڑا دیتی۔ لیکن عبرانی نے ایسا نہ کیا۔ وہ حیرت انگیز پھرتی سے شہزادے سے لپٹ گیا اور وہ دونو زمین پر لڑھک گئے۔ خوشی کے ایک نعرے کے ساتھ لابان رتھ پر سے کودا اور خنجر سے شہزادے کی پیٹھ پر وار کیا خنجر آہنی زرہ پر پڑ کے اچٹ گیا۔ میں نے ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر لابان پر حملہ کر دیا۔ میری تلوار اس کے سر پر پڑی اور شاید گہرا زخم لگا گئی۔ کیونکہ میں نے اسے تیورا کر رتھ پر گرتے دیکھا۔ وہ بیہوش پڑا رہا یا پھر اُٹھا یہ دیکھنے کا مجھے موقع نہ ملا۔ کیونکہ تین عبرانی

پڑا پڑے اور اگر میں زرہ پہنے نہ ہوتا تو تین دفعہ مر چکا ہوتا۔ میں اندھا دھند تلوار
تا قدم بہ قدم پیچھے ہٹا، ایک پتھر سے ٹھوکر کھائی اور سنبھلنے کے لئے ایک دوسرے
رکا سہارا لینے پر مجبور ہو گیا۔ اور اس وقت میں نے دیکھا کہ سیتی جسے غالباً لابان
خنجر نے زخمی کر دیا تھا، زمین پر پڑا تھا۔ اور وہ دیوہیکل عبرانی اس کے سینے پر
اور اس کا گلا گھونٹ رہا تھا۔

میں نے کچھ اور بھی دیکھا ــــــــ عین اس وقت ایک عورت پتھر کے
ے سے نکلی وہ دونوں ہاتھوں سے ایک تلوار پکڑے تھی۔ تلوار کی نوک دیوہیکل
رانی کی پشت کی طرف جھکی، عبرانی تڑپا اور اس کی گرفت سیتی کے حلق پر
یلی ہو گئی۔

"غدار" ایک عبرانی چلایا اور اس عورت پر حملہ کر دیا۔ وہ زخمی ہو کر گری
اور اسی وقت جب کہ میرے خیال میں جنگ کا خاتمہ قریب تھا اور اندرونی
ٹ اور نابرٹ نوڑ حملوں سے میں بیہوش ہو رہا تھا کہ دفعتہً گھوڑوں کی ٹاپوں
ے وہ درہ گونج اٹھا اور ساتھ ہی "فرعون! فرعون!" کا نعرہ سنائی دیا۔
رار تھویان کمک لے آیا تھا۔ یکا یک ایک تلوار کی چمک سے میری آنکھیں
رہ ہو گئیں اور پھر دیوتا جانیں کیا ہوا۔ مجھے تو صرف اتنا یاد ہے کہ جب میں
وش ہو کر گر رہا تھا تو رات کی تاریکی شام کے دھندلکے پر غالب آ رہی تھی۔

آٹھواں باب

سیتی اور فرعون

خواب ہی خواب۔ خوابوں کا لامتناہی سلسلہ۔ آوازوں کے خواب، لفظ
تیرتی ہوئی شبیہوں کے خواب روشنی اور تاریکی کے خواب، سورج اور چاند کے خ
انسانوں اور دیوتاؤں کے خواب خود میرے متعلق خواب کہ کوئی مجھے کسی طر
لئے جا رہا ہے۔ شور مچاتے ہوئے لوگوں کے خواب اور پھر میرا پی ---- جیسے
مجھ پر جھکی ہوئی ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ اس کی آنکھیں یوں م
ہوتی ہیں جیسے دو ستارے آسمان کی بلندیوں پر سے مجھے دیکھ رہے ہیں ----
اور پھر مجھے ہوش آ گیا اور ساتھ ہی سخت تکلیف اور نقاہت کا احسا
پہلے تو مجھے خیال آیا کہ میں مر چکا ہوں اور اوزیرس کی دنیا میں ہوں
رفتہ رفتہ سوچنے سمجھنے کی قوتیں بیدار ہوئیں اور میں نے دیکھا کہ میں ایک نیم
تاریک کمرے میں پڑا ہوا تھا اور یہ کمرہ کچھ جانا پہچانا تھا۔ ہاں میرا کمرہ جو شہز
تانیس والے سیتی کے محل میں تھا۔ میرے بستر کے قریب وہی صندوق تھا جس
میں نے اپنے مسودات رکھے تھے۔ میں نے اپنا بایاں ہاتھ اٹھانے کی کوشش
تو نہ اٹھا سکا۔ گردن گھما کر اپنے اس ہاتھ کی طرف دیکھا۔ اس پر اسی طرح پٹیا
بندھی ہوئی تھیں جس طرح کہ ممی پر باندھی جاتی ہیں۔ ایک بار پھر مجھے خیال آیا
میں مر چکا ہوں۔ بشرطیکہ مردہ ایسی ٹیسیں اور تکلیف محسوس کرتا ہو۔ میں ن
آنکھیں بند کر لیں اور جب میں آنکھیں بند کئے پڑا تھا تو میں نے آوازیں سن

میں کی ایک آواز شاہی طبیب کی معلوم ہو رہی تھی وہ کہہ رہا تھا :۔
" گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ یہ بچ جائیں گے اگرچہ بہت دنوں تک بستر سے نہ سکیں گے۔ وہ زخم جو اُن کے سر پر آیا ہے اور جس کی وجہ سے وہ اتنے دنوں بیہوش پڑے رہے، ہر چند کہ گہرا اور خطرناک ہے لیکن دیوتاؤں کا شکر کہ کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹی نہیں ہے حالانکہ اس پر خراش ضرور آ گئی ہے۔ اگر ٹوٹ کر بھیجے میں پیوست ہو گئی ہوتی تو پھران کا بچنا ناممکن تھا۔ ہاتھ پر کا زخم مندمل ہو رہا ہے اور زرہ نے بدن کے نازک حصے کو بچا لیا ہے اگر اس حصے زخم آ جاتا تو ان کی فوری ہلاکت کا اندیشہ تھا۔"
" دیوتاؤں کا شکر ہے"۔ دوسری آواز نے کہا اور یہ آواز شہزادی یوسرٹی تھی " اگر عن آنہ ہوتا تو آج میں بیوہ بن چکی ہوتی۔ یہ عجیب بات ہے کہ جس کو میں خوابوں کی دُنیا میں بسنے والا سمجھتی تھی وہ ایسا بہادر اور وفادار ثابت ہوا کا کہنا ہے کہ عن آنے تین عبرانیوں کو قتل اور بہت سوں کو زخمی کر دیا۔"
" بے شک اس کا یہ کارنامہ قابلِ تعریف ہے۔ لیکن حضور اس کی دور اندیشی حاضر دماغی کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس نے نہ صرف سپاہیوں کو پیچھے آنے کی ہدایت کی بلکہ حواس قائم رکھ کے رتھ بان کو کمک لانے کے لئے دیا ہے۔ یہ سب کچھ صحیح لیکن حضور میرے خیال میں تو اس عبرانی لڑکی نے زادۂ مصر کی جان بچائی ہے۔ اس نے اپنی نزاکت اور فطری رحم دلی کو بھول اس عبرانی کو قتل کر دیا جو شہزادۂ مصر کا گلا گھونٹ رہا تھا۔"
" ہاں سپتی تو یوں ہی کہتا ہے۔ لیکن مجھے یقین نہیں آتا" یوسرٹی نے جواب " اور یہ بھی ناقابلِ یقین سی بات کہ عورت کمزور اور وہ بھی غیر قوم کی ایک ہیکل شخص پر جو خود اسی کی قوم کا ہو اسی طرح وار کرے کہ تلوار پشت سے

داخل ہو کر سینے میں سے نکل آتے۔ یہ ناممکن بات ہے۔ عورت فطرتاً بزدل ہوتی
"خیر یونہی سہی۔ لیکن اس سے تو حضور کو بھی انکار نہ ہوگا کہ اسی لڑکی نے شہزا
مصر کو عبرانیوں کی آمد کی اطلاع دی تھی"۔

"لوگ ایسا ہی کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت کا علم صرف دیوتاؤں کو ہے یا شاید عز
کو جو ہوش میں آنے کے بعد ہمیں بتائے گا کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ۔ طبیب! ج
جان سے اس کا علاج کرو۔ تمہیں منہ مانگا انعام ملے گا"۔

اور وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے چلے گئے۔ میں خاموش پڑا رہا۔ اور مجھے
پچھلے واقعات یاد آنے لگے۔ عبرانیوں سے جنگ اور میراپی کا بیہوش ہو کر گرنا
—— بے شک میں زندہ تھا۔

تھوڑی دیر بعد جب کہ میں بدستور آنکھیں بند کئے پڑا تھا کیونکہ وہ
تھوڑی سی روشنی بھی جو کمرے میں تھی میری آنکھوں میں چبھ رہی تھی۔ میں نے
کسی عورت کے پیروں کی چاپ سنی اور پھر سرسراہٹ کی آواز —— یہ کپڑ
کی سرسراہٹ تھی۔ چاپ میرے قریب آ کر رک گئی۔ میں نے آنکھیں کھول دیں۔
میراپی مجھ پر جھکی ہوئی تھی۔

"سلام اے بنی اسرائیل کے چاند"۔ میں نے کہا "عجیب حالت میں ہماری
ملاقات ہو رہی ہے"۔

"اوہ! تو تمہیں ہوش آ گیا" اس نے سرگوشی میں کہا۔ "خدا کا شکر ہے۔ پچھلے
تین دنوں سے تم موت و زیست کے درمیان لٹک رہے تھے اور میں تو تمہاری
زندگی سے مایوس ہو چکی تھی"۔

"خاتون! اگر تم نہ ہوتیں تو اس وقت میں اور میرے ساتھ کوئی اور کبھی
چکا ہوتا اور ہماری لاش حنوط کرنے والوں کے تختوں پر پڑی ہوتیں۔ تو معلوم ہوا کہ

تینوں ہی زندہ ہیں۔"

"کاش کہ میں زندہ نہ ہوتی" اس نے آہ بھر کے کہا

"کیوں؟"

"اس لئے عن آ کہ اب میں اپنی قوم سے باہر ہوں، میری قوم مجھ سے نفرت کر رہی ہے کیونکہ میں نے غدّاری کی ہے۔ میری قوم اور میرے درمیان عبرانی مقتولوں کا خون بہ رہا ہے ـــــ اور ـــــ میں نے ایک مصری ـــــ میرا مطلب ہے مصریوں کی خاطر خود اپنی قوم کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ میں غدّار ہوں۔ عن آ ـــــ یہوواہ کی لعنت پڑ گئی ہے مجھ پر ـــــ ایک نہ ایک دن میں مر جاؤں گی، جیسا کہ سب کو مرنا ہے اور اس کے بعد ـــــ آہ عن آ اس کے بعد کیا ہوگا؟"

"اس کے بعد تم ابدی سکون پاؤ گی اور تمہیں نیک اجر ملے گا۔ اے بنی اسرائیل کے چاند، تمہارا خدا غفور و رحیم، بخشنے والا اور بہتر انصاف کرنے والا ہے جیسا کہ تمہارے پیغمبر کہتے ہیں اور تمہیں ان کی بات کا یقین کرنا چاہیئے۔ عجیب بات ہے کہ یہ میں کہہ رہا ہوں حالانکہ تمہارے خدا سے واقف نہیں۔"

"کاش کہ میں بھی تمہاری طرح سوچ سکتی ـــــ ہش۔ خاموش۔ کوئی آ رہا ہے۔ لو یہ دوا پی لو۔ میں تمہاری خاص تیمار دار ہوں اور اس پر جتنا بھی فخر کروں کم ہے۔ کیونکہ آج مصر کے بچے بچے کی زبان پر عن آ کا نام ہے۔ پورا مصر عن آ کی تعریف کرتا اور اس سے محبت کرتا ہے۔"

"نہیں میرا پی مصر تمہاری تعریف کرتا ہے اور تمہاری عزّت کرتا ہے۔"

اور اس وقت سیتی کمرے میں داخل ہوا۔ میں نے اپنا وہ ہاتھ جو کم زخمی تھا۔ شہزادے کو سلام کرنے کیلئے اٹھایا۔ لیکن اس نے جلدی سے آگے بڑھ کے میرا ہاتھ

پکڑ لیا اور مسکرا کے کہا :۔

" جنگ کے دیوتا' منتو کے پیارے سلام ہو تم پر۔ میرا تو خیال تھا کہ میں نے ایک فاتح نگار کو اپنی خدمت میں رکھا ہے۔ لیکن دیکھو! وہ تو ایسا بہادر ہے کہ پورا مصر اس پر فخر کر رہا ہے "

اور پھر اس کی نظر میراپی پر پڑی جو چند قدم پیچھے ہٹ کر اندھیرے میں کھڑی ہو گئی تھی۔

" سلام ہو تم پر اے بنی اسرائیل کے چاند " سیتی نے کہا " میں نے عون آ کو بہادروں کا بہادر کہا ہے۔ تمہیں کیا خطاب دیں خاتون! اگر تم نہ ہوتیں تو آج ہم بھی نہ ہوتے میرا مطلب ہے بین ادمحن آ۔ نظریں نہ جھکاؤ اور جواب دو۔"

" شہزادۂ مصر " میراپی نے نیچی آواز میں کہا " میں نے ایسا کوئی بڑا کارنامہ نہیں کیا ہے کہ کسی خطاب کی مستحق ٹھہروں۔ اس سازش کی اطلاع مجھے چچا جابز نے دی تھی۔ چنانچہ میں ارض جاشان سے نکلی اور چونکہ قریب ترین راستوں سے واقف ہوں اس لئے بروقت آپ کے پاس پہنچ گئی۔ اگر میں جذبات کی رو میں نہ بہہ گئی ہوتی اور چند تانیوں تک غور کرنے کے لئے رکی ہوتی تو کبھی آپ کو اطلاع دینے کی جرأت نہ کرتی "

" چلو مان لیا کہ یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہے۔ لیکن اس واقعہ کو کیسے بھلاؤں کہ ایک عبرانی میرا گلا گھونٹ رہا تھا اور کسی کی تلوار اس کا دل چیر گئی تھی "

" وہ واقعہ مجھے قطعی یاد نہیں یا اگر یاد ہے تو یونہی سا " میراپی نے جواب دیا اور پھر یہ یاد کر کے کہ وہ ابھی ابھی مجھ سے کیا کہہ چکی ہے اس نے دانتوں میں زبان دبائی اور وہاں سے بھاگ گئی۔

" اس کے جھوٹ بھی اسی کی طرح پیارے ہیں " سیتی نے اس دروازے کی طرف

طرف دیکھتے ہوئے کہا جس سے میراپی گئی تھی۔ "عن آ غضب کی لڑکی ہے جس کا مکمل نزئین نمونہ، ہمت اور بہادری میں اپنی مثال آپ اور حاضر دماغی میں یکتا' دیکھا جائیں اس میں کوئی خاص، کوئی عیب بھی ہے یا نہیں. عن آ تم اسی کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرو. کیونکہ مجھے تو اس میں خوبیاں ہی خوبیاں نظر آتی ہیں"

"بہتر ہوگا کہ اس کے متعلق آپ ساحر" کی" سے پوچھیں جو اپنے وقت کا زبردست جادوگر ہے. وہ یقیناً اس کے دل کی وہ باتیں بھی معلوم کرلے گا جو میراپی خود اپنے آپ سے بھی چھپانا چاہتی ہے یا چھپا رہی ہے. آپ کو یاد ہوگا کہ اس نے ہمارے اس سفر کے متعلق چند پیشنگوئیاں کی تھیں ؟"

"ہاں یاد ہے اس نے کہا تھا کہ اس سفر میں میری جان کو خطرہ ہے اور اس کی یہ پیشنگوئی صحیح ثابت ہوئی. اس نے یہ بھی کہا تھا کہ میری ملاقات ایک لڑکی سے ہوگی جس سے میں محبت کرنے لگوں گا. اور اس کی یہ پیشنگوئی غلط ثابت ہوئی. کیونکہ میری ملاقات کسی ایسی لڑکی سے نہیں ہوئی. میں جانتا ہوں عن آ کہ اس وقت تم کیا سوچ رہے ہو. چونکہ میں نے میراپی کے حسن اور بہادری کی تعریف کی ہے اسی لئے تم سمجھ رہے ہو کہ میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں۔ ۔۔۔ تو تمہارا خیال غلط ہے. مجھے کسی سے محبت نہیں اور اگر کبھی ہوئی بھی تو یوسرتی سے ہوگی ۔"

"ساحر" کی" نے کہا تھا کہ ۔۔۔۔ محبت کرنے لگو گے ۔۔۔۔ چنانچہ حضور ابھی وقت ہے ۔"

"نہیں بھئی. محبت تو پہلی ہی نظر میں ہو جاتی ہے. چند سالوں بعد بس بوڑھا اور میراپی شاید موٹی اور بھدی ہو جائے گی اور کیا اس وقت میری محبت کا آغاز ہوگا ؟ ۔۔۔۔ بہرحال تم جلد تندرست ہو جاؤ کہ میں فرعون کے حضور

اپنی رپورٹ پیش کر دوں گا۔ میں خدائے مصر سے صاف صاف لفظوں میں کہہ دوں گا کہ بنی اسرائیل پر واقعی ظلم ہو رہا ہے چنانچہ وہ انہیں اپنی غلامی سے آزاد کر کے مصر سے نکل جانے دے کہ وہ اپنے پیغمبروں کے ساتھ جہاں چاہیں چلے جائیں۔"

"اور آپ کا خیال ہے کہ فرعون آپ کی بات مان لیں گے۔ حالانکہ بنی اسرائیل ولیعہد سلطنت کو قتل کرنے کی کوشش کر چکے ہیں۔"

"لیکن عن آ، خدائے مصر اور امراء اور عوام بھی میری اس درخواست سے بے شک خفا ہوں گے۔ کیونکہ اپنی ضد کے آگے انہیں کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں نہ آئے گی کہ لابان اور اس کے ساتھیوں نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تو ایسا کرنے میں وہ حق بجانب تھے۔ کیونکہ میں نے ان کی قربان گاہ کی بے حرمتی کی تھی۔ ہر چند کہ وہ ایک اتفاق تھا تاہم اس سے تو مجھے بھی انکار نہیں کہ میں ایک گناہ کا جو عبرانیوں کے نزدیک ناقابل معافی ہے۔ مرتکب ہوا تھا۔ اگر عبرانی خاموش بیٹھ رہے تھے تو میں انہیں بے حس، بزدل اور مردہ قوم سمجھ لیتا۔ بہرحال عبرانیوں کی حالت قابلِ رحم ہے۔ لیکن پورا مصر مارے غصے کے دیوانہ ہو رہا ہے اور ہر شخص کہہ رہا ہے کہ عبرانیوں کا قلع قمع کر دیا جائے۔ انسان تو انسان ان کے مویشیوں تک کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔"

"حضور! ساحر کی دوسری پیشنگوئی تو صحیح ثابت ہو یا نہ ہو لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی تیسری پیشنگوئی پوری ہونے جا رہی ہے۔ اس نے کہا تھا اگر آپ نے یہ سفر کیا تو ممکن ہے آپ کو تخت و تاج سے ہاتھ دھونے پڑیں۔"

"تخت و تاج کی خاطر میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ جو کچھ میں نے دیکھا اور محسوس کیا وہی کہوں گا۔ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ اس موضوع پر مزید بحث کرنا فضول ہے۔ جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔ تم جلد تندرست ہو جاؤ۔"

"حضور! جنگ کا فیصلہ کیا ہوا اور میں یہاں کیسے آگیا؟"

"محافظ دستے کے سپاہیوں نے بہت سے عبرانیوں کو قتل کر دیا۔ چھ عبرانی گرفتار کر لئے گئے اور دوسرے فرار ہو گئے لابان بھی فرار ہو گیا جسے تم نے زخمی کر دیا تھا وہ چھ عبرانی جو گرفتار ہوئے ہیں فرعون کے فیصلے کے منتظر ہیں۔ میں معمولی طور پر زخمی تھا اور تم جسے ہم مردہ تصور کر چکے تھے بیہوش تھے اور آج تک بے ہوش رہے ہم تمہیں ڈولی میں ڈال کر لے آئے اور اس کمرے میں تم تین دن بے ہوش پڑے رہے آج تمہیں ہوش آیا ہے۔"

"اور خاتون میراپی؟"

"ہم اُسے بھی یہاں لے آئے۔ اگر ہم چھوڑ دیتے تو اس کی قوم کے لوگ اُسے زندہ نہ چھوڑتے۔ جب فرعون کو معلوم ہوا کہ میراپی نے کیسا زبردست کارنامہ انجام دیا ہے اور کس طرح خود اپنی قوم کے ایک آدمی کو قتل کر کے میری جان بچائی ہے تو انہوں نے اُسے یہاں رہنے کے لئے ایک مکان دے دیا۔ یہ مکان باغ میں ہے۔ فرعون کے سپاہی اس کی حفاظت کر رہے ہیں اور کنیزیں خدمت۔ چنانچہ وہ محل میں جہاں چاہے آجا سکتی ہے اور وہی تمہاری تیمار دار بھی ہے۔"

اس وقت مجھے پھر نقاہت اور غنودگی محسوس ہوئی۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں اور جب دوبارہ کھولیں تو شہزادہ جا چکا تھا۔

اور کچھ دنوں تک مجھے بستر سے اُٹھنے کی اجازت نہ ملی اور اس عرصے میں میراپی اکثر میرے پاس آتی رہی وہ غمگین اور اداس معلوم ہوتی تھی۔ صرف یہی نہیں وہ بے چین بھی تھی اور غالباً اپنے ضمیر کی ملامت بھی سن رہی تھی کیونکہ اس کے خیال میں اس نے اپنی قوم سے غداری کی تھی۔

"کم سے کم تمہیں لابان سے تو نجات مل ہی گئی۔" میں نے کہا

"جب تک ہم دونوں میں سے ایک بھی زندہ ہے مجھے اس سے نجات نہیں مل سکتی۔" میراپی نے جواب دیا۔ "میں اس کی منگیتر ہوں اور وہ اپنے طور پر مجھ سے محبت بھی کرتا ہے۔"

"اور کیا تمہیں بھی اس سے محبت ہے؟"

میراپی کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔

"عورت کی محبت کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ آہ! عن آمین دکھی ہوں۔" اس نے کہا اور چلی گئی۔

اور اُن چھ دنوں میں دوسرے لوگ بھی آئے۔ شہزادی یوسرٹی جس نے میرا شکریہ ادا کیا اور وہ تحفہ مجھے دیا جو فرعون نے میری خدمت سے خوش ہو کر شہزادی کے ہاتھ بھجوایا تھا۔ خود یوسرٹی نے اپنی طرف سے مجھے تحائف دیئے۔ اس نے میراپی کے متعلق بہت سے سوالات پوچھے۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ اس سے حسد کرنے لگی تھی اور جب اُسے معلوم ہوا کہ میراپی ایک عبرانی کی منگیتر ہے تو اُس نے اطمینان کا سانس لیا۔

اور بوڑھا بے کن خوسو بھی آیا۔ اس نے شہزادے اور عبرانیوں کے متعلق عموماً اور میراپی کے متعلق خصوصاً کئی سوالات پوچھے۔ میں نے اس کے ہر سوال کا مناسب و موزوں جواب دیا۔

"یہی وہ لڑکی ہے جس کے متعلق ساحر کی نے کہا تھا" بے کن خوسو بولا "یہی وہ لڑکی ہے جو شہزادے کے لئے مسرتیں بھی لائی ہے اور غم بھی۔"

"یہ کیسے ممکن ہے! شہزادے نے نہ تو اس سے شادی کی ہے اور نہ ہی اُسے حرم میں داخل کیا ہے اور شاید کرنا چاہتے بھی نہیں؟"

"چاہتے ہوں یا نہ چاہتے ہوں۔ ایک نہ ایک دن یہ ہو کر رہے گا۔ محض شہزادے کی خاطر اس نے اپنی قوم کے ایک شخص کی جان لی۔ اس نے دو دفعہ شہزادے کی جان

بچا ئی۔ پہلی دفعہ سازش کی اطلاع دے کر اور دوسری دفعہ ایک عبرانی کو قتل کر کے۔ تم وہیں تھے عن آ۔ کیا ایسا نہیں ہوا تھا جیسا کہ میں نے کہا؟"

"لیکن اس سے کیا ثابت ہوا؟"

"عن آ! میرا پی چاہے زبان سے اقرار نہ کرے لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ شہزادے کو چاہتی ہے۔ بشرطیکہ تمہیں نہ چاہتی ہو" اور اس نے گھور کر مجھے دیکھا۔

"وہ ایک شہزادے کو چھوڑ کر مجھے کیوں چاہنے لگی۔؟" میں نے تلخی سے کہا

"آہا!" بے کن خوسو نے قہقہہ لگا کے کہا "تو بات یہاں تک آ پہنچی ہے! میرا اندازہ غلط نہ تھا۔ عن آ! میرے دوست اب بھی وقت ہے، سنبھل جاؤ۔ چاند کو قبضے میں کر کے اپنی جھونپڑی کا چراغ بنانے کے خواب نہ دیکھو۔ مبادا اس کا آقا سورج دیوتا تمہیں جلا کر خاک کر دے ـــــ بہرحال میرا پی شہزادے کو چاہتی ہے اور جلد یا بدیر شہزادہ بھی اُسے چاہنے لگے گا۔"

"یہ کس طرح بے کن خوسو؟"

"بہت آسان ترکیب ہے۔ ایک ٹھنڈا سانس، جھکی جھکی نظر، مناسب موقع پر آنکھوں میں تیرتے ہوئے آنسو اور معاملہ طے ہو گیا سمجھو۔ لیکن میرے خیال میں یہاں یہ بات نہ ہوگی۔ کیونکہ شہزادہ دوسروں سے مختلف ہے اس لئے میرا پی کسی دوسری ترکیب سے اس کا دل جیتے گی۔ وہ ہمارے شہزادے کو یقین دلائے گی کہ اسی کی خاطر وہ بدنام ہوئی، اسی کی وجہ سے عبرانی اس سے نفرت کرنے لگے ہیں اور اسی کی وجہ سے اس کا خدا اس سے خفا ہے اور اس طرح وہ شہزادے کے رحم کے جذبات بیدار کر دے گی اور تم جانتے ہو عن آ رحم محبت کا جڑواں بھائی ہے ـــــ یا پھر یوں ہوگا کہ وہ شہزادہ کو اپنی قوم کے متعلق مشورے دے گی اور اس طرح اس کے دل میں اپنی جگہ بنائے گی۔ مختصر یہ کہ وہ کسی بھی شکل تمہارے آقا کو اپنی طرف مائل کرے گی۔ اگر

وہ ایسا کرنا نہ چاہے گی تب بھی یہ بات خود بخود ہو کر رہے گی۔ اُسے نہ تم روک سکتے ہو نہ شہزادہ اور نہ خود میرا پی؟"

"اگر ایسا ہوا بھی تو اس میں تعجب کی بات کیا ہے۔ فراعنہ زمانۂ قدیم سے ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے آئے ہیں؟"

"ٹھیک ہے عن آ! لیکن سیتی ایک ہی بیوی رکھے گا اور اس کی وہ ایک بیوی یہی عبرانی لڑکی ہو گی۔ جو مصر پر حکومت کرے گی اور خدائے مصر کو دیوتاؤں سے پھرا کر اپنے خدا کے سامنے جھکا دے گی۔ وہ خود ہمارے دیوتاؤں کی پرستش کبھی نہ کرے گی۔ عبرانی اس لڑکی سے یہی کام لیں گے یا ان کا خدا اس سے کام لے گا ——— اور ہم دیکھ ہی رہے ہیں کہ عبرانیوں کے خدا نے کچھ ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ یہ عبرانی لڑکی آج ہم میں موجود ہے۔ حالانکہ اُسے جاشان میں ہونا چاہیئے تھا۔ جہاں وہ چلچلاتی دھوپ میں اینٹیں بنایا کرتی۔"

"اور پھر کیا ہو گا اے کن خوسو؟"

"پھر؟ دیوتا جانیں پھر کیا ہو گا؟ میں ساحر نہیں ہوں۔ کم سے کم ایسا زبردست ساحر نہیں ہوں۔ تمہارے اس سوال کا جواب تو ساحر کی ہی دے سکتا ہے ——— لیکن عن آ! میں نے طویل عمر پائی ہے۔ میری ان آنکھوں نے بہتیرے انقلاب دیکھے ہیں۔ چنانچہ اپنے تجربے کی بنا پر کہتا ہوں کہ یہ سب باتیں ہو کر رہیں گی۔ ہاں اگر......"

"اگر کیا؟"

"اگر شہزادی یوسرٹ نے ہوشیاری اور دُور اندیشی سے کام لیا۔ اگر اس نے عبرانیوں یا اسی کے منگیتر کو دولت کا لالچ دے کر اس لڑکی کو قتل کرا دیا تو پھر وہ نہ ہو گا جس کا اندیشہ ہے۔ عن آ! تم شہزادے کے دوست ہو اور مصری ہو۔ چنانچہ

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ تم خود یوسرتی کے کان میں یہ بات ڈال دو؟"

"یہ کبھی نہ ہوگا" میں نے غصہ سے کہا

"میں جانتا تھا کہ تم انکار ہی کروگے۔ کیونکہ خود تم چاند کی سیمیں شعاعوں کے جال میں گرفتار ہو اور میں بھی یہ ترکیب یوسرتی کو نہ بتاؤں گا کیونکہ مجھے ہنگامے اور انقلابات پسند ہیں۔ میں کسی کی قسمت بنتے اور کسی کی بگڑتے دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں کسی کا عروج اور کسی کا زوال دیکھنا چاہتا ہوں۔ میری آنکھوں نے بہت سے انقلاب دیکھے ہیں اور اس سے پہلے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیں وہ ایک ایسا انقلاب دیکھیں گی جیسا کہ پہلا کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ عن آ! مصر میں ایک ایسا انقلاب آنے والا ہے، ایسے واقعات ہونے والے ہیں جو رہتی دُنیا تک تاریخ کے اوراق میں محفوظ رہیں گے۔ تو میں برسر اقتدار آئیں گے وہ مٹ جائیں گی نئے نئے مذاہب جنم لیں گے، موسیٰ کی طرح دوسرے پیغمبر اس دُنیا میں آئیں گے۔ لیکن مصر کے واقعات کو سب یاد رکھیں گے ان کی یاد ہمیشہ قائم رہے گی۔ اور پیغمبر ان واقعات کو یاد دلا کر اپنی امت کو درس عبرت دیں گے جس طرح کہ موسیٰ ہارون اور نمرود کے واقعات بیان کر کے اپنی قوم کو درس عبرت دیتے ہیں ——— وہ یادگار انقلاب اپنے جلو میں خون اور اندھیرے لے کر چل چکا ہے عن آ جسے تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے عن آ! اس وقت میری باتیں یاد رکھنا ——— اور جب تم ان واقعات کو تحریر کروگے تو وہ بے حد دلچسپ افسانہ ہوگا کیونکہ وہ روشنائی کے بجائے خون سے لکھا جائے گا۔ ہا ہا ہا۔ ہو ہو ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں، میں دیکھ رہا ہوں۔ میں خون کا دریا دیکھ رہا ہوں، میں اندھیرا دیکھ رہا ہوں ——— کسی کو غرق ہوتے دیکھ رہا ہوں، کچھ ہوگا۔ ہا ہا ہا۔ ہو ہو ہو۔ عبرانیوں کے خدا اور مصر کے دیوتاؤں میں جنگ چھڑ گئی ہے ——— مقابلہ سخت ہے ——— فتح کس کی ہوگی ——— ؟ ہا ہا ہا ہو ہو ہو ———

میں دیکھ رہا ہوں ـــــ بہت کچھ دیکھوں گا۔ ہا ہا ہا۔ ہو ہو ہو۔"

اور یوں دیوانوں کی طرح بڑبڑاتا اور ہنستا وہ کمرے سے چلا گیا۔

اور سینتی تو روز میرے پاس آتا تھا اور ابھی میں بستر پر ہی پڑا تھا کہ وہ اپنی رپورٹ لکھوانے لگا۔ کیونکہ اس نے کہا تھا، وہ یہ رپورٹ کسی دوسرے وقائع نگار سے لکھوانا نہ چاہتا تھا۔ اس رپورٹ میں ایک بات خصوصیت سے کہی گئی تھی یعنی یہ کہ اب عبرانیوں کو آزاد کر دیا جائے اور ان کے پیغمبروں کا مطالبہ منظور کر کے انہیں مصر سے چلے جانے دیا جائے۔ اب رہا عبرانیوں کے اس حملے کا سوال جو انہوں نے اس درّے میں کیا تھا تو اس کے متعلق رپورٹ میں سینتی نے یوں لکھوایا کہ یہ چند جوشیلے نوجوانوں کا کام تھا جن کے خیال میں سینتی نے ان کی قربان گاہ کی بے حرمتی کی تھی۔ چنانچہ اُن کی اس غلطی کی سزا پوری قوم کو دینا سراسر ناانصافی بلکہ ظلم ہے۔ رپورٹ کے آخری الفاظ یہ تھے:-

"خدائے مصر کو یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ عبرانیوں کے خدا اور مصریوں کے دیوتاؤں کی عملداری ایک ہی مملکت میں نہیں چل سکتی۔ جس طرح کہ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں۔ اگر عبرانیوں کو مصر سے نہ جانے دیا تو پھر خدا اور دیوتاؤں کی جنگ ہوگی اور اس جنگ میں فانی انسان پس کر رہ جائیں گے۔ چنانچہ اے فرعون! میری درخواست ہے کہ عبرانیوں کو غلامی سے آزاد کر دیا جائے اور انہیں ان کے پیغمبروں کی راہبری میں اس طرف نکل جانے دیا جائے جس طرف کہ وہ جانا چاہتے ہیں۔"

چھ دنوں بعد مجھے بستر سے اُٹھنے کی اجازت ملی اور میری نقاہت بھی دور ہوگئی تو میں نے اس رپورٹ کا مسودہ نئے سرے سے اور خوشخط لکھا اور اس

کے متعلق کسی کو کچھ نہ بتایا۔ حتیٰ کہ وزیر ہامان کو بھی جس نے بطور رشوت ایک کثیر رقم دینے کا وعدہ کیا۔ سیتی کو جب میری اس آزادی اور ایمانداری کی اطلاع ملی تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ "مصر میں صرف ایک وقائع نگار ایسا ہے جسے خریدا نہیں جا سکتا۔ اور وہ وقائع نگار عن آ ہے ــــ" یوسرٹی نے بھی سیتی کی رپورٹ کے متعلق پوچھا اور جب میں نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا تو غصہ نہ ہوئی۔

آخرکار رپورٹ تیار ہو گئی۔ سیتی نے اس پر مہر لگائی ۔ اور دربار کے دن یہ مسودہ اس نے خود اپنے ہاتھوں سے فرعون کے گھٹنوں پر رکھ دیا۔ آمن ملیس بھی اپنی رپورٹ لے کر حاضر ہوا اور وزیر ہامان بھی اور امرا بھی اور افسر بھی اپنی اپنی رپورٹ لے کر حاضر ہوئے ــــ اور اس کے آٹھ دن بعد کہ فرعون سب کی رپورٹیں پڑھ لے۔ سیتی کو دربار خاص میں طلب کیا گیا۔ جہاں شاہی خاندان کے تمام افراد اور خاص خاص امرا بھی بلائے گئے مجھے بھی طلب کیا گیا کیونکہ حبا شان کے سفر میں شہزادے کے رتھ کا ساتھی تھا اور ہر واقعہ کا عینی شاہد۔

اور مقررہ دن سیتی اپنی بیوی یوسرٹی کے ساتھ اس سنہرے رتھ میں سوار ہوا جو فرعون نے انہیں لانے کے لئے بھیجا تھا۔ اور جس میں نہایت اعلیٰ نسل کے گھوڑے جتے ہوئے تھے میں دوسرے رتھ میں تھا اور میرے رتھ میں بوڑھا بےکن خوسو بھی تھا ۔ اور اس طرح ہم فرعون کے دربار کی طرف چلے۔ راستے کے دونوں

کناروں پر لوگ کھڑے ہوئے تھے جو ہمیں دیکھتے ہی خوشی کے نعرے لگانے لگے۔

"دیکھو!" بے کن خوسو نے کہا۔ "مصر اپنے بہادر شہزادے کا استقبال کر رہا ہے اور مصری خوش ہیں کہ ان کا شہزادہ خوابوں کی دنیا میں نہیں بستا۔ بلکہ وہ مردِ میدان ہے اور بہادر ہے۔ اگر تم بھی مشہور ہونا چاہتے ہو عن آ تو قلم چھوڑ کر تلوار پکڑ لو اور لکھنا چھوڑ کر لوگوں کے گلے کاٹنے شروع کر دو۔"

"عجیب واہیات اور ذلیل خیالات ہیں تمہارے۔"

"یونہی سہی عن آ تا ہم اگر تم کبھی عروج پاؤ تو میرا یہ مشورہ یاد رکھنا اور اس پر عمل کرنا اگر نہ کیا تو بھکاری مروگے اور اس وقت میں تمہاری قبر پہ آؤں گا اور قہقہہ لگا کر کہوں گا کہ یہاں سو رہا ہے وہ بے وقوف وقائع نگار جس سے مجھے بڑی توقعات تھیں جیسی کہ تمہارے آقا سیتی سے ہیں۔"

"اور میں سمجھتا ہوں کہ سیتی کے متعلق تمہاری توقعات پوری ہوں گی۔"

"بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ حیران ہوں کہ نیل کی آئندہ طغیانی کے وقت کون اس کے ساتھ رتھ میں سوار ہو گا! شاید اس وقت تک ہمارا یہ شہزادہ فرعون کے سنہری رتھ کو چھکڑے میں تبدیل کر چکا ہو گا جسے شاید تم ہانک رہے ہو گے اور شہزادہ تم سے ستاروں یا شاید چاند کے متعلق گفتگو کر رہا ہو گا۔ بہر حال تم دونوں خوش ہو گے اور چاند کی دیوی کے پرستار۔ ہا ہا ہا۔ ہو ہو ہو۔ لو آ گئے

رعون کے قصر تک۔ اے خاتونِ ماہ کے پجاری ذرا سہارا دو کہ میں
نیچے اتر دوں"
اور ہم قصر میں داخل ہوئے اور دربار کے بڑے کمرے کو عبور
کرکے اس کے عقب والے چھوٹے کمرے میں پہنچے جہاں فرعون صندل
کی لکڑی کی کرسی میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت وہ درباری لباس
میں نہ تھا اس کے بشرے سے الجھن اور بے چینی کے آثار ہویدا
تھے اور وہ پہلے سے کچھ زیادہ ہی بوڑھا معلوم ہوتا تھا۔ ہم نے
اسے سلام کیا لیکن وہ ہماری طرف متوجہ نہ ہوا۔ جب سب لوگ
آگئے اور کمرے کے دروازے بند کر دئے گئے تو فرعون نے
یوں کہا۔
"سینی ہم نے تمہاری رپورٹ پڑھی اور آمن میس تمہاری
بھی اور اے امرا تمہاری بھی کہ تم جاشان کے سفر میں ولیعہد
کے ساتھ تھے۔ اس سے پہلے کہ ہم کچھ کہیں ہم وقائع نگار عن آسے
جو عبرانیوں کے حملے کے وقت ولیعہد کے ساتھ تھا پوری تفصیل
سننا چاہتے ہیں"
چنانچہ میں چند قدم آگے بڑھ کے مودب کھڑا ہو گیا۔ اور
عبرانیوں کے حملے اور جنگ کی پوری تفصیل سنادی اور حتی الامکان
خود اپنا ذکر نہ کیا۔ جب میں خاموش ہوا تو فرعون نے کہا۔
" وہ شخص جو نصف حقیقت بیان کرتا ہے وہ کبھی کبھی کسی
جھوٹے سے زیادہ احمق ثابت ہوتا ہے عن آ! جب عبرانیوں نے
حملہ کیا تھا اور شہزادے کی زندگی خطرے میں تھی تو کیا تم خاموش

کھڑے دیکھ رہے تھے؟ تم بتاؤ سینی تمہارے اس وقائع نگار نے اپنی وفاداری یا نمک حرامی کا کیا ثبوت دیا؟"

اور سینی نے میری تعریف کچھ ایسے لفظوں میں اور ایسے جوش سے کی کہ میرا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ میں نے ہی سینی کے غصہ کی پروا نہ کرتے ہوئے نہ صرف دو سپاہیوں کو پیادوں کے بھیس میں رتھ کے ساتھ لیا بلکہ ایک دستے کو بھی خفیہ طور سے ہمارے پیچھے آنے کی ہدایت کر دی اور یہ کہ عین وقت پر میں نے رتھ بان کو ان کی طرف دوڑایا۔

"ولیعہد نے جو کچھ کہا وہ سچ ہے۔" فرعون نے کہا "کیونکہ دوسرے لوگ بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ وقائع نگار ہم تم سے خوش ہیں۔ اگر تم نہ ہوتے تو ہمارا بیٹا آج حنوط کرنے والوں کے تختے پر مردہ پڑا ہوتا اور اپنی حماقت سے وہ اسی کا مستحق تھا۔ ہمارے قریب آؤ۔"

میں آگے بڑھا اور خدائے مصر کے سامنے گھٹنوں کے بل جھک گیا۔ فرعون نے سونے کی مالا اپنی گردن میں سے اتار کر میری گردن میں ڈال دی اور کہا۔

"عن آ! ہم تمہیں رکنِ مجلس نامزد کرتے اور خلیلِ فرعون کا خطاب تمہیں اپنی قبر کے کتبے اور مقبرے کی دیواروں پر کندہ کرنے کی اجازت ہے۔ وقائع نگار ہمارا یہ حکم تحریر کر لیں۔ اے رکنِ مجلس اور خلیلِ فرعون اٹھو اور اپنی جگہ پر بیٹھو۔"

میں اٹھا اور جب سینی کے قریب پہنچا تو اس نے سرگوشی میں کہا۔

"مبارک ہو دوست! لیکن خلیل فرعون بن جانے کے بعد مجھے نہ چھوڑ دینا۔"

اور پھر فرعون نے اس دستے کے افسر اور سپاہیوں کو انعام دیا جو میری ہدایت کے مطابق ہمارے رتھ کے پیچھے پیچھے آئے تھے۔ پھر ان سپاہیوں کی بیواؤں کے نام وظیفہ جاری کرنے کا حکم دیا جنہیں میں نے پیادوں کے بھیس میں رتھ کے ساتھ لیا تھا اور جو وہاں درے میں مارے گئے تھے اور پھر فرعون نے کہا کہ حاجب دربار اور افسر اب رخصت ہو جائیں۔ میں بھی جانے کے لئے پلٹا تو لیکن خوسو نے مجھے روکتے ہوئے کہا کہ اب مجھے یہیں ٹھہرنا چاہیئے۔ کیونکہ اب میں رکنِ مجلس ہوں۔

"سیتی" فرعون نے نیچی آواز میں رکتے رکتے کہا" جو کچھ سنتے آئے ہیں اس کے پیش نظر ہمیں تمہاری رپورٹ عجیب معلوم ہوئی صرف یہی نہیں بلکہ تم ہمیں جو مشورہ دے رہے ہو وہ آمن میس اور امرا اور افسروں کے مشوروں سے مختلف ہے۔ تم چاہتے ہو کہ ہم عبرانیوں کے پیغمبروں کا مطالبہ منظور کر لیں۔ حالانکہ بنی اسرائیل مصر میں رہ کر دولت مند اور سرکش ہو گئے ہیں۔ سیتی ہم تمہارا یہ مشورہ قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ بلکہ ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ بہت جلد ایک پوری فوج ارضِ جاشان کی طرف بھیجی جائے۔ جو قبر میں پیر لٹکائے ہوئے بوڑھوں سے لے کر ماں کی چھاتی سے چمٹے ہوئے بچے تک کو قتل کر دے۔"

"میں نے سنا خدائے مصر" سیتی نے بڑے سکون سے کہا۔

"یہ ہے ہمارا فیصلہ" فرعون نے کہا۔ "اور یہی ہم آمن میس اور اہرام اور افسروں کا مشورہ اور یہی پورا مصر بھی چاہتا ہے۔ کیونکہ عبرانیوں نے ولیعہد کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن سیتی! زمانۂ قدیم سے یہ رسم چلی آ رہی ہے کہ فرعون کبھی کسی فیصلہ کو جامۂ عملی پہنانے سے پہلے اس شہزادے کی منظوری حاصل کرتا ہے جو تاج و تخت کا وارث ہوتا ہے تو اے میرے بیٹے کیا تمہیں ہمارا فیصلہ منظور ہے؟"

"نہیں خدائے مصر میں ایسے ظالمانہ کام کی منظوری نہیں دے سکتا۔ یہ واقعی ظلم ہے کہ چند جوشیلے نوجوانوں کی غلطی کے عوض پوری قوم موت کے گھاٹ اتار دی جائے۔"

اور سیتی کے اس جواب نے فرعون کو آگ بگولا کر دیا۔ چند ثانیوں تک وہ خاموش بیٹھا رہا اور پھر اپنے غصہ پر حتی الامکان قابو پا کر بولا۔

"بہت اچھا تمہاری خاطر ہم ان کی سزا میں تخفیف کرتے ہیں تو کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ عبرانیوں کی قوت توڑ دی جائے ان لوگوں کو جو مضبوط اور نوجوان ہیں مزدوری کرنے کے لئے مصر کے دور افتادہ خطوں میں بھیج دیں اور بوڑھے اور عورتیں اور بچے امرا میں تقسیم کر دئے جائیں کہ وہ غلام بن کر رہیں؟"

"مجھے یہ بھی منظور نہیں۔ میرا مشورہ اس مسودے میں تحریر ہے اور میں اسی کو منظور کر سکتا ہوں۔"

"اگر میرے بعد تم فرعون بنے تو بتاؤ بیٹے تم عبرانیوں کے ساتھ کیا سلوک کروگے؟"

" وہی جس کا مشورہ میں آپ کو دے رہا ہوں۔ یعنی عبرانیوں کو مصر سے نکل جانے دوں گا۔"

سیتی کا یہ جواب سن کر وہ لوگ جو وہاں موجود تھے آپس میں حیرت سے سرگوشیاں کرنے لگے اور فرعون منفتاح غصہ سے کانپتا ہوا اٹھا اور اپنا گریبان چاک کر کے نہایت بھیانک آواز میں چیخا۔

" سنا تم نے؟ اے مصر کے دیوتاؤ سنا تم نے؟ یہ میرا بیٹا بول رہا ہے۔ دیکھو! یہ میرا بیٹا ہے جو تمہاری گردنوں کو ایک دن دیکھے خدا کی ایڑی تلے کچل دینا چاہتا ہے —— سنو اے دیوتاؤ —— سنو اے امرا —— سنو اے شاہی خاندان کے افراد —— سنو اور گواہ رہو کہ میں خدائے مصر اپنے اختیارات سے کام لے کر اپنے اس ناخلف بیٹے کو تا . . . . "

وہ اپنا فقرہ پورا نہ کر سکا کیونکہ عین اس وقت یوسرٹی سنے جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی، دوڑ کر فرعون کی گردن میں باہیں ڈال دیں اور اس کے کان میں دیر تک کچھ کہتی رہی۔ فرعون خاموشی سے سنتا رہا اور پھر بیٹھ گیا۔ چند ثانیوں کے بعد اس نے یوں کہا۔

" ہماری بیٹی کا مشورہ قابل قبول ہے کہ ایسے اہم معاملے میں عجلت اچھی نہیں۔ ممکن ہے کہ شہزادی کے سمجھانے اور خود اس معاملے پر غور کرنے کے بعد سیتی اپنے وہ الفاظ واپس لے لے جو اس نے ابھی ابھی کہے ہیں۔ سیتی! ہم تمہیں دو دن کی مہلت دیتے ہیں تیسرے دن تم اسی وقت یہاں حاضر ہوگے۔ اے امرائے سلطنت! آج یہاں تمہارے کانوں نے جو سنا اس کا ایک لفظ بھی کسی کے سامنے تمہاری زبان سے ادا نہ ہو

ورنہ تمہارے وہ کان جس سے تم سنتے ہو اور وہ زبان جس سے تم کہتے ہو تمہارے پاس نہ رہے گی۔" ـ

فرعون اٹھا جس کا مطلب یہ تھا کہ دربار برخواست کیا جاتا ہے لیکن اسی وقت وزیر ہامان آگے بڑھا اور اس نے پوچھا۔

"خدائے مصر! عبرانی قیدیوں کے متعلق کیا حکم ہے؟"

"ان کا جرم ثابت ہو چکا ہے۔ چنانچہ انہیں گرم آہنی سلاخوں سے داغا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائیں اگر ان کے بیوی بچے ہیں تو وہ گرفتار کر کے غلاموں کی طرح فروخت کر دیے جائیں۔"

"خدائے مصر کے حکم کی تعمیل کی جائے گی۔" وزیر ہامان نے سر جھکا کر کہا۔

نواں باب

دیوتا آمن کی تباہی

اسی شام میں اپنے کمرے میں بے چین اور پریشان بیٹھا تھا۔ اور یوں ظاہر کر رہا تھا جیسے کچھ لکھ رہا ہوں۔ حالانکہ کچھ بھی لکھنے کے قابل نہ تھا۔ دماغ کچھ اور ہی سوچ رہا تھا اور تصور عجیب عجیب تصویریں دکھا رہا تھا۔ مجھے یقین ہو چلا تھا کہ میرے آقا کی قسمت بگڑنے والی ہے اور ساحرہ کی پیشگوئی سچ ثابت ہونے والی ہے۔ سیتی کا زوال قریب نظر آ رہا تھا۔ اور اسے روکنے کی کوئی ترکیب نہ تھی۔ میں انہی خیالات میں غلطاں و پیچاں تھا کہ بوڑھے حاجب پمبا سانے دروازہ کھول کر اور مجھے اپنے نئے خطابات سے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "عبرانی خاتون میراپی مجھ سے ملنا چاہتی ہے۔"

دوسرے ہی لمحے میراپی میرے سامنے کھڑی تھی۔

"عن آ!" اس نے کہا "ابھی ابھی چچا جان میرے پاس آئے تھے۔ بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ بھیجے گئے تھے وہ ایک پیغام لے کر آئے تھے۔"

وہ خاموش ہو گئی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"غالباً لابان نے کوئی پیغام بھیجا ہوگا"
"نہیں لابان فرار ہوگیا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے لوگ چچا جابیز کی جان کے بھی درپے تھے کہ وہ ایک غدار لڑکی کے چچا ہیں۔ لیکن وہ یہ پیغام مجھ تک پہنچانے کا وعدہ کرکے اپنی جان بچا سکے ہیں"
"کیا پیغام ہے؟"
"یہی کہ اگر میں اپنی غداری کا داغ دھونا، زندہ رہنا اور خدا کے غضب سے بچنا چاہتی ہوں تو........ مجھے...... مجھے شہزادے پر ڈورے ڈالنے چاہئیں........ لیکن یہ فن نہیں جانتی"
"تاہم تمہارا مقصد پورا ہوگا" خاتون.
"عن آ! میں تمہارے ہی ذریعہ یہ کام کرسکتی ہوں کیونکہ تم ان کے رازدار اور مشیر ہو" میراپی نے کہا اور دوسری طرف منہ پھیر لیا۔
"کیا تمہارے پیغمبر بھی اس سازش میں شریک ہیں؟"
"نہیں وہ اب تک واپس نہیں آئے اور اگر آئے ہوتے تو عبرانیوں کو ایسا کرنے سے باز رکھتے عن آ! پیغمبر معصوم ہوتے ہیں اور چالاکی اور عیاری کے نام تک سے واقف نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ انسانوں سے ایسا کام لیتے ہیں۔ وہ جو کچھ کرتے ہیں خدا کے حکم سے کرتے ہیں اور خدا ان کی مدد کرتا ہے"
اسے جوش آگیا تھا اور اس عالم میں وہ بے حد حسین معلوم ہورہی تھی۔ چند ثانیوں تک خاموشی کا وقفہ رہا۔ اور پھر اس نے یوں کہا۔

"مچھا جابیز کو معلوم ہوا ہے کہ فرعون قوم بنی اسرائیل کو قتل کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔"

"یہ اُسے کس طرح معلوم ہوا؟"

"یہ تو میں نہیں جانتی، جاشان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ فرعون یہ فیصلہ کر چکا ہے اور یہ خود مجھے بھی معلوم ہے حالانکہ اس کے متعلق کسی نے مجھ سے کچھ نہیں کہا۔ جابیز کو یہ بھی معلوم ہے کہ فرعون اپنے اس فیصلے پر ولیعہد سے منظوری لئے بغیر عمل نہیں کر سکتا چنانچہ عین آئیں تمہارے پاس اس لئے آئی ہوں کہ تم میری طرف سے شہزادے سے درخواست کرو کہ وہ اس ظالمانہ کام کی منظوری نہ دیں۔"

"یہ درخواست تم خود کیوں نہیں کر لیں"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں نے کہنا شروع کیا۔

"خاتون میراپی کیا درخواست کرنا چاہتی ہیں"۔ شہزادے نے خفیہ دروازے سے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں بردی کاغذ کا پلندہ تھا۔ "میراپی جو کچھ کہنا ہے بلا جھجک کہو۔"

"شہزادۂ مصر" میراپی نے کہا "آپ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ عبرانیوں کو فرعون کی تلوار سے بچا لیں۔ کیونکہ آپ کی منظوری کے بغیر وہ یہ کام نہ کر سکیں گے۔"

عین اس وقت دروازہ کھلا اور شہزادی لوسرٹی ہمارے سامنے کھڑی تھی۔

"ہیں! یہ لڑکی یہاں!" اس نے حیرت و غصہ سے کہا۔

"یہ عن آسے ملنے آئی ہیں۔ جیسا کہ میں آیا ہوں اور شاید تم بھی عن آسے ملنے آئی ہو۔ چونکہ میں یہاں آگیا اس لئے میراپی نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کی قوم کو فرعون کی تلوار سے بچا لوں۔"

"لیکن میری تم سے درخواست ہے کہ تم اس کی قوم کو تلوار کے ہی حوالے کردو۔ یہ سرکش لوگ اسی کے مستحق ہیں انہی لوگوں نے تو تمہاری جان لینے کی کوشش کی تھی۔"

"جنہوں نے یہ کوشش کی تھی انہیں سزا مل گئی۔ دو چار عبرانی اس وقت بھی گرم سلاخوں کے نیچے تڑپ رہے ہوں گے۔" سیتی نے قدرے کانپ کر کہا۔ "پوری قوم بے قصور ہے اسے کیوں سزا دی جائے؟"

"اس لئے کہ تمہارے تاج و تخت کا دارومدار اسی پر ہے۔ اگر تم اسی طرح فرعون کے فیصلوں کی مخالفت کرتے رہے تو وہ تمہیں تاج و تخت سے محروم کرکے آمن میس کو فرعون بنا دے گا۔"

"یہ میں جانتا ہوں لیکن میں ایسے ظالمانہ کام کی منظوری نہیں دے سکتا۔ میں آخر دم تک فرعون کے ایسے ظالمانہ فیصلوں کی مخالفت کروں گا تم سمجھتی ہو کہ فرعون جس ظالمانہ کام کا فیصلہ کر چکا ہے وہ بالکل مناسب ہے۔"

یوسرٹ نے حیرت سے اپنے شوہر کی طرف دیکھا۔ وہ شہزادے کو سمجھ نہ سکی تھی۔ چنانچہ حیران تھی کہ وہ ایک غلام قوم کی خاطر دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کے تاج و تخت کو ٹھکرا رہا ہے۔ چند ثانیوں کی خاموشی کے بعد اس نے جواب دیا۔

"بے شک جو کچھ فرعون کر رہا ہے مناسب ہے اسے ایسا ہی کرنا

چاہیئے۔ اور اس کے کئی سبب ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ مصر کے دیوتا ہی سچے دیوتا ہیں جن کی ہم پرستش کرتے ہیں اور جن کی خدمت ہم پر فرض ہے لیکن عبرانیوں کا خدا جھوٹا خدا ہے اور اس کے پوجنے والے مدعتی اور کافر ہیں چنانچہ ان کا قتل واجب ہے ——— ہم ان کافروں کو قتل کر کے ہی دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں"۔

"سوال تو یہی ہے بوسرٹی کہ سچا کون ہے اور کون جھوٹا۔ اگر اگر مجھے یقین ہو جائے کہ ہمارے ہی دیوتا سچے ہیں تو میں فرعون کی مخالفت نہ کروں گا ——— میں تم سے یہ نہ پوچھوں گا کہ تم مصر کے دیوتاؤں کو سچا اور عبرانیوں کے خدا کو جھوٹا کیوں سمجھتی ہو۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں تمہارا جواب کیا ہوگا۔ یا یوں کہو کہ تم کوئی اطمینان بخش جواب نہ دے سکو گی۔ چنانچہ میں اس عبرانی خاتون سے پوچھوں گا کہ کیا اس کا خدا سچا ہے اور اگر یہ اثبات میں جواب دے گی تو میں اس کا ٹھوس ثبوت چاہوں گا اور اگر اس نے اپنے خدا کے سچے اور حقیقی ہونے کا ثبوت دیدیا تو تیسرے دن میں فرعون کو وہی مشورہ دوں گا جو آج دے چکا ہوں۔ تا توتن میراپی! اب تم جواب دو اور سوچ سمجھ کر جواب دینا کہ تمہارے ہی جواب پر تمہارے لوگوں کی زندگیوں کا انحصار ہے"۔

"آہ! شہزادہ مصر آپ نے مجھے سخت آزمائش میں ڈال دیا ہے"۔ میراپی نے کہا اور پھر ہاتھ باندھ کر کمرے کی چھت میں اپنی نظریں گاڑ دیں۔ وہ شاید دعا مانگ رہی تھی کیونکہ اس کے لب ہل رہے تھے اور جب وہ یوں کھڑی تھی تو میں نے اور شاید سیتی نے بھی دیکھا

کہ اس کے چہرے پر شفق سی کھل اٹھی اور اس کی آنکھوں میں عجیب طرح کی ملکوتی چمک آگئی۔ جیسے کسی غیبی قوت نے اس کی دعاؤں کا جواب دیا ہو۔ جیسے کسی نظر نہ آنے والی ہستی نے اسے صحیح راہ دکھا دی ہو۔

"میں ایک عاجز و کمزور بندی کس طرح ثابت کردوں کہ ہمارا خدا سچا ہے! میں نہیں جانتی کہ مجھے کیا کرنا ہے اور میرا خدا کس طرح میری مدد کرے گا، کیا آپ اپنے سب سے بڑے دیوتا کو پروردگار کے مقابلے میں لانا چاہتے ہیں؟"

"بے شک! اے اسرائیلی لڑکی ہم یہی کرنا چاہتے ہیں" یوسرٹی نے کہا "ہمارا سب سے بڑا دیوتا آمن رع ہے جو سب دیوتاؤں کا باپ ہے اور بڑی قوتوں والا ہے۔ اس طرف قدیم ہیکل میں اس کا ایک عظیم الشان بت تخت پر رونق افروز ہے اسے عبرانی لڑکی! اگر تیرا خدا سچا ہے تو اس سے کہہ کہ وہ آمن کے بت کو اپنی جگہ سے زیادہ نہیں، ذرا سا ہلا دے، لیکن پہلے سوچ لے کہ آمن کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ ہاں اب بتا تو اس کے مقابلے میں کیا بت لائے گی؟"

"شہزادی صاحبہ۔ ہم نہ بت پرست ہیں اور نہ ہمارے خدا کے بت ہوتے ہیں۔ ہمارا خدا ہر جگہ ہے اور ہر دم ہے وہ ابد سے ہے اور ازل تک رہے گا۔ وہ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ ساری تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ دونوں جہاں کا پروردگار ہے ہم اس کو سجدہ کرتے اور اسی سے مدد مانگتے ہیں وہ غفور رحیم ہے۔ وہ رزاق ہے اور بڑی رحمتوں والا ہے سوائے اس کے کوئی معبود نہیں میں آپ کے دیوتا کے سامنے اپنے رب

بر لانے کی جرأت نہیں کر سکتی اور نہ ہی یہ اس کی شان ہے کہ وہ پتھر کے ایک بت کے مقابلے میں آ کر کھڑا ہو۔ البتہ میں اپنے آپ کو مصر کے سب سے بڑے دیوتا کے سامنے لے آؤں گی۔ اگر میرے رب کی مرضی ہوئی تو وہ میری مدد کرے گا۔ بلاشبہ وہ سب سے بڑا مددگار اور قدرتوں والا ہے۔"

"کیا مطلب؟" سیتی نے حیرت سے پوچھا

"میں اپنے خدا اور اس کی مدد پر بھروسا کر کے تن تنہا آمن کے ہیکل میں جاؤں گی اور اس کے بت کے سامنے کھڑے ہو کر مقابلہ چاہوں گی کہ اگر اس میں قدرت ہے تو وہ اسی وقت میری جان لے لے۔"

ہم سب چونک کر میرا پی کی صورت تکنے لگے اور دیوسرٹی نے کہا۔

"تو کہتی ہے اگر اس میں قدرت ہو! —— سنو! کیا بک رہی ہے یہ کافرہ! سیتی تم دیوتاؤں کے باپ آمن کے موروثی کاہن ہو چنانچہ اس عبرانی لڑکی کا چیلنج دیوتا کی طرف سے قبول کر لو۔"

"خاتون اگر آمن دیوتا کو تم پر رحم آگیا اور اس نے تمہاری جان نہ لی تو یہ کس طرح ثابت ہوگا کہ تمہارا خدا سچا اور بڑی قوتوں والا ہے۔ ممکن ہے وہ تمہاری مبارزت طلبی کا جواب ایک مسکراہٹ سے دے کر تمہیں معاف کر دے جس طرح کہ تمہارے خدا نے مجھے معاف کر دیا تھا" سیتی نے کہا۔

"اگر آپ کا دیوتا میرا کچھ نہ بگاڑ سکا تو اے شہزادے پھر میں اپنے

خدا کو پکاروں گی کہ وہ کوئی نشانی ظاہر کرے۔ اپنی قوتوں سے اپنے حقیقی ہونے کا ثبوت دے۔"

"لیکن اگر تمہارے خدا نے تمہاری پکار کا جواب نہ دیا تو پھر؟"

"پھر میں اپنے آپ کو آمن کے پجاریوں کے حوالے کر دوں گی کہ وہ میری اس جرأت کی مجھے سزا دیں۔"

آخر میں ہم تم پر میراپی۔ اپنے خدا پر اور اس کی قوتوں پر ایسا زبردست اعتقاد کسی کا نہیں دیکھا گیا۔ کم سے کم مصریوں کو اپنے دیوتاؤں پر ایسا اعتقاد نہیں ہے۔" سیتی نے کہا "تاہم میں تمہیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں نہیں جانتا کہ تمہارا خدا اور ہمارا دیوتا۔ تمہاری اور ہماری پکار کا جواب دے گا یا نہیں۔ لیکن یہ ضرور جانتا ہوں کہ پجاری تمہیں زندہ نہ چھوڑیں گے۔ انہیں نہ تو تم پر رحم آئے گا اور نہ تمہارے حسن پر —— نہیں میراپی! تمہیں اپنے خدا کی سچائی اپنے خون سے نہیں ثابت کرنی ہے۔"

"کیوں نہیں دیتے اجازت؟" لیوسرٹی نے پیر پٹخ کے کہا "کون ہوتی ہے یہ لڑکی تمہاری کہ تم اسے بچانا چاہتے ہو؟ تم کیوں اس لڑکی کی خاطر دیوتاؤں کا غضب مول لینا چاہتے ہو؟ اسے اپنے خدا پر اعتقاد ہے چنانچہ اس کے خدا کو اس کی مدد کرنے دو۔ اور اسے یقین ہے کہ وہ اس کی مدد کرے گا ہم بھی تو دیکھیں کہ وہ کس طرح اس کی مدد کرتا ہے۔"

"لیوسرٹی" سیتی نے کہا "تم آمن دیوتا کی پجارن اور اس کی معتقد ہو۔ تمہیں بھی اس کی قوتوں پر بھروسا ہے تو کیا تم اس عبرانی لڑکی کے

مقابلے میں اور آمن دیوتا کے بھروسے پر اپنی جان کی بازی لگانے کے لئے تیار رہو؟"

"نہ میں احمق ہوں اور نہ پاگل کہ اس عبرانی لڑکی کی طرح یہ سمجھ لوں کہ ایسا زبردست دیوتا محض میری مدد کرنے کے لئے زمین پر اتر آئے گا۔"

"مطلب یہ کہ تم تیار نہیں ہو۔ عن آ! تم بھی آمن کو پوجتے ہو بتاؤ تم کیا کہتے ہو؟"

"آمن دیوتا کے موروثی کاہن کے ہوتے ہوئے میرا کچھ کہنا سراسر گستاخی ہے۔"

سیتی مسکرایا اور اس نے یوں کہا

"چنانچہ آمن دیوتا کا موروثی کاہن یوں کہتا ہے کہ اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھاکر کسی بے گناہ کی زندگی کو خطرے میں ڈالنا گناہ ہے۔"

"حضور! مجھے اس آزمائش کی اجازت دے دیں" میرابی نے کہا "میرے دل میں ایک طرح کی خلش پیدا ہو گئی ہے۔ بنی اسرائیل مجھے عذرا اور گنہگار سمجھتے ہیں اور میں جاننا چاہتی ہوں کہ پروردگار کے نزدیک میں گنہگار رہوں یا نہیں۔ اگر ہوئی تو وہ میری مدد نہ کریگا لیکن اگر اس نے مدد کی تو مجھے اپنا کھویا ہوا سکون واپس مل جائے گا۔"

میرابی کے یہ الفاظ سن کر تیسرتی نے بھی اسے تعریفی نظروں سے دیکھا لیکن منہ سے یوں کہا۔

"اے عبرانی لڑکی! تمہاری اس ہمت وجرائت میں امید ہے کہ اس وقت بھی کوئی فرق نہ آئے گا جب تم دیوتا کے حضور قربانی پیش کرنے والے کاہن کے سپرد کردی جاؤگی"

"حضور! میں آپ کی اجازت کی منتظر ہوں" میراپی نے کہا

سیتی نے میراپی کی طرف دیکھا جو ہمارے سامنے سر جھکائے اور ہاتھ باندھے کھڑی تھی ——— اپنے خدا کی قوتوں پر ایسا زبردست اعتقاد! ——— اپنے آپ کو آزمانے کی ایسی زبردست خواہش ——— یقیناً اس کا خدا، اگر وہ واقعی ہے۔ اس کی مدد کریگا ——— اور سیتی نے یوسرٹی کی طرف دیکھا جس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی اور میں نے اور سیتی نے بھی اس مسکراہٹ کا مطلب سمجھ لیا۔ یوسرٹی کو یقین تھا کہ سیتی اس عبرانی لڑکی کو آمن کے مقابلے میں کھڑے ہونے کی اجازت نہ دے گا ——— سیتی کمرے میں ٹہلنے لگا۔ پھر چند ثانیوں تک سر جھکا کر کھڑا رہا اور آخرکار میراپی کو نہیں یوسرٹی کو مخاطب کرکے یوں کہا۔

"بہت اچھا۔ جیسی تمہاری مرضی۔ لیکن پہلے یہ سن لو یوسرٹی کہ اگر یہ لڑکی ناکام رہی اور آمن کے پجاریوں کے ہاتھوں ماری گئی تو اس کا خون تمہاری گردن پر ہوگا اور میں تمہیں کبھی معاف نہ کروں گا۔ لیکن اگر یہ کامیاب رہی تو میرے نزدیک دنیا کی سب سے زیادہ قابل احترام ہستی ہوگی۔ پھر میں اس کے مذہب کا مطالعہ کروں گا اور خود اس لڑکی کے ذریعہ اس کے خدا کو سمجھنے کی کوشش کروں گا اور اس وقت تم نے یا مصریوں نے

ہے الزام دیا تو یہ تمہاری حماقت ہوگی —— اے بنی اسرائیل
کے چاند! آمن دیوتا کے موروثی کاہن اور پیر رع کی حیثیت سے
میں تمہارا یہ چیلنج قبول کرتا ہوں —— یہ مقابلہ کل رات آمن دیوتا
کے ہیکل میں ہو گا۔ وقت تمہیں بتا دیا جائے گا۔ میں اور میرے ساتھی
چند اشخاص وہاں موجود رہیں گے کہ تمہارے ساتھ کسی طرح کی
ناانصافی نہ کی جائے —— عن آ! میرا حکم لکھ لو اور آمن کے
ہیکل کے مہنت اعلیٰ اور خادم قربان گاہ "ساحرہ" کی" کو طلب کرو
کہ انہیں بھی اس مقابلے کی خبر کر دی جائے۔ شب بخیر اے بنی
اسرائیل کے چاند!"

میرا پی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی دروازے تک پہنچی اور پھر
پلٹ کر بولی۔

"شہزادے! اس مقابلہ کا نتیجہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو میری
آپ سے التجا ہے کہ آپ میری درخواست کو فراموش نہ کریں۔
شہزادے! میری قوم مظلوم اور بے قصور ہے چنانچہ اسے فرعون
کی تلوار سے بچا لیجئے۔ ایک اور درخواست ہے اور وہ یہ کہ اب سے
لے کر ہیکل میں حاضر ہونے تک میں تنہائی چاہتی ہوں۔ نہ میں
طلب کی جاؤں اور نہ کوئی میرے پاس آئے۔ تاکہ اس عرصہ میں
میں اپنے خدا سے دعا مانگتی رہوں کہ وہ میری مدد کرے یا کم سے کم
مجھے بخشش دے۔"

وہ چلی گئی۔ یوسرتی بھی کچھ کہے بغیر چلی گئی۔

"عن آ! عن آ!! یہ میں نے کیا کر دیا؟" سیتی نے بے چینی سے کہا

"کیا دنیا میں واقعی کوئی ایسا خدا ہے؟"

"یہ تو ہمیں کل رات معلوم ہو ہی جائے گا۔" میں نے جواب دیا "بے کم میراپی تو یہی سمجھتی ہے کہ ایسا کوئی خدا ہے جو سب کو پیدا کرنے والا ہے۔ بہرحال کل ہمیں معلوم ہوگا کہ میراپی کا خدا کیسی قوتوں والا ہے ـــــ میرا خیال ہے جابیزا اسی مقابلے کا پیغام لے کر آیا تھا۔ حضور! یہ میراپی اور آمن کا نہیں بلکہ عبرانیوں کے خدا اور مصر کے خداؤں کا مقابلہ ہے۔ کل رات کو ظاہر ہو جائے گا کہ حق کیا ہے اور باطل کیا۔ حق کی فتح ہوگی اور باطل کو شکست جیسی کہ ابتدائے آفرینش سے ہوتی آئی ہے۔"

اور وہ پو پھٹنے سے پہلے کا وقت تھا۔ وہ وقت جب کہ رات نسبتاً زیادہ اندھیری اور زیادہ خاموش ہوتی ہے۔ ہم آمن کے ہیکل میں کھڑے تھے جو بہت سے چراغوں اور جھاڑ فانوس سے روشن تھا اور آج وہ ہیکل بہت زیادہ ہیبت ناک معلوم ہو رہا تھا۔ دونوں طرف موٹے موٹے سنگی ستون چلے گئے تھے جن پر چھت ٹکی ہوئی تھی اور سامنے ایک بلند چوکی پر آمن دیوتا کا بت تھا جو انسانی قد سے تین گنا بڑا تھا۔ اس کے سر پر پتھر کا تاج تھا اور تاج میں پتھر سے تراشا ہوا پر۔ دیوتا کے ایک ہاتھ میں عصا تھا، حکمرانی کی علامت اور دوسرے میں آنکس، قوت اور دوام کی علامت۔ روشنی کے دیوتا کے پر سہانے اور کرخت چہرے پر ناچ رہے تھے آمن کے

ن دیوی موت کا بُت تھا۔ جو سب چیزوں کو پیدا کرنے والی قدرت
مظہر اور پیدا کی ہوئی چیزوں کی ماں ہے اس کے سر پہ سانپ کا تاج
ا اور ہاتھ میں بل دی ہوئی صلیب جو لافانی حیات کی علامت ہے اور
ن کے بائیں طرف اس کے بیٹے دیوتا خنسو کا بت تھا۔ باز کے سر
الا چاند کا دیوتا جو اپنے سر پہ چاند کا گولا اٹھائے ہوئے ہے اس
ے بھی ایک ہاتھ میں بل دی ہوئی صلیب تھی اور دوسرے میں
ھا۔ توا یا تھا وہ ثالوث جن میں سب سے بڑا دیوتا آمن تھا
وریوں وہ تینوں بت اندھیرے کے پس منظر میں بیٹھے اپنی پتھر کی
نکھوں سے ہمیں دیکھ رہے تھے۔ پُر رعب اور پر ہیبت۔

اور ان تینوں کے سامنے ہم کھڑے تھے۔ سیتی جو کاہن کا لباس
ہنے تھا۔ اور اس کی بیوی یوسرٹی جو کاہنہ کا لباس پہنے تھی ــــ پھر
ر پھر آمن کے ہیکل کا بڑا پجاری جو بہت بوڑھا تھا اور جس کی
ڑھی ناف تک آتی تھی۔ اور پھر خادم قربان گاہ، یعنی دیوتاؤں کے
حضور قربانی پیش کرنے والا، ساحر" کی" اور بوڑھا بے کن خوسو اور
ن، دقائق نگار عن آ اور آمن دیوتا کے پجاری ــــــــ اور ان
وں کے پیچھے سے گانے کی آواز آرہی تھی۔ گمبھیر اور پر اثر۔ حالانکہ گانے
الے کہیں نظر نہ آتے تھے۔

دفعتاً اندھیرے کی چادر میں سے ایک عورت نکل کر فانوسوں
ی روشنی میں آگئی۔ وہ سفید اور ڈھیلی عبا پہنے تھی اور آمن کے
د پجاریوں کے بیچ میں سر جھکائے چل رہی تھی۔ دونوں پجاری اسے
من کے دیوتا کے سامنے لے آئے۔ انہوں نے اس کے کندھوں پر سے

عبا گھسیٹ لی اور اسے نفرت و حقارت سے دیکھتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے اور اب ہمارے سامنے سفید باریک کپڑوں میں ملبوس میراپی کھڑی تھی وہ سر پر تکونی اوڑھنی اوڑھے تھی جس کے دو اگلے سرے اس نے اپنی ٹھوڑی کے نیچے اسپن سے ٹانک رکھے تھے۔ جو اسے شہزادے نے ارض حباشان میں دی تھی اور جس پر بھنورے کی شکل کا زمرد تھا۔ میراپی نہ دائیں دیکھ رہی تھی اور نہ بائیں۔ صرف ایک دفعہ اس نے آمن کے عظیم الشان بت کی طرف دیکھا اور پھر قدرے کانپ کر گردن جھکا لی۔

"کس کے جیسی معلوم ہوتی ہے یہ لڑکی؟" بے کن خوسو نے مجھ سے پوچھا۔

"اس لاش جیسی جو حنوط کرنے کے لئے تیار کی گئی ہو۔"

بے کن خوسو نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر اس دلہن جیسی جو حجلۂ عروسی میں جانے والی ہو۔"

بے کن خوسو نے پھر نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر اس کاہنہ جیسی جو کسی زبردست راز پر سے پردہ اٹھانے والی ہو۔"

"ہاں اب ٹھیک کہا۔ بے شک آج رات وہ قدرت کے اسرار پر سے پردہ اٹھا دے گی۔ لیکن تمہارے پہلے دونوں اندازے بھی غلط نہ تھے۔ مجھے اس لڑکی کا انجام برا نظر آتا ہے۔ جو یقیناً موت ہے مجھے اس میں حیات جاودانی نظر آتی ہے جو محبت ہے مجھے اس میں عزم نظر آتا ہے جو پراسرار قوت ہے اور ایسی ہے اس لڑکی کی روح جو

زمین و آسمان پر حکمرانی کرے۔"

"لیکن وہ کہاں حکمرانی کرے گی؟ زمین پر یا آسمان پر؟"

"اس سوال کا جواب سورج طلوع ہونے سے پہلے مل جائے گا۔ خاموش. مقابلہ شروع ہونے والا ہے۔"

ہیکل کا بڑا کاہن آگے بڑھا۔ اس نے اپنے ہاتھ آمن کے بُت کی طرف بڑھا دئے۔ دوسرے پجاریوں نے اس کی تقلید کی۔ ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔ سوائے میراپی کے جو بُت کے سامنے سر جھکائے کھڑی تھی۔ اکیلی اور پُر سکون اور ہیکل کے بڑے کاہن نے یوں کہا۔

"سلام ہو تجھ پر اے باپوں کے باپ۔ سلام ہو تجھ پر اے معبود سلام ہو تجھ پر اے سب دیوتاؤں کے دیوتا۔ سلام ہو تجھ پر اے سب خداؤں سے بزرگ تر۔ سلام ہو تجھ پر اے آسمان کے دونوں کناروں کے خداوند۔ سلام ہو تجھ پر اے چمکنے والے نیکوکار۔ اے دیوتاؤں کے دیوتا۔ اے معبود۔ اس عورت کے سامنے آ۔ آ اپنے پورے جلال کے ساتھ آ۔ آ اس لڑکی کے سامنے آ۔ جو تیری قوتوں کی منکر ہے۔ اے دیوتا! یہ لڑکی ایک دوسرے ان دیکھے خدا کو پوجتی ہے اور اسے بزرگتر سمجھتی ہے۔ کیوں سمجھتی ہے نا اے لڑکی؟"

"بے شک میرا پروردگار شاہوں کا شاہ اور بڑی قوتوں والا ہے" میراپی نے جواب دیا۔

"اور یوں کہتی ہے یہ لڑکی' ناتھان عبرانی کی بیٹی میراپی' کہ اگر تو بڑا ہے اعظم ہے اور واقعی تیرا وجود ہے تو اسی جگہ اور اسی وقت تو اس کے نتھنوں میں سے سانس کھینچ لے کہ یہ مردہ ہو کر گرے اور

پھر کبھی نہ اٹھے —— کیوں لڑکی یہی کہتی ہے نا تو؟"

"ہاں، یونہی کہتی ہوں" میرا بی نے بڑے سکون اور بے خوفی سے کہا اور میری ریڑھ کی ہڈی میں ٹھنڈک کی لہر دوڑ گئی۔

اور بڑے کاہن نے پھر یوں کہا۔

"اے وقت کے رب، اے خدائے حیات، اے رب ارض و سماوات۔ اے قوتوں والے۔ اے عظیم اور اے شان والے تو ظاہر ہے۔ اپنے پورے جلال کے ساتھ ظاہر ہو اور اس منکر لڑکی کو مٹی کا ڈھیر بنا دے۔" کاہن پیچھے ہٹ گیا اور اب سیتی آگے بڑھا اور اس نے یوں کہا۔

"اے دیوتا! دیکھ یہ میں ہوں۔ تیرا سب سے بڑا اور موروثی کاہن اور تیرے اوتار کا بیٹا۔ سن اے دیوتا یہ گھڑی آزمائش اور فیصلہ کن ہے۔ اے دیوتا! یہ لڑکی تیری قوتوں کی منکر ہے اور اپنے خدا کو تجھ سے بڑھ کر سمجھتی ہے اگر تو اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا اور اس کے خدا نے بھی اس کی پکار کا جواب نہ دیا تو یہ اپنے آپ کو تیرے ہیکل کے پجاریوں کے حوالے کر دے گی۔ اے دیوتا! اگر تو بیدار نہ ہوا تو پھر شاید کبھی نہ پوجا جائے گا۔ اے دیوتا بیدار ہو —— اے جلیل ظاہر ہو اور اس لڑکی کی جان لے لے۔"

"بے حد مناسب الفاظ کہے ہیں۔" بے کن خوسو نے میرے کان میں کہا۔ "اب اگر دیوتا ناکام رہا تو عن آتم اس کے متعلق کیا خیال کرو گے؟"

"وہی جو اس دیوتا کا موروثی کاہن خیال کرے گا" میں نے

باب دیا۔ میں دل ہی دل میں ڈر رہا تھا۔ کیونکہ میرا پی کا انجام برا نظر آتا تھا۔ اور میں خود اپنے متعلق بھی متفکر و پریشان تھا۔ کیونکہ آمن دیوتا کے متعلق ابھی سے میرے دل میں شکوک وشبہات پیدا ہو رہے تھے۔

سیتی پیچھے ہٹ کر یوسرنی کے قریب جا کھڑا ہوا اور اب ساحرؔ نے آگے بڑھ کے یوں کہا۔

"اے آمن! میں تیری قربان گاہ کا خادم اور تیرا ساحر، جسے تو نے عجیب قوتیں اور علم عطا کیا ہے اور دیوی ایزیس کا خادم، تجھے پکار رہا ہوں۔ یہ جو تیرے سامنے کھڑی ہے ایک عبرانی لڑکی ہے۔ لیکن تو جانتا ہے کہ اس وقت یہ عبرانیوں کے خدا کی آواز اور اس کی تلوار ہے۔ ہاں اس وقت یہ ایک معمولی لڑکی نہیں ہے —— اے باپوں کے باپ! میری طرح تو بھی جانتا ہے کہ لڑکی اپنی مرضی سے یہاں نہیں آئی بلکہ بھیجی گئی ہے۔ ہاں یہ موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کی فرستادہ ہے۔ موسیٰ اپنے آپ کو خدا کا رسول کہتا ہے لیکن میری طرح تو بھی جانتا ہے کہ وہ زبردست جادوگر ہے جو لوگوں کے دل اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ چنانچہ اس نے اور اس کے بھائی ہارون نے اس عبرانی لڑکی کو یہاں بھیجا ہے کہ اس کے ذریعہ اور اپنے خدا کے نام سے کوئی ایسا شعبدہ دکھائے کہ فرعون اس کی قوم کو آزاد کر دے یا اس کے خدا پر ایمان لے آئے۔ لہٰذا بظاہر اس مقابلے کا نتیجہ معمولی ہے۔ یعنی اس لڑکی کی موت، لیکن اے دیوتا! ایسا نہیں ہے اس لڑکی کی موت پر ہی مصر کی قسمت کا دارومدار ہے —— اے دیوتا! آج تجھے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ دنیا میں تیری حکمرانی ہے

یا عبرانیوں کے خدا کی ؛ آج اگر تو ناکام رہا تو پھر کبھی کامیاب نہ ہوگا دیکھ ایسا نہ ہو کہ فتح اس عبرانی لڑکی کی ہو۔ اگر ایسا ہوا تو پھر تو قیامت تک نہ پوجا جائے گا۔ چنانچہ بیدار ہوا اور اپنا جلال دکھا۔"

اور پھر ساحر "کی" نے آمن دیوتا کی تعریف کا گیت یوں گایا۔"

"تو بیدار ہو اے نیکوکار۔ اے آمن رع، اے چمکنے والے نیکوکار تو بلند آسمانوں کی سیر کرنے والا ہے تیرے دشمن تباہ ہوں۔ بڑے دیوتا اور لوگ تعریف وتحسین کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ تیری عظمت کے گیت گاتے ہیں اور تیرے سامنے دو زانو بیٹھتے ہیں اس لئے کہ آمن رع نے اپنے دشمنوں کو زیر کر لیا۔ آسمان شوق کی حالت میں ہے اور دیوتا اور پجاری منتظر ہیں کہ تو بیدار ہو اور تیرے دشمن تباہ ہوں اے دیوتا اپنی عظمت وجلال کے بیدار ہوا اور بے دینوں کی ساری بہادری کو نیست ونابود کر دے کہ تیرا دشمن آگ میں ڈالا جائے۔ اے دیوتا تو قوی اور بے دین ضعیف ہے تو بلند ہے اور بے دین پست۔ تو بڑا ہے اور بے دین چھوٹا۔ تو روشن ہے اور بے دین تاریک۔ تو اچھا ہے اور بے دین برا۔ تو قادر ہے اور بے دین عاجز۔ اٹھ آمن رع، اٹھ کہ تو بڑی عظمتوں اور قوتوں والا ہے اے موجودات کے پیدا کرنے والے۔ اے باپوں کے باپ

اے زندوں اور مردوں کے دیوتا۔ اے معبودوں کے
سردار بیدار ہو اور اپنا جلال دکھا کہ تیرے دشمن
تباہ ہوں۔"

ساحرہ" کی خاموش ہو گیا اور ہیکل میں اعصاب کو جھنجھنا دینے والی خاموشی چھا گئی۔ ہم سب آمن کے بت کی طرف دیکھنے لگے اور میرا خیال ہے کہ میں نے کچھ دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ بت میں لرزش پیدا ہوئی۔ سب نے ہی دیکھا کیونکہ جتنے کھڑے تھے کانپ اٹھے اور پھر دیوتا کی پتھر کی آنکھیں گھومنے لگیں اور دیوتا نے اپنا وہ ہاتھ اٹھایا جس میں وہ عصا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ دیوتا اپنی قوت سے کر رہا تھا یا کوئی شخص کسی کل سے اس کی آنکھیں گھما اور ہاتھ ہلا رہا تھا یا شاید یہ "ساحرہ کی" کے جادو کا اثر تھا ـــــ دفعتاً ہیکل میں ہوا جھنکنے لگی۔ چراغوں کے شعلے کانپنے اور وہاں کھڑے ہوئے لوگوں کے کپڑے پھڑپھڑانے لگے۔ لیکن میراپی کے کپڑوں میں ذرا بھی سرسراہٹ نہ ہوئی۔ جیسے ہوا اس سے کترا کر گزر رہی تھی۔ لیکن میراپی کو وہ نظر آیا جو ہمیں نظر نہ آ رہا تھا۔ کیونکہ وہ کانپ اٹھی اور اس کی آنکھیں خوف و دہشت سے پھیل گئیں۔

"دیوتا بیدار ہو گیا" بےکن خوسو نے کہا۔ "عن آ! اس عبرانی لڑکی کو آخری بار دیکھ لو ـــــ دیکھو! شہزادے کے جسم پر لرزہ طاری ہے۔ "ساحرہ کی" مسکرا رہا ہے اور لوسرٹی کا چہرہ دمک رہا ہے

اور یکایک وہ پن، جس سے میراپی نے اوڑھنی بکے کو سنے

اپنی ٹھوڑی کے نیچے ٹانک رکھے تھے، کسی نظر نہ آنے والے ہاتھ نے گھسیٹ کر فرش پر پھینک دی۔ میراپی کی اوڑھنی بھی فرش پر گر پڑی اور اب میراپی ننگی سر ہمارے سامنے کھڑی تھی اور اس کے لانبے لانبے بال اس کے شانوں اور پیٹھ پر ناگنوں کی طرح لہرا رہے تھے۔

اور پھر دیوتا کی آنکھیں ساکن ہوگئیں اس کا اٹھا ہوا ہاتھ اپنی جگہ پر واپس آگیا۔ جھنکتی ہوئی ہوا تھم گئی اور ہیکل میں موت کی سی خاموشی چھا گئی۔

میراپی نے جھک کر اپنی اوڑھنی اور پن اٹھائی۔ اوڑھنی اپنے سر پر رکھی اور نہایت اطمینان و سکون سے اس کے سرے پن سے ٹانک دئے ——— ہم سب نے حتیٰ کہ یوسرٹی نے بھی اطمینان کا سانس لیا۔

بہت دیر تک ہم منتظر کھڑے کاہن اور پجاریوں کی طرف دیکھتے رہے۔ وہ سب کے سب حیران تھے اور ساحرؔ "کی" کے بشرے سے حیرت سے زیادہ غصہ عیاں تھا۔ سینی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور میراپی آنکھیں بند کئے کھڑی تھی۔ آخر کار اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور سیتی سے پوچھا۔

"آپ کا دیوتا اپنی قوتیں آزما چکا۔ اجازت ہو تو میں اپنے خدا کو پکاروں یا مجھے ابھی اور انتظار کرنا ہے؟"

"نہیں اب تمہاری باری ہے لیکن جلدی کرو۔ صبح ہونے والی ہے اور پجاریوں کے آنے کا وقت ہو رہا ہے" سیتی نے کہا۔

میراپی نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یوں کہا۔

"اے میرے رب، اے میری قوم اور اجداد کے رب، میں تیری ایک عاجز اور گنہگار بندی ہوں جسے آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔ میں تجھ پر اور تیری رحمتوں پر بھروسا کر کے یہاں آئی ہوں۔ اے پروردگار! اگر آج تو نے میری مدد نہ کی تو تیرے نام لیوا موت کے گھاٹ اتار دئے جائیں گے اے پروردگار! اے وہ جو موسیٰ سے کلام کرتا ہے، اگر واقعی تو معبودِ حقیقی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو مصریوں کے اس سب سے بڑے دیوتا پر اپنی کوئی نشانی ظاہر کر۔ میں گنہگار ہوں لیکن تیری نام لیوا ہوں، تجھ ہی کو پوجتی ہوں اور تجھی سے مانگتی ہوں۔ اے دونوں جہاں کے مالک میری پکار سن۔ تجھے یعقوب و یوسف کا واسطہ، تجھے موسیٰ و ہارون کا واسطہ کہ میری پکار سن۔ اور اگر تو ایسا نہیں چاہتا تو اے میری جان کے مالک اسی وقت میری جان لے لے کہ میں گنہگار اسی کی مستحق ہوں۔ اے دونوں جہاں کے مالک اے دنیا کے پالن ہار، اے رحمتوں اور قوتوں والے، اے غفور اور اے رحیم میں کہ مانگ چکی اب تجھے اختیار ہے میرے مالک کہ اس عاجز بندی کی دعا قبول کر اسے بخش دے یا اسے اپنے پاس ہی بلا لے۔"

میراپی خاموش ہو گئی۔ اس نے ایسے دردانگیز لہجے میں اپنے خدا کو پکارا تھا کہ میری آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ کیونکہ میں سوچ رہا تھا کہ اس کا خدا اس کی پکار کا جواب نہ دے گا اور آمن کے پجاری اسے طرح طرح کے عذاب دے کر ماریں گے۔ سیتی نے بھی منہ پھیر لیا اور ہیکل سے باہر سفید ہوتے ہوئے افق کی طرف دیکھنے لگا۔ صبح قریب تھی اور ہیکل میں

پھر خاموشی طاری تھی۔

یکایک کچھ ہوا۔ ہوا پھنکنے لگی۔ اور ایسی تیز ہوا تھی کہ چراغ گل ہوگئے اور ہوا نے جیسے قصداً میرا بی کو، جو بت کے عین سامنے کھڑی تھی، اٹھا کر ایک طرف اور بت سے دور کھڑا کر دیا۔ دفعتہً ہیکل میں ایک عجیب سی روشنی پھیل گئی۔ سورج کی کرنوں جیسی روشن لکیریں ہیکل میں رینگ آئیں ایک، دو، تین۔ تین کرنیں تھیں وہ جو آہستہ آہستہ آمن کے بت کیطرف بڑھ رہی تھیں۔ ہاں وہ اس کے سر کی طرف بڑھ رہی تھیں اور مجھے کچھ شک سا ہوا کہ وہ کرنیں نہ تھیں بلکہ نورانی تلواریں تھیں جو دیوتا کے سر کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ ایک بار پھر دیوتا کے بت میں لرزش پیدا ہوئی اور اس نے اپنا ایک ہاتھ یوں اٹھایا جیسے اپنے سر کو کسی ضرب سے بچانا چاہتا ہے ——— یکایک کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی گرنج سے ہیکل کی دیواریں لرز اٹھیں، پھر ایک کڑاک کی آواز آئی جیسے کسی نے چٹان پر وزنی گرز مارا ہو ——— اور ——— دوسرے ہی لمحے دیوتا کا عظیم الشان بت پاش پاش ہوگیا اور پتھروں کے ڈھیر نے اس چوکی کو ڈھک لیا جس پر بُت تھا۔

"دیکھو! دیکھو!! میرے پروردگار نے میری سن لی۔ دیکھو! یہ میرے پروردگار کی قوتوں کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے۔ میرے مالک، میرے معبود! سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں" میرا بی نے خوشی اور احسان مندی سے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔ اور سجدے میں گر گئی۔

"ساحرہ! ڈائن! یہ لڑکی ڈائن ہے" ہیکل کے بڑے کاہن نے کہا اور نہایت بدحواسی کے عالم میں وہاں سے بھاگ گیا دوسرے پجاری

بھی ٹھوکریں کھاتے اور اپنے ہی چیخنے کے دامن میں الجھتے اس کے پیچھے بھاگے۔

"ساحرہ! چڑیل!" یوسرپی نے چیخ کر کہا اور وہ بھی بھاگ گئی۔

اور اب وہاں میرے، سیتی، ابے کن ٹوسو اور "ساحر کی" کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ ہم دم بخود کھڑے تھے۔ ہمیں یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ سامنے ملبے کا جو ڈھیر پڑا ہے وہ چند منٹوں پہلے مصر کے سب سے بڑے دیوتا کا بت تھا ـــــ ہمیں یقین نہیں آرہا تھا کہ کوئی ایسے زبردست دیوتا کو پاش پاش کر سکتا ہے۔ "ساحر کی" کے بشرے سے حیرت، خوف اور غصے کے آثار ہویدا تھے اس نے میراپی کو مخاطب کیا اور بے حد نیچی آواز میں کہا۔ لیکن میں چونکہ ان کے قریب تھا اس لئے دونوں کی باتیں بخوبی سن سکا۔

"بے حد عظیم جادو ہے تمہارا اے لڑکی!" ساحر کی نے کہا "اس قدر عظیم کہ میرے جادو پر بھی حاوی ہو گیا!"

"میرے پاس کوئی جادو نہیں ہے" میراپی نے کہا "یہ تو میرے پروردگار کی قوتوں کا ادنیٰ سا کرشمہ تھا۔ چنانچہ سوچو کہ وہ کیسی زبردست قوتوں کا مالک ہو گا۔ اس پر ایمان لاؤ اور اس کے سامنے جھک جاؤ!"

ساحر کی" ہنسا اور اس نے کہا

"لڑکی! ایک ہی فن کے ماہر ایک دوسرے کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ میں بھی اسی میدان کا شہسوار ہوں جس کی کہ تم۔ سنو لڑکی! تم اپنا جادو مجھے سکھاؤ میں اپنا جادو تمہیں سکھاؤں گا اور پھر ہم دونوں مل کر پورے مصر کو جس طرف چاہیں گے ہانکلے جائیں گے!"

"اے ساحر! میرے پاس کوئی جادو نہیں ہے، مجھے اپنے خدا کی ذات پر اعتبار اور اس کی قوتوں پر بھروسا ہے اور بس!"

"لڑکی!" "ساحر" کی" نے بگڑ کر کہا۔" تو خواہ کوئی بھی ہو، ساحرہ، چڑیل یا ڈائن، یہ بتا کہ تو مجھے اپنا دوست بنانا پسند کرتی ہے یا دشمن؟ تیری وجہ سے آج مجھے شکست ہوئی ہے۔ لوگوں کو دیوتاؤں پر اتنا اعتبار نہیں ہے جتنا کہ مجھ پر۔ انہیں یقین تھا کہ میں اپنی قوتوں سے تیری جان لوں گا۔ لیکن میں ذلیل ہوا، میری قوتیں جن پر پورے مصر کو بھروسا ہے، میرے کسی کام نہ آئیں۔ میں ذلیل و خوار ہوا، شکست نے میری گردن جھکادی۔ تاہم میں تجھے معاف کرسکتا ہوں۔ اب تو کیا چاہتی ہے میری دوستی یا دشمنی؟ میری دوستی تجھے ملکہ بنا سکتی ہے لیکن دشمنی موت کی اتھاہ اور تاریک گھاٹیوں میں دھکیل سکتی ہے!"

"تم آپے سے باہر ہو رہے ہو اور کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ہیں کہہ رہی ہوں کہ میرے پاس کوئی جادو نہیں اور نہ ہی میں ساحرہ ہوں!" نے جواب دیا اور دوسری طرف منہ پھیر لیا۔

اس پر ساحر" کی" نے میرا پی کو شاید بددعا دی اور اس پر لعنت بھیجی جس کے الفاظ میں سن نہ سکا اور پھر پتھروں کے اس کو، جو تھوڑی دیر پہلے آمن کا بت تھا، سجدہ کرکے چلا گیا۔

"ہاہاہا، ہوہوہو" بوڑھے بے کن خو سونے قہقہہ لگایا۔" دیوتا کی قسم میں اتنے سالوں تک بیکار نہیں جیا ہوں۔ میری آنکھوں نے بہت سے انقلابات دیکھے ہیں اور اب ایک نیا انقلاب دیکھیں

کیونکہ معلوم ہوتا ہے فراعنہ کے ملک میں اب نیا خدا آ گیا ہے جس کی نبیہ ہمارے سامنے کھڑی ہے۔"

"کفر نہ بکو۔ میں نبیہ نہیں، بلکہ خدا کی ایک عاجز اور گنہگار بندی ہوں۔"

میرابی نے کہا اور پھر شہزادے کی طرف گھوم کر بولی۔

"میں بے حد تھک گئی ہوں۔ چنانچہ اپنے کمرے میں جانے کی اجازت چاہتی ہوں۔"

دسواں باب

فرعون منفتاح کی موت

وہ مقررہ دن تھا اور مقررہ وقت۔ تھا کہ میں، وقائع نگار، عن آ، شہزادے کے ساتھ رتھ میں سوار ہو کر فرعون کے دربار کی طرف جا رہا تھا یوسرٹی نے اپنے شوہر کے ساتھ آنے سے انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ آج پہلی دفعہ ہمیں اس واقعہ کے متعلق، جو آمن کے ہیکل میں ہوا تھا۔ گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

"تم میراپی سے ملے یا نہیں؟" سیتی نے پوچھا۔

"نہیں! میں" نے جواب دیا۔" وہ اپنے بستر پر علیل پڑی ہے دیوتا جانیں کیا بات ہے!"

"اچھا ہے کہ وہ اپنے کمرے میں ہی رہے، اگر وہ باہر آئی تو آمن کے پجاری اسے زندہ نہ چھوڑیں گے۔ صرف پجاری ہی نہیں بلکہ چند دوسرے لوگ بھی اس کی جان کے دشمن ہیں۔" اور اس نے گردن گھما کر ہمارے پیچھے آتے ہوئے اس رتھ کی طرف دیکھا جس میں یوسرٹی سوار تھی "عن آ تم اس معاملہ کو سمجھ سکے ہو؟"

"نہیں حضور، میرا خیال تھا کہ آپ آمن رع کے معبود کی کاہن اس

پر کچھ روشنی ڈال سکیں گے"۔

"آمن رع کا موروثی کاہن تو اندھیرے میں ٹامک ٹوئیے مار رہا ہے ساحرہ" کی" اور دوسرے کاہن کہتے ہیں کہ میراپی زبردست ساحرہ ہے، جس پر ساحرہ" کی" کا جادو نہ چلا۔ لیکن عن آ! میرا خیال ہے کہ میراپی سچ کہتی ہے۔ واقعی ایک ایسی ہستی ہے جو سب کو پیدا کرنے والی اور قادرِ مطلق ہے۔ بے شک عبرانیوں کا خدا حقیقی خدا اور بڑی قوتوں والا ہے"۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے حضور؟"

"وہی جو اب تک کرتے آئے ہیں۔ یعنی مصر کے دیوتاؤں کو پوجتے رہیں"۔

"حالانکہ وہ باطل ہیں"۔

"بہرحال وہ مصر کے دیوتا ہیں اور ہم مصری۔ باپ دادا کا مذہب چھوڑتے شرم آتی ہے عن آ۔ ورنہ میں عبرانیوں کے خدا کے سامنے جھک جاتا۔ عن آ! موسیٰ واقعی خدا کا رسول ہے"۔ وہ خاموش ہو گیا۔ اس نے راستے کے دونوں کناروں پر کھڑے ہوئے لوگوں کی طرف دیکھا اور پھر کہا" دیکھو عن آ! تین دن پہلے جب میں اس راستے پر گزر رہا تھا تو لوگوں نے خوشی کے نعرے لگائے تھے لیکن آج وہ خاموش ہیں"۔

"غالباً انہیں ہیکل کا واقعہ معلوم ہو چکا ہے"۔

"شاید، لیکن ان کی خاموشی کا اصل سبب تو یہ ہے کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ میں عبرانیوں کو فرعون کی تلوار سے بچانا چاہتا ہوں اور ان کا طرفدار بن گیا ہوں۔ مصری عبرانیوں سے نفرت کرتے ہیں چنانچہ وہ

مجھ سے بھی نفرت کرنے لگے ہیں۔ نفرت کا یہ بیج خود فرعون نے ان کے دلوں میں بویا ہے جس کا انجام اچھا نہ ہوگا"

"حضور" میں نے سرگوشی میں پوچھا "آپ خدائے مصر سے کیا کہیں گے؟"

"پہلے دیکھنا ہے کہ خدائے مصر کیا کہتے ہیں' عن آ! تاج و تخت کی خاطر میں نا انصافی نہ کروں گا۔ عبرانی مظلوم ہیں میں ان کی طرفداری کرتا رہوں گا۔ خواہ فرعون مجھے تاج و تخت سے محروم ہی کیوں نہ کر دے"

"یہ ایک عظیم ہستی کے الفاظ ہیں" میں بڑبڑایا اور جب ہم رتھ میں سے اتر رہے تھے تو سیتی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں میرے اس تعریفی فقرے کا شکریہ ادا کیا۔

ہم پھر اسی کمرے میں تھے جو دربار کے بڑے کمرے کے عقب میں تھا اور جہاں تین دن پہلے فرعون نے مجھے سونے کی مالا عنایت کی تھی۔ فرعون منفتاح، اپنے سر پہ دہرا تاج رکھے، کرسی میں بیٹھا تھا اور کمرے میں وہی لوگ تھے جو تین دن پہلے بھی موجود تھے۔ ہم نے سجدہ کیا جس کا جواب فرعون نے نہ دیا۔ اس کی آنکھیں نیم وا تھیں اور مجھے تو وہ اس شخص کے جیسا معلوم ہوا جو قریب المرگ ہو۔ ہمارے بعد یوسرتی آئی فرعون نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔ یوسرتی نے اسے چوم لیا پھر فرعون نے دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ عین اس وقت محل کا چوبدار کمرے میں داخل ہوا اور کہا کہ عبرانیوں کا پیغامبر باریابی کی اجازت چاہتا ہے۔

"آنے دو" فرعون نے کہا۔

اور عبرانیوں کا پیغامبر کمرے میں داخل ہوا۔ وہ دبلا پتلا اور ادھیڑ عمر کا عبرانی تھا۔ جس کے بال لانبے تھے اور وہ بھیڑ کی کھال کی عبا پہنے تھا وہ فرعون کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اس نے فرعون کو سجدہ نہ کیا۔

"کیا پیغام لائے ہو؟" وزیر ہامان نے پوچھا۔

"یہ ہے پیغام بنی اسرائیل کے بزرگوں کا اور یہ ہیں پیغام کے الفاظ" پیغامبر نے کہا۔" اے فرعون! ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ہمارے قوم کی ایک لڑکی نے، جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی ہے اور جوان دنوں اسی شہر میں ہے، خدا کی مدد سے آمن کا بت پاش پاش کر دیا ہے۔ چونکہ خدا نے اس کی دعاؤں کا جواب دیا ہے۔ اس لئے ہمارا خیال ہے کہ وہ ولیہ ہے چنانچہ ہم چاہتے ہیں کہ وہ اپنے لوگوں میں واپس بھیج دی جائے۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اسے اس کی غداری کی کوئی سزا نہ دیں گے۔ کیونکہ خود خدا نے اسے معاف کر دیا ہے۔ ہم میراپی کو اس کے منگیتر کے حوالے کر دیں گے ——— یہ ہیں بنی اسرائیل کے بزرگوں کے پیغام کے الفاظ۔"

"بہتر ہے کہ یہ درخواست تم ہمارے بیٹے سیتی سے کرو" فرعون نے کہا۔" وہ عبرانی لڑکی جو ہمارے خیال میں ساحرہ اور ڈائن ہے، اسی کے محل میں رہتی ہے۔ کسی کے ذاتی غلاموں اور کنیزوں کے متعلق فیصلہ کرنا فرعون کی شان کے خلاف ہے۔"

چنانچہ عبرانیوں کا پیغامبر سیتی سے مخاطب ہوا۔

"اے فرعون کے بیٹے! کیا تم اس لڑکی کو میرے سپرد کر دو گے؟"

"میں اس قسم کا کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ میراپی نہ میری کنیز ہے اور نہ ہی میرے حرم میں داخل ہے۔ چنانچہ اس پر مجھے کوئی اختیار نہیں

وہ، جس نے میری جان بچائی ہے، خود اپنی جان کے خوف سے میرے محل میں چھپی ہوئی ہے۔ اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے گی تو میں اسے نہ روکوں گا اور اگر نہ جانا چاہے گی تو میں جبراً اسے تمہارے سپرد نہ کروں گا۔ چنانچہ دربار برخواست ہونے کے بعد تم خود میری موجودگی میں میرا پی سے اس کی رائے معلوم کرنا، تب تک، میں وعدہ کرتا ہوں تم محفوظ ہو۔"

"تم جا سکتے ہو" وزیر ہامان نے کہا۔

"نہیں مجھے اور بھی کچھ کہنا ہے" پیغامبر نے چیخ کر کہا" اور یہ الفاظ ہیں عبرانی بزرگوں کے، سن اے فرعون، ہم تیرے ارادوں سے بے خبر نہیں ہیں۔ تو بنی اسرائیل کو قتل کر دینا چاہتا ہے جس طرح کہ تیرا بیٹا انہیں بچانا چاہتا ہے۔ اے فرعون! سن لے کہ تو اپنے اس ناپاک ارادے میں کامیاب نہ ہوگا۔ کیونکہ موت تیرے استقبال کو چل چکی ہے!"

"خاموش عبرانی کتے" فرعون گرجا" اگر قدیم قانون کی رو سے تو سورج غروب ہونے تک محفوظ نہ سمجھا جاتا تو ہم تجھے نیل کے گھڑیالوں کے سامنے ڈلوا دیتے۔ نکال باہر کر دا سے اور اگر یہ سورج غروب ہونے کے بعد شہر میں دیکھا جائے تو قتل کر دیا جائے۔"

لوگوں نے اسے باہر نکال کر دروازہ بند کر دیا تو فرعون نے یوں کہا۔

"سیتی! بتاؤ تم نے کیا فیصلہ کیا؟ کیا اب بھی تم ہمارے اس فیصلہ کو، کہ قوم اسرائیل موت کے گھاٹ اتار دی جائے، منظور کرنے سے انکار کرتے ہو؟"

"خدائے مصر میری اس جرأت کو معاف کریں۔ بے شک میں اب بھی انکار کرتا ہوں۔"

"سیتی! وہ وقت دور نہیں جب تم میری جگہ اس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہوگے۔ تو کیا اس وقت تم قوم بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے دوگے؟"

"بے شک نکل جانے دوں گا۔"

اور سیتی کے منہ سے نکلے ہوئے ان چند لفظوں نے اس کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔ امرا آپس میں حیرت سے سرگوشیاں کرنے لگے اور فرعون نے یوسرٹی سے پوچھا۔

"تم بھی یہی چاہتی ہو؟"

"نہیں اے خدائے مصر!" یوسرٹی نے کہا "میرے اور میرے شوہر کے خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے میں وہی چاہتی ہوں جو خدائے مصر چاہتے ہیں۔"

"سیتی! میرے بیٹے" فرعون منفتاح نے کہا "میں خدائے مصر کی نہیں تمہارے باپ کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے۔ سوچ لو سیتی ولیعہد سلطنت کی حیثیت سے تمہیں ہمارے کسی فیصلہ کو منظور یا نامنظور کرنے کا اختیار رہے اسی طرح فرعون کی حیثیت سے ہمیں بھی اختیار ہے کہ تمہیں تاج و تخت سے محروم کر دیں اور تمہاری جگہ کسی اور کو ولیعہد بنا دیں اور اگر تم اپنی ضد پر قائم رہے تو ہم ایسا کرنے پر مجبور ہوں گے۔"

چند ثانیوں تک خاموشی کا وقفہ رہا اور پھر سیتی نے یوں کہا۔

"میں نے اچھی طرح سے غور کر لیا ہے۔ خدائے مصر! میں اپنے الفاظ واپس نہیں لے سکتا۔"

اب فرعون اٹھا اور چیخ کر بولا

"وہ لوگ جو یہاں موجود ہیں سن لیں اور مصر میں اعلان کر دیا جائے کہ میں، فرعون منفتاح اور خدائے مصر، اپنے بیٹے سیتی کو معزول کرتا ہوں۔ یوسرٹی اسی طرح شہزادیٔ مصر ہے۔ خواہ کوئی بھی فرعون بنے اس کے اختیارات قائم رہیں گے۔ اگر یوسرٹی کے کوئی لڑکا ہوا تو بعد میں وہی فرعون بنے گا۔ لیکن اگر ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی یا اس وقت تک جب تک نہیں ہوتی میں اپنے بھائی ضمنو کے بیٹے آمن میس کو ولیعہدِ سلطنت نامزد کرتا ہوں ــــ میرے بعد اور اس وقت تک جب تک شہزادیٔ مصر اور سیتی کا بیٹا بالغ نہیں ہو جاتا آمن میس ہی فرعونِ مصر ہو گا۔ آگے آؤ آمن میس!"

آمن میس فرعون کے سامنے گھٹنوں پر جھک گیا۔ فرعون نے اپنے سر پر سے تاج اتار کر آمن میس کے سر پر رکھا اور یوں کہا۔

"میں، رع دیوتا کا اوتار اور خدائے مصر منفتاح، مصرِ بالا اور مصرِ زیریں کا تاج اپنے بھائی کے بیٹے آمن میس کے سر پر رکھتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ میرے بعد سیتی کے بجائے یہی شہزادہ فرعون بنے گا۔ پھلو پھولو اور خوش رہو اے آمن میس۔"

"زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!" حیرت زدہ درباریوں نے کہا۔ لیکن سیتی نے کچھ نہ کہا۔ جب سب درباری سجدہ کر چکے تو سیتی نے یوں کہا۔

"میں نے سنا اور خدائے مصر کا فیصلہ قبول کیا۔ اب میرے متعلق کیا ارشاد ہوتا ہے۔ اے خدائے مصر! کیا میری جان بخشی کی جاتی ہے یا مجھے آمن ملیس کی راہ سے ہٹایا جاتا ہے! اگر خدائے مصر کی مرضی ہو تو میرے بھائی کے پاس تلوار ہے وہ بڑی خوشی سے فرعون کے حکم کی تعمیل کریں گے۔"

"نہیں میرے بیٹے" فرعون منفتاح نے اداسی سے کہا "تمہاری جان بخشی کی جاتی ہے۔ تمہاری جائداد اور دولت، خواہ مصر میں کسی بھی جگہ ہو، تم سے نہ چھینی جائے گی۔"

"فرعون کی مرضی پوری ہو" سیتی نے بدلی ہوئی آواز میں کہا "خدائے مصر نے میری جان بخشی کی ہے اور جب تک وہ سلامت ہیں دیوتا انہیں ہمیشہ سلامت اور تندرست رکھیں، میں بھی سلامت ہوں کیونکہ ہونے والے فرعون نے میری جان بخشی نہیں کی ہے۔"

فرعون منفتاح چونک پڑا۔ بے شک یہ خیال تو اسے آیا ہی نہ تھا۔

"آمن ملیس آگے آؤ" وہ چیخا اور مقدس ثالوث کی قسم کھا کر کہو کہ اپنے دورِ حکومت میں تم ہمارے بیٹے سیتی کی نہ جان لینے کی کوشش کروگے اور نہ اس کی ذاتی جائداد پہ ہاتھ ڈالوگے۔ آمن دیوتا کے ہیکل کا بڑا کاہن آگے آئے اور سب درباریوں کے اور ہمارے سامنے آمن ملیس سے وہ قسم لے جو توڑی نہیں جاسکتی۔"

اور ہیکل کے بڑے کاہن نے آگے بڑھ کر قسم کے الفاظ کہے، جنہیں آمن ملیس دہراتا جاتا تھا اور ایسے الفاظ تھے اس قسم کے کہ ان کے

سننے سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور میں نے دیکھا کہ آمن ملیس قسم کے الفاظ مجبوراً اور بادلِ ناخواستہ دہرا رہا تھا اور آخر میں اس نے کہا۔

"میں اپنی یہ قسم اس وقت تک نہ توڑوں گا۔ جب تک کہ سینی خاموش رہے گا اور وہ تخت حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا جو خدائے مصر نے مجھے بخشا ہے"!

آمن ملیس کی یہ بات سن کر درباری آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے انہیں آمن ملیس پر اعتبار نہ تھا اور وہ اب بھی سینی کو چاہتے تھے لیکن سیتی نے ہنس کر کہا

"میرے بھائی نے جو کچھ کہا ٹھیک ہے۔ ان قسموں کی اہمیت ہی کیا ہے! اس تخت پر بیٹھا ہوا فرعون ہر قسم کو توڑنے کا اختیار رکھتا ہے کیونکہ وہ دیوتا کا اوتار ہوتا ہے۔ بہرحال میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ان سے تخت کی خاطر نہ جھگڑوں گا۔ تخت و تاج حاصل کرنے کی خواہش میں نے کی تھی اور نہ کروں گا۔ آج سے میں ایک شہزادے کی نہیں بلکہ ایک شہری کی زندگی بسر کرونگا لیکن اگر فرعون کو میری ایسی زندگی بھی پسند نہ آئی اور انہوں نے مجھ سے وہ سب کچھ چھین لیا جو میرا ہے تب بھی مجھے ان سے شکایت نہ ہوگی ـــــ مجھے دنیوی شان اور جھوٹی عزت نہیں چاہیئے۔ میں دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ فرعون کی نہیں مجھے دیوتاؤں کے پاس جانا ہے جیسا کہ خود فرعون کو بھی ایک نہ ایک دن جانا پڑے گا چنانچہ اس وقت، رخصت ہونے سے پہلے میں

کچھ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں۔"

"اجازت ہے" فرعون منفتاح نے کہا۔

"اے فرعون! آج آپ نے بے حد برا اور احمقانہ کام کیا ہے اور آپ کی یہ ضد پورے مصر کو تباہ کر کے رہے گی۔ میرا خیال ہے بلکہ مجھے یقین ہے کہ یہ عبرانی، جنہیں قتل کرنے کا ارادہ آپ رکھتے ہیں۔ ایک ایسے خدا کی پرستش کرتے ہیں جو کم سے کم ہمارے دیوتاؤں سے زیادہ قوت والا ہے۔ چنانچہ اے فرعون مجھے نظر آرہا ہے کہ آخر میں فتح عبرانیوں کی ہوگی۔ وہ شخص جو ایسے برے ارادے کے ساتھ اس تخت پر بیٹھے گا خوشیاں اور سکون نہ پائے گا اس کا انجام رنج و غم اور طوفان میں ہوگا۔"

آمن میس غصے سے کھنکار کر کچھ کہنے کے لئے آگے بڑھا لیکن فرعون نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا اور سیتی نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے یوں کہا۔

"مجھے یقین ہے اے فرعون' اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کی زندگی کے دن اسی دنیا میں پورے ہو چکے اور مجھے یقین ہے کہ آج آخری دفعہ ہم اپنی زندگی میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں۔ الوداع اے خدائے مصر اور اے میرے باپ الوداع میں آپ کو پہلے کی طرح ہی چاہتا ہوں اور پہلے کی طرح ہی آپ کی عزت اور آپ کا احترام کرتا ہوں بلکہ اس وقت جبکہ ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے رخصت ہو رہے ہیں' آپ کی محبت میرے دل میں دوچند ہو گئی ہے۔ الوداع! اے میرے بھائی آمن میس

ہلو۔ یہ تاج اب تمہارے سر پہ زیب دے گا کیونکہ اب میں شہزادہ مم نہیں رہا۔"

اور اپنے سر پر سے وہ تاج اتار کر، جو ولیعہد سلطنت کی علامت تھا، اس نے آمن میس کی طرف بڑھا دیا۔ موخرالذکر نے فتحمندانہ مسکراہٹ کے ساتھ وہ تاج اپنے سر پر رکھ لیا۔

"رخصت اے امرائے سلطنت، مجھے امید ہے اور میری دعا ہے کہ آمن میس آپ کی پسند کا اور مجھ سے بہتر فرعون ثابت ہوگا عن آ میرے دوست! اب میرے پاس کچھ نہیں رہ گیا ہے تاہم اگر تم میرے ساتھ رہنا پسند کرو تو یہ تمہارا احسان ہوگا۔"

چند ثانیوں تک سیتی فرعون منفتاح کو دیکھتا رہا۔ فرعون بھی اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے بشرے سے حد درجہ غم والم ہویدا تھا — اور پھر دیوتا جانیں سیتی کو اپنے باپ کے چہرے پہ کیا نظر آیا کہ وہ یوسرٹی کی طرف، جو غم و غصے سے بھری نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی، ذرا بھی متوجہ ہوئے بغیر فرعون کے سامنے سجدے میں گر گیا اور چلایا۔

"زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!"

"آہ سیتی! میرے بیٹے!" فرعون بڑبڑایا اور اپنے دونوں ہاتھ یوں لمبے کئے جیسے وہ سیتی کو اپنی آغوش میں لینا چاہتا ہے اور جب اس نے یوں ہاتھ لمبے کئے تو میں نے دیکھا کہ فرعون کا چہرہ بگڑ گیا اس کا منہ ٹیڑھا ہوگیا اور وہ تخت پر سے اوندھے منہ گرا اور بے حس وحرکت پڑا رہا۔ جتنے لوگ وہاں کھڑے تھے ایک سناٹے کے عالم میں

کھڑے رہے۔ البتہ شاہی طبیب فرعون کی طرف لپکا اور کاہن دعائیں پڑھنے لگے۔

"کیا خدائے مصر دیوتا اوزبرس کے دربار میں پہنچ گئے؟" آمن میس نے پوچھا" اگر ایسا ہی ہے تو میں فرعون ہوں، سجدہ کرو مجھے۔"

"نہیں۔ تم فرعون نہیں ہو" یوسرتی نے کہا" کیونکہ نہ تو اس کا اعلان ہوا ہے اور نہ ہی فرعون منفتاح نے اس حکم پر اپنی مہر لگائی ہے۔"

اس سے پہلے کہ آمن میس کچھ کہتا، شاہی طبیب چلایا۔

"خاموش! خدائے مصر زندہ ہیں۔ ان کی نبض چل رہی ہے، انتہائی غم کے باعث ان پر بے ہوشی طاری ہو گئی ہے لیکن خدائے مصر کو جلد ہی ہوش آجائے گا۔ سب لوگ چلے جائیں۔ خدائے مصر کو سکون اور تنہائی کی ضرورت ہے۔"

اور سب چلے گئے۔ سیتی نے فرعون منفتاح کی پیشانی چومی اور غمگین و ملول اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور یہیں وقائع نگار عنآ اس کے ساتھ تھا۔

اس واقعے کے کوئی ایک گھنٹہ بعد شہزادی یوسرتی بڑی عجلت اور بدحواسی کے عالم میں اس کمرے میں آئی جہاں میں اور شہزادہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

"سیتی" یوسرتی نے کہا، "فرعون ابھی زندہ ہیں لیکن شاہی طبیب کا کہنا ہے کہ صبح ہونے سے پہلے وہ اوزبرس کے دربار میں پہنچ جائیں گے

اب بھی وقت ہے سیتی۔ دیکھو! میں فرعون کا وصیت نامہ لے آئی ہوں جس پر فرعون منفتاح کی مہر ہے اور جس میں تحریر ہے کہ فرعون اپنا حکم واپس لیتے اور دوبارہ تمہیں ولیعہد نامزد کرتے ہیں۔"

"بڑی خوشی کی بات ہے یہ، لیکن یہ تو بتاؤ میری پیاری بیوی کہ ایک شخص، جو قریب المرگ ہو اور جس پر بیہوشی طاری ہو۔ کس طرح کوئی تحریر لکھوا کر اس پر اپنی مہر لگا سکتا ہے؟"

"فرعون کو تھوڑی دیر کے لئے ہوش آ گیا تھا۔ کبھی تم ہامان سے پوچھنا وہ تمہیں سب کچھ بتا دے گا" یوسرٹ نے الجھ کے کہا اور پھر رازدارانہ انداز میں بولی" سیتی! یہ باتیں بنانے کا نہیں عمل کا وقت ہے محافظ دستے کا افسر باہر تمہارے حکم کا منتظر کھڑا ہے۔ وہ تمہارا وفادار ہے اور پھر میں نے اس سے وعدہ بھی کیا ہے کہ تم فرعون بنتے ہی اسے ترقی بھی دو گے۔ ہامان اور بہت سے امراء بھی ہمارے ساتھ ہیں صرف کاہن اور پجاری ہمارے خلاف ہیں اور وہ بھی محض اس لئے کہ اس عبرانی ساحرہ کو تم نے پناہ دے رکھی ہے۔ لیکن یہ لوگ مصریوں کو ہمارے خلاف بھڑکا نہ سکیں گے۔ ہم انہیں اس کا موقع ہی نہ دیں گے اس سے پہلے کہ وہ مصریوں کو ہمارے خلاف اکسائیں تم فرعون بن چکے ہو گے اور تمہارے فرعون بن جانے کے بعد کوئی کچھ نہ کر سکے گا کیونکہ اب تک تمہاری معزولی کا اعلان نہیں کیا گیا ہے اور رعایا مصر تمہیں ہی ولیعہد سمجھتا ہے۔"

"اچھا تو اب مجھے کیا کرنا چاہیئے؟" سیتی نے بھولے پن سے پوچھا۔

"کیا آدابِ سلطنت اور سیاست بھی تمہارے دماغ میں مجھے ہی ٹھونسنا پڑے گی؟ تمہارا یہ وقائع نگار، جو پالتو کتے کی طرح تمہارے پیچھے لگا رہتا ہے، تم سے زیادہ ہوشیار ہے۔ اچھا سنو آمن میس اپنے حمایتیوں کو بلانے گیا ہے۔ لیکن ابھی اس کے جھنڈے تلے پچاس سے زیادہ آدمی جمع نہیں ہوئے ہیں اور یہ بھی وہ لوگ ہیں جن پر خود آمن میس کو اعتبار نہیں" اور یہاں یوسری کی آنکھوں میں چنگاریاں سی روشن ہو گئیں اور اس نے آواز دبا کر کہا "تم اس غدار آمن میس کو قتل کرا دو۔ تمہارا یہ اقدام احتیاطی اور مناسب سمجھا جائے گا۔ محافظوں کا افسر تمہارے اس حکم کا منتظر کھڑا ہے۔ وہ بڑی خوش اسلوبی سے یہ کام انجام دے گا۔ تو بلاؤں اسے؟"

"نہیں" سیتی نے کہا "فرعون اپنی مرضی سے اور اپنے اختیارات سے کام لے کر آمن میس کو اپنا وارث نامزد کر چکا ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم فرعون کی زندگی میں ہی اسے غدار کہہ کر قتل کرا دیں! نہیں میں اپنے چچیرے بھائی کو قتل نہ کروں گا۔"

"تو پھر وہ تمہیں قتل کرا دے گا۔"

"ممکن ہے، لیکن یہ دیوتاؤں اور آمن میس کا معاملہ ہے کہ اس نے قسم کھائی ہے۔ چنانچہ دیوتاؤں کے معاملے میں دخل دینے والے ہم ہوتے کون ہیں؟ آمن میس نے آج جو قسم کھائی ہے وہ آسانی سے توڑی نہیں جا سکتی۔ بہر حال وہ اپنی قسم پر قائم رہے یا نہ رہے میں بھی قسم کھا چکا ہوں کہ فرعون کے حکم کے خلاف کچھ نہ کروں گا فرعون

میرا باپ ہے اور میرا بادشاہ ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں کہ میرا باپ ہے اسکا احترام کرتا ہوں کہ میرا بادشاہ ہے چنانچہ اسکے حکم کے خلاف بشرطیکہ ظالمانہ نہ ہو، آواز اٹھانے کو جرم اور گناہ سمجھتا ہوں اگر فرعون صحتیاب ہو گئے اور دیوتا کریں کہ ایسا ہی ہو، تو یوسرٹی میں اپنے باپ اور اپنے بادشاہ کو کیا جواب دونگا؟ کیا اس وقت خود میں باغی اور غدار نہ سمجھا جاؤں گا؟"

"میں شاہی طبیب سے پوچھ چکی ہوں فرعون کبھی اچھا نہ ہو گا۔ صرف یہی نہیں بلکہ فرعون کی کھوپڑی میں سوراخ بھی کیا جا چکا ہے کہ علالت اور برائی کی روح نکل جائے اور تم تو جانتے ہی ہو کہ اس عمل کے بعد ہمارے خاندان کا کوئی فرد نہیں بچا"

"کھوپڑی کے سوراخ سے علالت اور برائی کی روح نکلتی تو کیا ہو گی البتہ اسی سوراخ سے موت داخل ہو جاتی ہو گی۔ عن آ! میری تم سے یہ درخواست ہے کہ اگر میں . . . . . ."

"اے بیوقوف مرد" یوسرٹی میز پر گھونسا مار کر غصے سے چلائی۔ "تمہیں احساس ہے یا نہیں کہ تم یہاں بیٹھے شاعری بگھار رہے ہو اور تاج تمہارے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے"

"وہ تو نکل بھی چکا اے عقلمند عورت کیا تم نے دیکھا نہیں کہ میں خود اپنے ہاتھوں اپنا تاج آمن ہیسں کو بھرے دربار میں دے چکا ہوں"

"جانتے ہو کہ تم، جو دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کے بادشاہ بن سکتے ہو، چند گھنٹوں بعد ہی کیا رہ جاؤ گے؟ ایک فرمانروا کے بجائے تمہاری حیثیت، بشرطیکہ زندہ رکھے گئے' کیا رہ جائے گی؟ محض ایک عام شہری کی جس کی طرف منہ کر کے ایک بھکاری تھوکنے لگا اور سزا نہ پائیگا"

"میں سب جانتا ہوں میری عزیز بیوی میں سب جانتا ہوں یہ بھی جانتا ہوں کہ شاید قتل کر دیا جاؤں گا اور اس کا مجھے کوئی غم بھی نہیں

ایسی چالباز، عیار اور لالچی دنیا کو میں جتنی جلد چھوڑ دوں اتنا ہی اچھا ہے۔ سنو یوسرٹی! تم مجھے نہ صرف بیوقوف اور بزدل بلکہ خوابوں کی دنیا کا باسی سمجھتی ہو۔ یوسرٹی تم اپنی ان خوبصورت آنکھوں سے صرف ظاہر دیکھتی ہو، دولت اور شان و شوکت چاہتی ہو اور اس کی خاطر تم ایک بے گناہ کا خون بہانا چاہتی ہو۔ حالانکہ یہ شان و شوکت یہ دولت اور تاج و تخت محض چند روزہ ہے اور اسکی بنیاد انسانی خون اور ہڈیوں سے تیار کی گئی ہے لیکن میرے خیالات تم سے مختلف ہیں میں ان لوگوں میں سے ہوں جو ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھاتے ہیں اور انصاف اور رحم و کرم کو پسند کرتے ہیں بے شک میں خوابوں کی دنیا میں بستا ہوں لیکن میرے خواب حقیقی ہوتے ہیں برائی کے نہیں میں بھلے اور برے میں اپنی سمجھ کے مطابق تمیز کر سکتا ہوں تم سمجھتی ہو کہ میں اس دنیا میں کمزور، شرمندہ اور حقیر و ذلیل رہوں گا! لیکن مجھے یقین ہے کہ ایسا نہ ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن میں عروج کی ان بلندیوں تک پہنچ جاؤں گا جہاں تک پہنچنے کے لئے تم نے وہ راہ پسند کی ہے جو انسانی خون کے سمندر اور ہڈیوں کے کھیت میں سے گزرتی ہے لیکن میں نے وہ راہ پسند کی ہے جس پر پھول بچھے ہوئے ہیں اور یہ بھلائی اور سلامتی کی راہ ہے۔ یہ نہ بھولو یوسرٹی کہ وہ تاج جو خون بہا کر اور خون کا دریا پیر کر حاصل کیا جاتا ہے آخرکار اسی میں غرق ہو جاتا ہے بے شک ایسے بادشاہ کا انجام خون میں ہوتا ہے کہ یہ قدرت کا اٹل قانون ہے۔

"بس سیتی" یوسرٹی نے غصے سے ہانپتے ہوئے کہا "تمہاری یہ فلسفیانہ باتیں سننے کے لئے میرے پاس وقت نہیں اور بہتر ہو گا تم اپنے ان پند و نصائح کو کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھو اس کے علاوہ اگر میں مستقبل کے متعلق کچھ جاننا چاہوں گی تو ساحرہ کی" اور بے کن خوسو سے پوچھ لوں گی۔ تمہاری پیشینگوئیوں کی نہ مجھے ضرورت ہے اور ان پر اعتبار۔ چونکہ تم میرا ساتھ دینے سے انکار کر رہے ہو اور سرسام میں مبتلا احمق لڑکی کی طرح اوٹ پٹانگ بک رہے ہو اس لئے اب میں اپنا انتظام آپ کر لوں گی۔ جب تک تم زندہ ہو تمہارا تو حکومت کر سکتی ہوں اور نہ کسی کے خلاف اعلان جنگ چنانچہ میں آمن میس کے پاس جا کر چند شرائط پیش کر دوں گی۔

اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری ہر شرط مان لے گا"

"ضرور جاؤ، لیکن یہ بتاتی جاؤ یوسرتی کہ واپس کب آؤ گی؟"

"کبھی نہیں۔ شہزادئ مصر ایک معمولی شہری کی بیوی نہیں رہ سکتی اور وہ بھی اس احمق شخص کی جس نے اپنے سر سے تاج اتار کر خود ہی گندی نالی میں پھینک دیا اور جو خود ہی پاکِ خاک ہوا سیتی! اگر تمہاری پیشنگوئی کبھی پوری ہوئی اور تم دوبارہ مصر کے تخت کیطرف بڑھے اور دوبارہ تم نے تاج اپنے سر پر رکھا یا اس کی کوشش کی تو شاید اس وقت میں تمہارے پاس آجاؤں گی اس وقت تک تمہارے چہرے پر نظر کرنا بھی مصر کی شہزادی کے شان کے خلاف ہے"

"بہت اچھا! لیکن اس وقت تم میرے پاس آکر کیا کرو گی؟"

"چنانچہ" اس نے سیتی کے سوال کا کوئی جواب دیتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی "اس وقت میں تمہیں اس دقائع نگار کے پاس چھوڑے جاتی ہوں جس کی ذہن پر حماقت کا رنگ چڑھ گیا ہے اور اس عبرانی لڑکی کے پاس جو اپنے ہونٹوں سے شاید تمہیں پگھلی ہوئی چاندی پلائے گی۔ چنانچہ الوداع اے سیتی جو کبھی شہزادہ مصر اور میرا شوہر تھا"

"الوداع یوسرتی! تم پہلے بھی میری بہن تھیں اب بھی ہو اور ہمیشہ رہو گی"

اور جب وہ چلی گئی تو سیتی نے کہا۔

"دیکھو من آ! آج ہم نے دونوں چیزیں گنوا دیں۔ تاج بھی اور بیوی بھی لیکن یہ عجیب بات ہے کہ مجھے کسی ایک کا بھی غم نہیں۔ یا اتنا ہی نہیں جتنا کہ ہونا چاہیئے لیکن یہ تو شاید ابتدا ہے دیوتا جانیں کہ آگے قسمت اور کیا دکھاتی اور مجھ سے کیا کیا چھینتی ہے! یہ شاید میری بدقسمتی کی ابتدا ہے من آ! جاؤ! تم بھی جاؤ ہر چند کہ یوسرتی تمہیں غصہ کے عالم میں برا بھلا کہہ چکی ہے تاہم وہ تمہاری عزت کرتی اور دل ہی دل میں تمہاری عقلمندی کی معترف ہے وہ تمہیں بخوشی اپنی خدمت میں رکھے گی۔ جاؤ من آ! یوسرتی کے پاس چلے جاؤ۔ مصر میں کیا ہی انقلاب کیوں نہ آئے خواہ کوئی بھی فرعون کیوں

نہ بنے یوسرٹی کی شان و عظمت برقرار رہے گی؟"

" حضور! اب آپ بھی میرے دل پر چرکے لگا رہے ہیں! ہاں آپ جن کے ساتھ میں نے کبھی نہ ٹوٹنے والا دوستی کا رشتہ جوڑا ہے! آپ کو تو ایسی باتیں نہ کرنی چاہئیں آپ جانتے ہیں کہ میں آخر دم تک آپ کا ساتھ نہ چھوڑوں گا۔"

" ارے! "سیتی سینا" تو گویا اب بھی مصر میں ایک شخص ایسا ہے جو میری بدقسمتی میں برابر کا شریک ہے۔ بہت بہت شکریہ عزیز! "

اور عین اس وقت یمبا سا کمرے میں آیا اور شہزادے کو سلام کئے اور اسے اس کے لقب سے مخاطب کئے بغیر بڑے روکھے پن سے بولا۔

" عبرانی لڑکی آپ سے ملنا چاہتی ہے، دو عبرانی مرد بھی اس کے ساتھ ہیں۔"

" آنے دو" سیتی نے کہا اور جب وہ چلا گیا تو شہزادے نے یوں کہا "دیکھو عزیز دنیا ابھرتے سورج کی پوجا کرتی ہے آج صبح تک یمبا سا مجھے سجدے کیا کرتا تھا اور میرے القاب دہراتے تھکتا نہ تھا اور آج صبح وہ مجھ سے یوں کہتا ——— حضور سے باریابی کی اجازت چاہتی ہے ——— لیکن اب کہتا ہے ملنا چاہتی ہے ——— نہ القاب کی بارش اور نہ کورنشات کی بوچھار ——— اور یوں وہ شخص بدل گیا ہے جو سالہا سال سے مجھ سے تحائف لیتا اور میرے ٹکڑوں پر پل کے موٹا ہوتا رہا ہے اور یہ دوسرا، کیونکہ پہلا یوسرٹی کا تھا، تلخ تجربہ ہے اور نہ جانے ایسے کتنے ہی تجربات ہوں گے۔"

جب شہزادہ یوں اداسی سے بول رہا تھا تو میراپی کمرے میں داخل ہوئی اس کے ساتھ عبرانیوں کا وہی پیغامبر تھا جو فرعون کے دربار میں حاضر ہوا تھا اور جس نے اپنی گستاخانہ اور بے باکانہ گفتگو سے فرعون منفتاح کو غضبناک کر دیا تھا اور اس پیغامبر کے ساتھ وہ بھی تھا۔ میراپی کا چچا جابیز۔ میراپی نے سیتی کو سلام کیا اور میری طرف مسکرا کے دیکھا اور پیغامبر نے بغیر کسی تمہید کے یوں کہا۔

" شہزادے! آپ جانتے ہیں کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں ۔ اس لڑکی کو واپس اس کی قوم میں بھیج دیجیے ۔ جابیز اس کا چچا اسے لینے آیا ہے "

" اے عبرانی برادر! تم بھی میرا جواب جانتے ہو ۔ تم میرا پی کی مرضی معلوم کر و مجھے اس پر کوئی اختیار نہیں "

" کیا چاہتے ہو مجھ سے؟" میرا پی نے پوچھا

" یہی کہ تم واپس اپنے لوگوں میں چلی آؤ" یجا مبر نے کہا

" کیوں ؟"

" اس لئے کہ اب تم اپنی قوتوں کو جو یہواہ نے تمہیں عطا کی ہیں اور جن کا مظاہرہ تو آمن کے ہیکل میں کر چکی ہو، اپنی قوم بھلائی کیلئے استعمال کر سکو۔ ہمارا خیال ہے کہ تم ولیعہد ہو چنانچہ قوم اسرائیل تمہاری غداری کو نظر انداز کرتے ہوئے تمہاری جان بخشی کرتی ہے "

" نہ میں ولیعہد ہوں اور نہ غدار ۔ ان قوتوں کا مظاہرہ مجھ سے اس لئے ہوا کہ مجھے خدا کی ذات پر اتنا بھروسہ ہے جتنا کہ ہماری قوم کے اکثر لوگوں کو نہیں خدا نے اپنی ایک عاجز بندی کی مدد کی اور بس اب رہا غداری کا سوال تو میں یقیناً غدار نہیں ہوں اگر ہوتی تو خدا کبھی میری مدد نہ کرتا ۔ بے شک میں نے اس شہزادے کی جان بچائی تھی جو ہماری قوم کا دوست ہے ۔ اور دوست کی جان بچانا نہ غداری ہے نہ گناہ "

" لڑکی اب تیری زبان بہت چلنے لگی ہے تو کیا ہے اور کیا نہیں اسکا فیصلہ قوم کے بزرگ کریں گے ۔ کیا ہے تیرا جواب ؟"

" اس کا فیصلہ نہ میری قوم کرے گی اور نہ اسکے بزرگ اس کا فیصلہ میرا رب کریگا اور وہ کر چکا، بس یہی چاہتے ہو نہ مجھ سے ؟"

" ہاں یہی چاہتی ہے تیری قوم کہ تو اس کوہستان سے نکل کر ارض جاشان

میں آجائے۔ اور یہی چاہتا ہے لابان کہ اس کی بیوی اسے مل جائے"۔

"تو میں اس خونی کے حوالے کر دی جاؤں گی؟"

"بے شک تم اس کی بیوی بنو گی"۔

"اور اگر میں انکار کر دوں؟"

"تو اے ناکھان کی بیٹی میں تجھے بد دعا دوں گا اور اعلان کر دوں گا کہ اب تو ہماری قوم سے نہیں ہے اور اے ناکھان کی بیٹی! میں تجھے خبردار کئے دیتا ہوں کہ اسکے بعد تمہارا خون ہم پر حلال ہو گا اور ہر وہ عبرانی جو تمہیں دیکھ پائیگا بلا توقف تمہیں قتل کر دیگا"۔

"خدا کے رسول موسیٰ اور انکے بھائی ہارون کا بھی یہی فیصلہ ہے"؟

"نہیں وہ دونوں ارض جاشان میں نہیں یہ قوم کے بزرگوں کا فیصلہ ہے اور پھر موسیٰ وہارون کو اس سے کیا تعلق! وہ تو عبادتوں سے ہی فرصت نہیں پاتے کہ دنیوی باتوں کی طرف متوجہ ہوں"۔

"میں جانتی تھی کہ خدا کے رسول کا ایسا ظالمانہ فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اور لعنت ہے تم پر اے پیغامبر کہ تم خدا کے رسول کو برا کہتے ہو وہ قوم کبھی پنپ نہ سکے گی جو ایسی سرکش ہو کہ پیغمبروں تک کی شان میں برے الفاظ کہے موسیٰ اور ہارون قوم اسرائیل کی خاطر فرعون سے مقابلہ کر رہے ہیں لیکن میری قوم ہے کہ ان کی شان میں گستاخیاں کر رہی ہے ـــــ افسوس اے قوم افسوس ہے تجھ پر" شدت جوش سے میراپی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ چند ثانیوں تک وہ خاموش رہی اور پھر جابیز کی طرف گھوم کر بولی "چچا آپ کیا کہتے ہیں؟"

"بھتیجی تمہیں قوم کے بزرگوں کا فیصلہ قبول کر لینا چاہئے"۔

"لیکن کل تو آپ نے کہا تھا کہ میں یہیں رہوں کہ یہیں محفوظ ہوں"۔

"کل میں اور آج میں بہت فرق ہے" جابیز نے جلدی سے کہا "کل تم اس شخص کی پناہ میں تھیں جو فرعون بننے والا تھا لیکن وہ آج کچھ بھی نہیں اب تمہیں یہاں رہنے کی ضرورت

نہیں بھتیجی! مردہ شیر سے ڈرنا حماقت ہے۔"

سیتی اس توہین آمیز فقرے پر مسکرایا، لیکن میراپی کا چہرہ، شاید غصے سے سرخ ہو گیا اور اس نے یوں کہا۔

"چچا! لوگ حماقت سے خوابیدہ شیر کو مردہ سمجھ رہے ہیں اگر ہمت ہو تو اسے ٹھوکر مار کر دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے شہزادے آپ اس مصیبت میں میری کوئی مدد نہیں کر سکتے؟"

"مصیبت کیا ہے خاتون" سیتی نے کہا" اگر تم اپنی قوم اور لابان کے پاس جانا چاہتی ہو تو میں روکنے والا کون ہوتا ہوں؟ البتہ اگر میں مختار ہوتا تو تمہیں لابان کے پاس نہ جانے دیتا لیکن اگر تم یہاں رہنا چاہتی ہو تو میں تمہاری حفاظت کا ذمہ دار ہوں میں ابھی اتنا نہیں گر گیا ہوں اور اتنا کمزور بھی نہیں ہوں جتنا کہ تمہارے چچا سمجھے ہوئے ہیں اب بھی میری ایک حیثیت قائم ہے اب بھی مصر کا معزز فرد ہوں اور اب بھی مصریوں کے دلوں میں میری جگہ قائم ہے چنانچہ اگر تم یہاں رہنا چاہتی ہو تو بخوشی رہو میں وعدہ کرتا ہوں کہ آخر دم تک تمہاری حفاظت کرونگا بے شک میں ولیعہد سلطنت نہیں رہا لیکن اب بھی اتنی طاقت رکھتا ہوں کہ تمہیں ٹیڑھی نظر سے دیکھنے والے کی آنکھیں نکلوا لوں اور وہ ہاتھ کٹوا دوں جو تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے اٹھے ہوں۔"

"یہ الفاظ واقعی ایک عظیم ہستی کے ہیں" میراپی نے کہا" بہت بہت شکریہ شہزادے۔"

"بیکار باتوں میں وقت ضائع نہ کرو" پیغامبر نے منہ بنا کر کہا" تم قوم اسرائیل کا فیصلہ قبول کرتی ہو یا نہیں؟"

میراپی نے پیغامبر کے چہرے پر اپنی نظریں گاڑ کر یوں کہا۔

"میں ارض جاشان اور لابان کے پاس آنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ لابان کی عیاری اور ظلم کا تجربہ مجھے ہو چکا ہے۔"

"اس کا تجربہ تو اب ہوگا" اے لڑکی! اب بھی وقت ہے سوچ لے قوم اسرائیل کے بزرگوں کی بددعا بے اثر نہ رہے گی۔ اگر تو نے انکار کیا تو سن لے کہ موت تیری منتظر ہو گی۔ یہ میری

پیشنگوئی ہے اور یہ شہزادہ اور فرعون جانتا ہے کہ میں غلط پیشگوئی نہیں کرتا!"

"موت و زلیست کا فیصلہ کرنے والے تم کون ہوتے ہو؟ موت وحیات تو میرے پروردگار کے اختیار میں ہے افسوس ہے میری قوم پر کہ خدا اور اس کے رسول ہوتے ہوئے وہ خود اپنے فیصلہ کرتی ہے اب ہی تمہاری پیشنگوئی اور قوم کے بزرگوں کی بددعا تو میں سمجھتی ہوں کہ خدا ایک کمزور اور ناتوان عورت کو اس لئے اپنے غضب میں مبتلا نہ کرے گا کہ اس نے ایک شخص سے شادی کرنے سے انکار کردیا ہے جو عیار، ظالم اور خونی ہے اور یہ تم بھی جانتے ہو کہ یہ نسبت میں نے اپنی مرضی سے نہیں کی ہے چنانچہ سن لو کہ میں اپنا فیصلہ اس کے سپرد کرتی ہوں جو سب سے بڑا اور سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے میں تمہارے ساتھ آنے سے انکار کرتی ہوں اب اگر تمہارے فتوے کی رو سے میرا خون حلال ہے تو یونہی سہی اس طرح میں کم سے کم آزاد تو مرونگی نہ تو میں کسی کی بیوی ہوں، نہ داشتہ، نہ کنیز، اور نہ ہی کسی کو مجھ سے محبت ہے چنانچہ اس طرح میں آزاد ہوں اور آزاد مرونگی!"

"خوب کہا دیوتاؤں کی قسم خوب کہا" سیتی نے میرے کان میں کہا

اور اب بیجا مبر پر دیوانگی سی طاری ہو گئی۔ اس نے ہاتھ ہلا ہلا کر اور آنکھیں گھما گھما کر میراپی کو کوئی بددعا دی وہ چونکہ بڑی تیزی سے اور قدیم عبرانی زبان میں بول رہا تھا اس لئے ہم کچھ زیادہ سمجھ نہ سکے کہ کیا کہہ رہا ہے البتہ جو چند الفاظ ہم سمجھ سکے اس سے معلوم ہوا کہ وہ کہتا ہے کہ میراپی عمر بھر اذیتیں برداشت کرتی رہے گی کتے کی موت مرے گی اور بعد از مرگ بھی چین نہ پائے گی اس نے یہ بھی کہا کہ اگر میراپی نے شادی کی تو بچہ جننے وقت اسے دنیا کی ساری عورتوں سے زیادہ تکلیف ہوگی اور اس نے میراپی کی اولاد کو بددعا دی کہ اس پر نسلاً بعد نسل لعنت بھیجی جاتی رہے گی اور وہ دنیا میں ذلیل و خوار ہوگی آخر میں اس نے اعلان کیا کہ میراپی کافرہ ہے چنانچہ اب اسکا خون ہر عبرانی پر حلال ہے اور جو عبرانی اسے قتل کریگا ثواب پائیگا اور ایسی بھیانک بددعا تھی وہ کہ میراپی خوف سے لرز کر کئی قدم پیچھے ہٹ گئی اور جابز دونوں ہاتھوں

سے اپنا چہرہ ڈھانک کر فرش پر بیٹھ گیا حتیٰ کہ میرے رونگٹے بھی کھڑے ہو گئے۔

آخر کار عبرانی پیغامبر خاموش ہوا اس کے ہونٹ کف آلود تھے اور سانس پھول گیا تھا اور چند ثانیوں کی خاموشی کے بعد وہ چیخا۔

"بے دین اور کافرہ کا قتل کارِ ثواب ہے اور میں اس میں حریص ہوں"

اور وہ اپنی عبا کی آستین میں سے خنجر نکال کر میراپی کی طرف جھپٹا۔ میراپی خوف کی ایک چیخ کے ساتھ پیچھے ہٹ گئی۔

"میں جانتا تھا" سیتی نے کہا اور چھلانگ لگا کر میراپی اور پیغامبر کے بیچ میں کھڑا ہو گیا اس کے ہاتھ میں تیغِ ہندی چمک رہی تھی۔

"بہت اچھا! پہلے تم ہی سہی" پیغامبر نے دانت پیس کر کہا اور خنجر بلند کر کے شہزادے پر جا پڑا ایک بجلی سی چمک گئی میری آنکھیں جھپک گئیں اور پھر جو دیکھا تو شہزادے کی تلوار کی نوک عبرانی کی پشت کے باہر چمک رہی تھی عبرانی پیغمبر تیورا کر گرا اور کراہ کر کہا۔

"قوم اسرائیل سے اسی طرح دوستی جتائی جاتی ہے شہزادے؟"

"نہیں ملکہ خونی سے نفرت اسی طرح جتائی جاتی ہے" سیتی نے جواب دیا عبرانی تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا۔

"ہائے" میراپی نے کہا "یہ کیا ہو گیا! ایک بار پھر میری وجہ سے ایک عبرانی مارا گیا آہ! اب میں اس کی بد دعاؤں سے نہ بچ سکوں گی اب مجھ پر لعنت پڑے گی اب میں خدا کے غضب میں مبتلا ہو جاؤں گی۔"

"تم کیوں مبتلا ہو گی میراپی اگر خدا کا غضب نازل ہونا ہی ہے تو مجھ پر ہو گا کیونکہ اسے میں نے قتل کیا ہے —— لیکن میراپی تمہارا خدا چونکہ غفور اور رحیم ہے اسلئے وہ دعا تو جلد قبول کر لیتا ہے لیکن بد دعا جلد قبول نہیں کرتا۔ اگر میں بیچ میں نہ آ جاتا تو اس پاگل کا خنجر تمہارا کام تمام کر دیتا۔"

"بیشک میں بچ گئی شہزادے! اگر آپ نہ ہوتے تو میں ..... اور وہ کانپ گئی۔

"اور اگر بنی اسرائیل کا چاند نہ ہوتا تو اب تک میں بھی"...... سیتی نے مسکرا کر اپنی بات ادھوری چھوڑ دی اور پھر یوں کہا "قسمت ہم دونوں کے گرد ایک عجیب جال بن رہی ہے اور عجیب تعاقات پیدا کر رہی ہے پہلے تم نے میری جان بچائی اور پھر میں نے تمہاری، چنانچہ اگر میرا اندازہ غلط نہیں میراپی تو ہم دونوں ساتھ جئیں گے اور ساتھ مریں گے اور اپنے دوست عن آ کو ایک بہترین کہانی کا مواد دے جائیں گے —— جابیز!" سیتی نے میراپی کے چچا سے کہا جو اب تک فرش پر بدحواس بیٹھا تھا" اٹھو! اپنی قوم میں جاؤ اور اسے بتاؤ کہ میراپی نے تمہارے ساتھ آنے سے انکار کر دیا ہے اور کیوں کیا ہے! یہ تو تم جانتے ہی ہو اس پیغامبر کی لاش بھی لیتے جاؤ اور اپنی قوم کے بزرگوں سے کہو کہ اگر انہوں نے کسی بھی عبرانی کو میراپی کے قتل کے لئے بھیجا تو اس کا بھی انجام ایسا ہی ہوگا۔ اور ان سے کہو کہ اس واقعہ کے باوجود میں انکا دوست ہوں اور دوست رہوں گا ثبوت کے طور پر یہ واقعہ کہ محض بنی اسرائیل کی حمایت کر کے میں مصر کے تخت سے محروم ہو گیا اور ان سے کہو کہ میں تا حیات ان کی حمایت کرتا رہوں گا عن آ! سامان سفر درست کرو اب ہم یہاں نہیں رہیں گے ہم بہت جلد تانیس کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ میراپی کے لئے محافظ دستے کا انتظام کرو البتہ اگر وہ یہیں تانیس میں رہنا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں!"

"نہیں شہزادے جہاں آپ جائیں گے میں بھی جاؤں گی" میراپی نے جواب دیا۔

-۔۔۔۔۔۔۔-

گیارھواں باب

رسم تاجپوشی

اور اب ہماری زندگی کے وہ دن شروع ہوئے جنہیں خوشگوار دن کہتے ہیں۔

ہم معنس پہنچے وہی شہر سفید جہاں میں پیدا ہوا۔ معنس جس کے ایک ایک ذرے سے مجھے محبت ہے اس دفعہ میں معنس پہنچا تو میری حیثیت تبدیل ہو چکی تھی اب میں اس چھوٹے سے گھر میں نہ رہتا تھا جو فلاح کے ہیکل کے قریب تھا بلکہ اب میرا قیام سیتی کے محل میں تھا جو اسے سیتی کو، اس کی والدہ کی طرف سے ورثے میں ملا تھا یہ محل شہر سے باہر اور دیوی نوط کے مندر کے قریب تھا اور بلند مقام پر بنایا گیا تھا۔ محل کے سامنے والے رخ اور شمال کی طرف دالان تھے اور ان دالانوں میں کھڑے ہو کر آدمی مصر کا مسحور کن منظر دیکھ سکتا تھا باغات اور ان کے پیچھے کھجوروں کے جھنڈ اور ان کے بعد ہرے بھرے کھیت اور ان سے پرے سست رو دریائے نیل اور دریائے نیل کے بعد صحرا۔

اور اس محل میں ہم رہتے تھے وہاں سکون تھا، اطمینان تھا اور مسرتیں تھیں زندگی مزے سے گزر رہی تھی ہمارا زیادہ تر وقت کتب خانے میں گزرتا تھا یا پھر مندروں کی سیر میں یا جب ہم تھک جاتے تو پائیں باغ میں نکل آتے اور کبھی کبھی کشتی میں بیٹھ کر نیل کی سیر کرتے میراپی اسی محل کے ایک علیحدہ حصے میں مقیم تھی۔ میراپی سے ہماری ملاقات باغ میں ہوتی جب سورج کی کرنوں میں جھلسا دینے والی تمازت آجاتی اور وہ محل کے در و دیوار کو تپانے لگتیں یا اس وقت جب سورج غروب

ہوتا ہوتا اور شام ٹھنڈی ہونے لگتی یا کبھی رات کو جب پورا چاند چمک رہا ہوتا تو ہم باغ میں آجاتے۔ میراپی بھی آتی اور پھر دنیا جہان کی باتیں ہونے لگتیں۔ میں نے ایک بات خصوصیت سے دیکھی کہ سیتی میراپی سے اکیلے میں ملنا پسند نہ کرتا تھا چنانچہ جب بھی وہ اس سے ملتا میں سیتی کے ساتھ ہوتا۔

اور پھر یہ ملاقاتیں روز روز ہونے لگیں میراپی مصری زبان سیکھ رہی تھی اور سیتی سکھا رہا تھا وہ بردی کاغذ کے پلندے لے آتا اور ہم سائبان کے نیچے جا بیٹھتے یا اگر دن گرم ہوتا تو ان دو درختوں کے نیچے جا بیٹھتے جو چھتری کی طرح پھیلے ہوئے اور سائبان کے سامنے تھے ان دونوں کے درار پر کبھی کبھی میں اپنی کہانیاں سناتا اور وہ دونوں میراپی اور سیتی میری خوب خوب تعریف کرتے اور پھر ہم دنیا اور اس کے عجائبات کی باتیں کرتے عبرانیوں کی اور ان کے خدا کی باتیں کرتے اور مصریوں کی اور ان کے دیوتاؤں کی باتیں کرتے ——— اور میراپی تنہائی بھی محسوس کرتی تھی معنس میں کچھ عورتیں ایسی تھیں جو ماں کی طرف سے عبرانی تھیں یا پھر وہ عبرانی عورتیں تھیں جنہوں نے مصریوں سے شادی کر لی تھی یہ عورتیں میراپی کے پاس آنے جانے لگیں اور اب وہ سب مل کر سیتی کے محل میں اپنے طریقے سے اپنے خدا کی عبادت کرتیں یہاں انہیں کوئی روکنے والا نہ تھا۔ یہاں تعصب کاہن اور پجاری تھے اور ہم سے بھی بہت سے لوگ ملنے آتے بہت کم لوگ ایسے تھے جو شہزادے کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے لیکن زیادہ تر لوگوں کے دلوں میں اب تک اس کی محبت و عزت قائم تھی صرف یہی نہیں بلکہ لوگ اس کے سامنے سجدے میں گر جاتے اور جب وہ بازار میں نکلتا تو لوگ خوشی کے نعرے لگاتے جیسے انہیں معلوم ہی نہ ہو کہ وہ اب ولیعہد نہ رہا۔ اور ہر چند کہ وہ ولیعہد نہ رہا تھا لیکن تھا تو وہی سیتی، فرعون منفتاح کا بیٹا اور فراعنہ کی اولاد چنانچہ وہ آمن میس سے زیادہ صحیح النسب تھا اور یہ مصری بھولے نہ تھے۔

اور اسی لئے میں سیتی کی طرف سے متفکر تھا۔ آمن میس کو اپنے جاسوسوں کے ذریعہ ان سب باتوں کی خبریں مل رہی تھیں اور مجھے یقین تھا کہ وہ اس معزول شدہ شہزادے سے جس سے مصری اب تک محبت کرتے ہیں جلنے لگے گا۔ چنانچہ میں نے اپنے اس خوشے کا ذکر سیتی

سے کیا اور کہا کہ جب بھی وہ محل سے باہر نکلے محافظ سپاہی اپنے ساتھ رکھے لیکن اس نے بے پروائی سے ہنس کر جواب دیا کہ چونکہ عبرانی اسے قتل کرنے میں ناکام رہے ہیں اس لئے اب کوئی اسے قتل نہ کر سکیگا اس کے علاوہ اس کا خیال تھا کہ کوئی بھی مصری، خواہ اسے کتنا ہی لالچ کیوں نہ دیا جائے کبھی اس پر تلوار اٹھانے یا اس کو کھانے میں زہر ملا دینے پر تیار نہ ہوگا آخر میں اس نے کہا۔

"میں! موت سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دی جائیں اور اس کا خوف دل سے نکال دیا جائے۔"

اور اب مجھے ان واقعات کا ذکر کرنا ہے جو تانیس میں ہوئے فرعون منفتاح چند گھنٹوں تک زندہ رہا اور بیہوشی کے عالم میں ہی اس دنیا سے کوچ کر گیا اور پورے مصر میں اسکا ماتم کیا گیا لوگوں کو منفتاح سے محبت بے شک تھی تاہم وہ خدائے مصر تھا اور ہر مصری اس کی عزت کرتا تھا چنانچہ پورے مصر میں اسکا ماتم کیا گیا لیکن ایک جگہ ایسی بھی تھی جہاں اس کی موت پر خوشیاں منائی گئیں اور یہ ارض جاشان تھا اور خوشی منانے والے بنی اسرائیل۔ فرعون منفتاح انکا سب سے بڑا دشمن مر گیا تھا اور موسیٰ و ہارون کی پیشینگوئی پوری ہوئی عبرانی کہتے تھے کہ یہ ان کا خدا ہی تھا جس نے فرعون منفتاح کو جو اپنے آپ کو خدا کہتا تھا، اس کے تخت پر سے اوندھے منہ گرا دیا گیا تھا اور عبرانیوں کی ایسی باتیں سن سن کر مصری ان سے اور بھی زیادہ نفرت کرنے لگے۔

فرعون منفتاح کی موت کے ساتھ ہی مصر بالا اور مصر زیریں میں بے چینی کی ایک لہر دوڑ گئی کیونکہ بڑے بڑے شہروں میں سیتی کی معزولی کا اعلان کر دیا گیا لوگ حیران تھے کہ ایسی معمولی سی بات پر کہ سیتی نے ارض جاشان میں بسنے والے گڈریوں کی حمایت کی تھی اس قدر ظالمانہ اور احمقانہ فیصلہ کیوں نہ کیا گیا اگر اس وقت سیتی تخت و تاج کا دعویٰ کرتا تو پورا مصر اس کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہوتا۔ لیکن سیتی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا

اور اس پہ دنیا اور بھی حیرت زدہ ہو گئی۔ چنانچہ یوں ہوا کہ آمن میس کسی طرح کی مخالفت اور مشکل کے بغیر تخت پر بیٹھ گیا۔ یوسری اپنے شوہر کے بغیر آمن میس کی مخالفت نہ کر سکتی تھی چنانچہ وہ بھی خاموش رہی۔

جب فرعون منفتاح کی لاش حنوط کی جا چکی تو شاندار جلوس کے ساتھ اس کا جنازہ نیل کے دوسرے کنارے پر لے جایا گیا کہ اس کا تابوت اس مقبرے میں رکھ دیا جائے جو منفتاح نے اپنی زندگی میں ہی اپنے لئے بنایا تھا باپ کے جنازے میں شریک ہونے کی اجازت سیتی کو نہ دی گئی۔ بعد میں بے کن خوسو نے مجھے بتایا کہ ایسا اسلئے کیا گیا کہ آمن میس کو خوف تھا کہ سیتی کی موجودگی لوگوں کو برانگیختہ کر دے گی اور وہ اس کے آمن میس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے چنانچہ اسی خوف سے مرحوم خدائے مصر کا تابوت ممفس میں ایک منٹ کے لئے بھی نہ روکا گیا۔

عام لوگوں کے بھیس میں اور بھیڑ میں گھس بیٹھ کر سیتی نے اپنے باپ کے تابوت کو ممفس کی سڑکوں پر سے گزرتے دیکھا۔ تابوت کے چاروں طرف کاہن اور مہنت سر جھکائے چل رہے تھے وہ بے حد نیچی آوازمیں اوزیرس اور آمن دیوتا کی شان میں گیت گا رہے تھے تابوت سے آگے اور مسلح سپاہیوں کے بیچ میں اس سامان کے چھکڑے تھے جو فرعون کی لاش کے ساتھ مقبرے میں رکھا جانے والا تھا۔ تابوت کے پیچھے اور امرائے سلطنت کے ساتھ آمن میس چل رہا تھا۔ مصر کا نیا فرعون۔ جلوس آیا اور گزر گیا اور سیتی رو پڑا کیونکہ اسے اپنے باپ سے محبت تھی۔

"فرعون بننے اور اپنے آپ کو خدا کہلوانے سے کیا فائدہ عنا؟" اس نے مجھ سے کہا "دیکھو! خدائے مصر کا بھی وہی انجام ہوتا ہے جو ہیکل کی سیڑھیوں پر بیٹھنے والے ایک بھکاری کا۔ موت کسی کو نہیں چھوڑتی؟"

"حضور!" میں نے کہا "بادشاہ اپنی زندگی میں ایسے اچھے کام کر جاتا ہے کہ اسکا

نام نہ صرف تاریخ میں محفوظ رہتا ہے بلکہ دوسرے بادشاہ اسکے نقش قدم پر چلنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور ایا ایک بھکاری نہیں کر سکتا وہ آج مرا اور کل اسے لوگ بھول جائیں گے۔"

"بادشاہ برے کام بھی تو کرتا ہے۔ بہرحال مجھے یقین ہوتا کہ میں کبھی کوئی کام بُرا نہ کروں گا تو بے شک میں فرعون بننے کی آرزو کرتا۔"

"تو مطلب اس کا یہ ہوا کہ دنیا میں بے ایمان اور برے آدمی ہی عروج پاتے ہیں اور نیکوکار عمر بھر دکھ جھیلتے اور ذلیل رہتے ہیں۔"

"یہ بات نہیں ہے من آ! آخر میں فتح نیکوکار کی ہی ہوتی ہے۔ نیکی حق ہے اور برا[ئی] باطل۔ چنانچہ ابتدائے آفرینش سے حق کی فتح ہوتی آئی ہے۔"

"آپ حق پر ہیں اور رحم دل ہیں چنانچہ ثابت ہوا کہ آخر میں آپ ہی فرعون بنیں گے۔"

"یہ تو میں نہیں کہتا۔ لیکن خون کا ایک قطرہ بھی گرائے بغیر اگر تخت مجھے مل گیا تو میں اس سے انکار بھی نہ کروں گا اور اگر کبھی فرعون بنا تو پہلا کام یہ کروں گا کہ بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے آزاد کر دوں گا۔"

جب فرعون منفتاح کی تجہیز و تکفین کی رسومات ادا کی جا چکیں تو آمن میس لو[ٹ] گیا جہاں اس کے سر پر مصر کا دہرا تاج رکھا جانے والا تھا۔ شہزادے سیتی نے چند خا[ص] زیورات نکال کر مجھے دئے کہ چونکہ اب وہ ایک عام شہری ہے اس لئے ان زیورات کی اسے ضرورت نہیں۔ چنانچہ ان زیورات کو لے کر میں تانیس جا پہنچا کہ انھیں آمن میس کی خدمت میں سیتی کی طرف سے پیش کر دوں اور اسی طرح میں نئے فرعون کی رسم تاجپو[شی] میں شریک ہوا۔ وہ زیورات آمن میس نے ذرے ہچکچا کر قبول کئے اور کہا کہ وہ سی[تی] کو اب تک سمجھ نہیں سکا اور پھر اس نے گھور کر مجھے دیکھا۔

"خدائے مصر اطمینان رکھیں کہ شہزادہ سیتی انہیں فریب نہیں دے رہے اور نہ ہی ان کے خلاف سازشوں کا جال بچھا رہے ہیں" میں نے آمن میس کی دلی کیفیت کا اندازہ کر کے کہا "دیوتاؤں نے آپ کو جو عظمت بخشی ہے آپ اس میں خوش ہیں اور انہی دیوتاؤں نے سیتی کو جو روحانی سکون بخشا ہے وہ اس میں خوش ہیں اور مطمئن ہیں انہیں نہ کسی چیز کی ہوس ہے اور نہ آرزو۔"

"ممکن ہے ایسا ہی ہو وقائع نگار۔ لیکن یہ ایسی بات ہے کہ بعض دفعہ میں یہ سوچنے لگتا ہوں کہ عظمت و شان کے ان پھولوں میں کہیں کوئی ایسا سانپ تو چھپا ہوا نہیں جو سیتی کا پالتو ہو۔"

"یہ تو میں نہیں جانتا کہ ان پھولوں میں کیا ہے اور کیا نہیں۔ البتہ یہ ضرور جانتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سیتی فریبی اور عیار نہیں ہے اور ان کی طبیعت بھی ہر شخص سے مختلف ہے وہ نہ تنگ نظر ہیں، نہ حاسد اور نہ متعصب"

"میں اپنے چچیرے بھائی کو سمجھ نہیں سکا" آمن میس بڑبڑایا "بہرحال میں ان کے تحائف قبول کرتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سیتی سے کہنا کہ جب تک وہ خاموش رہے گا، میرا تخت و تاج حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا تب تک ہم بھی اسے کچھ نہ کہیں گے۔"

اور میں یوسرتی سے بھی ملا۔ جس نے سیتی کے متعلق بہت سے سوالات پوچھے میں نے مناسب و موزوں جواب دئیے۔ وہ غور سے سنتی رہی اور پھر پوچھا۔

"اور اس عبرانی لڑکی کا، جو بنی اسرائیل کے چاند کے نام سے مشہور ہے کیا حال ہے! یقیناً اس نے میری جگہ لے لی ہو گی۔"

"نہیں شہزادیٔ مصر" میں نے جواب دیا "شہزادہ سیتی اکیلے رہتے ہیں، نہ میراپی اور نہ ہی کوئی اور لڑکی آپ کی جگہ لے سکتی ہے میراپی سیتی کی دوست ہے۔"

"دوست! خیر ایسی دوستی کے انجام سے ہم واقف ہیں —— دیوتاؤں نے سیتی کی عقل مار دی ہے وہ نہ تو کچھ سوچ سکتا ہے اور نہ کچھ دیکھ ہی سکتا ہے"!

"ممکن ہے یہ سچ ہو، لیکن اگر دیوتا سب کی عقلیں اسی طرح مار دیں تو پھر یہ دنیا بڑی حسین بن جائے"؟

"دنیا آخر دنیا ہے بھلی ہو یا بری اور جو لوگ اس پر حکمرانی کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں انہیں بہرحال حکومت کرنی چاہئے وہ اسکی بھلائی اور برائی کا کھوج لگانے نہیں بیٹھ جاتے نہ ہی کتابوں میں اپنے آپ کو دفن کر دیتے ہیں اور نہ غیر قوم کی عورتوں سے خواہ وہ کتنی ہی حسین کیوں نہ ہوں احمقانہ اور بے مقصد باتیں کرتے ہیں اور کسی وقائع نگار کی، خواہ شاہی نیک و دانا کیوں نہ ہو، باتوں میں بھی نہیں آتے" یوسری نے بڑی تلخی سے کہا اور پھر اضافہ کیا "کاش کہ سیتی اتنا احمق نہ ہوتا وہ خود تو پاگل ہے ہی لیکن اس نے دوسروں کو بھی پاگل بنا دیا ہے خصوصاً مجھے 'بے وقوف' احمق' بزدل۔ لعنت ہو اس پر' یہ تخت اس کا ہے' یہ تاج اس کا ہے۔ وہ ہی اسکا صحیح وارث ہے لیکن اس کی جگہ ایک کوڑھ مغز اور سر پھرا شخص تخت پر بیٹھا ہے اور سیتی اسے تحائف بھیج رہا ہے' لعنت ہے اس پر"!

"بہتر ہو گا کہ شہزادی مصر کہانی کا انجام معلوم کئے بغیر پہلے سے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہ فرمائیں"۔ میں نے جواب دیا۔

یوسری نے مجھے گھور کر دیکھا اور کہا۔

"یہ کیا کہا تم نے؟ کیا سیتی بے وقوف اور پاگل نہیں ہے؟ کیا تم اور سیتی حالانکہ تم دونوں بڑے سادہ لوح نظر آتے ہو، کسی طرح کی سازش کا جال بن لینے ہو چکے ہی چکے؟ یا پھر یوں تو نہیں کہ اس عبرانی ڈائن نے اپنا تھوڑا سا علم تمہیں سکھا دیا ہو؟ وہ عورت جو اپنے سحر سے آمن دیوتا کے بت کو پاش پاش کر دے' دنیا میں کیا نہیں

کرسکتی ؟ تم یوں ظاہر کر رہے ہو جیسے تم کچھ جانتے ہی نہیں۔ عن آ! اگر ممکن ہوتا تو دیوتاؤں کی قسم میں تم سے حقیقت اگلوا لیتی۔ یہ خیال مانع ہے کہ تمہاری اور سیتی کی سازش کا بھانڈا پھوٹ جائیگا اور پھر میں کبھی کہیں کی نہ رہوں گی۔ ورنہ تم دیکھتے کہ۔۔۔۔۔۔"

"شہزادئ مصر مجھے دھمکیاں دے رہی ہیں ؟"

"نہیں" اس نے اپنے جوش پر قابو پا کر کہا "میں تمہیں دھمکیاں نہیں دے رہی یہ بھی ایک طرح کا پاگل پن ہے جو سیتی کی مہربانی سے اور اسی سے ملا ہے عن آ۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہو کہ اگر میری جگہ تم ہوتے تو کیا یہ سوچ سوچ کر تم پاگل نہیں ہو جاتے کہ کل تمہارے بجائے ایک دوسری عورت ملکہ بنے گی۔ اس لئے ــــ اس لئے کہ۔۔۔۔۔"

اور وہ رونے لگی۔ میں خاموش تھا اور نہیں جانتا تھا کہ کیا کہوں اور کیا کروں!

تھوڑی دیر بعد وہ آنسو پونچھ کر بولی۔

"سیتی سے کہنا کہ یہ معلوم کر کے مجھے خوشی حاصل ہوئی کہ وہ تندرست اور خوش ہیں اسے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ میں جیتے جی اسکی صورت نہ دیکھوں گی۔ لیکن اگر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا اور اپنا جائز حق حاصل کرنے کی کوشش کی تو میں بھی اپنی قسم توڑ کر اس کے پاس آ جاؤں گی اور یہ بھی اس سے کہنا کہ ہرچند وہ میری پرواہ نہیں کرتا۔ ہرچند کہ اسے مجھ سے محبت نہیں اور ہرچند کہ اس نے میری خواہشوں کا خون کیا ہے لیکن میں اسے فرعون کی تلوار سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتی رہوں گی۔"

"فرعون کی تلوار سے! یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ابھی کوئی ایک ہی گھنٹہ پہلے فرعون نے مجھے یقین دلایا ہے کہ سیتی کو ان کی طرف سے کوئی خوف نہ کرنا چاہئے یہ اور بات ہے کہ سیتی خطرناک تھا۔ ہے اور کسی کی طرف سے خائف نہیں۔"

"حیران ہوں کہ تم دونوں میں سے کون زیادہ بے وقوف ہے؟" یوسرٹی نے پاؤں پٹخ کر کہا "اس غاصب نے کہا اور تم نے یقین کر لیا۔ وہ دن دور نہیں جب مصر میں کوئی

انقلاب ہوگا اور اسوقت لوگ یہ سمجھیں گے کہ ایسا اسلئے ہوا ہے کہ سیتی تخت و تاج سے محروم کر دیا گیا ہے اور پھر لوگ سیتی کو فرعون بنانا چاہیں گے تو کیا اسوقت آمن میس خاموش بیٹھا دیکھتا رہے گا؟ نہیں وہ بہر طور سیتی کو اپنے راستے سے ہٹا دیگا۔ اگر سیتی کا سر اس کے کندھوں پر سلامت رہا تو صرف اس کا ایک سبب ہوگا۔ یعنی یوسرٹی اس ہاتھ کو روک دیگی جو سیتی کو قتل کرنے کے لئے اٹھا ہوگا اگر سیتی کی جان بچی تو میری کوششوں سے بچے گی۔ تم جاؤ۔ مجھے کچھ اور نہیں کہنا ہے میرے احشا میں آگ بھڑک رہی ہے اور دماغ میں بگولے ٹھینک رہے ہیں اگر میرا شوہر احمق اور پاگل نہ ہوتا تو کل اس کے سر پر تاج رکھا جاتا اور میرے سر پر بھی۔ جاؤ۔ میں دونوں کے نام تک سے بیزار ہوں۔"

اور میں بوڑھے بے کن خوسو سے بھی ملا۔ ہم نے رات کا کھانا اس سرائے میں کھایا جو بڑے ہیکل کے قریب ہے اور اسوقت بے کن خوسو نے بھی ایک تشویشناک پیشینگوئی کی اور یوں کہا۔

"عن آ! کچھ ہونے والا ہے۔ مصر پر ایسی اداسی اور بے چینی اس وقت بھی طاری نہ تھی جب بربریوں کے حملے کی افواہیں پھیل رہی تھیں۔ عن آ! مصر کی فضا اداس ہے لوگ گھبرائے ہوئے اور پریشان ہیں، حالانکہ کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہے؟ آمن میس پانچواں شخص ہے جسے میری آنکھیں فرعون بنتے دیکھیں گی۔ میں نے چار فراعنہ کی رسم تاجپوشی دیکھی ہے۔ پہلے کی اس وقت جب میں بچہ تھا اور پانچویں کی رسم تاجپوشی اب دیکھوں گا۔ لیکن دیوتاؤں کی قسم کسی بھی فرعون کی تاجپوشی کے وقت مصر پر ایسی اداسی طاری نہ ہوئی تھی۔"

"ممکن ہے ایسا اس لئے ہو کہ تخت پر وہ بیٹھ رہا ہے جو اس کا حق دار نہیں"

میں نے کہا۔

"نہیں یہ بات نہیں عن آ! یہ اداسی آسمان سے اتر رہی ہے لوگ ڈرے"

ہیں حالانکہ نہیں جانتے کہ کیوں؟"

"عبرانیوں کی وجہ سے تو نہیں؟"

"تمہارا اندازہ ایک حد تک صحیح ہے اگر ان عبرانیوں کا قصہ نہ چلتا تو فرعون آمن میسس نہیں سیتی بنتا۔ اس کے علاوہ اس عبرانی لڑکی کے سحر کی داستان بھی عام ہو چکی ہے اور لوگ دیوتا آمن کے بت کی تباہی سے عجیب عجیب شگون لے رہے ہیں۔ شاید تمہیں معلوم نہیں کہ چھ دن بعد آمن دیوتا کا دوسرا بت اُسی جگہ رکھا گیا جہاں پہلا بت تھا لیکن دوسرے دن وہ بت اپنے پہلو پر پڑا ہوا ملا۔ اسطرح کہ اسکا سر دیوی موت کی گود میں تھا۔"

"اگر یہ سچ ہے تو میرا بی کو ساحرہ کہنا حماقت ہے کیونکہ اب وہ اس شہر میں نہیں۔"

"بے شک، وہ چلی گئی ہے اور اس کا جانا ضروری تھا کیونکہ سیتی بھی چلا گیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ وہ اپنے سحر کا کچھ حصہ یہاں چھوڑ گئی ہے بہرحال وجہ کچھ بھی ہو یہ تو حقیقت ہے ہی کہ سب لوگ حتیٰ کہ فرعون آمن میسس بھی گھبرائے ہوئے اور خائف ہیں عن آ" بے کن خو نے آواز دبا کر کہا۔" فرعون کو عجیب و غریب خواب نظر آتے ہیں جن کی تعبیر معلوم کرنے کے لئے اس نے ساحر "کی" کو طلب کیا تھا۔"

"اور ساحر "کی" نے کیا تعبیر بتائی؟"

"کی کوئی اطمینان بخش تعبیر نہ بتا سکا سوائے اس کے کہ آمن میسس کا دورِ حکومت بے حد مختصر ہو گا جو اس کی موت پر ختم ہو جائے گا۔"

"یہ تعبیر شاید نئے فرعون کو پسند نہ آئی ہو گی؟"

"بالکل بھی نہیں۔ وہ غصہ ہو گیا اور خیر سب کو دھمکیاں دینے لگا اور نرم جانو عن آ مصر کے سب سے بڑے ساحر کو دھمکی دینا حماقت ہے اور یہی ساحر کی نے اس سے کہا تو آمن میسس ڈر گیا اور معافی مانگ کر پوچھا کہ اس کے بعد کون فرعون بنے گا۔ کی نے جواب دیا کہ یہ اسے معلوم نہیں، حالانکہ اسے معلوم ہے۔"

"تو کون بنے گا فرعون؟" میں نے پوچھا

جواب میں بےکن خوسو نے تھوڑا سا آٹا میز پر بکھیر دیا اور اس پر اپنی انگلی سے لومڑی کے سر والے دیوتا کی تصویر بنائی اور اس کے سر پر دو پر بنائے۔ یہ ہیروگلفی کا ایک لفظ تھا اس نے جلدی سے وہ تصویر مٹا دی۔

"سیتی" میں نے وہ لفظ پڑھ کے کہا۔ بےکن خوسو نے اثبات میں سر ہلا کر بولا۔

"عن آ! بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ آدمی خود بخود ہی اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں پہنچنے کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن سیتی کے فرعون بننے سے پہلے مصر میں عجیب عجیب باتوں کا ظہور ہوگا عن آ! صرف فرعون کو ہی عجیب عجیب خواب نظر نہیں آتے بلکہ پچھلے کئی دنوں سے مجھے بھی ایسے ہی خواب نظر آتے ہیں"

"اور کیا دیکھتے ہو تم؟"

"میں نے دیکھا عن آ کہ ایک جم غفیر مصر سے گزر رہا ہے جس کے آگے آگے آگ کا ستون ہے جس میں سے دو ہاتھ باہر نکلے ہوئے ہیں ان میں سے ایک ہاتھ نے فرعون کو گردن سے پکڑے ہوئے ہے اور دوسرا آمن دیوتا کو اور اس جم غفیر کے پیچھے بادل کا ستون ہے جس میں سے ایک شبیہہ جھانک رہی ہے جو موت ہے اور عن آ! ہزاروں آدمی اور گھوڑے اور رتھ کسی سمندر میں غرق ہو رہے ہیں"

اور اس وقت مجھے وہ دو ستون یاد آ گئے جو میں نے اور شہزادے نے ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر رمن جاشان کے کنارے پر دیکھے تھے اور جن کے بیچ میں سے دودھیا راستہ گزرتا تھا۔ لیکن میں نے اس کے متعلق بےکن خوسو سے کچھ نہ کہا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے اس بوڑھے نے میرے خیالات معلوم کر لئے۔ کیونکہ وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

"عن آ! تم کبھی خواب نہیں دیکھتے؟ لیکن نہیں تصورات ایسے مناظر ضرور دکھاتا

ہے جو آخر کار حقیقت ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً آمن میس کا فرعون بننا یاد ہے نا وہ منظر جو تم نے منفتاح کے دربار میں دیکھا تھا؟ ہا ہا ہا ہو ہو ہو تمہیں اور تمہارے آقا کو تو چاند اور اس کی سیمیں شعاعوں کے خواب نظر آتے ہوں گے۔ ہا ہا ہا ذرا میری لاٹھی اٹھا دینا۔ شب بخیر۔ خیال رہے کل نئے فرعون کی تاجپوشی کے وقت ہم ساتھ ہی بیٹھیں گے تم خلیل فرعون نامزد کئے گئے ہو اور نیا فرعون تمہارا یہ عہدہ نہیں چھین سکتا۔ اچھا بھئی شب بخیر۔"

دوسرے دن مقررہ وقت پر میں دربار کے بڑے کمرے میں پہنچا۔ اسی کمرے میں جہاں پہلی دفعہ میں نے فرعون منفتاح کو دیکھا تھا۔ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میرے لئے جو جگہ مقرر کی گئی تھی وہ تخت سے کافی دور تھی۔ مجھے اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ بے کن خوسو اپنی لاٹھی ٹیکتا آ گیا۔

"اوہ! بہت دور ہمیں جگہ دی گئی ہے" اس نے کہا "لیکن ایک طرح سے یہ ٹھیک ہے اگر دیوتاؤں نے یا عبرانیوں کے خدا نے نئے فرعون پر آگ برسائی تو اس سے ہم محفوظ رہیں گے دیوتاؤں کے ذکر سے یاد آیا" اس نے سرگوشی میں کہا "ابھی کوئی ایک گھنٹہ پہلے دیوتا فتاح کے ہیکل میں عجیب واقعہ ہوا۔ قدیم رسم کے مطابق شاہی خاندان کے تمام افراد سوائے ایک کے دیوتا کے سامنے سے گزرے اور یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ یہ ظاہر کرنے کے لئے۔ کہ اس نے شہزادے کو فرعون تسلیم کر لیا دیوتا اس کے سامنے اپنا سر جھکا دیتا ہے تو ہوا یوں کہ یوسرتی آمن میس کے آگے تھی چنانچہ جب وہ دیوتا کے سامنے سے گزری تو اس نے سر جھکا دیا اس کے بعد آمن میس دیوتا کے سامنے آیا اور منتظر کھڑا رہا لیکن دیوتا نے سر نہ جھکایا حالانکہ کاہن قدیم رسم کے مطابق چلائے "دیوتا خدائے مصر کو سلام کہتا اور مبارکباد دیتا ہے"۔۔۔ چند ثانیوں کے انتظار کے بعد آمن میس دیوتا کے سامنے سے ہٹ گیا اس کے بشرے سے خوف و ہراس عیاں تھا۔ اس کے بعد شہزادے دوسرے دیوتا کے سامنے

سے گزرے۔ آخر میں منفتاح، جو لنگڑا ہے، دیوتا کے سامنے آیا اور لوگوں نے حیرت سے دیکھا کہ دیوتا نے اس کے سامنے سر جھکا دیا۔

"دیوتا ایسا کیوں اور کس طرح کرتا ہے اور وہ بھی غلط موقع پر؟" میں نے پوچھا۔

"بہتر ہوگا کہ یہ سوال تم کاہنوں سے پوچھو۔ ممکن ہے دیوتا کی گردن میں ٹھیک سے تیل نہ ٹپکایا گیا ہو یا شاید کاہنوں میں کوئی خرابی پیدا ہوگئی ہو یا شاید دعائیں غلط پڑھ دی گئی ہوں یا یوں ہو کہ نئے فرعون نے دیوتا کے حضور تحفے گزارنے میں کنجوسی سے کام لیا ہو۔ بہر حال میں دیوتاؤں کے رازوں سے واقف نہیں ـــــ ہشت، خدائے مصر تشریف لا رہے ہیں۔"

اور ساتھ ہی کسی نظر نہ آنے والے مقام سے باجا بجنے کی آوازیں آنے لگیں اور شاہی خاندان کے افراد اور کاہنوں اور پجاریوں کی معیت میں آمن ہاتپ کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ساتھ اس کی بیوی "ماہوتر" تھی جو موٹی اور بھدی عورت تھی اور بڑے بے ڈھنگے پن سے چلتی تھی۔ آمن رع کے کاہن اعلیٰ اور وزیر ہامان نے آگے بڑھ کے نئے فرعون کا استقبال کیا۔ کاہن نے فرعون کا دایاں اور ہامان نے بایاں ہاتھ پکڑ لیا اور اس طرح وہ دونوں اسے تخت تک لے گئے۔ دربار میں جتنے لوگ موجود تھے سجدہ ریز ہو گئے۔ دفعتاً نرسنگے پھونکے گئے اور "زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!" کی آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ اور تین دفعہ یہ نعرہ لگایا گیا۔

فرعون آمن ہاتپ اٹھا اور میں نے دیکھا کہ اس کے بشرے سے فکر و پریشانی عیاں تھی۔ اس نے حلف کے وہ الفاظ دہرائے جو کاہن کہتا جاتا تھا۔ پھر اس نے اپنے سر پر مصر کا دہرا تاج رکھا اور ہاتھ میں شاہی عصا لیا۔ اور شہزادے

اور شہزادیاں اس کے سامنے آنے اور سجدہ کرنے لگیں۔ یوسرٹی نے اس کا ہاتھ چوما سجدہ نہ کیا۔ فرعون سے کہا کہ وہ درباریوں کے سامنے اپنی وہ قسمیں اور وعدے دہرا دے جو اس نے مرحوم فرعون سے کئے تھے۔ فرعون آمن میس نے بڑی ناگواری سے اور گویا جبراً وہ وعدے اور قسمیں دہرائیں۔

اور یہ تمام رسومات ادا ہو چکیں اور لوگ فرعون کی تقریر کے منتظر رہے لیکن وہ تقریر نہ کر سکا۔ اسے اس کا موقع ملا ہی نہیں کیونکہ عین اس وقت عبرانیوں کے پیغمبر موسیٰ و ہارون، نہایت اطمینان اور بے خوفی سے کمرے میں داخل ہوئے اور فرعون کے تخت کی طرف بڑھنے لگے وہ فرعون کے تخت کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور میں نے دیکھا کہ انہیں دیکھتے ہی فرعون کے بدن میں لرزا پڑ گیا۔

"اے فرعون" موسیٰ نے کہا "ہم تیرے پاس آئے ہیں جیسا کہ تجھ سے پچھلے فرعون کے پاس آئے تھے۔ اے فرعون! ہم دو اہم باتیں لے کر آئے ہیں۔ دونوں جہاں کے پروردگار کے سامنے جھک جا اور بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے آزاد کر۔"

"اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟" آمن میس نے فرعون منفتاح کی طرح پوچھا۔

"ہمارا رب تو وہ ایک ہی رب ہے جس نے دنیا اور دنیا کی ہر چیز پیدا کی جو زمینوں اور آسمانوں کا رب ہے جس نے سورج، چاند، اور ستارے پیدا کئے جو جلاتا اور مارتا ہے جو بڑی قوت والا اور عظیم ہے اور وہ ہے ہمارا رب جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ اے فرعون! خدا کے سامنے جھک جا ورنہ ان کا عذاب تجھے آئے گا۔"

"اے موسیٰ اگر تیری بات صحیح ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ تو کہتا ہے تو ہم سے پہلے والوں کا، جن کا عقیدہ تیرے عقیدے کی تائید میں نہ تھا، کیا ہوگا؟

کیا وہ سب عذاب میں گرفتار ہیں؟"

"اے فرعون!" ہارون نے کہا" ان پر کیا گزری اور کیا گزر رہی ہے اس کا علم میرے پروردگار کو ہے لیکن یہ سن لے کہ پروردگار بھول چوک اور خطا سے پاک ہے جس نے جو کچھ کیا ہے اس کے معاملے میں کوئی بھول یا ظلم نہ ہو گا۔"

"کیسی عجیب بات کہتا ہے یہ غلام" آمن ملیس نے درباریوں سے کہا "یاد رکھو میں ہی تمہارا معبود ہوں ـــــ اور" اس نے موسیٰ وہارون سے کہا "تمہارا بھائی اگر مجھے چھوڑ کر کسی اور کو معبود تسلیم کیا تو تم دونوں کو قید میں ڈلوا دوں گا۔ اے موسیٰ! وہ وقت بھول گیا جب تو ایک قبطی کو مار کر فرعون کے خوف سے صحرا کی طرف بھاگ گیا تھا اور اب فرعون کو ہی ڈرانا دھمکاتا ہے۔"

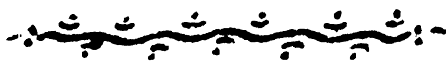
"بے شک وہ غلطی مجھ سے ہو گئی تھی۔" موسیٰ نے کہا" لیکن اب خدا نے مجھے اپنا رسول بنا کر اور نشانیاں دے کر تیرے پاس بھیجا ہے۔"

"اگر تو سچا ہے تو دکھا کوئی نشانی" آمن ملیس نے ضدی بچے کی طرح کہا

اور فوراً ہی موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر پھینک دیا جو بھیانک اژدہا بن گیا ساحر "کی" اور دوسرے جادوگروں نے بھی اپنا اپنا عصا پھینکا اور وہ بھی سانپ بن گئے لیکن موسیٰ کے عصا نے ان سب سانپوں کو نگل لیا موسیٰ نے آگے بڑھ کر اژدہے کا سر پکڑ لیا تو وہ پھر عصا تھا اور پھر موسیٰ نے یوں کیا کہ اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال کر باہر نکالا تو وہ روشن تھا۔ فرعون کی آنکھیں اور ہم سب کی آنکھیں چندھیا گئیں اور پھر دفعتاً کمرے میں اندھیرا چھا گیا۔ اور ایسا اندھیرا تھا کہ صحیح معنوں میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ لوگ خوف دہشت سے چلانے لگے اور انتہائی بدحواسی کے عالم میں دروازے کی طرف بھاگے۔ میں اور بے کن خونو بھی اس انسانی سیلاب میں

تنکے کی طرح بہہ گئے اور جب میں نے باہر نکل کر دیکھا تو آسمان روشن تھا تاریکی صرف دربار کے کمرے میں ہی چھائی تھی اور باہر آ کر میں نے اطمینان کی سانس لی اور ہر شخص کی جان میں جان آ گئی۔

تو اس طرح، ایک افراتفری اور ہنگامے میں، آمن میس کی رسم تاجپوشی ختم ہوئی۔



لیکن سیتی کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ آنے والی مصیبت یا غم سے بچنے کیلئے میراپی کو اپنے یہاں سے نکالدے۔"
"کیسی مصیبت؟ کون سا غم؟" میں نے اسکی گول گول باتوں سے پریشان ہو کر پوچھا
لیکن مجھے کوئی جواب نہ ملا۔ جابیز جا چکا تھا۔

جب میں اپنی قیام گاہ کے قریب پہنچا تو میری ملاقات ایک دوسرے شخص سے ہوئی اور انگارہ سی چمکتی ہوئی آنکھوں سے میں نے اسے پہچان لیا وہ ساحر "کی" تھا۔

"عن آ!" اس نے کہا "تم دو دن بعد ممفس جانوالے تھے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ ابھی چند منٹوں پہلے ہی تم نے اپنا یہ ارادہ بدلدیا ہے اب تم کل سویرے ہی روانہ ہو جاؤگے۔"

"یہ تم سے کس نے کہا؟" میں نے حیرانی سے پوچھا "بے شک میں دو دن بعد ممفس جانیوالا تھا لیکن جابیز سے ملنے کے بعد میں نے اپنا یہ ارادہ بدل دیا۔"

"شاید دیوتاؤں نے کہا تم اپنے آقا کو کوئی پیغام سنانے کے لئے بے چین ہو واقعی وفاداری اور نمک حلالی کا تقاضہ یہی ہے اور پھر بے کن خوسو کا کہنا ہے کہ تم صرف سیتی کو ہی نہیں کسی اور کو بھی کوئی پیغام دینا چاہتے ہو۔"

"بے کن خوسو اب بہت بولنے لگا ہے جو بھی منہ پر آتا ہے بس بک دیتا ہے" میں نے غصہ ہو کر کہا

"آدمی بوڑھا ہو کر باتونی ہو ہی جاتا ہے تو تم رسم تاجپوشی کے وقت موجود تھے، تھے نا؟"

"ہاں وہیں تھا حالانکہ بہت دور کھڑا ہوا تھا لیکن یہ دیکھے بغیر نہ رہ سکا کہ وہ عبرانی پیغمبر تمہارے بھی استاد نکلے۔"

"خیر ایسی کوئی بات نہیں بے شک میں زبردست قوتوں کا مالک ہوں لیکن اس سے تو مجھے بھی انکار نہیں کہ دوسرے مجھ سے بھی زبردست ہیں۔"

"قوت!" میں طنزیہ ہنسی ہنسا "کیا اس کے بجائے لفظ مکاری مناسب نہ ہوگا؟ تم

ایک لاٹھی کو سانپ میں کس طرح تبدیل کر سکتے ہو؟ یہ یقیناً شعبدہ ہے اور شعبدے کا دوسرا نام مکاری ہے۔"

"ممکن ہے لفظ مکاری مناسب اور ٹھیک ہو کیونکہ مکاری علم اور تجربے ہی سے تو حاصل ہوتی ہے تم کہتے ہو یہ کام آدمی کے لئے ناممکن ہے حالانکہ آمن دیوتا کے ہیکل میں سب کچھ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو چنانچہ عن آ اس کے مقابلے میں، یعنی دیوتا کے بت کو پاش پاش کر دینے کے مقابلے میں لاٹھی کو سانپ بنا دینا تو بے حد آسان کام ہے اتنا آسان کہ یہ تم بھی کر سکتے ہو۔"

"خیر مجھے تو معاف ہی رکھو، میں وقائع نگار ہوں، سیرا نہیں۔"

ساحر "کی" نے پہلے میری طرف اور پھر اپنی لاٹھی کی طرف دیکھا اور لاٹھی میرے ہاتھ میں دے کر بولا۔

"دیکھو عن! غور سے دیکھو یہ کیا ہے؟"

"کیا تم نے مجھے بچہ سمجھ رکھا ہے کہ میں ایک ساحر کی لاٹھی کو نہ پہچان سکوں۔"

"بے شک تم بچہ نہیں ہو لیکن تمہارے مزاج میں بچگانہ پن ضرور ہے" اس نے کہا اور اپنی لاٹھی کی طرف دیکھتا رہا جو میرے ہاتھ میں تھی

دفعتاً میرے بدن میں خوف و سنسنی کی لہر دوڑ گئی ساحر "کی" کی لاٹھی میرے ہاتھ میں کلبلانے لگی تھی اور جب میں نے گھبرا کر اس کی طرف دیکھا تو وہ لاٹھی زرد رنگ کا لمبا اور زہریلا سانپ بن چکی تھی اور اس سانپ کی دم میرے ہاتھ میں تھی۔ خوف کی ایک چیخ کے ساتھ وہ سانپ میں نے پھینک دیا۔ سانپ ساحر "کی" کی طرف رینگنے لگا اور دوسرے ہی لمحے "کی" کے قدموں میں سانپ کے بجائے اس کی لاٹھی پڑی ہوئی تھی۔

"عن آ! تم مجھے تو شعبدہ باز اور مکار کہتے ہو لیکن لاٹھی کو سانپ تم اپنے ہاتھ میں بنا سکتے ہو" ساحر "کی" ہنسا۔

معلوم نہیں اس کے بعد میں نے کیا کہا اور ساحرہ کی نے کیا جواب دیا۔ البتہ اتنا یاد ہے کہ آخر میں میں نے اس سے کہا تھا کہ اگر حقیقت میں وہ زبردست قوتوں کا مالک ہے تو وہ بھی موسیٰ کی طرح اپنے گریبان میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالے اور اسے روشن کرے یا ایسا اندھیرا اتار دے جیسا کہ موسیٰ نے دربار کے کمرے میں اتارا تھا دفعتہً ساحرہ کی کے چہرے پر کے جذبات میں تغیر ہوا اور اس نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

" مذاق ہو چکا عن آ! اب ذرا یہ لاٹھی اٹھا کر چاند کی طرف بلند تو کرو۔ نہیں؟ تم نے انکار کر کے عقلمندی کا ثبوت دیا ہے بے شک چاند کو نہ تو تم بجھا سکتے ہو اور نہ میں تم یقیناً بہت ہوشیار ہو اس لئے کہ اس ساحرہ کے شاگرد ہو جس نے آمن دیوتا کا بت توڑا تھا۔ اس لڑکی نے تمہیں بہت سے اسرار بتائے ہوں گے چنانچہ عن آ میں تم سے پوچھنے آیا ہوں کہ موسیٰ کا ہاتھ کس طرح روشن ہو گیا تھا اور پھر دربار کے کمرے میں اندھیرا کس طرح اور کہاں سے اتر آیا تھا؟"

" غالباً موسیٰ کے خدا کی طرف سے" میں نے جواب دیا۔

" میرا بھی یہی خیال ہے۔ لیکن یہ تو بتاؤ" اور اگر تم نہیں جانتے تو میرا پی سے پوچھو کہ وہ کون سا زبردست خدا ہے جس نے آمن کے ہیکل میں میرا پی کی مدد کی تھی اور موسیٰ کی دعا پر اس گھور اندھیرا اتار دیا تھا؟ عن آ! میرا خیال ہے کہ مصر میں کچھ ہونے والا ہے موسیٰ اپنے خدا سے عجیب و غریب نشانیاں لے کر آیا ہے شہزادے نے یہ اچھا کیا کہ تخت چھوڑ دیا" اور پھر وہ بھی چلا گیا۔

اور پھر میں بخیر و خوبی ممفس پہنچ گیا تانیس میں جو کچھ ہوا تھا اور جن لوگوں سے میری ملاقات ہوئی تھی اس کی ایک ایک تفصیل سیتی کو سنادی وہ غور و توجہ سے سنتا رہا اور جب میں نے یوسرٹی سے ملاقات کا ذکر کیا اور اس کے کہے ہوئے الفاظ دہرائے

توشہزادہ بہت متاثر ہوا۔

"بے شک مجھ جیسے زوال پذیر آدمی کو کسی سے بھی رحم و ہمدردی کی توقع نہ رکھنی چاہیے۔" سیتی نے بے حد اداسی سے کہا۔

"حضور مجھے بھی میری بیوی نے چھوڑ دیا تھا۔ یہ واقعی بڑا زبردست غم اور صدمہ ہے۔"

"نہیں عن آ! مجھے یہ غم نہیں ہے کہ بیوی نے مجھے چھوڑ دیا کیونکہ یوسرٹی کو میں نے کبھی بیوی سمجھا ہی نہیں اور سمجھ بھی نہیں سکتا۔ وہ میری بہن تھی، ہے اور رہے گی اور یہی مجھے غم ہے کہ میری بہن بھی میری نہ ہوئی اور اس میں شاید اس کا کوئی قصور نہیں کیونکہ میری ہی وجہ سے وہ ملکہ نہ بن سکی ——— خیر تم دافخات سناؤ ——— میں یوسرٹی کا یہ احسان کبھی نہ بھولوں گا اس نے ہر ممکن طریقے سے میری جان بچانے کا وعدہ کیا ہے ممکن ہے کسی دن مجھے عروج حاصل ہو۔"

"کم سے کم جابیز کا تو ایسا ہی خیال ہے" میں نے کہا اور اسے بتایا کہ عبرانیوں کا خیال ہے کہ سیتی بہت جلد فرعون بنے گا۔ یہ سن کر وہ ہنسا اور اس نے یوں کہا۔

"ممکن ہے عبرانیوں کی پیشینگوئی غلط نہ ہو کیونکہ ان کے پیغمبر جھوٹے نہیں ہیں اب رہا میں تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں چاہے فرعون بن جاؤں یا نہ بنوں میرے لئے کوئی فرق نہ پڑ جائے گا یا ممکن ہے یوں ہو عن آ کہ جابیز ایسی خوشامدانہ پیشینگوئی کر کے اپنا اُلو سیدھا کرنا چاہتا ہو وہ پورا کاروباری قسم کا آدمی ہے۔"

"میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں حضور۔ جابیز سنجیدہ تھا اور اسکی باتوں سے فریب کی بو نہ آتی تھی۔"

"اس نے کچھ اور بھی کہا ہے مثلاً میرانی کے متعلق؟"

اور میں نے جابیز کی پیشینگوئی لفظ بہ لفظ دہرا دی۔

"یہ عبرانی تاجر بعید از قیاس اندازے لگانے کا عادی ہے اس نے کہا ہے کہ میرانی

مجھے دل دے چکی ہے لیکن وہ مجھے کیوں دل دینے لگی ممکن ہے وہ تم سے محبت کرنے لگی ہو عن آیا پھر لابان کے علاوہ کسی دوسرے عبرانی کو چاہنے لگی ہو۔"

"ایں! مجھ سے محبت کرنے لگی ہو" میں نے حیرت سے کہا

"کیا تم انسان نہیں ہو؟ چنانچہ میری مانو اور ذرا بھی دیر کئے بغیر میرانی کا عندیہ لینے کی کوشش کرو۔ میں! جھجنپ کیوں رہے ہو؟ تم جیسے شادی شدہ اور تجربہ کار شخص کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ ہاں تو اب تاجپوشی کے متعلق بتاؤ۔"

چنانچہ دل ہی دل میں دیوتاؤں کا شکریہ ادا کرکے کہ گفتگو کا موضوع خود سیتی نے بدل دیا۔ میں نے وہ تمام واقعات سنائے جو دربار میں پیش آئے تھے۔ لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ موسیٰ کا ہاتھ روشن ہو گیا تھا اور یہ کہ بعد میں گھور اندھیرا اتر آیا تھا اور یہ کہ ساحرؔ کی" نے مجھ سے کیا کہا تھا تو یہ باتیں سنکر سیتی بے حد سنجیدہ ہو گیا اور اس نے کچھ سوچ کر یوں کہا۔

"ساحرؔ کی" کا خیال غلط نہیں ہے۔ یقیناً مصر میں کوئی انقلاب آنے والا ہے اور یہ انقلاب ارض جاشان سے چلے گا یہ واقعی اچھا ہوا کہ میں نے تخت چھوڑ دیا۔ میں نہیں جانتا کہ مصر کی قسمت کا فیصلہ کون سا خدا کرے گا اور کیا کرے گا اس سوال کا جواب وقت دے گا۔ اگر ان عبرانیوں کی پیشنگوئیاں صحیح ہیں تو ہم سب یعنی اس محل میں رہنے والے جیسا کہ جابز نے کہا ہے —— ہر طرح محفوظ ہیں یہ تماشہ واقعی دیکھنے کے قابل ہو گا۔ جاؤ اب آرام کرو جا کر تم بے حد تھکے ہوئے معلوم ہوتے ہو۔"

تیرھواں باب

اقرارِ محبّت

شام بے حد گرم تھی اور پھر صحرائی ہواؤں کی وجہ سے کمرے کی دیواریں بھی تپ رہی تھیں۔ چنانچہ شہزادے کے پاس سے آنے کے بعد میں زیادہ دیر تک اپنے کمرے میں ٹھہر نہ سکا اور باغ میں نکل آیا اور سائبان کے نیچے (جس کا ذکر میں پہلے کسی جگہ کر چکا ہوں کہ وہاں ہم تینوں، میں شہزادہ اور میراپی، بیٹھا کرتے تھے)، یونہی لیٹ گیا اور دل جانے کب سو گیا۔ جب بیدار ہوا تو رات ہو چکی تھی اور آسمان پر پورا چاند روشن تھا ـــــ میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا کیونکہ میں نے کچھ ایسا خواب دیکھا تھا جیسے کوئی عورت چپکے چپکے رو رہی ہے۔

میں چند ثانیوں تک یونہی بے وقوفوں کی طرح بیٹھا رہا اور پھر دیکھا کہ سائبان کے سامنے والی پتھر کی نشست پر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ حالانکہ اس کا سر جھکا ہوا تھا اور اس کے لانبے بال اس کے چہرے پر پڑے ہوئے تھے لیکن میں نے اسے پہچان لیا۔ وہ میراپی تھی اور میں یہ بھی محسوس کیے بغیر نہ رہ سکا! اس وقت وہ اداس اور رنجیدہ تھی کیونکہ بار بار اس کے منہ سے ہلکی سی آہ نکل جاتی تھی۔

میراپی کو باغ میں اکیلی دیکھ کر میں بے چین ہو گیا اور مجھے شہزادے کے وہ الفاظ یاد آ گئے کہ ممکن ہے وہ مجھ سے محبت کرتی ہو۔ اور اسی نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ میں اس بارے میں میراپی کا عندیہ لینے کی کوشش کروں ـــــ میں نے سوچا۔ اس وقت بہترین موقع تھا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو اس میں میرا کوئی قصور نہ ہوگا۔

حالانکہ مجھے یقین تھا کہ میرا پی کو مجھ سے محبت نہیں۔" لیکن اسے کسی سے محبت ہے ضرور" میں نے سوچا ــــ "بے شک اُسے مجھ سے محبت نہیں۔ آسمان کی نیلا ہٹوں میں شاہین پرواز کر رہے ہوں تو دلدل میں گھرے ہوئے تعلق کی طرف کون نظر کرے گا؟"

اور پھر ایک بُرا اور شیطانی خیال مجھے آیا۔ یہ خیال یقیناً ظلمات کے دیوتا اور خدائے شر مدست" نے میرے دل میں ڈال دیا تھا۔ اور یوں سوچا میں نے کہ ممکن ہے اس لڑکی کی نظر فضاؤں کے سردار شاہین پر ہی ہو اور وہ اسی کو پسند کرتی ہو لیکن اگر کوئی اس لڑکی سے کہے کہ اگر وہ اس شاہین کو اپنی محبت کے زور سے نیچے اُتار لائی تو وہ صیاد کے ہاتھوں میں ہوگا یا شاید مارا جائے گا۔ چنانچہ کیا اُس وقت لڑکی یہ نہ کہے گی کہ وہ اپنے شاہین کو آزاد اور خوش دیکھنا چاہتی ہے؟ اور جب وہ اُسے حاصل نہ کر سکے گی تو کیا کیچڑ میں گھرے ہوئے تعلق کی طرف متوجہ نہ ہو جائے گی؟

جابز نے صاف صاف لفظوں میں کہا تھا کہ اگر میرا پی اور سیلتی ایک ہوئے تو موخرالذکر میرا پی کی وجہ سے کسی مصیبت میں پھنس جائے گا یا اُسے کوئی صدمہ برداشت کرنا پڑے گا۔ اگر میں نے جابز کے یہ الفاظ میرا پی کے سامنے دہرا دیئے تو وہ چونکہ عبرانیوں کی پیشنگوئی میں یقین رکھتی ہے، اس پر یقین کرے گی اور پھر؟ پھر یہ ہوگا کہ وہ کبھی سیلتی کو نقصان پہنچانا پسند نہ کرے گی۔ خواہ وہ ...... دل کے ہاتھوں کتنی ہی مجبور کیوں نہ ہو اور محبت کی آگ میں پھنکسا ہی کیوں نہ رہی ہو۔ وہ کبھی نہ چاہے گی کہ اس کے محبوب کا بال بھی بیکا ہو اور وہ کبھی خود اسی کی وجہ سے وہ اپنے لوگوں میں بھی نہ جائے گی کہ وہاں لابان موجود ہے۔

اور پھر میں ...... میں ...... تو کیا میں اس سے کہہ دوں؟ اگر جابز یہ

بات میراپی سے چھپانا چاہتا تو مجھ سے کیوں کہتا؟ اور اگر وہ اس سے چھپانا بھی چاہتا ہے تب بھی یہ میرا فرض ہے کہ میں میراپی کو خبردار کردوں کہ محض اس کی اور اسکی محبت کی وجہ سے میرا آقا اور اس کا محسن کسی مصیبت میں پھنس جائے گا۔

تو ایسا تھا وہ خیال اور ایسا تھا وہ شیطانی وسوسہ جو ظلمات کے دیوتا اور خدائے شر ست نے میرے دل میں ڈال دیا تھا اور میں نہیں جانتا کہ اس وسوسے سے میں کس طرح چھٹکارا حاصل کیا البتہ اتنا تو یقین سے کہتا ہوں کہ اپنی قوت ارادی اور خلوص کو اس میں ذرا بھی دخل نہیں۔ کیونکہ اس وقت میں میراپی کی محبت میں اندھا ہو رہا تھا اور اس کے ایک بوسے کے عوض اپنی جان تک دینے کے لئے تیار تھا بہرحال میری کوئی نیکی آڑے آئی یا کسی دیوتا کی مہربانی ہوئی اور میں نے اس وسوسے کو دل سے اکھاڑ پھینکا۔

میں نے جیسے ہوش میں آکر پھر میراپی کی طرف دیکھا تو اُسے اس عالم میں پایا کہ وہ اپنا ایک ہاتھ چاند کی طرف اٹھائے ہوئے تھی۔ میں نے سمجھا کہ دعا مانگ رہی ہے لیکن نہیں۔ دوسرے ہی لمحے مجھے اس کی ہتھیلی میں کچھ نظر آیا۔ اور وہ چیز وہ پن تھی جو شہزادے نے اُسے ارض جاشان میں دی تھی اور جس پر بھونرے کی شکل کا زمرد تھا۔ وہ اُسے یوں دیکھنے لگی جیسے وہ اس کی قیمت کا اندازہ لگا رہی ہو۔ وہ بہت دیر تک اُس پن کو دیکھتی رہی۔ پھر اُس نے چاروں طرف دیکھا اور یہ یقین کرکے کہ وہاں اس وقت کوئی نہیں اس نے وہ پن اپنے ہونٹوں سے لگا لی اور اس طرح تین دفعہ اس نے اس پن کو چوما اور ہر دفعہ نیچی آواز میں، اتنی نیچی آواز میں کہ میں سن نہ سکا، وہ کچھ کہتی رہی اور میری آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ گیا۔ اب کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ تھی۔ میراپی سیتی کو چاہتی تھی۔ اور میں نے دیوتاؤں کا شکر ادا کیا کہ انہوں نے مجھے بچا لیا۔ اگر میں نے جا کر پیغام

میراپی کو پہنچا دیا ہوتا، اگر میں نے اظہارِ محبت کر دیا ہوتا تو دیوتاؤں کی قسم منہ دکھانے کے قابل نہ رہتا۔

میں نے اپنی پیشانی پر سے پسینہ پونچھا اور وہاں سے ہٹ آنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ میری نظر شہزادے سیتی پر پڑی جو میراپی کے پیچھے خاموش کھڑا تھا اور وہ پن اپنے لباس میں ٹانک رہی تھی۔ میں نے پھر وہاں سے ٹل جانے کا ارادہ کیا۔ لیکن پھر اس خوف سے رکا رہا کہ اگر سیتی نے مجھے دیکھ لیا تو وہ میرا مذاق اڑائے گا۔ چنانچہ اس طرح میں نے ان دونوں کی وہ باتیں سنیں جو سننا نہ چاہتا تھا اور وہ سب کچھ دیکھا جو دیکھنا نہ چاہتا تھا۔

"ایسا تو یہ کون سا ہیرا ہے خاتون جو تمہیں اس قدر عزیز ہے اور جسے تم یوں چوم رہی ہو؟" سیتی نے بے حد نرم آواز میں پوچھا۔

میراپی کے منہ سے چیخ نکل گئی، وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور اس نے سیتی کو دیکھا۔

"ارے آپ ہیں!" اس نے کہا۔ اس کے لہجے سے حیرت و خوشی عیاں تھی۔ "کمرے میں گرمی معلوم ہو رہی تھی اس لئے یہاں چلی آئی۔ بیٹھے بیٹھے جونکہ اکتاہٹ ہونے لگی تھی اسی لئے زمرد پر کی تحریر پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔"

اور میں نے سوچا کہ تحریر آنکھوں سے پڑھی جاتی ہے ہونٹوں سے نہیں یعنی چوم کر نہیں۔

"تو کامیابی ہوئی تمہیں؟ اجازت ہو تو میں بھی پڑھنے کی کوشش کروں۔"

اور میراپی نے جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا پن نکال کر سیتی کی طرف بڑھا دی۔

"یہ پن تو جانی پہچانی معلوم ہوتی ہے!" سیتی نے کہا

"جی ہاں۔ اس رات جب میں آمن کے ہیکل میں آئی تھی تو یہ پن اپنے سینے پر لگائے ہوئے تھی۔ — آپ کو یاد ہوگا حضور کہ........"

"میراپی! مجھے تکلف اور بناوٹ پسند نہیں۔ اس کے علاوہ اب میں ولیعہد بھی نہیں رہا۔ چنانچہ مجھے حضور وغیرہ کہہ کر مخاطب نہ کیا کرو۔"

"آہ! میں جانتی ہوں، محض میری قوم کی خاطر آپ نے تخت قبول نہ کیا۔ کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کروں!"

"یہ شکریہ وغیرہ تو بعد میں ادا ہوتا رہے گا" سیتی نے ہاتھ ہلا کر کہا۔ "یہ وہی پن تو نہیں میراپی جس سے تمہارے پیر کے زخم پر پٹی اٹکائی گئی تھی؟"

"جی ہاں وہی ہے" میراپی کی نظر جھک گئی۔

"اور یاد پڑتا ہے میراپی کہ یہ پن تمہارے پیر کی پٹی پر ٹانکتے وقت میں نے کچھ کہا بھی تھا۔ یاد ہے کیا کہا تھا میں نے؟"

"جی نہیں ـــــ میرا مطلب ہے ـــــ جی ہاں ـــــ آپ نے کہا تھا کہ پورا مصر میرے پیروں تلے ہے۔"

"ہاں۔ یاد آیا۔ اوہ۔ کتنی صحیح اور غلط پیشنگوئی تھی۔"

"یہ کیسے ممکن ہے شہزادے کہ ایک ہی بات بیک وقت صحیح بھی ہو اور غلط بھی؟"

"یہ بات تو بڑی آسانی سے سمجھائی جا سکتی ہے۔ لیکن اس وقت نہیں۔ کیونکہ یہ سمجھانے میں وقت زیادہ لگے گا۔ یہ پن بے حد معمولی اور حقیری چیز ہے۔ لاؤ مجھے دے دو۔ اس کے بجائے میں تمہیں کوئی عمدہ سی چیز دوں گا۔ یہ انگوٹھی پسند ہے تمہیں؟ یہ اب چونکہ میں ولیعہد نہیں اس لئے یہ انگوٹھی میرے لئے بیکار ہے اور......"

"پن آپ لے لیجئے۔ یہ آپکی ہی ہے۔ لیکن شاہی انگوٹھی میں نہ لوں گی کیونکہ۔"

"وہ میرے لئے بیکار رہے اور اس چیز کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی جو دینے والے کے لئے بیکار ہو۔ یہی کہنا چاہتی تھیں نا تم؟"

"نہیں شہزادے۔ یہ میری انگلی میں نہ آئے گی۔"

"یہ تم نے کس طرح کہہ دیا حالانکہ تم نے آج تک یہ انگوٹھی پہنی نہیں؟ بہرحال اگر یہ تمہاری انگلی میں نہ آئی تو یہ تمہاری انگلی کا نہیں انگوٹھی کا قصور ہوگا؟"

اور وہ دونوں ہنسے۔ میرا پی نے انگوٹھی لے لی

"عن آ کو دیکھا ہے کہیں؟" سیتی نے پوچھا "میرا خیال ہے وہ تمہیں ہی تلاش کرنے نکلا ہے۔"

"کیوں؟"

"مجھے کیا معلوم۔ تم ہی بتاؤ ایک نوجوان ایک خوبصورت لڑکی کو کیوں تلاش کرتا ہے اور کیوں اس سے ملنا چاہتا ہے؟ ——

اوہ! یاد آیا۔ عن آ کی ملاقات تانیس میں تمہارے چچا سے ہوئی تھی۔ شاید اسی لئے وہ تم سے ملنا چاہتا ہے۔"

"مجھے اپنے چچا کے متعلق کچھ نہیں سننا ہے۔ ان کا نام سنتے ہی پچھلی غمناک زندگی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔"

"میرا پی! کیا تم اپنے لوگوں میں واپس نہ جاؤ گی؟" سیتی نے پوچھا۔ اس کی آواز لرز رہی تھی

"ہاں نہ جاؤ گی۔ مجھے بد دعا دی گئی ہے چنانچہ اگر میں اپنے لوگوں میں گئی یا جبراً پہنچائی گئی تو ماری جاؤں گی۔"

"لیکن لابان؟"

"لابان سے مجھے نفرت ہے۔"

"خیر لابان کو تو جانے دو۔ لیکن عن آ کو جابر نے بتایا تھا کہ اس پاگل عبرانی کو تمہیں بد دعا دینے کا کوئی حق نہ تھا اور نہ ہی اسے اس کی اجازت تھی کہ وہ تمہیں قتل کرنے کی کوشش کرے —— کچھ مجھے یاد نہیں کہ اس نے اور کیا کہا تھا۔ تم خود عن آ سے پوچھنا"

"اس کے باوجود اس کی بد دعا بے اثر نہ رہے گی اور پھر میں ایک تنہا عورت کس

طرح ...."

"تو تم تنہا ہو؟"

"قوم سے نکالی ہوئی عورت کا کون ہوتا ہے شہزادے؟"

"میں بھی تو تنہا ہوں میرا پی۔ اس لئے کہ میں بھی نکالا ہوا ہوں؟"

"آپ کی بیوی تو موجود ہیں ہی۔ جو جلد یا بدیر آپ کے پاس آجائیں گی۔"

"عن آپ تمہیں بتائے گا کہ یوسرتی میری صورت تک سے بیزار ہے۔ کم سے کم اس وقت تک جب تک کہ میں فرعون نہیں بن جاتا۔"

"ہیں! ایک عورت ایسی سنگدل کس طرح ہو سکتی۔ شہزادی صاحبہ کے اس رویئے سے آپ کو بہت زیادہ صدمہ پہنچا ہوگا، میراپی کے لہجے میں جوش تھا اور ہمدردی۔

"یوسرتی پہلے شہزادی ہے اور پھر عورت۔ چنانچہ وہ دنیا کی ہر عورت سے مختلف ہے۔ اب رہا مجھے صدمہ پہنچنے کا سوال تو بے شک اس کا مجھے رنج ہے کہ چند روزہ دنیا کی اور شہرت کی خاطر مجھے میری بہن نے چھوڑ دیا۔ بیوی نے نہیں کیونکہ یوسرتی کو میں نے کبھی اپنی بیوی سمجھا ہی نہیں۔ چنانچہ میراپی تم بھی تنہا ہو اور میں بھی۔ تم بھی قوم سے نکالی ہوئی ہو اور میں بھی دھتکارا ہوا ہوں۔ مطلب یہ کہ ہم دونوں ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ ہے نا؟"

میراپی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ زمین پر نظریں گاڑے رہی اور سینی نے رُک رُک کر یوں کہا:۔

"ایک خیال آیا ہے مجھے اور اس کے متعلق میں تمہاری رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ ایسے دو شخص، جو اس بھری دنیا میں تنہا ہوں، اگر ایک دوسرے کے قریب آجائیں تو اُن کا احساسِ تنہائی بہت حد تک کم ہو جائے۔ کیا خیال ہے؟"

"شاید۔ بشرطیکہ ان کا کوئی نہ ہو۔ لیکن میں یہ پہیلی سمجھی نہیں۔"

"اس کے باوجود تم نے بالکل صحیح جواب دیا ہے۔ تم بھی اکیلی ہو اور میں بھی اکیلا ہوں۔ اب اگر ہم دونوں الگ الگ نہ رہیں اور ایک دوسرے کے قریب، بہت قریب آ جائیں تو نہ تم تنہا ہو گی اور نہ میں۔"

"میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی!" میراپی نے چند قدم پیچھے ہٹ کر کہا۔

"بیشک نہیں کہی۔ تمہاری طرف سے میں نے کہہ دی۔ سنو میراپی۔ مصر کے لوگ مجھے بے حد عجیب بلکہ پاگل سمجھتے ہیں۔ اسی لئے کہ آج تک میں نے کسی لڑکی سے محبت نہیں کی اور نہ ہی کوئی ایسی لڑکی ملی جس سے مجھے محبت ہو جاتی" اور یہاں میراپی نے سوالیہ نظروں سے سیتی کی طرف دیکھا۔ موحد اللہ کرنے اپنی بات جاری رکھی

"تھوڑے ہی عرصے پہلے جب میں ارض جاشان کے سفر کی تیاریوں میں مصروف تھا تو ساحرؔ کی" اور بے کن خوسو میرے پاس آئے تھے۔ تفصیل تمہیں عن آسے معلوم ہو گی۔ شاید اس نے یہ سب باتیں تحریر کر لی ہوں۔ ساحرؔ کی' خیر ہے ہے حالانکہ عبرانی پیغمبروں کے سامنے اس کی ایک نہیں چلتی۔ خیر تو اس نے پیشگوئی کی تھی کہ ارض جاشان میں میری ملاقات ایک ایسی لڑکی سے ہو گی جسے میں چاہنے لگوں گا۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ لڑکی میری لئے مسرتوں کا تحفہ لائے گی۔" شہزادہ دفعتہً خاموش ہو گیا۔ شاید اسے ساحرکی کے یہ الفاظ اور جابز کی پیشگوئی بھی یاد آ گئی تھی کہ یہی لڑکی اس کے لئے غم بھی لائے گی۔ چند ثانیوں کی خاموشی کے بعد اس نے کہا۔ "ساحرکی نے یہ بھی کہا تھا کہ میں اس لڑکی کو صدیوں سے جانتا ہوں۔"

"یہ کیسے ممکن ہے؟" میراپی نے چونک کر کہا۔

"یہی میں نے ساحرکی سے پوچھا تھا لیکن کوئی اطمینان بخش جواب نہ دے سکا۔ بہرحال میں ارض جاشان کے لئے روانہ ہو گیا اور وہاں میری ملاقات ایک لڑکی سے ہوئی۔"

"پہلی دفعہ؟"

"نہیں۔ تیسری دفعہ"

اور میراپ نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانک لیا۔

"اور میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں۔ اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں اسے صدیوں سے جانتا ہوں"

"نہیں۔ نہیں۔ یہ سچ نہیں ہے۔ آپ مجھے بنا رہے ہیں" میراپ نے سرگوشی میں کہا۔

"یہ سچ ہے میراپ۔ حالانکہ اس کا احساس مجھے ابھی ابھی ہوا ہے ——— میراپ وہ لڑکی تم ہی ہو۔ میں یہ نہ کہوں گا" سینی نے بے حد جذباتی لہجے میں کہا "کہ تم دنیا کی حسین ترین لڑکی ہو اور نہ یہ کہ تم دنیا کی ہر عورت سے زیادہ زیرک، ہوشیار اور سگھڑ ہو۔ حالانکہ میں تمہیں ایسی ہی سمجھتا ہوں۔ تم کیسی بھی ہو اور جو بھی ہو میراپ میں تمہیں چاہتا ہوں۔ میں تمہیں مصر کا تخت نہیں دے سکتا البتہ اپنا دل پیش کر سکتا ہوں اور کر رہا ہوں ——— کہو میراپ کیا تم میری اس پیشکش کو قبول کر سکتی ہو؟ جواب دینے سے پہلے یہ سن لو کہ تم میری قید میں نہیں ہو اور نہ ہی تمہیں مجھ سے ڈرنا چاہیئے تمہارا جواب خواہ میری اُمیدوں کا خون ہی کیوں نہ کر دے میں وعدہ کرتا ہوں کہ جب تک زندہ ہوں تمہاری حفاظت کرتا رہوں گا اور تمہارا دوست رہوں گا۔ میں مستقبل کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ ممکن ہے مجھے عروج حاصل ہو اور میرے ساتھ تمہیں بھی لیکن یہ ممکن ہے کہ میری وجہ سے تمہیں غربت اور غریب الوطنی کی سختیاں برداشت کرنی پڑیں۔ یا ممکن ہے میرے ساتھ تمہیں بھی اس دنیا کو چھوڑنا پڑے۔ لیکن ہر حال میں میری محبت قائم رہے گی۔ اس میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ ہاں اب کہو اے بنی اسرائیل کے چاند"

اپنے چہرے پر سے ہاتھ ہٹا کر میراپ نے سینی کی طرف دیکھا

"نہیں شہزادے ایسا نہیں ہو سکتا۔" اس نے گلوگیر آواز میں کہا

"تمہارا مطلب ہے کہ تم چاہتی ہو کہ ایسا نہ ہو؟"

"میں نے کہا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا ممکن ہی نہیں۔ میں عبرانی ہوں اور آپ مصری۔۔۔۔۔۔"

"تو کیا ہوا۔ بہت سی عبرانی عورتوں نے مصریوں سے شادیاں کرلی ہیں۔"

"اور پھر میں لابان کی منگیتر ہوں اور اسی سے شادی کرنے پر مجبور۔"

"میں بھی تو شادی شدہ ہوں میرا پی!"

"آپ کی بات اور ہے۔ اس کے علاوہ مجھے بددعا دی گئی ہے۔ چنانچہ میں آپ کے لئے مسرتوں کا نہیں، جیسا کہ ساحر کی نے کہا تھا، بلکہ شاید غموں کا اور دکھوں کا تحفہ لاؤں گی یا کم سے کم مسرتوں کے ساتھ دکھ۔"

"معلوم ہوتا ہے عن آنے ـــــ" سینی نے کہنا شروع کیا لیکن پھر فوراً ہی سنبھل کر بولا "میرا پی! پوری دنیا میں ایک بھی ایسا شخص ہوگا جسے سکھ ہی سکھ ملے ہوں اور جو دکھوں سے ناآشنا ہو؟"

"بے شک زندگی میں سکھ بھی ہوتے ہیں اور دکھ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن میں اپنے ساتھ جو دکھ لاؤں گی اس کا ثانی اس دنیا میں نہ مل سکے گا۔ مجھے بددعا دی جا چکی ہے اور جلد یا بدیر اس کا اثر ظاہر ہوگا۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ میں اپنے پروردگار کو چھوڑ کر آپ کے دیوتاؤں کی پرستش نہیں کر سکتی۔ آپ کے اور میرے درمیان مذہب کی خلیج حائل ہے اور پھر۔۔۔۔۔ آپ کے اور میرے درمیان بددعا کی تلوار لٹک رہی ہے اگر میں نے آپ کے قریب آنے کی کوشش کی تو وہ تلوار مجھ پر ہی نہیں آپ پر بھی گرے گی۔ مجھے اپنی پرواہ نہیں سینی لیکن آپ کو۔۔۔۔"

اور وہ رونے لگی۔

"میراپی" سیتی نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے "اگر تمہارا جواب انکار میں ہوا تو آئندہ سے میں تمہیں پریشان نہ کروں گا۔ ہاں اب بتاؤ ——— کیا تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو؟"

"ہاں" اس نے شرما کر جواب دیا "اسی دن سے جس دن کہ پہلی دفعہ میں نے آپ کو تانیس میں دیکھا تھا۔ آہ شہزادے میرا جسم، میری جان، میری روح اور ہر وہ چیز جس نے مجھے عورت بنایا ہے آپ کی ہے۔ میں کبھی کسی دوسرے سے محبت نہ کروں گی اور کبھی کسی کی نہ ہوں گی۔ لیکن پھر بھی ہمیں الگ رہنا ہے ——— محض تمہاری بہتری کی خاطر ——— میرے شہزادے تمہاری بہتری کی خاطر"

"تو پھر تم میری خاطر اپنے دل پر جبر کر رہی ہو؟"

"ہاں تمہاری خاطر"

"اگر ایسا ہی ہے" سیتی نے ہنس کر کہا "تو کیا میں تمہاری خاطر تکلیفیں برداشت نہیں کر سکتا؟ بیوقوف لڑکی! اتنی سی بات نہیں سمجھ سکتیں کہ دنیا میں صرف ایک ہی ایسی چیز ہے جسے پا کر انسان ہر چیز سے بے نیاز ہو جاتا ہے یعنی محبت۔ محبت میں دکھ بھی مزیدار معلوم ہوتے ہیں اور مصائب ہنسی کھیل تم کہتی ہو ہمارے درمیان مذہب کی خلیج حائل ہے اور یہ حقیقت بھی ہے تم ایک خدا کی پرستش کرتی ہو اور میں مصر کے دیوتاؤں کی۔ لیکن میراپی، میری پیاری، مذہب کا تعلق جسم سے نہیں روح سے ہے اور میرے خیال میں روح کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ کم سے کم میں تو یہی سمجھتا ہوں۔ خیر تم اپنے مذہب پر قائم رہو اور میں اپنے مذہب پر۔ تمہارے خدا کو یہ بات تو بری معلوم نہ ہوگی نا؟ غالباً وہ یہی چاہتا ہے کہ انسانوں میں، ہر طرح کے انسانوں میں رشتہ قائم ہو۔ تم کہتی ہو کہ تمہارا خدا سب کو پیدا کرنے والا ہے۔ چنانچہ مجھے بھی اسی نے پیدا کیا

ہے۔ یہ اور بات ہے کہ میں اب تک اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان نہیں سکا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے میراپی کہ مصر کے دیوتاؤں پر سے میرا اعتقاد اب اُٹھ گیا ہے لیکن باپ دادا کا مذہب چھوڑتے شرم آتی ہے —— بہر حال ہماری یہ محبت جو ہو گئی ہے۔ خدا کی مرضی سے ہو گئی ہے۔ چنانچہ مبارک ہے۔ اس میں نہ تمہارا قصور ہے اور نہ میرا۔ بس آنکھیں بند کر کے کشتی کو منجدھار میں ڈال دو دیکھیں کہ کون سے کنارے لگتی ہے۔"

اور میں نے گردن اُٹھا کر دیکھا تو میراپی سیتی کی آغوش میں تھی اور دونوں کے لب آپس میں ملے ہوئے تھے اور اتنا طویل بوسہ تھا وہ کہ میں اکتا گیا۔

اور اس طرح مصر کے شہر ممفس میں شہزادہ سیتی اور میراپی جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی تھی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کے ہو گئے۔



چودھواں باب

نیل احمر

دوسرے دن میں نے سیتی سے کہا کہ وہ مجھے تھیبس جانے کی اجازت دے کیونکہ میں نے کہا: ہاں چند مسودات ایسے ہیں جن کی میں نقل کرنا چاہتا ہوں اور چند دوسرے مسودات فروخت بھی کئے جا رہے ہیں اور یہ کہ ان مسودات کو وہ پڑھنا پسند کرے گا۔ سیتی نے جواب دیا کہ اس کی ایسی کوئی جلدی نہیں ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ ممکن ہے کوئی دوسرا ان مسودات کو خرید لے اور ہم یونہی رہ جائیں

"عن آ! میری خاطر تم طول طویل سفر کرنے لگے ہو؟" اس نے کہا اور پھر مجھے گھور کر دیکھا اور میری دلی کیفیت معلوم کر لی۔ جیسی کہ میں اس کی معلوم کر لیا کرتا تھا۔ اور اسے معلوم ہو گیا کہ گزشتہ رات جو کچھ ہوا میں اس سے بے خبر نہیں ہوں۔ چنانچہ اس نے بڑی لجاجت سے کہا:۔

"عن آ! میرے مشورے پر عمل کر کے اگر پہل تم نے کی ہوگی تو شاید ....."

"یہ اچھا ہی ہوا کہ میں نے پہل نہ کی ورنہ منہ دکھانے کے قابل نہ رہتا۔"

"بہت اچھا۔ جاؤ۔ دیوتا تمہارے ساتھ ہوں۔ اور دیکھو مسودات نقل کرنے میں زیادہ دن نہ لگا دینا۔ یہ کام تو کوئی بھی وقائع نگار کر سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مصر میں کچھ ہونے والا ہے۔ اور اس وقت مجھے اور کسی اور کو بھی تمہاری ضرورت ہوگی۔"

"میں اپنے آقا اور کسی اور کا" "کا مشکور ہوں" میں نے جواب دیا۔

اور جب میں سامانِ سفر درست کر رہا تھا اور زادِ راہ کے انتظامات میں معروف تھا تو معلوم ہوا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ایک نوبیائی غلام نے آکر اطلاع دی کہ شہزادے کا ذاتی بجرہ نیل میں تیار کھڑا ہے۔ چنانچہ اس بجرے میں میں نے تھیبس تک کا سفر ایک شہزادے کی سی شان سے کیا اور جس شہر اور بستی کے قریب سے یہ بجرہ گزرتا لوگ کنارے پر جمع ہو کر خوشی کے نعرے لگاتے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا ہے مصر پر آمن میبس کی حکومت تھی لیکن لوگوں کے دلوں پر سیتی کی۔ بہت سے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ سیتی تخت سے کیوں محروم کر دیا گیا اور جب میں نے انہیں عبرانیوں کا قصہ سنایا تو اُن لوگوں نے کہا :-

" شہزادۂ مصر یہاں آجائیں ہم اُن کے ساتھ ہیں "

میں جواب میں کوئی مناسب و موزوں بات کہہ دیتا کیونکہ جانتا تھا کہ فرعون آمن میبس کے جاسوس میرے پیچھے لگے ہوئے تھے اور ایک ایک بات کی خبر اُسے پہنچا رہے تھے۔

اور اس طرح میں تھیبس پہنچ کر اس عالیشان مکان میں ٹھہرا جو سیتی کی ملکیت تھا۔ یہ مکان شاہراہِ ابوالہول کے نکڑ پر تھا۔ یہ شاہراہ سیتی کے مکان سے شروع ہو کر تھیبس کے سب سے بڑے ہیکل تک جاتی تھی۔

اور میں راتوں کو اکثر اس شاہراہ پر گھوما کرتا۔ کبھی کبھی نیل کے دوسرے کنارے پر بھی چلا جاتا جہاں فراعنہ کی آخری آرام گاہ میں عظیم الشان اہرام ہیں۔ وہاں خاموشی اور سکون ہے۔ جب میں تھیبس گیا تھا تو اسی وقت تک فرعون منفتاح کا مقبرہ بند نہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ ایک کاہن کو لے کر ساتھ میں اس مقبرے میں گیا۔ بہت سے دالانوں اور کمروں سے گزر کر ہم آخری بڑے کمرے میں پہنچے۔ جس میں رکھے ہوئے منقش تابوت میں فرعون منفتاح ابدی نیند سو

رہا تھا۔ وہی فرعون منفتاح جسے ابھی چند روز پہلے ہی میں تخت پر بیٹھے دیکھ چکا تھا۔ وہی فرعون منفتاح جو خدائے مصر اور مصریوں کی قسمتوں کا مالک تھا، وہی فرعون منفتاح جو عبرانیوں کے حق میں ظالم تھا۔ وہی فرعون اس تابوت میں بے جان پڑا تھا اور نہیں جانتا تھا کہ مصر میں کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونیوالا ہے۔

اور اس طرح پورے دو مہینے میں نے تھیبس میں گزارے اس عرصے میں میں نے تمام مسودات نقل کر لئے اور بہت سے خرید لئے۔ میرا کام پورا ہو چکا تھا لیکن میں تھیبس میں چند دنوں تک اور بھی رکنا چاہتا تھا لیکن شہزادہ کا پیغامبر آیا اور کہا کہ سیتی نے مجھے طلب کیا ہے۔ تین دن بعد دوسرا پیغامبر آیا اور اس نے سیتی کے یہ الفاظ کہے :۔

"تم یہ سمجھ رہے ہو عن آ کہ چونکہ اب میں ولیعہد نہیں رہا اس لئے اب تم میرا حکم ٹال سکتے ہو؟ اگر ایسا ہی ہے عن آ تو یاد رکھو کہ ہر دن یکساں نہیں ہوتا بہت جلد میں عروج پاؤں گا اور اس وقت تمہاری آج کی حکم عدولی کو یاد کروں گا۔ عن آ! میرے دوست! فوراً آؤ۔ میں تنہائی محسوس کر رہا ہوں اور کوئی ایسا نہیں جس سے دو باتیں کر سکوں۔"

جواب میں میں نے کہلا بھیجا کہ میں جلد از جلد ممفس پہنچنے کی کوشش کرونگا لیکن یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ کب پہنچوں گا کیونکہ اس کا انحصار موافق یا ناموافق ہوا پر ہے ——— اور ممفس کے لئے روانہ ہونے سے دو دن پہلے ایک ایسا واقعہ ہوا جس کی وجہ سے پھر تھیبس میں میرا دل نہ لگا۔

ہوا یوں کہ ایک رات میں بڑے ہیکل سے گھر لوٹ رہا تھا کہ ایک عورت جو رنگ برنگی کپڑے پہنے تھی، اچانک کہیں سے نکل کر مجھ سے لپٹ گئی۔ میں نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی تو وہ مجھ سے زور سے لپٹی۔ اور اب میں نے

دیکھا کہ وہ نشے میں تھی۔ اس نے پوچھا، اور اس کی آواز مجھے جانی پہچانی معلوم ہوئی، کہ کیا میں اسے کہیں لے جانا پسند کروں گا۔ وہ مجھ سے کچھ زیادہ نہ لے گی۔ اور پھر پوچھا کہ وہ شخص جو شہزادہ سیتی کے مکان میں ٹھہرا ہے کون ہے؟ میں نے بتایا کہ اس کا نام عن آ ہے۔"

"عن آ؟ ایک عن آ کو تو میں بھی جانتی تھی کبھی" اس نے کہا "عرصہ ہوا کہ میں نے اُسے چھوڑ دیا"

"کیوں؟" میں نے اسے پہچاننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"اس لئے کہ وہ اوّل درجے کا احمق اور گدھا تھا۔ بس کتابوں کا کیڑا تھا۔ انسان تو تھا ہی نہیں۔ میری ایک شخص سے ملاقات ہوئی اور میں اس کے ساتھ بھاگ گئی اور پھر وہ شخص مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا۔ جس طرح کہ میں عن آ کو چھوڑ کر بھاگ آئی تھی۔"

"اور عن آ کا کیا بنا؟"

"دیوتا جانیں کیا بنا! شاید وہ اسی طرح کتابوں میں دفن رہا یا شاید دوسری بیوی تلاش کرنے لگا۔ اور اگر اسے دوسری بیوی مل گئی ہے تو مجھے اُس بچاری کی حالت پر رحم آتا ہے۔ یقیناً آیا ہوا عن آ اگر یہی عن آ ہے تو کافی امیر ہو گیا ہے۔ چنانچہ اب میں اس کے پاس جاؤں گی اور کچھ نہیں تو وہ میرے کھانے پینے اور کپڑے لتے کا تو انتظام کر ہی دے گا۔ کم سے کم اتنا کہ میری بقیہ زندگی آرام سے بسر ہو؟"

"کوئی اولاد ہے تمہاری؟"

"ایک لڑکی تھی بشکر ہے کہ وہ مر گئی۔ اگر زندہ رہتی تو وہ بھی میری طرح سڑکوں پر ماری ماری پھرتی" اس نے ہچکی لے کر کہا اور پھر پیار و محبت کی باتیں

کرنے لگی جیسی کہ رنڈیاں کرتی ہیں۔ وہ مجھ سے لپٹنے اور مجھے اندھیرے کونے کی طرف دھکیلنے لگی

" اسی طرف چلو، اس طرف۔ وہاں کوئی نہیں" وہ بڑبڑا رہی تھی۔

میں اپنے آپ کو اس سے چھڑا رہا تھا اور وہ مجھے پیچھے دھکیل رہی تھی اور اس کوشش میں اس کے سر پر سے ٹوپی سرک گئی اور میں نے دیکھا کہ ــــــ وہ میری بیوی تھی۔ حالانکہ کثرت شراب نوشی سے اس کا چہرہ پھول گیا تھا۔ لیکن وہ اب بھی پہلے کی طرح ہی حسین تھی۔ میں کانپ گیا اور بدلے ہوئے لہجے میں جو میں شروع سے ہی اختیار کئے ہوئے تھا، کہا:۔

" خاتون! میں الس عن آ کو جانتا ہوں، وہ مر چکا ہے ــــ چنانچہ اب تم بیوہ ہو۔ میں چونکہ اس کا دوست ہوں اس لئے ــــــ یہ لو اور کپڑے خرید کر بدن ڈھانپو" میں نے چنجے میں سے سونے کے سکوں کی تھیلی نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔ اس نے میرے ہاتھ سے تھیلی جھپٹ لی۔ تھیلی کا منہ کھول کر مٹھی بھر سکے نکالے اور انہیں ناردن کی روشنی میں دیکھ کر بولی:۔

" زندہ عن آ سے تو مردہ عن آ ہی اچھا ہے۔ یہ اچھا ہوا کہ وہ مر کر وہاں پہنچ گیا جہاں اس کی لڑکی گئی ہے۔ کیونکہ وہ اپنی زندگی کو اتنا چاہتا تھا کہ میری طرف متوجہ ہوتا ہی نہ تھا۔ چنانچہ اسی نے مجھے ان حالوں تک پہنچایا ہے۔ اگر وہ زندہ رہتا اور ایسا ہی احمق رہتا تو کوئی عورت اس کے ساتھ نہ رہتی۔ وہ کبھی عورت اور اس کے جذبات کو سمجھ ہی نہ سکا۔ عن آ کے دوست! تمہارا شکریہ۔ تم نے مجھے اتنا کچھ دے دیا ہے کہ اب میں آسانی سے اپنے لئے نئیا شوہر تلاش کر لوں گی" اور وہ وحشیوں کی طرح ہنستی اور لڑکھڑاتی ایک طرف چلی گئی۔

چنانچہ اس واقعہ کے بعد میری طبیعت ایسی اُچاٹ ہوئی کہ میں تھنیس میں ٹھہر نہ سکا۔ لیکن روانہ ہونے سے پہلے میں نے بہت سا روپیہ اپنی بیوی کو بھجوا دیا۔ تاکہ وہ

اپنی بقیہ عمر آرام سے بسر کر سکے۔ لیکن وہ اس قسم کی عورت نہ تھی۔ چنانچہ اس نے ایک تاجر سے شادی کر لی۔ لیکن جلد ہی اسے بھی کنگال کر دیا۔ چنانچہ وہ تاجر بھی اسے چھوڑ کر کہیں چلا گیا۔ اور وہ پھر ویسی ہی شرمناک زندگی گزارتی رہی۔ یہانتک کہ فرعون، سیتی دوم کے دور حکومت میں ایک موذی مرض میں مبتلا ہو کر مر گئی اور اسے آخر تک معلوم نہ ہوا کہ سیتی کا خاص وقائع نگار وہی عن آ تھا جو اس کا شوہر تھا۔ اور یہاں میں اپنی بیوی کی کہانی ختم کرتا ہوں۔

چنانچہ میں ملول و اداس دل لئے تھیس سے روانہ ہوا۔ تیسری رات ہمارا بجرہ ایک بڑی سی کشتی کے پہلو میں لنگر انداز ہوا اس کشتی میں فرعون کا ایک افسر جسے میں جانتا تھا۔ کسی کام سے تھیس جا رہا تھا۔ یہ افسر بے حد خوفزدہ اور پریشان معلوم ہوتا تھا چنانچہ میں نے اس سے پوچھا کہ اس کے پیچھے کیا خبریں ہیں۔ جواب میں اس نے مجھے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ ہم ساحل پر آ گئے اور کنارے پر کھجوروں کے جھنڈ میں پہنچے اور ایک گرے ہوئے درخت کے تنے پر بیٹھ کر اس افسر نے بتایا کہ تانیس میں عجیب واقعات ہو رہے ہیں۔

اور جو کچھ اس نے بتایا وہ یوں تھا۔

موسیٰ اور ہارون ایک بار پھر فرعون کے دربار میں آئے۔ فرعون نے اس خوف سے کہ مبادا وہ بھی منفتاح کی طرح اچانک مر جائے عبرانیوں کے قتل کا ارادہ فی الحال ترک کر دیا تھا اور انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ اس کے باوجود موسیٰ وہارون نے وہی مطالبہ کیا جو پہلے بھی کر چکے تھے۔ یعنی عبرانیوں کو فرعون کی غلامی سے آزاد کر دیا جائے اور انہیں مصر سے نکل جانے دیا جائے۔ فرعون آمن میس نے پہلے کی طرح انکار کر دیا۔ چنانچہ دوسرے دن علی الصبح جب فرعون دریائے نیل کی سیر کو گیا تو موسیٰ وہارون پھر وہاں آئے اور موسیٰ نے یوں کہا:-

"اے فرعون میں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اور اس کی طرف سے نشانیاں لے کر آیا ہوں۔ اے فرعون! سرکشی سے باز آ۔ گناہوں سے توبہ کر اور خدا کے سامنے جھک جا اور عبرانیوں کو جانے دے"

فرعون ہنسا اور کہا:۔

"موسیٰ تو کیا نشانیاں لایا ہے؟ چھڑی کو سانپ بنا دیا تو معمولی شعبدہ ہے جسے ہمارے یہاں کے ساحر بھی کر سکتے ہیں۔ کون ہے تیرا خدا میں نہیں جانتا۔ سوائے اس کے کہ میں تیرا خدا ہوں۔ چنانچہ اے موسیٰ تو جھک جا میرے سامنے"

"فرعون! بڑائی کا بول نہ بول۔ مبادا خدا کے غضب میں مبتلا ہو جائے"

ہارون نے کہا۔

"ہارون یہ تو کہہ رہا ہے۔؟ تو جس کا رنگ دھوپ میں جھلس گیا ہے اور اینٹیں تھاپتے تھاپتے جس کی ہتھیلیاں سخت ہو گئی ہیں۔ تو مجھے ڈراتا ہے؟ اے ہارون سنبھل جا اور تو بھی اے موسیٰ مبادا میرا قہر تجھے فنا کر دے ——— موسیٰ! میں بھی تو دیکھوں کہ کیا نشانیاں لایا ہے تو"

"فرعون! خدا کے غضب کو دعوت نہ دے"۔ موسیٰ نے کہا

"میں خدا ہوں اور تجھے میرے غضب سے ڈرنا چاہیئے"۔ فرعون کڑک کر بولا۔

اور پھر موسیٰ نے اپنا عصا نیل کے پانیوں پر مارا اور نیل کا پانی خون ہو گیا ساحر کی اور اس کے شاگردوں نے بھی ایسا ہی کیا، پانی اور بھی سرخ ہو گیا، یہ چھ دن پہلے کا واقعہ تھا اور افسر نے قسم کھا کر کہا کہ یہ خون نیل کے بہاؤ کے خلاف بڑھ رہا ہے۔

یہ کہانی سن کر میں ہنس پڑا۔

"یقین نہیں آتا نہیں؟ بہت اچھا۔ آؤ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو" اس نے کہا، اور مجھے اپنی کشتی میں لے گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ کشتی کے ملاح سراسیمہ اور پریشان تھے۔

وہ مجھے کشتی کے پچھلے حصے پر لے گیا۔ جہاں پانی بھرنے کا بڑا سا پیپا رکھا ہوا تھا۔ میں نے اس میں جھانک کر دیکھا تو بھونچکا رہ گیا۔ پیپا خون سے لبالب بھرا ہوا تھا اور اس خون میں ایک مردہ مچھلی اوندھی پڑی تھی اور پیپے میں سے تیز بدبو کے بھبکے اٹھ رہے تھے۔

"یہاں سے کوئی پانچ گھنٹے کی مسافت پر یہ پانی خود میں نے دریا میں سے بھرا تھا" افسر نے کہا، "لیکن دیوتاؤں کا شکر ہے کہ اب ہم اس خونی پانی کو پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ یہ دیکھو!"

اور اس نے مشعل اٹھا کر کشتی کی دیوار پر رکھ دی۔ میں نے جھک کر دیکھا کشتی کی دیواروں پر سرخ سرخ خون جما ہوا تھا۔

"دفاتر نگار" اس نے کہا "جتنے بھی برتن تمہارے پاس ہیں۔ پانی سے بھر لو۔ ورنہ کل ہی تم اور تمہارے ساتھی مارے پیاس کے زبانیں لٹکائے اور تڑپتے نظر آئیں گے"

مزید گفتگو کئے بغیر ہم ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔ آدھی رات کے قریب افسر کے جہاز نے لنگر اٹھایا اور موافق ہوا کے سہارے تھیبس کی طرف چل پڑا۔ اسے اب رہا میں ——— تو میں نے افسر کے مشورے پر عمل کیا۔ اور ہر برتن میں پانی بھروا لیا۔ چپو چلانے والے اور دوسرے ملازم شاید مجھے پاگل سمجھنے لگے تھے۔ بہرحال انہوں نے کچھ کہا نہیں۔

پو پھٹنے سے کچھ پہلے میں نے لنگر اٹھانے کا حکم دیا۔ انہوں نے عرشے کی دیوار

پر سے جھک کر دیکھا تو نیل کا پانی کچھ گلابی گلابی معلوم ہوا جیسے صبح کی سنہری کرنوں کا عکس ہو۔ یہ گلابی رنگ، جو ہر لمحہ گہرا ہوتا جا رہا تھا، بہاؤ کے خلاف بڑھ رہا تھا اس لئے یقیناً یہ اس سرخ مٹی کا رنگ نہ تھا جو دریائے نیل اپنے ساتھ بہا لاتا ہے اگر ایسا ہوتا تو یہ رنگ بہاؤ کے ساتھ بڑھتا نہ کہ مخالف سمت میں۔ ملاحوں نے بھی حیرت سے اس تبدیلی کو دیکھا اور منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانے لگے۔ ایک ملاح نے جھک کر چلو بھر پانی لیا اور اپنے منہ میں ڈال لیا۔ لیکن فوراً ہی خوف کی ایک چیخ کے ساتھ اس نے وہ پانی تھوک دیا۔

"یہ خون ہے۔ وہ چلایا" دیوتاؤں کی قسم یہ خون ہے۔ مقدس روزیرس پھر قتل کر دیا گیا ہے اور یہ اس کا خون ہے جو نیل میں بہہ رہا ہے"

اور ملاح ایسے سراسیمہ ہوئے کہ اگر میں نے ڈانٹ ڈپٹ اور قدرے سختی سے کام نہ لیا ہوتا تو وہ ہمارا بجرہ واپس تھیبس کی طرف کھینے لگتے یا بجرہ میں مجھے اکیلا چھوڑ کر بھاگ جاتے ــــ میں نے اُن سے کہا کہ وہ بجرہ بہاؤ کی سمت کھینے لگیں ممکن ہے آگے چل کر ہمیں اس عذاب سے نجات مل جائے۔ طوعاً و کرہاً انہوں نے میرے اس حکم کی تعمیل کی۔ حالانکہ وہ سب کے سب پتے کی طرح کانپ رہے تھے اور ان کے چہروں پر ہوائیاں سی چھوٹ رہی تھیں۔

جیسے جیسے بجرہ آگے بڑھتا گیا نیل کے پانی کا رنگ گلابی سے سُرخ اور سرخ سے سُرخ تر ہوتا گیا اور پھر سُرخ ہو گیا کہ سیاہ معلوم ہونے لگا۔ یہانتک کہ یوں معلوم ہوا جیسے بجرہ جمے ہوئے خون میں تیر رہا ہو اور اس جمے ہوئے خون کی سطح پر ان گنت مردہ مچھلیاں پڑی ہوئی تھیں اور جو ابھی تک مری نہ تھیں وہ تڑپ رہی تھیں اور اس جمے ہوئے خون اور مردہ مچھلیوں سے ایسی تیز بدبو اٹھ رہی تھی کہ ہمیں اپنے منہ پر اور ناک پہ کپڑا لپیٹ لینا پڑا کہ کہیں اس بدبو سے دماغ

کی رگیں نہ پھٹ جائیں۔

اور ہم ایک بستی کے سامنے سے گزرے، جہاں سے خوف و ہراس کی چیخیں بلند ہو رہی تھیں۔ بہت سے لوگ نیل کے کنارے پر کھڑے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہے تھے جو انھوں نے نیل میں ڈبوئے تھے اس لئے خون آلود تھے، وہ بار بار اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتے اور پاگلوں کی طرح چیخنے لگتے اور بہت سی عورتیں اپنے کپڑے پھاڑتیں اور بال نوچتیں کنارے پر دوڑ رہی تھیں اور چلا رہی تھیں اور ان کے یہ فقرے ہمارے کانوں میں پڑ رہے تھے۔

"مادرِ نیل پر لعنت پڑی ہے"

"اس پر سحر کر دیا گیا ہے"

"دیوتا آپس میں کٹ مرے ہیں"

"دیوتاؤں نے ایک دوسرے کو قتل کر دیا ہے"

"چنانچہ اب انسان اور سب جاندار بھی مر جائیں گے"

اور ہم نے یہ بھی دیکھا کہ لوگ نیل کے کنارے پر اور پانی سے دور گڑھے کھود رہے تھے کہ شاید وہاں سے انہیں صاف اور میٹھا پانی نکل جائے۔ سارا دن ہمارا بجرہ خون میں تیرتا رہا۔ تیز کھنکتی ہوئی جنوبی ہوا۔ اس خون کے چھینٹے اڑاتی رہی یہاں تک کہ بجرے کے تختوں اور ہمارے کپڑوں اور بدن پر خون ہی خون تھا اور ہم ان قصابوں کی طرح معلوم ہو رہے تھے جو مذبح سے چلے آ رہے ہوں۔ ہم کھانا بھی نہ کھا سکے۔ خون کے چھینٹوں نے اشیائے خورد و نوش کا ذخیرہ خراب کر دیا تھا۔ چنانچہ ہم صرف وہ پانی پیتے رہے جو میں نے بھروا لیا تھا اور وہی ملاح جو پہلے مجھے پاگل سمجھتے تھے، اب مجھے دنیا کا ہوشیار ترین شخص سمجھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں اپنی تیز آنکھوں سے مستقبل کی کتاب پڑھ لیتا ہوں۔

آخر کار شام کے وقت ہم نے دیکھا کہ پانی کی سُرخی کم ہونے لگی ___ وہ گھنٹہ بہ گھنٹہ کم ہو رہی تھی۔ حالانکہ ہمارے پیچھے وہ بدستور قائم تھی اور بہاؤ کے خلاف بڑھ رہی تھی اور یہ دوسرا عجوبہ تھا ___ اور اس عذاب سے نجات پا کر ملاحوں نے چپو رکھ دیئے اور ہم سب دوزانو بیٹھ گئے اور ہم نے نیل کے دیوتا ہاپی کی تعریف اور بڑائی کے گیت گائے۔

سورج غروب ہونے سے پہلے مادرِ نیل کا پانی شفاف تھا۔ البتہ اس بھیانک خون کے نشانات کنارے پر باقی تھے۔ یعنی کنارے پر مردہ مچھلیوں کے انبار تھے اور ہر پتھر سُرخ تھا۔ ہم نے بجرہ کنارے لگا دیا اور رات گزارنے کے لئے ساحل پر آ گئے۔ لیکن وہاں پڑی ہوئی مردہ مچھلیوں سے ایسی بدبو اُٹھ رہی تھی کہ ہم وہاں ٹھہر نہ سکے۔ چنانچہ اس ٹیلے پر چڑھنے لگے جو زیادہ دُور نہ تھا اور جس پر قدیم مقابر کے کھنڈر تھے۔

ہم اوپر پہنچے تو ایک مقبرے میں سے رونے پیٹنے کی آوازیں سنیں۔ میں نے اندر جھانک کر دیکھا تو نظر آیا کہ ایک عورت بال کھولے سینہ کوٹ رہی تھی اور چند بچے رو رہے تھے۔ ہمیں دیکھ کر وہ دُگنی شدّت سے رونے اور چلانے لگے۔ شاید وہ ہمیں چور یا بھوت سمجھے تھے کیونکہ ہم سب خون میں نہائے ہوئے تھے۔ ایک ننھا بچہ فرش پر بے حس و حرکت پڑا تھا۔ وہ مر چکا تھا۔ میں نے عورت سے پوچھا کیا بات ہے۔ یہ معلوم کر کے بھی کہ ہم بھوت نہیں ہیں عورت اپنے حواس بحال نہ کر سکی اور صرف دو لفظ اس کے منہ سے نکلے!

"پانی! پانی!"

ہم پانی کے چند برتن اپنے ساتھ لے آئے تھے۔ چنانچہ ہم نے عورت اور اس کے بچوں کو پانی پلایا۔ وہ پانی یوں پینے لگے جیسے کئی ہفتوں سے پیاسے

تھی۔ اور اس کے بعد اس عورت نے اپنی کہانی رو رو کر سنائی۔

وہ ایک ماہی گیر کی بیوی تھی جو اس کھنڈر میں رہتا تھا۔ چند دنوں پہلے نیل کا پانی خون ہو گیا اور ان کے پاس پینے کو ایک قطرہ تک نہ رہا۔ یہاں وہ گڑھا کھود کر پانی نہ نکال سکے کیونکہ زمین سنگلاخ تھی۔ پھر وہ دوسری بستی میں بھی نہ جا سکے۔ کیونکہ ماہی گیر نے جب وہ عجوبہ دیکھا تو ایسا خوف زدہ ہوا کہ کشتی میں سے کود پڑا اور کشتی بہاؤ کے ساتھ بہہ گئی۔

میں نے پوچھا کہ اس کا شوہر کہاں ہے اس نے عقبی کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ کمرے کی چھت سے ایک رسہ بندھا ہوا تھا اور اس رسے سے ایک شخص کی لاش لٹک رہی تھی۔ واپس آ کر میں نے عورت سے پوچھا کہ یہ حادثہ کیونکر ہوا۔ اس نے کہا کہ جب ماہی گیر نے دیکھا کہ نیل کی سب مچھلیاں مر گئی ہیں اور اس طرح اس کی روزی چھن گئی ہے اور یہ کہ پیاس سے اس کا ننھا بچہ بھی مر گیا ہے تو وہ رنج و غم سے دیوانہ ہو گیا اور عقبی کمرے میں جا کر پھانسی کھا کر مر گیا ــــ بے حد غمناک کہانی تھی۔

تھوڑی سی کھانے پینے کی چیزیں دے کر ہم دوسرے مقفر سے میں آ گئے اور کھردرے فرش پر دراز ہو گئے اور وہ رات بڑی بے قرار گزری۔ کم سے کم میں تو صبح تک سو نہ سکا۔ اگر کبھی آنکھ لگی بھی تو بھیانک خوابوں کی وجہ سے فوراً کھل گئی۔

دوسرے دن پو پھٹتے ہی ہم نے ماہی گیر کی بیوہ اور بچوں کو ساتھ لیا اور اپنے بجرے پر آ گئے۔ مردہ ماہی گیر اور مردہ بچے کو بغیر دفنائے وہیں چھوڑا۔ کیونکہ ملاح ان دونوں لاشوں کو ہاتھ لگاتے ڈرتے تھے۔ تین گھنٹوں کے سفر کے بعد ہم نے بیوہ اور اس کے بچوں کو ایک بستی کے قریب اتار دیا۔ بیوہ نے کہا کہ اس بستی میں اس کی بہن رہتی ہے۔

اور یوں ہمارا وہ بھیانک اور کبھی نہ بھولنے والا سفر ختم ہوا۔ ملاحوں کو بجرے کی صفائی کرتے چھوڑ کر میں سیدھا سیتی کے محل کی طرف چلا اور راستے میں کسی سے بات نہ کی۔ سیتی باغ میں سائبان کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ میراپی اس کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی اور سیتی اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے جھکے ہی جھکے اس سے کچھ کہہ رہا تھا اور میراپی مسکرا رہی تھی ـــــ اور آج میراپی کو دیکھ کر میرے دل میں محبت کا ایسا طوفان نہ اٹھا جیسا کہ اس رات اٹھا تھا جب سیتی میں تانیس سے واپس آیا تھا۔ اب میں میراپی کا دوست تھا اور بس۔

مجھے دیکھتے ہی سیتی خوشی کے ایک نعرے کے ساتھ اٹھ کر میرے استقبال کو بڑھا۔ میں نے پہلے اس کا اور پھر میراپی کا ہاتھ چوما اور میراپی کا ہاتھ چومتے وقت میں نے دیکھا کہ اس کی انگلی میں سیتی کی انگوٹھی چمک رہی تھی ـــــ سیتی نے میراپی سے شادی کر لی تھی ـــــ

"سناؤ عن آ! کیا واقعات ہوئے تمہارے ساتھ؟" سیتی نے پوچھا

"بہت سے واقعات ہوئے، جن میں سے ایک تو بے حد عجیب اور بھیانک ہے"

"یہاں بھی عجیب اور بھیانک واقعات ہوتے ہیں۔" میراپی نے کہا "اور افسوس یہ تو ابتدا ہے۔"

اور اتنا کہہ کر وہ اٹھی اور سیتی کو اور پھر مجھے سلام کر کے کچھ کہے بغیر چلی گئی۔ میں نے سوالیہ نظروں سے شہزادے کی طرف دیکھا اور اس نے یوں کہا:۔

"جابز یہاں آیا تھا اور عجیب الٹی سیدھی پیشنگوئیاں کر کے اس نے میراپی کو سہما دیا ہے۔ فرعون عبرانیوں کو جانے دے یا نہ جانے دے اسے کم سے کم جابز کو تو مصر سے نکال دینا چاہیئے۔ بے حد فسادی ہے یہ شخص۔ لیکن پہلے یہ تو بتاؤ کہ تم نے بھی وہ خون دیکھا جو نیل میں بہاؤ کے خلاف بڑھ رہا تھا۔ معلوم

تو ایسا ہی ہوتا ہے۔" اس نے میرے کپڑوں پر کے ان داغوں کی طرف دیکھا جو دھونے کے باوجود نہ گئے تھے۔

اور ہم باغ میں ٹہلنے لگے اور میں اپنے سفر کے حالات سنانے لگا۔ لاکھ سوچنے کے باوجود یہ بات ہماری سمجھ میں نہ آئی کہ موسیٰ نے عصا مار کے نیل کے پانی کس طرح خون کر دیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ خون بہاؤں کے خلاف بڑھنے اور نیل سے نکالی ہوئی ہر نہر میں پھیلنے لگا۔ لوگوں نے گڑھے کھود کر شفاف پانی نکالا لیکن دوسرے دن دیکھا تو وہ بھی خون تھا۔ اور اس طرح نیل پورے سات دنوں تک خون کا دریا بنا رہا۔ اور ہمیں اقرار کرنا پڑا کہ یہ اسی خدا کا معجزہ ہے جس کی پرستش عبرانی کرتے ہیں۔ لیکن ساحر کی' اور اس کے ساتھیوں نے بھی تو عصا مار کر پانی اور سرخ کر دیا تھا۔ تو کیا یہ مصر کے دیوتاؤں کا معجزہ نہیں ہو سکتا؟ اور ایک لمحہ کے لئے مجھے یہ خیال آیا کہ دیوتاؤں کا معجزہ تو جب ہوتا کہ ساحر کی اور اس کے ساتھی عصا مار کے پانی کو شفاف کر دیتے۔

" عن آ" سیلو نے کہا" تمہیں یاد ہے کہ جابز نے کیا کہا تھا؟ یعنی یہی کہ مصر پر کیسی ہی مصیبت کیوں نہ آئے میں اور میرے ساتھ رہنے والے اس سے محفوظ رہیں گے۔ تو اس کی یہ پیشنگوئی صحیح ثابت ہوئی اور میں خطرے سے محفوظ رہا سوائے جابز کے خطرے کے۔ اس شریر کی طرف سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ خون کی اس بلا کی خبر پہنچنے سے تین دن پہلے وہ چند چیزیں لے کر میرے پاس آیا اور دگنی تگنی قیمت میں وہ چیزیں میرے ہاتھ فروخت کر کے وہ میراپی سے ملا اور اسے وہ بات بتادی جو ہم نے اسے نہ بتائی تھی۔ یعنی یہ کہ اس کی وجہ سے مجھ پر کوئی مصیبت آئے گی۔ چنانچہ اسی دن سے میراپی اداس وملول ہے۔ دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے میں نے میراپی سے قسم لے لی ہے' اور

ایسی قسم جسے وہ توڑ نہیں سکتی کہ وہ جیتے جی مجھے نہ چھوڑے گی اور اس بندھن کو نہ توڑے گی جس میں ہم بندھ گئے ہیں۔"

"تو کیا وہ جابز کے ساتھ جانا چاہتی تھی؟" میں نے پوچھا

"یہ تو میں نہیں جانتا کیونکہ میراپی نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی تاہم میرے خیال میں اب چند وجوہات ایسی پیدا ہو گئی ہیں جو اسے یہیں رہنے پر مجبور کریں گی!"

"کیا کہا جابز نے؟" میں نے پوچھا

"یہی کہ مصر پر بلاؤں کا نزول ہونے والا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ چونکہ میں عبرانیوں کا دوست ہوں اس لئے وہ مجھے ہر بلا سے محفوظ رکھنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ چنانچہ وہ محل کے ہر کمرے میں جا کر اور اس کے چاروں طرف گھوم گھوم کر دعائیں پڑھنے لگا۔ یہ دعائیں وہ کاغذ پر لکھ کر لایا تھا۔ وہ بار بار سجدے میں گر جاتا اور پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا دیتا۔ اور اسی طرح وہ اس جگہ جہاں سے نہر باغ میں داخل ہوتی ہے اور اس جگہ جہاں سے نہر باہر نکلتی ہے بہت دیر تک سجدے میں پڑا کچھ پڑھتا رہا۔ یہی عمل اس نے اس کنوئیں پر بھی دہرایا جس میں سے ہم پینے کا پانی لیتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ میراپی کو ساتھ لے کر ان چراگاہوں میں بھی گیا جہاں صرف میرے مویشی چرتے ہیں۔ وہاں بھی وہ سجدے کرتا اور دعائیں پڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ میرے ملازم اور غلام اس پر ہنسنے اسے پاگل سمجھنے لگے۔ اس کے بعد جب وہ رخصت ہو رہا تھا تو میں نے اتفاقاً اسی کی اور میراپی کی باتیں سن لیں جو یوں تھیں:-

"چچا! آپ نے یہاں آ کر دعا پڑھی تو یہ گھر محفوظ ہے" میراپی نے کہا۔ آپ نے شہزادے کی چراگاہوں اور اس کے مویشیوں کے بیچ میں کھڑے ہو

کر دُعا پڑھی تو وہ بھی محفوظ ہیں۔ تو کیا اے چچا آپ مجھے اور اس اولاد کو جو میرے بطن سے ہوگی دعا نہ دیں گے؟"

جابز نے نفی میں سر ہلا کر جواب دیا:۔

"میراپی! میں تمہیں نہ تو دُعا دے سکتا ہوں اور نہ بد دُعا۔ تم نے اپنی قوم کی راہ سے الگ ہٹ کر اپنے لئے ایک نئی راہ پسند کی ہے۔ ممکن ہے اس راہ میں مسرتیں ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ دکھ ہوں۔ یا شاید دونوں ہی ہوں۔ یہ راہ اب تمہیں اکیلے ہی طے کرنی ہے۔ چنانچہ خدا حافظ میراپی۔ شاید ہم پھر کبھی نہ مل سکیں۔"

"اور یوں باتیں کرتے ہوئے وہ دونوں آگے نکل گئے اور میں اُن کی آوازیں سن نہ سکا البتہ یہ ضرور دیکھا کہ میراپی التجا کر رہی تھی اور وہ ظالم نفی میں سر ہلا رہا تھا۔ آخر میں میراپی نے اس عیار اور لالچی عبرانی کو کچھ دیا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ دولت عبرانیوں کے معبد میں دے دی گئی یا جابز کی ہی جیب میں رہی البتہ میراپی کی اس سخاوت سے اتنا ضرور ہوا کہ جابز ذرا نرم پڑا اور اپنی بھتیجی کی پیشانی چوم کر اس تاجر کی طرح خوش خوش رخصت ہوا جس نے اپنا مالِ تجارت بے حد منافع پر فروخت کیا ہو۔ عن آ! ان میں جو باتیں ہوئیں اس کا ایک لفظ بھی میراپی نے میرے سامنے نہیں دہرایا اور نہ میں نے ہی اسے بتایا کہ میں نے ان کی باتیں سن لی ہیں۔"

"پھر یہ ہوا عن آ کہ خبر آئی موسیٰ نے عصا مار کے نیل کا پانی خون میں تبدیل کر دیا اور یہ کہ ساحر کی اور اس کے شاگردوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ ساحر کی' کے جادو اور مصر کے دیوتاؤں کے معجزے کا میں قائل نہیں ہوں۔ بات تو جب تھی کہ ساحر 'کی' اور اس کے ساتھی خون کو پھر پانی میں تبدیل کر دیتے لیکن انہوں نے یہ کیا کہ خون کو اور بھی زیادہ خون کر دیا۔ یا شاید یوں ہو کہ وہ واقعی خون کو پھر پانی میں تبدیل

کرنا چاہتے ہوں اور عبرانیوں کے خدا نے اُن کے جادو کو اُن ہی پر اُلٹ دیا ہو۔"

"میرے خیال میں یہ ساحر موسیٰ سے عاجز ہیں۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ خیر تو موسیٰ کے اس معجزے کی خبر آنے کے بعد سیاں بھی نیل سُرخ ہو گیا اور پورے سات دنوں تک سُرخ رہا۔ مچھلیاں مر گئیں اور اُن کی سڑاند نے آدمیوں کو بیمار کر دیا۔ لیکن سب سے زیادہ عجیب اور حیران کن بات یہ ہوئی کہ اسی نہر کا پانی جو ہمارے باغ میں سے گزرتی ہے۔ بدستور شفاف اور میٹھا رہا اور اس کی مچھلیاں بھی زندہ رہیں۔ حالانکہ یہی نہر محل کے احاطے کے باہر خون سے بھری ہوئی تھی۔ اور کنوئیں کا پانی بھی پاک رہا اور اس کے ذائقے میں ذرا بھی فرق نہ آیا۔ جب یہ خبر شہر میں پھیلی تو پورا شہر محل کے باہر اُمڈ آیا لوگ پانی مانگنے لگے۔ میں نے انہیں پانی پلایا لیکن پھر یہ عجیب بات دیکھی کہ جو بھی شخص پانی لے کر محل کے احاطے سے باہر جاتا تو اس کا پانی خون ہو جاتا۔"

"اس عجوبے کے متعلق ظاہر ہے کہ لوگ عجیب عجیب اندازے لگاتے ہونگے؟"

"ہاں۔ کئی ایک کا کہنا ہے کہ ساحر کی نہیں بلکہ میں مصر کا سب سے بڑا جادوگر ہوں۔ بعضوں کو یقین ہے کہ میراپی سب سے بڑی ساحرہ ہے کیونکہ عبرانیوں کے سب سے بڑے جادوگر موسیٰ کی شاگرد ہے۔ لیکن عن آ! میرا دل کہتا ہے کہ موسیٰ جادوگر نہیں اور نہ ہی میراپی جس نے ــــــ ہشت ــــــ میراپی آ رہی ہے۔"

پندرھواں باب

ساحرؔ کی "ممفس" میں

نیل کے پانی کا خون بن جانا تو پہلی بلا تھی جو عبرانیوں کے خدا کی طرف سے مصریوں پر نازل ہوئی اس کے بعد مصر پر ایسی اور اتنی بلاؤں کا نزول ہوا کہ اگر میں ان سب کی تفصیل لکھنے بیٹھ جاؤں تو مصر میں کاغذ کمیاب ہو جاتے اور خود میری عمر بھی ختم ہو جائے۔ ان بلاؤں کے نزول کی کہانی ایک سی ہوتی۔ موسیٰ و ہارون فرعون کے دربار میں جاتے اور وہی مطالبہ کرتے۔ فرعون کا جواب بھی وہی ہوتا۔ یعنی انکار معلوم ہوتا ہے مصر کے دیوتاؤں نے اسے پاگل کر دیا تھا یا شاید عبرانیوں کے خدا نے اس کی عقل پر پردے ڈال دیئے تھے۔ بہرحال فرعون انکار کرتا موسیٰ اور ہارون خدا کے عذاب کی پیشنگوئی کرتے۔ فرعون عبرانیوں کے خدا کو برا بھلا کہتا اور پھر مصر پر ایک نئی بلا آ جاتی یا جیسا کہ عبرانیوں کا کہنا تھا ایک نیا عذاب نازل ہوتا۔

چنانچہ نیل احمر کے بعد مینڈکوں کا عذاب نازل ہوا۔ پورا مصر بڑے بڑے اور گھناؤنے مینڈکوں سے بھر گیا۔ ہر طرف مینڈک ہی مینڈک، باغوں میں، کھیتوں میں، محلوں میں، گھروں میں اور برتنوں میں غرض کوئی جگہ ایسی نہ تھی جہاں مینڈک نہ تھے۔ اور جب یہ مینڈک مرے تو مصر کی فضا زہریلی ہو گئی ساحرؔ کی" اور اس کے ساتھیوں نے اس بلا کو ارض جشان کی طرف لوٹانے کی کوشش کی لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی اور اگر ہوئی تو بہت کم۔ البتہ سیتی کے محل

میں، جو ممفس میں تھا، اور اس کی چراگاہوں اور اس کے نخلستانوں میں کہیں ایک بھی مینڈک نظر نہ آتا تھا۔ حالانکہ محل کی چہار دیواری کے باہر مینڈک ہی مینڈک تھے جن کے ٹرانے کی آوازوں سے رات بھیانک ہو جاتی تھی۔

اور مینڈکوں کے عذاب کے بعد جوؤں کی بلا نازل ہوئی۔ ساحروں کی، اور اس کے ساتھیوں نے پھر اس بلا کو ارضِ جاشان کی طرف لوٹانے کی کوشش کی۔ لیکن اس دفعہ انہیں ذرا بھی کامیابی نہ ہوئی۔ چنانچہ وہ بعد میں خاموش ہو رہے اور موسیٰ کے مقابلے میں آنے کی پھر ہمت نہ کر سکے۔ اس کے بعد مکھیوں کا عذاب نازل ہوا یہاں تک کہ انسانوں کے کھانے کی سب چیزیں بگڑ گئیں۔ اس کے بعد مویشیوں میں کوئی وبا پھوٹ پڑی اور مصریوں کے لاکھوں مویشی ہلاک ہو گئے۔ البتہ سیتی کے مویشیوں میں سے ایک بھی نہ مرا اور نہ ہی عبرانیوں کے مویشیوں کو کوئی نقصان پہنچا۔

اور مویشیوں میں اس وبا کے پھیلنے سے چند دنوں پہلے میراپی نے ایک بہت تندرست اور خوبصورت لڑکے کو جنم دیا۔ جس کا نام اس کے باپ کے نام پر "سیتی" رکھا گیا۔ سیتی کا محل ہر اس عذاب سے، جو مصر اور مصریوں پر نازل ہوا تھا، محفوظ رہا تھا اور اس کی خبر رفتہ رفتہ پورے مصر میں پھیل گئی اور بہت سے لوگ حقیقت معلوم کرنے کے لئے مختلف شہروں سے ممفس کی طرف چل پڑے۔

اور ان آنے والوں میں سب سے پہلے بوڑھا بے کن خوسو تھا جو ممفس آکر شہزادے کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ فرعون کا پیغام سیتی کے اور یوسرٹی کا پیغام میر نام لایا تھا۔ یوسرٹی اتنی مغرور اور خوددار تھی کہ اس نے سیتی کو کوئی پیغام بھیجنا مناسب نہ سمجھا ـــــــ بے کن خوسو کو ہم اس سے زیادہ کچھ نہ بتا سکے جو

میں ان اوراق میں تحریر کر چکا ہوں۔ پہلے تو اسے ہماری باتوں کا یقین نہ آیا۔ لیکن جب اُسے یقین ہو گیا کہ یہ سب سچ ہے تو اس نے کہا کہ وہ بیمار رہے اور سفر کے قابل نہیں۔ چنانچہ اس نے کہا سیتی اُسے اپنے محل میں رہنے کی اجازت دے اس نے کہا کہ وہ سیتی کا دوست ہے صرف یہی نہیں بلکہ اس کا باپ سیتی کے والد کا اور اس کا دادا سیتی کے دادا کا دوست تھا۔ سیتی ہنسا اور بے کن خوسو بھی ہنسا۔ اور پھر آخر تک وہ ہمارے ساتھ ہی رہا۔ وہ بے حد دلچسپ، خوش مزاج اور عالم شخص تھا اور اس کی صحبت سے ہم خوب لطف اُٹھاتے تھے۔ اب رہا وہ پیغام جو بے کن خوسو لایا تھا تو اس کا جواب ایک غلام کے ساتھ فرعون اور یوسرٹی کو بھجوا دیا گیا۔ اور اسی کے ساتھ یہ بھی کہلوا دیا گیا چونکہ بے کن خوسو علیل ہے اس لئے فی الحال فرعون کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا۔

بے کن خوسو کی آمد کے ایک ہفتے بعد میں محل کے اس دروازے میں کھڑا جو تفاح کے ہیکل کی طرف تھا، کاہنوں اور جھنتوں کے ایک جلوس کو دیکھ رہا تھا۔ کاہن اور جھنت اوزیرس دیوتا کی بڑائی کے گیت گاتے نیل کی طرف جا رہے تھے۔ جب سے مصر پر بلائیں نازل ہو رہی تھیں میں محل سے بہت کم باہر نکلتا تھا۔ میں دروازے میں کھڑا اس جلوس کو دیکھ رہا تھا کہ ایک طویل القامت شخص کہیں سے نکل کر میرے قریب آیا اور کہا کہ وہ میراپی سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ وہ کسی سے نہیں ملتی کیونکہ اپنے بچے کی خبر گیری میں مصروف

"اور کسی دوسرے کی بھی" اس نے کہا اور اس کی آواز مجھے جانی پہچانی معلوم ہوئی " اچھا تو کیا میں سیتی سے مل سکتا ہوں؟"

"نہیں" میں نے جواب دیا

"غالباً وہ بھی مصروف ہوں گے۔ یعنی میراپی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے

بیٹھے ہوں گے۔ یا شاید اپنے بیٹے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھنے میں محو ہوں گے یا پھر اپنے عالم وقائع نگار کی باتوں پر غور کر رہے ہوں گے یا ممکن ہے ان دیوتاؤں کے جنہیں مصری پوجتے ہیں، یا عبرانیوں کے خدا کے وجود پر غور کر رہے ہونگے" اس نے کہا اور پھر پوچھا "تو کیا میں وقائع نگار عن آ سے مل سکتا ہوں؟ وہ بیشک عقلمند اور خوش قسمت ہے"

میں نے اس کے طنزیہ لہجے پہ غصہ ہو کر کہا کہ عن آ بھی علم کی دیوی کے تعاقب میں مصروف ہے کہ اپنی قسمت بنا سکے۔

"اور اُسے یہ تعاقب جاری رکھنا چاہیئے حالانکہ اس کی قسمت تو بنی بنائی ہے ہی" اجنبی نے جواب دیا۔ "کیونکہ اسی ایک دیوی کو عن آ حاصل کر سکتا ہے اور یہی ایک دیوی اس کی ہو سکتی ہے۔ ایک دیوی تو اُسے چھوڑ کر چلی گئی اور دوسری اس کی طرف متوجہ ہوتی ہی نہیں۔ اگر تم اس کے دوست ہو تو اس سے پوچھنا کہ طیبس میں شاہراہ ابوالہول پر اس کی ملاقات کون سی دیوی سے ہوئی تھی جو اس کی جیبیں خالی کر کے بھی اُسے آنسوؤں اور آہوں اور پچھلی تلخ یادوں کا تحفہ دے گئی؟"

یہ سن کر میں حیران رہ گیا اور اپنی آنکھیں مل کر (کیونکہ مجھے شک ہوا تھا کہ شاید میں خواب دیکھ رہا ہوں) دیکھا تو وہ اجنبی وہاں نہ تھا۔ البتہ پہرے دار یونہی بت بنے کھڑے تھے۔ مرغابہ دستور اپنے پیروں میں چوچو ڈلے کھلا رہا تھا اور سقہ بدستور کاٹھ کے کٹورے بجا بجا کر پانی فروخت کر رہا تھا۔ سب کچھ ویسا ہی تھا لیکن اجنبی وہاں نہ تھا۔ اور میں نے سوچا کہ میں واقعی خواب دیکھ رہا تھا۔ چنانچہ میں جانے کے لئے پلٹا اور حیرت سے دیکھا کہ وہی اجنبی میرے پیچھے اندر محل کے احاطے میں کھڑا تھا

"ہیں!" میں نے چیخ کر کہا "تم پہرے داروں اور خود میری آنکھوں میں دھول جھونک کر کس طرح اندر گھس آئے؟ کون ہو تم؟"

"میرے دوست عن آ! ایسے معمولی مسائل کے لئے اپنے دماغ کو تکلیف نہ دو لیکن یہ تو بتاؤ کہ کیا تم وہ راز معلوم کر سکے کہ عصا تمہارے ہاتھ میں سانپ کس طرح بن گیا تھا؟
اور یہ کہتے ہی اس نے چغے کی ٹوپی، جس سے اس نے اپنا چہرہ ڈھانک رکھا تھا، پیچھے سرکا دی اور میں نے دیکھا کہ میرے سامنے گھٹے ہوئے سر اور چمکتی ہوئی آنکھوں والا ساحر "کی" کھڑا تھا۔

"نہیں۔ میں وہ راز نہیں معلوم کر سکا ــــ جی نہیں شکریہ" میں نے جلدی سے کہا کیونکہ وہ اپنا عصا میری طرف بڑھا رہا تھا "میں دوبارہ تمہارا یہ شعبدہ دیکھنا نہیں چاہتا۔ کیا پتہ اس دفعہ سانپ مجھے ڈس ہی لے۔ ساحر کی! جب تم میری اجازت کے بغیر بھی اندر آسکتے ہو تو اجازت لینے کی کیا ضرورت تھی! خیر تو ان عبرانی پیغمبروں سے شکست کھانے کے بعد تم یہاں کیوں آتے ہو اور کیا چاہتے ہو؟"

"غصہ نہ کرو بھئی۔ غصے سے آدمی کی قوت گھٹ جاتی ہے۔ بہتر ہوگا کہ تم اپنے غصے کو کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھو!"

"کیا چاہتے ہو تم؟"

"ایک سوال کا جواب اور ایک معمہ حل کرنا چاہتا ہوں ــــ یعنی یہ کہ عبرانی پیغمبروں سے مجھے شکست کیوں اٹھانی پڑی۔"؟

"کیونکہ میں جادوگر نہیں ہوں اس لئے تمہارے اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا"

"اور کون احمق تم سے اس سوال کا جواب طلب کر رہا ہے"۔ اس نے کہا اور اپنا عصا چھوڑ دیا جو زمین پر سیدھا کھڑا رہا۔ بعد میں مجھے یاد آیا کہ وہ منحوس عصا جو میرے ہاتھ میں سانپ بن گیا تھا، بغیر کسی سہارے کے اپنے آپ ہی زمین پر سیدھا کھڑا تھا۔" لیکن عن آ! اس گھر میں سب سے بڑی ساحرہ میراپی موجود ہے اور میرے سوال کا جواب اسی سے ملے گا۔"

"میرا پی ساحرہ نہیں ہے۔"

"عن آ! تم بہت بھولے ہو اور اتنی سی بات نہیں سمجھ سکتے کہ شیطان کو ایک شیطان ہی پہچان سکتا ہے۔ یہ تو بتاؤ میرے دوست کہ اس محل کی نہر اور کنوئیں کا پانی شفاف کیوں رہا جب کہ دریائے نیل خون کا دریا بن چکا تھا؟ مینڈک اس محل سے دور ہی دور کیوں رہے؟ مکھیوں نے اس طرف کا رُخ کیوں نہ کیا؟ میرا پی نے ایک نظر طرف ایک نظر آمن دیوتا کے بت کی طرف دیکھا اور وہ پاش پاش ہو گیا۔ کیوں؟ میرا سحر میرا پی پر کیوں کوئی اثر نہ کر سکا؟ یہ سوالات میں ہی نہیں پورا مصر پوچھ رہا ہے۔ اور ان سوالوں کا جواب مجھے سبتی کی محبوبہ سے ملے گا جو اس محل میں رہتی ہے۔"

"تو تم خود میرا پی کے پاس کیوں نہیں چلے جاتے؟ تمہارے لئے یہ کوئی بڑا کام نہیں ہے کہ تم سانپ، چوہا یا مکھی بن کر وہاں پہنچ جاؤ۔ تم مصر کے سب سے بڑے جادوگر ہو۔"

"بے شک یہ میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔ میں میرا پی سے خواب میں بھی مل سکتا ہوں جیسا کہ اس رات تھیبس میں تم سے ملا تھا جب تمہاری ملاقات شاہراہ ابوالہول پر ایک عورت سے ہوئی تھی۔ لیکن نہیں ——— میں میرا پی سے ایک انسان اور ایک دوست کی طرح ملنا چاہتا ہوں اور چند دنوں تک یہاں قیام کرنا چاہتا ہوں۔ سبے کن خوسو کا کہنا ہے کہ یہاں شمعس کے اس محل میں، زندگی بڑے مزے سے گزرتی ہے۔ چنانچہ بے کن خوسو کی طرح کیوں نہ میں بھی یہاں چند دن سکون سے بسر کروں؟"

میں نے ساحر کی کے پھولے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا جس پر مسکراہٹ یوں منجمد تھی جیسی ممی کے ہونٹوں پر اور اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح چمک رہی تھیں۔ میری ریڑھ کی ہڈی میں ٹھنڈک کی لہر سی دوڑ گئی۔ سچ تو یہ ہے کہ میں اس آدمی سے ڈرنے لگا تھا جس کا تعلق اس دنیا سے نہ تھا۔ جو ماضی اور مستقبل اور قسمتوں کے لکھے سے واقف تھا چنانچہ مجھے اپنی خیریت اسی میں نظر آئی کہ میں اس پُراسرار ساحر کی زیادہ مخالفت نہ کروں۔

"یہاں رہنے کے متعلق تم میرے آقا سینتی سے پوچھو۔ آؤ میرے ساتھ۔" میں نے کہا اور ساحر'کی' کو اپنے کمرے کی طرف لے چلا کہ پہلے سینتی کو اس کی آمد کی اطلاع دوں لیکن اس کی ضرورت نہ پڑی کیونکہ سینتی اور میراپی باغ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے بیچ میں مخمل کے ایک ٹکڑے پر ان کا بچہ سو رہا تھا وہ دونوں بچے کو دیکھ رہے تھے اور ان کے ہونٹوں پر ملکوتی تبسم تھا۔

"عجیب بات ہے کہ اس عورت میں ایسی زبردست قوتیں ہیں اور اس کی آنکھوں میں دیوتا کے بت کو پاش پاش کر دینے والی طاقت!" ساحر'کی' نے بھید بھری آواز میں کہا۔

اور اب ہم ان تینوں کے سامنے کھڑے تھے اور چونکہ سورج ہماری پشت کی طرف تھا اس لئے ساحر'کی' کا طویل سایہ سوتے ہوئے بچے پر پڑا اور میں کانپ گیا کیونکہ مجھے یوں دکھائی دیا جیسے وہ لاش پر جھکا ہوا ہے۔ بچے نے بھی کچھ محسوس کیا۔ اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں اور اس بچے کی طرح جو نیند میں ڈر گیا ہو رونے لگا۔ میراپی نے جلدی سے بچے کو گود میں لے لیا اور سینتی اٹھ کر چلایا:۔

"کون ہے؟"

اور یہ دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ساحر'کی' سجدے میں گر گیا اور وہ الفاظ کہے جو صرف فرعون کے لئے کہے جاتے تھے:۔

"زندگی! خوشی! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!"

"حن آ! یہ تم کس پاگل کو پکڑ لائے ہو؟" سینتی نے پوچھا

"حضور! میں اسے نہیں بلکہ یہ مجھے پکڑ لایا ہے۔" میں نے جواب دیا

"تمہیں یہ مقدس الفاظ کہنے کو کس نے کہا تھا؟" سینتی نے ساحر کی سے پوچھا

"انہوں نے جن کی میں خدمت کرتا ہوں۔"

"اور کس کی خدمت کرتے ہو تم؟"

"مصر کے دیوتاؤں کی۔"

"تو دیوتاؤں کے پاس واپس جاؤ۔ فرعون ممفس میں نہیں تانیس میں ہے اگر اسے معلوم ہو گیا کہ ......"

"اسے کبھی معلوم نہ ہو گا۔"

اور اب سیتی نے وہی کیا جو میں کر چکا تھا۔ یعنی اس نے آنکھیں مل کے ساحرکی کی طرف دیکھا، اور پھر کہا۔

"ارے! یہ تو ساحرکی ہے! لیکن ابھی تو تمہاری صورت بدلی ہوئی تھی!"

"حضور! دیوتا چاہیں تو اپنے خادموں کی صورت ایک لمحے میں سو دفعہ بدل دے سکتے ہیں۔"

سیتی کا غصہ رفع ہو چکا تھا۔ چنانچہ وہ ہنس کر بولا

"کی" اپنے یہ شعبدے فرعون کے دربار میں ہی دکھانا۔۔۔ البتہ اس وقت اس خاتون کے متعلق کچھ کہو۔" اور اس نے میراپی کی طرف اشارہ کیا۔

ساحر'کی' میراپی کو گھورنے لگا۔ گھورتا ہی رہا۔ یہاں تک کہ میراپی کے بشرے سے خوف و دہشت کے آثار ہویدا ہوئے اور وہ بے اختیار کئی قدم پیچھے ہٹ گئی۔ اور تب ساحرکی نے یوں کہا:۔

"سلام ہو تم پر اے دیوی ہاتور کے تاج۔ اے دیوی ایزیس کے محبوب پوری آب و تاب سے چمک اور اپنے علم کی روشنی سے دنیا کو منور کر دے یہاں تک کہ تو غروب ہو جائے۔"

میں ساحر'کی' کے ان مبہم فقروں کو سمجھ نہ سکا۔ بعد میں بے کن خوسو نے مجھے بتایا کہ چونکہ میراپی بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی ہے اور دیوی ہاتور چاند کا تاج پہنے ہوئے ہے اس لئے ساحر'کی' نے میراپی کو ہاتور کا تاج کہا۔ اور علم کی دیوی اس لئے کہ ساحر'کی' کے

خیال میں میلرپی علم و فضل اور حسن و سحر میں کامل مزین ہے۔

"لیکن اس نے یہ کیوں کہا کہ یہاں تک کہ تو غروب ہو جائے؟" میں نے پوچھا۔

"کیا احمقانہ سوال ہے! کیا چاند کبھی غروب نہیں ہوتا؟"

"سورج بھی غروب ہوتا ہے۔"

"ہاں ہوتا ہے۔ عن آ! تم دن بدن عقلمند ہوتے جا رہے ہو۔ ہا ہا۔ ہو ہو۔ ہو۔ ہے کن خوسو ہنسا۔

آمدم برسرِ مطلب۔ ساحر کی کے منہ سے اپنے مبہم فقرے سن کر سینی نے قہقہہ لگایا۔ بالکل میلرپی کے چہرے کا رنگ سفید ہو گیا۔ وہ شاید ساحر کی کے ان فقروں میں چھپے ہوئے معنی سمجھ چکی تھی۔

"کی!" اب اس بچے کے متعلق بھی کچھ کہو" سینی نے فرمائش کی۔

ساحر کی چند ثانیوں تک بچے کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے یوں کہا:۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ فراعنہ کے تخم کا یہ کومل پودا بلند ہو رہا ہے۔ آسمان کو چھو رہا ہے —— ہاں آسمان کو اس لئے کہ اس کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔"

اور یہ سنتے ہی میلرپی کے منہ سے چیخ نکل گئی اور وہ بچے کو اپنے سینے سے لگا کر وہاں سے بھاگ گئی۔ "میرا پی ساحر اور اس کی پیشنگوئیوں سے ڈرتی ہے۔" سینی بڑبڑایا۔

"حضور اُسے تو ذرا بھی نہ ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ تو سب سے بڑی ساحرہ ہے۔" کی نے کہا۔

"میلرپی! ساحرہ! یہ کیا بک رہے ہو —— کی! جو کچھ کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو۔ پہیلیاں سننا تو میں رات کو ہی پسند کرتا ہوں۔"

"وہ سب سے بڑی اور زبردست ساحرہ ہے۔ آمن کے بت کو پاش پاش کر دینا معمولی آدمی کا کام نہیں حضور۔ اور حضور یہ میلرپی کا ہی تو سحر ہے کہ آپ کا محل مینڈکوں، مکھیوں، جوؤں اور خون کے عذاب سے محفوظ رہا —— کون سا سحر ہے یہ؟" سا

کی' نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"میرے خیال میں نہ تو میراپی ساحرہ ہے اور نہ اس کے سحر سے یہ سب کچھ ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ان دیکھی اور زبردست قوت میراپی کی مدد کر رہی ہے۔ اور اسی قوت پر بھروسا کر کے وہ مصر کے سب سے بڑے دیوتا کے سامنے تن تنہا جا کھڑی ہوئی تھی۔"

"شہزادے! ساحر کی منشا معلوم ہوتا ہے آپ بھی اپنے دوست عن آ کی طرح معاف کیجیے' جاہل ہی رہے۔ ورنہ آپ جانتے ہیں کہ وہ چھینی جس سے بت تراش نے بت تراشا ہے، بذاتِ خود کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور اس وقت تک بیکار رہتی ہے، جب تک کہ کسی ماہر بت تراش کے ہاتھ میں نہ آ جائے۔ اسی طرح وہ بجلی' جو کڑک کر گرتی ہے' اپنے آپ میں کوئی طاقت نہیں رکھتی۔ بلکہ ایک دوسری قوت کی مظہر ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی حال ہم سب کا اور میراپی کا ہے۔ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ حقیقت میں ہم نہیں کرتے بلکہ وہ سب کچھ دوسری ہی قوت ہم سے کراتی ہے۔ اور میں یہی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سی قوت ہے جو میراپی کی مدد کرتی ہے؟ کون ہے وہ جس نے ایک کمزور عورت کو یہ قوت بخشی ہے کہ وہ کسی کو محفوظ رکھے اور کسی کو برباد کرے؟"

"کم سے کم میں تو اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا کیونکہ بقول تمہارے جاہل ہوں۔ اور جو بھی اس کا جواب دے گا وہ میرے خیال میں دنیا کا عقلمند ترین شخص ہوگا ـــــ ساحر کی! وہ کون سی قوت ہے جو پھول کھلاتی ہے؟ دن کو سورج اور رات کو چاند ستاروں کو چمکاتی ہے؟ کون سی قوت ہے وہ جو ماں کے پیٹ میں نو مہینے تک ایک زندگی کی پرورش کرتی ہے؟ کون سی قوت ہے وہ جس نے دنیا بنائی ہے اور جو جلاتی اور مارتی ہے؟ یہ اور ایسے بہت سے سوالات ہیں جن کا جواب نہ تم دے سکتے ہو اور نہ میں۔"

"لیکن شاید میراپی دے سکتی ہے۔"

"تو اس سے پوچھو۔ حالانکہ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی ان سوالوں کا جواب نہ دے سکے گی"

"بہر حال میں کوشش کرونگا — چنانچہ میں یہاں عارضی قیام کی اجازت چاہتا ہوں۔ تاکہ بے کن خوسو اور عالم وقائع نگار عن آ کی صحبت سے لطف اندوز ہو سکوں۔ سنئے حضور۔ اب میں خیر بہت نہیں رہا۔ فرعون سے میری ان بن ہو گئی ہے۔ شاید اس لئے کہ میں مستقبل سے واقف ہوں، شاید اس لئے کہ موسیٰ نے مجھے شکست دی۔ وجہ کچھ بھی ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ اب میں آپ سے متفق ہوں۔ بے شک فرعون نے عبرانیوں کو مصر میں روک کر حماقت کا ثبوت دیا ہے اور شاید خود اپنی تباہی کا سامان کیا ہے غرور نے اس کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے ہیں اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہے میں نہیں جانتا کہ وہ عبرانی پیغمبروں کا مطالبہ کیوں منظور نہیں کرتا؟ البتہ یہ ضرور جانتا ہوں کہ شہزادی بوسرتی فرعون کی نہ صرف ہم خیال ہے بلکہ اس کی اس ضد کو اور ہوا دے رہی ہے۔"

"تم کچھ نہ جانتے ہوئے بھی سب کچھ جانتے ہو گی" سیتی بڑبڑایا اور پیچھے ہاتھ باندھ کر ٹہلنے لگا۔ وہ شاید اس بات پر غور کر رہا تھا کہ ساحر کی کو محل میں رہنے کی اجازت دے یا نہ دے؟ ساحرکی یوں کانپا جیسے اُسے سردی معلوم ہو رہی ہو اور وہ سائے میں سے نکل کر دھوپ میں آ گیا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ لمبا کر دیا اور اس کے ہاتھ پر کہیں سے ایک تتلی آ بیٹھی۔ وہ تتلی کو اپنے منہ کے قریب لے آیا۔ ساحرکی کے ہونٹ یوں ہلنے لگے جیسے وہ تتلی سے باتیں کر رہا ہو۔

"کیا کروں عن آ؟" سیتی نے میرے قریب آ کر پوچھا۔

"میں اس ساحر کو ذرا بھی پسند نہیں کرتا اور میرا خیال ہے کہ خاتون میرا پی بھی اسی سے ڈرتی ہیں۔" میں نے جواب دیا "لیکن اس آدمی کی مخالفت کرنا اور اُسے غصہ دلانا بھی خطرے سے خالی نہیں۔ عجیب پُر اسرار آدمی ہے یہ۔ دیکھئے وہ تتلی

سے باتیں کر رہا ہے ؟"

سیتی اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ ساحر کی ؔنے ہاتھ ہلا کر تتلی اڑا دی۔ لیکن وہ اس کے پاس سے جانا نہ چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ دو دفعہ اس کے سر پر بیٹھی۔ وہ سائبان میں آ گیا۔

" کی ؔ! مجھ سے پوچھنے اور اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ تم جانتے ہی ہو کہ میں کیا جواب دوں گا ؟"

" بے شک میں جانتا ہوں۔ وہ تتلی جو میرے ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی مجھ سے کہہ رہی تھی کہ شہزادہ مصریوں کہیں گے ____ ساحر کی تمہیں یہاں رہنے کی اجازت ہے۔ شوق سے رہو اور میرے وفادار دوست بنے رہو اور اپنے سحر سے ان بلاؤں کو میرے گھر سے دور رکھو جو مصر پر نازل ہوں گی ____ یہ ہے آپ کا جواب حضور۔"

سیتی ہنس پڑا اور اس نے یوں کہا :-

" بہت اچھا ساحر کی ! یونہی سہی۔ فراعنہ کے گھرانے کا ہر فرد مہمان نواز ہے میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ تمہارا جب تک جی چاہے یہاں رہو۔" اور اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا جسے چوم کر ساحر کی وہاں سے چلا گیا اور جب وہ چلا گیا تو میں نے کہا

" حضور ! میں اس ساحر کی طرف سے مطمئن نہیں ہوں۔"

" تم ٹھیک کہتے ہو۔ میں بھی اس شخص کے شیطانی ارادوں سے بے خبر ہوں۔ دیوتا ہی جانیں کہ کون سی غرض اسے یہاں کھینچ لائی ہے۔ لیکن عن آ ! ایک غلطی مجھ سے ہو گئی 'کی' کو یہاں رہنے کی اجازت دینے سے پہلے مجھے چاہیئے تھا کہ میرا پی سے پوچھ لیتا مجھے تو یہ خیال نہ آیا۔ لیکن تمہیں کیا ہوا تھا عن آ کہ تم خاموش رہے ؟ کیا اس عیار کو تتلی سے گفتگو کرتے دیکھ کر تم ڈر گئے تھے ؟ چنانچہ تمہاری سزا یہ ہے کہ تم اس جادوگر کی خبر رکھو گے جس کا چہرہ ...... کس کے جیسا ہے عن آ ؟"

" حنوط شدہ لاش جیسا۔"

"ہاں واقعی۔ جس پر مسکراہٹ منجمد ہوگئی ہے"

دوسرے دن میراپی نے مجھے طلب کیا۔ ہم باغ میں ٹہلنے لگے۔ دایا بچے کو گود میں لئے ہمارے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔

"عن آ" میراپی نے کہا "میں اس ساحرؔ کے متعلق تم سے پوچھنا چاہتی ہوں۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ میرا دشمن ہے۔ تم اس کے وہ الفاظ بھولے نہ ہوگے جو اس نے آمن کے ہیکل میں مجھ سے کہے تھے۔ میرے سرتاج نے اُسے یہاں رہنے کی اجازت دے دی ہے اور اب ——— اوہ، وہ دیکھو"

میں نے اس طرف دیکھا جس طرف میراپی نے اشارہ کیا تھا۔ وہاں ایک درخت کے نیچے ساحرؔ کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں وہی منحوس عصا تھا جو میرے ہاتھ میں سانپ بن گیا تھا۔ وہ اس آدمی کی طرح جو کچھ سوچ رہا ہو، لیکن اوپر دیکھ رہا تھا میراپی یوں پلٹی جیسے بھاگ جانا چاہتی ہو لیکن عین اس وقت ساحرؔ نے کہا:-

"سلام اے بنی اسرائیل کے چاند" "سلام اے ساحرؔ کو شکست دینے والی۔"

میراپی نے مردہ آواز میں اس کے سلام کا جواب دیا اور یوں کھڑی ہوگئی جیسے اس کے پیر زمین میں گڑ گئے ہوں۔ چند ثانیوں تک کوئی کچھ نہ بولا اور پھر اس خاموشی کو ساحرؔ نے توڑا۔

"اے بنی اسرائیل کے چاند"۔ اس نے کہا۔ "عن آ سے تم وہ باتیں کیوں پوچھ رہی ہو جنہیں بتلانے کے لئے خود تمہارا یہ خادم بیتاب ہے؟ بلاشبہ عن آ عالم ہے لیکن اس کے سینے میں ساحر کا دل تو نہیں دھڑکتا اور پھر تم نے عن آ سے یہ کیوں کہا کہ ساحر کی تمہارا دشمن ہے حالانکہ وہ تمہارا دوست اور خادم ہے؟"

میراپی جو دم بخود کھڑی تھی، سنبھل کر بولی۔

"تو میں نے کیا غلط کہا؟ کیا عن آ نے تمہارے وہ الفاظ نہیں سُنے جو تم نے آمن کے

ہیکل میں مجھ سے کہے تھے۔"

" بیشک سُننے تھے اور میں خوش ہوں کہ وہ ان کا مطلب سمجھنے کے لئے اس وقت یہاں موجود ہے۔ خاتون! وہ میرے الفاظ نہ تھے بلکہ آمن دیوتا کی رُوح تھی جو مجھ میں حلول کر گئی تھی اور میری آواز سے بول رہی تھی۔ اسی دیوتا نے جو تمہاری نظر کی تاب نہ لاسکا اور سپہروں کا ڈھیر ہو گیا، تم سے تمہارے سحر کا راز معلوم کرنا چاہا اور کہا کہ اگر تم نے نہ بتایا تو اس کے غضب میں مبتلا ہو جاؤ گی۔ خاتون! دیوتا تم سے خفا ہے۔ لیکن میں تم سے خفا نہیں ہوں۔ دیوتا مجھ سے بگ[illegible] ہے کیونکہ میں اور میرے ساتھی موسیٰ سے شکست کھا گئے۔ صرف یہی نہیں بلکہ میرے اکثر ساتھی اور شاگرد موسیٰ کے دین میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ اے خاتون ہم تم ایک ہی کشتی میں سوار ہیں اور سمندر متلاطم ہے۔"

" کی" میراپی نے چند ثانیوں کی خاموشی کے بعد کہا۔" تم مجھے پریشان کرنے یہاں بھی آ گئے ہو۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ کیا تم مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہو؟"

" تم غلط سمجھی ہو۔" کی بولا۔" میں آمن کے غضب سے بچنے کے لئے یہاں آیا ہوں اور فرعون کے غضب سے بچنے کے لئے جو آمن کا موروثی کاہن ہے۔ خاتون تمہارا ایک اشارہ مجھے اپنا کھویا ہوا وقار واپس دلا سکتا ہے۔ اگر تم شہزادے سے میری سفارش کر دو........ اور پھر....."

اور ساحر کی نے بچے کی طرف دیکھا جو دایا کی گود میں تھا۔

" پھر کیا؟" میراپی نے پوچھا

" عن آ! تمہیں تانیس کی وہ رات یاد ہے جب ہماری ملاقات ہوئی تھی؟" ساحر کی نے پوچھا۔

میں نے نفی میں سر ہلایا حالانکہ جانتا تھا کہ اس کا اشارہ کونسی رات کی طرف ہے۔

" تمہارا حافظہ دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہے۔" ساحر کی نے کہا اور اپنے عصا

کی طرف دیکھنے لگا۔ میری نظر بھی خود بخود اس طرف اُٹھ گئی۔ ساحر کی کا عصا زندہ چیز کی طرح مڑنے لگا۔ میں سہم گیا اور میں نے جلدی سے کہا۔

" کہیں تمہارا مطلب اس رات سے تو نہیں جس رات کو فرعون کی تاجپوشی کا جشن منایا گیا تھا؟"

" تو یاد آ گیا تمہیں! اب تمہیں یہ بھی یاد آ گیا ہو گا کہ ہماری ملاقات سے پہلے میراپی کا چچا جابز تم سے ملا تھا اور تم دونوں میں خاصی طویل گفتگو ہوئی تھی؟"

" بے شک ہم دونوں میں گفتگو ہوئی تھی اور اس وقت وہاں کوئی نہ تھا۔"

" کوئی نہ تھا! میرے دوست نہیں! یہ بات نہیں۔ ایک تیسرا شخص بھی وہاں موجود تھا۔ اب یہ اور بات ہے کہ تم اُسے دیکھ نہ سکے۔ اور یہ تو تم نے بھی سُنا ہو گا کہ دیواروں کے کان بھی ہوتے ہیں۔"

" جو کچھ کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو۔"

" صاف صاف کہنے میں کوئی مزہ نہیں آتا ——— ہاں تو جیسا کہ میں نے کہا کہ دونوں اکیلے نہ تھے۔ میں نے تمہاری گفتگو سُنی تھی یہ اور بات ہے کہ چند الفاظ بخوبی سُن نہ سکا لیکن اس سے کیا فرق پڑ جاتا ہے؟"

" کیا سُنا تھا تم نے؟" میں نے غصہ سے بے قابو ہو کر کہا لیکن فوراً ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا اور میں دل ہی دل میں دُعا کرنے لگا۔ کہ ساحر میرے اس سوال کا جواب نہ دے۔

" بہت کچھ سُنا تھا۔ بہت کچھ ——— ٹھہرو ذرا یاد کرنے دو ——— ہاں تم نے خاتون میراپی کے متعلق پوچھا تھا کہ وہ سیبتی کے پاس رہے یا اس کے پاس، جس کا نام میں بھول رہا ہوں، اپنے لوگوں میں چلی جاتے؟ جابز نے جو بے حد ہوشیار آدمی ہے، جواب دیا تھا کہ میراپی کے لئے مصر میں رہنا ہی بہتر ہو گا۔ حالانکہ اس طرح

خود اس پریا اس کی وجہ سے ایک خاص شخص پر کوئی مصیبت آئے گی۔"
اور ساحر کی نے پھر بچے کی طرف دیکھا۔ ننھے سبتی نے اس پُراسرار بوڑھے کی نظر یا شاید اس کی چبھن اپنے جسم پر محسوس کی۔ کیونکہ وہ فوراً جاگ اُٹھا اور ہوا میں یوں بے بسی سے ہاتھ چلانے لگا۔ جیسے کوئی اس کا گلا گھونٹ رہا ہو۔ دایا نے بھی کچھ محسوس کیا۔ وہ چونکی اور پیچھے ہٹ کر ایک درخت کے تنے کی اوٹ میں کھڑی ہو گئی اور اب میراپی نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا:۔

"میں جانتی ہوں ساحر کی کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ میں بھی اپنے چچا سے مل چکی ہوں"

"جس طرح کہ میں کئی دفعہ ملا ہوں۔ اور عن آ کہ خیال ہے کہ وہ جو کچھ کہنا ہے اسے کوئی سن نہیں سکتا۔ حالانکہ مصر سننے والے دیوتاؤں کی سرزمین ہے۔"

"عیار جاسوسوں کی سرزمین"۔ میں نے دانت پیس کر کہا

"اور عیار جاسوسوں کی سرزمین"۔ ساحر کی نے میرے الفاظ دہرائے۔" اور دقائع نگاروں کی سرزمین جو بہت کچھ لکھتے اور بہت کچھ یاد رکھتے ہیں۔ اور یہ کاہنوں کی سرزمین ہے جن کے کان لمبے ہیں اور یہ ساحروں کی سرزمین ہے جو مستقبل کو بطن میں چھپے ہوئے رازوں کو معلوم کر لیتے ہیں اور......"

"بکواس بند کرو اور جو کچھ کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو" میراپی نے چیخ کر کہا۔
ساحر کی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اسی درخت کی طرف دیکھنے لگا جس کے پیچھے دایا بچے کو لے کر چھپی تھی۔" میں سمجھ گئی ـــــ آہ! میں سمجھ گئی" میراپی نے گلوگیر آواز میں کہا۔" تم میرے بچے کو ـــــــ تم اُسے کچھ کرنا چاہتے ہو۔ محض اس لئے کہ تمہیں مجھ سے نفرت ہے۔"

"یہ سچ ہے کہ اس بچے پر کوئی آفت آنے والی ہے۔ کم سے کم جابز کا تو ایسا ہی خیال ہے۔ لیکن یہ غلط ہے خاتون کہ مجھے تم سے نفرت ہے یا میں تمہارے بچے کو

کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہوں۔ اور میں تم سے نفرت کر بھی کیسے سکتا ہوں؟ تمہارا سحر میرے سحر سے بڑھ کر ہے اس لئے تمہارے سامنے تو میں طفلِ مکتب ہوں۔ میں تمہارا خادم ہوں۔ خاتون!"

"آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو؟ تم کیوں مجھے پریشان کر رہے ہو؟"

"چاند کی دیوی کا پجاری دیوی کو کبھی پریشان کرسکتا ہے؟ ایک معمولی ساحر ساحروں کی اسنانی اور ماں کو پریشان کرنے کی جرأت کرسکتا ہے کبھی! میری تو ایک التجا ہے اور تمہاری مہربانی کے عوض میں کچھ پیش کروں گا۔"

"کیسی التجا اور کیا پیش کرنا چاہتے ہو تم؟"

"التجا یہ اے خاتون کہ تم مجھے یہاں پناہ دو کہ میں فرعون کے غضب اور موسیٰ کے جادو سے اپنے آپ کو بچا سکوں اور اس مہربانی کے عوض میں یہ کروں گا کہ اپنی تمام تر ساحرانہ قوتیں صرف کر کے اس خطرے کو دور رکھنے کی کوشش کروں گا جو ایک خاص ہستی کے سر پر منڈلا رہا ہے!"

اور اس نے پھر اس درخت کی طرف دیکھا جس کے پیچھے دایا بچے کو لے کر چھپی تھی اور میں نے بچے کے رونے کی آواز سُنی۔

"اگر میں تمہاری درخواست منظور کر لوں تو؟" میراپی نے گھٹی ہوئی آواز میں پوچھا

"تو پھر اے بنی اسرائیل کے چاند میں اس ننھی سی جان کو اس بددعا کے اثر سے بچانے کی کوشش کروں گا، جو بقول جابز، بے اثر نہ رہے گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے کامیابی ہوگی۔ کیونکہ میرا جادو تمہارے اور موسیٰ کے جادو سے کم درجے کا ہے!"

"لیکن اگر میں انکار کر دوں؟" میراپی نے پوچھا

"تو پھر اے خاتون تمہارا بچہ اس دیوتا کے حضور پہنچ جائیگا جسے ہم روز یرس کہتے ہیں"

"مجھے نہ تم پر بھروسا ہے اور نہ تمہارے سحر پر، میرا بھروسا اپنے پروردگار پر ہے۔ جو وہ چاہے گا وہی ہوگا۔"

"تاہم خانون میراپی ...."

"بہت اچھا، رہو" میراپی نے چیخ کر کہا اور تقریباً بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

"عن آ" ساحر کی بولا۔ "وہ چلی گئی اور میں نے اس سے کچھ پوچھا ہی نہیں خیر میں یوں بھی بہت کچھ معلوم کر لوں گا۔ کس قدر عجیب عورت ہے! ایسی حسین اور ایسی زبردست قوتوں کی مالک، لیکن تعجب ہے کہ ایسی قوتوں کی مالک ہونے کے باوجود ڈرتی ہے۔ لیکن اس میں اس کا کوئی قصور نہیں۔ وہ عورت ہے اور عورت کے دل میں مامتا ہوتی ہے جو اس کی کمزوری کا باعث ہوتی ہے۔ ایک بچے کی وجہ سے وہ اتنی پریشان اور سہمی ہوئی ہے۔ تمہارے بھی تو ایک بچی تھی عن آ؟"

"دیوتا ست اور اس کی آگ تمہیں جلائے" میں نے کہا اور وہاں سے چلا آیا۔

چنانچہ یوں ساحر کی بے کن خومو کے ساتھ سیتی کے محل میں جو ممفس میں تھا۔ رہنے لگا۔ میں باغ میں جاتا تو اکثر ان دونوں ساحروں سے ملاقات ہو جاتی اور پھر دنیا جہان کی باتیں ہونے لگتیں۔ ساحر کی میں اور مجھ میں اکثر تیز تیز باتیں ہو جاتیں تو بے کن خومو ہنسنے لگتا۔ اور کہتا کہ وہ مجھے ایک باپ کی طرح چاہنے لگا ہے۔

ساحر کی کے محل میں مقیم ہونے کے بعد مویشیوں میں وبا پھیلی اور لاکھوں مویشی مر گئے لیکن سیتی اور عبرانیوں کے مویشیوں کو کچھ نہ ہوا۔ ساحر کی مسکرایا اور اس نے کہا کہ وہ جانتا تھا کہ ایسا ہی ہوگا ــــ اور میرا جی چاہا کہ اس کا عصا اٹھا کر اس کے سر پہ دے ماروں لیکن پھر خیال آیا کہ کہیں ہاتھ لگاتے ہی وہ عصا سانپ نہ بن جائے۔ چنانچہ میں دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

مصر پر بلاؤں کا نزول ہوا۔ یہاں تک کہ پورا مصر لرز گیا اور لوگ مارے

خوف کے تیچ پڑے لیکن فرعون اب بھی اپنی ضد پر قائم رہا۔ اس نے موسیٰ اور ہارون کا مطالبہ منظور نہ کیا۔

اور پھر مصر پر ایک نیا عذاب آیا۔ اور یہ پھوڑوں اور پھپھولوں کا عذاب تھا سیتی کے محل کا وہ پہرے دار جس کی کوٹھی محل کے احاطے سے باہر تھی اس مرض میں مبتلا ہو گیا اور اس کے بیوی بچے بھی اور وہ محافظ، جس کی کوٹھی محل کے احاطے میں تھی اس مرض سے محفوظ رہا اور اس کی بیوی اور بچے بھی اور مصریوں میں سے کسی کے ہاتھ پر پھوڑا نکل آیا اور کسی کے پاؤں پر کسی کی پیشانی پر اور کسی کے گال پر اور جس کے جہاں پھوڑا نکلا جسم کا وہ پورا حصہ سوج گیا۔

اور اس دفعہ فرعون اور یوسرٹی بھی نہ بچ سکے۔ موخر الذکر کے ایک گال پر پھوڑا نکلا اور اس کا گال ایسا سوجا کہ اس مغرور شہزادی کی صورت بگڑ گئی اور اس وقت اسے خیال آیا کہ وہ اپنے شوہر کے پاس چلی جائے۔ کیونکہ اسے معلوم ہوا، وہاں سب محفوظ تھے۔ لیکن اس کے غرور نے اور حسد نے اسے ایسا کرنے سے باز رکھا۔ چنانچہ وہ تانیس میں رہی اور جب تک اس کا گال اصلی حالت پر نہ آگیا اپنے کمرے سے نہ نکلی۔

اس تکلیف دہ عذاب کے نازل ہوتے ہی لوگوں کو سیتی کا وہ مشورہ یاد آیا جو اس نے فرعون منفتاح اور اس کے بعد فرعون اور آمن میلیس کو دیا تھا یعنی یہ کہ موسیٰ و ہارون کا مطالبہ منظور کر لیا جائے۔ چنانچہ لوگوں نے سوچا کہ اگر آمن میلیس کو جو دیوانہ ہو گیا ہے، تخت سے اتار کر سیتی کو بٹھا دیا جائے تو وہ عبرانی پیغمبروں کا مطالبہ منظور کرے گا اور اس طرح مصر کو ان عذابوں سے نجات مل جائے گی۔

چنانچہ مصر کے مختلف شہروں کے وفد سیتی کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ حاضر ہوئے کہ وہ موجودہ فرعون کے خلاف بغاوت کر دے مصر اس کے ساتھ

ہے۔ لیکن سیتی نے انہیں سختی سے ڈانٹ دیا اور کہا کہ وہ اپنے حال میں خوش ہے۔

فرعون کے جاسوسوں نے وفد کی آمد اور ان کی درخواست کی اطلاع فرعون کو دی۔ حالانکہ سیتی نے ہر وفد کو مایوس لوٹا دیا لیکن آمن میس کو چین نہ آیا اور وہ سیتی کو مروا ڈالنے کی سازش کرنے لگا۔

ان میں سے پہلی سازش کی اطلاع بوسرٹی نے ایک پیامبر کے ذریعے مجھے دی۔ لیکن دوسری اور سب سے بڑی سازش کی اطلاع کسی طرح ساحرؔہ کو ہو گئی اور وہ لوگ جو سیتی کے قتل کو آئے تھے محل کے دروازے پر ہی گرفتار ہوئے اور اسی جگہ اور اسی وقت قتل کر دیئے گئے۔ اس پر سیتی نے کہا کہ اس نے ساحرؔہ کو اپنے محل میں پناہ دے کر غلط نہیں کیا۔

میرا پی نے بھی ساحرؔہ کے متعلق کچھ ایسے ہی الفاظ کہے اور اس کا شکریہ بھی ادا کیا۔ اس کے باوجود، میں نے دیکھا کہ وہ ساحرؔہ کی طرف سے غیر مطمئن اور خائف تھی۔

سولہواں باب

اندھیرا

اور پھر مصر پر اولوں کا عذاب نازل ہوا۔

ساحر کی نے، جو سب کچھ بتا دیتا تھا، یوں کہا کہ موسیٰ نے اپنا عصا آسمان کیطرف اُٹھایا اور اس وقت وہ ارض جاشان میں تھا۔ اور مصر پر اولے گرے جن میں آگ ملی ہوئی تھی۔ انسانوں پر اور جانوروں پر، گھروں پر کھیتوں پر اور سبزی پر جو ملک مصر میں تھی اولے گرے۔ اور ایسے بھاری تھے کہ جب سے مصری قوم آباد ہوئی تھی۔ ایسے اولے ملک میں کبھی نہ گرے تھے اور اولوں نے سب کو مارا۔ انسانوں کو اور حیوانوں کو اور سبزی کو اور میدان کے سارے درخت ٹوٹ گئے لیکن ارض جاشان میں، جہاں عبرانی رہتے تھے۔ اور ممفس کے محل میں جہاں ہم رہتے تھے، اولے نہ گرے۔

اور پھر معلوم ہوا کہ فرعون آمن میس اس عذاب سے بہت گھبرایا اور اس نے موسیٰ اور ہارون کو بلا کر کہا کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ہمارے سروں پر سے یہ بلا دُور ہو ہم تمہارا مطالبہ منظور کریں گے۔ اور موسیٰ نے اور ہارون نے کہا کہ ہم دُعا کریں گے حالانکہ جانتے ہیں کہ تو اب بھی سرکشی سے باز نہ آئے گا۔ سو موسیٰ اور ہارون نے بیابان میں جا کر اپنے خدا سے دعا کی اور اولے اور اس کے ساتھ آگ برسنا بند ہو گئی۔ اور جب یہ بلا ٹلی تو فرعون نے اپنا دل سخت کر لیا اور عبرانیوں کو جانے نہ دیا۔

"اب مصر پر ایک نیا عذاب نازل ہوگا،" ساحر کی نے کہا "جب تک فرعون موسیٰ اور ہارون کا مطالبہ منظور نہ کرے گا تب تک یہ دونوں ساحر مصر پر بلائیں لاتے رہیں گے۔"

اور ایسا ہی ہوا جیسا کہ ساحر کی نے کہا تھا۔ اولوں کے بعد ٹڈیوں کی بلا نازل ہوئی اور اتنی ٹڈیاں آئیں کہ ان کے پیچھے آسمان نظر نہ آتا تھا۔ اور ہر قسم کی سبزی کو، جو اولوں اور آگ سے بچ رہی تھی، ٹڈیاں چٹ کر گئیں۔ اور پورا مصر خوف سے چیخ اٹھا اور سیتی نے محض میں اعلان کر دیا کہ لوگ اپنے مویشی اور کھانے کی چیزیں لا کر اس کے محل کے احاطے میں رکھ دیں کہ محفوظ رہیں۔ فرعون کو سیتی کے اس اعلان کی خبر ملی تو وہ آگ بگولا ہو گیا اور اس نے سیتی کے اعلان کے خلاف اعلان کر دیا کہ جو شخص بھی مویشی اور کھانے کی چیزیں سیتی کے محل میں رکھے گا سخت سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔ فرعون کے اس اعلان کے باوجود لوگ اپنے مویشی، جو بچ رہے تھے اور غلے کے تھیلے سیتی کے محل میں رکھ گئے۔

اور جب اولوں کا عذاب آیا تو میں محل کے دروازے میں کھڑا تھا۔ سامنے اولے گر رہے تھے۔ درختوں کی چھال اتر گئی تھی اور زمین سفید سفید نکیلے اولوں کے نیچے سے ڈھک گئی تھی۔ لیکن جہاں میں تھا اور میرے پیچھے جہاں محل تھا اولے نہ گر رہے تھے۔ میراپی بھی میرے پاس کھڑی دیکھ رہی تھی اور ساحر کی اور بے کن خوش تھی۔ لیکن ساحر کی اولوں سے زیادہ میراپی کو دیکھ رہا تھا۔

"خاتون" آخرکار اس نے کہا۔ "اپنے اس خادم کو نہ بتاؤ گی کہ یہ تم کس طرح کرتی ہو؟" اور اس نے محل کے احاطے میں لہلہاتے ہوئے درختوں اور پھر باہر گرتے ہوئے اولوں کی طرف اشارہ کیا۔

"عجیب بات ہے کہ مصر کا سب سے بڑا جادوگر ایک کم علم عورت سے سحر سیکھنا چاہتا ہے۔" میراپی نے جواب دیا۔ "لیکن میں ساحر نہیں ہوں اور یہ اولے میں نے نہیں بھیجے، یہ تو میرے رب کا عذاب ہے جو مصریوں پر نازل ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی سرکش قوموں پر عذاب نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ اے ساحر کی! میں نہیں جانتی کہ اولے اور آگ کس طرح برسائی جاتی ہے۔"

نے بے کن خوسو ہنسا اور ساحر کی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی اور اس نے کہا :۔

" یہ سچ نہیں ہے خاتون. کم سے کم لوگ یونہیں سمجھتے جیسا کہ تم کہتی ہو. مصریوں کا خیال ہے کہ تم جیسی ساحرہ دنیا میں نہ تو کبھی پیدا ہوئی ہے اور نہ ہوگی۔ اور یہ ہما س کا ثبوت" اور اس نے اپنے پیچھے اشارہ کیا جہاں اولے گر رہے تھے۔" خاتون! اگر تم اپنے گھر کو ان بلاؤں سے محفوظ رکھ سکتی ہو تو مصر کے بے گناہ لوگوں کو ان عذابوں سے کیوں نہیں بچا لیتیں ؟"

" اس لئے کہ یہ میرے اختیار میں نہیں " میراپی نے جواب دیا " میرے خدا کی مرضی ہے کہ یوں ہو سو یونہی ہوگا " اور وہ چلی گئی ۔

" بے کن خوسو" ساحر کی نے کہا " اگر میراپی دیوی ایزیس کی بڑی کاہنہ بن جائے تو پھر وہ اپنا سحر ہمارے خلاف نہیں ہماری حمایت میں استعمال کرے گی ؟

" شاید" بے کن خوسو نے جواب دیا " لیکن تمہیں یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ وہ مصر کے دیوتاؤں کو باطل کہتی ہے اور سب عبرانی مصر کے دیوتاؤں کو ایسا ہی کہتے ہیں۔ اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ عبرانی مصر کے دیوتاؤں کے سامنے قربانی نہیں کرتے۔ ان پر بھینٹ نہیں چڑھاتے چنانچہ میراپی بھی ایسا نہ کرے گی ؟

" تو پھر اس عورت کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ مبادا مصری خود اسی کو بھینٹ چڑھا دیں" ساحر کی نے کہا اور وہ بھی چلا گیا ۔

" اگر کبھی ایسا وقت آیا عن آ" بے کن خوسو نے کہا " یعنی مصریوں نے میراپی کو دیوتاؤں پر بھینٹ چڑھانا چاہا تو میرا خیال ہے کہ ساحر کی اس میں پیش پیش ہوگا۔ اس لئے نہیں کہ وہ خادم قربان گاہ ہے بلکہ اس لئے کہ وہ یہی چاہتا ہے "

اور اولوں کے عذاب کے بعد ٹڈیاں اور ٹڈیوں کے بعد اندھیرا آیا اور اسی زمانے میں جب مصر پر اندھیرا چھا گیا تھا، لابان بھی آیا۔

اور یہ اندھیرا تین شب و روز تک مصر پر چھایا رہا اور ایسا اندھیرا تھا وہ کہ کوئی کسی کو دیکھ نہ سکتا تھا تین دنوں تک اور تین راتوں تک مصر میں ایسا اندھیرا رہا کہ پہلے کبھی نہ رہا تھا۔ لیکن ارض جاشان میں اور سیتی کے محل میں اجالا رہا۔

اور اس اندھیرے میں لوگوں کے دم گھٹنے لگے چنانچہ ممفس کے باشندے سیتی کے محل کے باہر جمع ہو گئے کہ اجالا دیکھ سکیں۔ سیتی نے آدمیوں کو محل میں آنے دینے کا ارادہ کیا لیکن بے کن خوسو اور ساحرکی نے اسے ایسا کرنے سے روکتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ اس بھیانک اندھیرے کو اپنے ساتھ محل میں بھی لے آئیں گے۔ البتہ میراپی نے ان عبرانیوں عورتوں کو جو ممفس میں تھیں آنے کی اجازت دے دی اور ان عبرانی عورتوں نے بجائے اس کے کہ میراپی کا شکریہ ادا کرتیں اسے ساحرہ کہا اور گالیاں دیں۔ کیونکہ اب ممفس کے باشندوں کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ میراپی ہی ہے جو اپنے آپ کو اور اپنے شوہر اور اس کے دوستوں کو ان بلاؤں سے نہ صرف محفوظ رکھتی ہے بلکہ وہی مصر پر بلائیں نازل بھی کرتی ہے یا اس معاملے میں موسیٰ و ہارون کی شریک ہے۔

"اگر وہ جو مصر کے سابق ولیعہد کی محبوبہ ہے مصر کے دیوتاؤں کے حضور دعا مانگے اور کچھ نذر دے تو ہمارے خیال میں ہم پر سے یہ مصائب ٹل جائیں" لوگ چلائے اور میرے خیال میں ایسا انہیں ساحرکی یا پھر فرعون یا یوسرٹی کے جاسوسوں نے سکھایا تھا۔

اور ہم پھر دروازے پر کھڑے لوگوں کو اس اجالے کے عکس میں جو محل پر چھایا ہوا تھا، چلتے پھرتے دیکھ رہے تھے اور اس وقت لابان نمودار ہوا۔ میں نے اسے فوراً پہچان لیا اور میراپی نے بھی اسے پہچان لیا۔

"میراپی" اس نے کہا "اب بھی وقت ہے۔ میرے ساتھ چلو۔ تمہاری خطا معاف کر دی جائے گی۔ لیکن اگر تم آئیں تو پھر وہ سب کچھ ہو جائیگا جو اب تک نہیں ہوا۔"

میراپی بہت بنی کھڑی رہی۔ عین اس وقت سیتی وہاں آگیا۔ اس نے لابان کو دیکھا

اور پہچان لیا اور چیخ کر کہا :۔

"پکڑ لو اسے"

محافظ تلواریں سونت سونت کر لابان کی طرف دوڑے۔ لیکن وہ گھور اندھیرے کی چادر میں گھس کر نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

اندھیرا اترے دوسرا دن تھا کہ لوگوں کی بے چینی اور خوف میں اضافہ ہوا اور تیسرے دن تو انتہا کو پہنچ گیا لوگ دیوانے ہو گئے اور محافظوں کو کچلتے ہوئے محل میں گھس آئے اور کہا کہ میراپی باہر آ کر ان کے لئے دعا کرے۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ سب کے سب مارے خوف کے دیوانے ہو رہے تھے اور اگر میراپی باہر نہ آئی تو وہ اُسے جبراً گھسیٹ لے جائیں گے۔

"اب کیا کیا جائے؟" سیتی نے ساحر کی اور بے کن خوسو سے پوچھا۔

"اس کا فیصلہ تو حضور ہی کر سکتے ہیں۔" ساحر کی نے جواب دیا۔ "حالانکہ مجھے تو اس میں کوئی بُرائی نظر نہیں آتی کہ خاتون میراپی باہر آ کر دُعا کریں۔"

"میراپی کو دعا کرنے دو۔" بے کن خوسو نے کہا۔ "یہ لوگ دیوانے ہو رہے ہیں۔ ہم سب کو قتل کر دیں گے۔"

"میں جانا نہیں چاہتی۔" میراپی نے کہا۔ "کیونکہ نہیں جانتی کہ مجھے کس حضور اور کس طرح دُعا کرنی ہے؟"

"جیسی تمہاری مرضی میراپی۔" سیتی نے کہا۔ "لیکن لوگ پاگل ہو رہے۔ چنانچہ ممکن ہے ہم آج ہی اس دنیا میں پہنچ جائیں جہاں نہ دُعا کوئی معنی رکھتی ہے اور نہ بد دُعا۔"

میراپی نے اپنے بچے کی طرف دیکھا جو سو رہا تھا اور یوں کہا :۔

"بہت اچھا میں جاؤں گی۔"

وہ بچے کو لے کر آگے آگے چلی۔ میں اس کے پیچھے تھا۔ سیتی میرے ساتھ تھا۔ لیکن

محل کے احاطے سے جب ہم باہر نکلے، جہاں اندھیرا تھا۔ تو لوگ ہماری طرف یوں دھنس پڑے کہ سیتی ہم سے بچھڑ گیا اور جب تک سب کچھ نہ ہو گیا میں اسے نہ دیکھ سکا۔ بےکن خوسو میرے کندھے پر ہاتھ رکھے چل رہا تھا اور ساحر کہیں آگے چلا گیا تھا۔ لوگوں کا ہجوم اندھیرے میں آہستہ آہستہ چل رہا تھا اور اس گھور اندھیرے میں گنتی کی مشعلوں کے لرزتے ہوئے شعلے بے حد پُراسرار معلوم ہو رہے تھے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ ہم کہاں اور کس طرف جا رہے تھے۔ آخرکار ایک مشعل کی روشنی میں مجھے فرعون رعمسیس کے زبردست مجسمے کا سایہ سا نظر آیا اور اب معلوم ہوا کہ ہم ممفس کے اس عظیم الشان ہیکل کے قریب تھے جو دنیا کا شاید سب سے بڑا ہیکل ہے۔

کتنے ہی کمروں اور دالانوں میں سے گزرتے ہوئے ہم ہیکل کے سب سے بڑے کمرے میں پہنچے۔ کمرہ لوگوں سے بھرا ہوا تھا اور یہ قربان گاہ کا کمرہ تھا اور اس میں دیوی ایزیس کا بت تھا اور اس طرح تھا کہ وہ ننھے ہورس کو گود میں لئے کھڑی ہے۔

"عن آ! عن آ!" میں نے میراپی کی آواز سنی۔ "کہاں ہو؟ مجھے بچاؤ۔ یہ لوگ مجھے کچھ عجیب سا لباس پہنا رہے ہیں۔"

میں میراپی کی طرف بڑھا لیکن فوراً ہی کسی نے مجھے پیچھے دھکیل دیا اور اتنے زور سے کہ میں گرتے گرتے بچا۔ ساتھ ہی کسی کی آواز سنائی دی:-

"جان کی سلامتی چاہتے ہو تو وہیں کھڑے رہو۔"

اس آواز کو پہچانتے مجھے دیر نہ لگی۔ وہ ساحر کی آواز تھی اور اسی نے مجھے دھکیلا تھا۔ چند ثانیوں بعد ہی بہت سی مشعلیں روشن کر دی گئیں اور ان کی روشنی میں میں نے دیکھا کہ میراپی دیوی ایزیس کا لباس پہنے اور ایسا ہی تاج سر پر رکھے ایک کرسی میں گھبرائی ہوئی اور پریشان بیٹھی ہے۔ اس کی گود میں ننھا سیتی تھا جسے ہورس دیوتا کا لباس پہنا دیا گیا تھا۔

" اے مادرِ مقدس ایزلیس ہمارے لئے دُعا کر۔ لوگ چلاتے" کہ یہ اندھیرا دُور ہو"
اور میراپی نے یوں دعا مانگی ۔
" اے قدرتوں اور قوتوں والے! اے دونوں جہان کے مالک! رحم کر اور اُن نبیوں کے صدقے ہیں جو گزر چکے ہیں اور موسیٰ و ہارون کے طفیل میں جو موجود ہیں اور ان نبیوں کے صدقے میں جو اس دنیا میں تشریف لانے والے ہیں۔ یہ اندھیرا دور کر۔"
اور یکایک آسمان روشن ہونے لگا اور ابھی آدھا گھنٹہ بھی گزرنے نہ پایا تھا کہ سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ اور اب میراپی نے دیکھا کہ وہ اور اس کا لڑکا کپیا اور کس کا لباس پہنے ہوتے ہیں۔ سو یہ دیکھ کر میراپی کے منہ سے خوف کی چیخ نکل گئی اس نے اپنے اور بچے کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور اونچی آواز میں یوں کہا:۔
" خدا بچائے ان لعنتی مصریوں سے۔ لعنت ہو۔ لعنت ہو مصریوں پر۔"
لیکن لوگ سورج کو دوبارہ دیکھ کر مارے خوشی کے ایسے ازخود رفتہ ہو رہے تھے کہ انہوں نے میراپی کے یہ الفاظ نہ سُنے یا اگر سُنے تو اس کی طرف کوئی دھیان نہ دیا اور اس وقت بھیڑ میں سے لابان نکل کر سامنے آیا اور چیخ کر بولا:۔
" غدار! بے دین! مصریوں کی دیوی کا لباس پہن کر اور ان کے مندر میں آکر تو اُن کے لئے دُعا مانگ رہی ہے! لعنت ہو تجھ پر میراپی اور اس پر جو تیرے بطن سے ہے۔"
یہ لابان کی طرف جھپٹا لیکن وہ بھیڑ میں گھس کر غائب ہو گیا اور اس طرح وہ بھیانک اندھیرا دُور ہوا اور اسی دن سے میراپی نے اپنے بچے کو اپنی نظروں کے سامنے سے پل بھر کے لئے بھی دُور نہ کیا۔
" اسے ہمیشہ اپنی نظروں کے سامنے کیوں رکھتی ہو خاتون؟" ایک دن میں نے میراپی سے پوچھا:۔

"اس سے پہلے کہ یہ مجھ سے جدا ہو جاتے ہیں اُسے جی بھر کے دیکھنا چاہتی ہوں۔ لیکن اس کا ذکر میرے سرتاج سے نہ کرنا"

چند دن گزر گئے اور ہم نے سُنا کہ فرعون بدستور اپنی ضد پر قائم ہے اور موسیٰ و ہارون کا مطالبہ منظور نہیں کرتا۔ چنانچہ ایک بار پھر سینتی نے مجھے اور بے کن خوسو کو فرعون کی خدمت میں تانیس بھیجا اور پیغام تھا سینتی کا:۔

"اے فرعون میں اپنے لئے کچھ طلب نہیں کرتا اور نہ ہی مجھے ان سازشوں کا خیال ہے جو خدا لئے مصر نے مجھے قتل کروا دینے کے متعلق کی تھیں۔ لیکن اے میرے چچا کے بیٹے! میں ایک عزیز اور مخلص دوست کی حیثیت سے مشورہ دیتا ہوں کہ پیغمبروں کا مطالبہ منظور کر لو اور عبرانیوں کو مصر سے جانے دو۔ اگر تم نے عبرانیوں کو جبراً مصر میں روک رکھا تو تم پر اور تمہاری وجہ سے مصریوں پر ایسے عذاب ٹوٹ پڑیں گے کہ انہیں یاد کر کے تاقیامت دنیا کانپتی رہے گی۔ چنانچہ اے میرے چچا کے بیٹے! میرا مشورہ مانو، اپنی اور مصر کی تباہی کو دعوت نہ دو اور عبرانیوں کو ان کے پیغمبروں کے ساتھ جانے دو"

اور یہ پیغام لے کر میں اور بے کن خوسو فرعون کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے دیکھا کہ ان تھوڑے ہی دنوں میں فرعون بوڑھا ہو گیا تھا۔ کنپٹیوں پر اس کے بال سفید ہو گئے تھے، آنکھیں اندر کی طرف دھنس گئی تھیں، ان کے کونوں پر کڑیوں نے ٹانگیں پسار دی تھیں اور اُن کے نیچے کا گوشت لٹک گیا تھا۔

"تو کیا سینتی نے موسیٰ کا دین قبول کر لیا ہے جیسا کہ ان ساحروں نے کر لیا ہے جو موسیٰ سے جیت نہ سکے۔ اس سے ساز باز کرتے ہوئے تھے؟" فرعون نے حقارت سے کہا۔ "بے شک کر لیا ہو گا۔ کیونکہ اس کی بیوی عبرانی ساحرہ ہے جو مصریوں پر بلائیں نازل کرتی ہے۔ ہم نے یہ بھی سُنا ہے کہ سینتی نے اس ساحرہ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر اس نے اپنے سحر سے ہمیں خوفزدہ کر دیا اور ہم تخت چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اور خود

سیتی فرعون بنا تو وہ اسی ساحرہ کو اپنی حکومت میں شریک کرے گا۔ تمہارا آقا بلندیوں تک پہنچنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ چنانچہ اس سے کہو کہ وہ اپنی کوششوں سے باز آجائے۔ مبادا ہم اسے ان بلندیوں پر پہنچا دیں جہاں سے کوئی واپس نہیں آتا۔"

میں خاموش رہا۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ فرعون مجنوں ہو گیا تھا۔ لیکن بے کن خوکا قہقہہ کمرے میں گونج اٹھا اور اس نے یوں کہا :۔

"اے فرعون! میں بڑا جادوگر اور عالم نہیں ہوں۔ لیکن یہ ضرور دیکھ رہا ہوں کہ اس تخت پر تمہاری جگہ کوئی اور بیٹھا ہوا ہو گا اور وہ وقت دور نہیں ــــ بتاؤ اے فرعون! تم عبرانیوں کو مصر سے چلے جانے کی اجازت دیتے ہو؟"

"نہیں" فرعون نے کڑک کر جواب دیا۔

"کیوں؟"

"بس میری مرضی۔ اور یہ پوچھنے والے تم ہوتے کون ہو؟" ہم خدائے مصر ہیں جو چاہیں گے کریں گے۔ تم لوگ جا سکتے ہو۔"

اور ہم چلے آئے اور یہ آخری دفعہ ہیں نے فرعون آمن میس کو تانیس میں دیکھا اور جب ہم کمرے میں سے نکل رہے تھے تو خدا کے رسول اور عبرانیوں کے پیغمبر موسیٰ اور ہارون کمرے میں داخل ہو رہے تھے اور میں نے دیکھا موسیٰ کے بشرے سے عجب جلال ہویدا تھا اور بعد میں ہم نے سُنا کہ موسیٰ و ہارون نے فرعون سے کہا کہ اگر اب بھی اس نے عبرانیوں کو نہ جانے دیا تو مصر پہ موت گزرے گی۔ لیکن فرعون نے اب بھی ان کا مطالبہ منظور نہ کیا بلکہ موسیٰ و ہارون سے کہا کہ اگر اب وہ فرعون کے سامنے آئے تو قتل کر دیئے جائیں گے۔

اور ہم نے ممفس پہنچ کر یہ سب واقعات سیتی کے سامنے بیان کئے اور جب میراپی نے سُنا تو وہ رونے لگی۔ میں نے سبب پوچھا تو وہ بولی کہ اب وہ مصیبت آنے

والی ہے جس کی پیشنگوئی کی گئی تھی ـــــ " مصر پر سے موت گزرے گی" جس کا مطلب میلاپی نے یہ بتایا کہ شاید ہم سب کی اجل قریب ہے۔"

" بس تو ٹھیک ہے ہم سب کو ایک نہ ایک دن مرنا ہی ہے۔ موت ذرا آگے پیچھے آجائے تو اس سے کیا فرق پڑ جاتا ہے۔" میں نے کہا

" تمہارے لئے تو سب ٹھیک ہی ہو گا عن آ! لیکن میرے لئے تو بعد کا عذاب باقی ہے۔ میں شرک کی مرتکب ہوئی ہوں۔"

" خاتون! کون ہو گا اس دنیا میں جو ایک نہ ایک گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو؟ اگر تمہارا گناہ یہی ہے کہ تم ایک خونی اور پاگل عبرانی کو چھوڑ کر ایک رحم دل مصری کی ہو گئی ہو تو میرے خیال میں یہ گناہ ایسا نہیں ہے جسے تمہارا خدا بخش نہ دے۔ وہ تو، جیسا کہ تمہیں یقین ہے، رحیم وکریم اور بڑا درگزر کرنے والا ہے۔"

" بے شک خدا رحیم وکریم اور بڑا درگزر کرنے والا ہے۔ لیکن عن آ میں نے شرک کیا ہے اور مشرک کبھی بخشا نہ جائے گا۔"

" کیسا شرک" ؟

" میں نے دیوی ایزیس کے کپڑے پہن کر یا یوں کہو کہ دیوی ایزیس کے روپ میں اور اسی کے مندر میں اندھیرا دور ہونے کی دعا مانگی ـــــ یہ اور بات ہے کہ ساحر کی نے مجھے دھوکا دیا۔"

" اگر وہ دھوکے سے کام نہ لیتا تو لوگ ہماری بوٹیاں نوچ لیتے۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ اس تاریکی کو تم ہی دور کر سکتی ہو اور ایسا ہی ہوا۔"

" آہ! عن آ تو تم بھی یہی سمجھتے ہو ـــ نہیں، وہ بھی ساحر کی کی چال تھی۔ تھوڑی دیر کے لئے تاریکی چھٹ گئی تھی تو وہ میری دعا سے نہیں بلکہ ساحر کی کے سحر سے چھٹی تھی کیونکہ وہ لوگوں کو یقین دلانا چاہتا تھا کہ میں ہی سب سے بڑی ساحرہ ہوں۔"

"اور وہ کیوں ایسا چاہتا تھا؟"

"یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ شاید اس لئے کہ وہ ایک دن قربان گاہ پر مجھے بندھی ہوئی دیکھ سکے اور اپنی شکست کا انتقام مجھ سے لے سکے۔"

"لیکن اب تو ساحر کہیں یہاں سے چلا گیا ہے۔ اس لئے اب خوف کرنا اور خواہ مخواہ اپنے آپ کو دہلانا حماقت ہے۔"

"ہاں وہ چلا گیا ہے۔ اس لئے کہ میرا آقا اس سے ناراض ہے۔ وہ چلا گیا ہے یا شاید بہ ظاہر چلا گیا ہے۔ کیونکہ کیا پتہ وہ یا اس کی رُوح اس وقت یہیں ہو۔ ایسے آدمی کے لئے یقین سے کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا کہ وہ کہاں ہے اور کہاں نہیں ہے۔ بہر حال مجھے یقین ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن واپس آئیگا۔ کیا وہ اپنی شکستوں کو، جو اسے ہمارے پیغمبروں سے اُٹھانی پڑی ہیں، بدلہ مجھ سے نہ لے گا؟ آہ عن آ! میں ساحر کی اور مصریوں سے ڈرتی ہوں۔ اور اگر اپنے آقا کا خیال اور محبت مانع نہ ہوتی تو میں اپنے بچے کو لے کر کسی طرف بھاگ گئی ہوتی۔"

اور اس کے بعد سے لے کر سب سے بڑا عذاب نازل ہونے تک مصر میں ایک عام بے چینی اور خوف پھیلا رہا۔ ہر شخص ہراساں اور سہما ہوا تھا حالانکہ نہیں جانتا تھا کہ ایسا کیوں ہے۔ البتہ عبرانی مطمئن اور خوش تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ انوکھی اور نئی قسم کی تیاریوں میں مصروف تھے۔

چنانچہ وہ عبرانی عورتیں جو ممفس میں تھیں سونے چاندی کے زیورات مصریوں سے مستعار لینے لگیں اور مصریوں نے زیورات انہیں دیئے۔ کیونکہ وہ عبرانیوں سے ڈرنے لگے تھے۔ وہ محل میں بھی آئیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ انکی قوم سے ہے وہ میراپی سے بھی زیورات مانگنے لگیں۔ میراپی نے سب کچھ، جو اس کے پاس تھا ان عورتوں کو دے دیا۔ انہوں نے وہ تاج مانگا جو بچے کے سر پہ تھا۔ میراپی نے وہ بھی انہیں دیدیا

لیکن عین اس وقت سیتی وہاں آ گیا۔ عورت کے ہاتھ میں وہ تاج دیکھ کر بہت خفا ہوا اور تاج اس کے ہاتھ سے گھسیٹ لیا۔

"جب سر نہ رہے گا تو یہ تاج بے فائدہ ہوگا۔" عورت نے کہا اور سارے زیورات لے کر وہ اور اس کے ساتھ دوسری عورتیں وہاں سے چلی گئیں۔

اور اس عورت کی یہ بات سن کر میراپی اداس ہو گئی اور اس کی اداسی سیتی پر بھی اثر انداز ہوئی اور وہ بھی اداس و متفکر ہو گیا۔ جب میں نے اس کی اداسی کا سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ وہ خود نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہے۔ لیکن" اس نے کہا۔ اس کا خیال ہے کہ مصر پر ایک نئی بلا نازل ہونے والی ہے۔

"لیکن میں اس بلا سے کیوں ڈروں۔" اس نے گویا اپنے آپ سے کہا۔ "جب میں نو عذابوں سے محفوظ رہا تو اس دسویں عذاب سے بھی یقیناً محفوظ رہوں گا۔"

اس کے باوجود وہ آنے والے عذاب سے خائف تھا۔ اور ہم بھی اب اُداس تھے چنانچہ یوں ہوا کہ اس محل پر جہاں مسرتیں برستی تھیں اداسی برسنے لگی مگر ننھا سیتی اب اپنی نازک نازک ٹانگوں سے دوڑنے اور تتلی زبان میں پیاری پیاری باتیں کرنے لگا تھا۔ اور سیتی اور میراپی اب اسے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی نظروں سے دُور نہ کرتے تھے اور جب بوسرٹی کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے جل کر کہا:۔

"کیوں نہ ہو۔ سیتی اب اپنے حرام کے بچے کو مصر کے تاج و تخت کے لئے تیار کر رہا ہے اور دربار کے آداب سکھلا رہا ہے۔"

لیکن افسوس کہ اس ننھے سیتی کی قسمت میں ملیٹھی اور ابدی نیند سونا لکھا تھا۔

وہ بے حد گرم شام تھی۔ چنانچہ میراپی نے دایا سے کہا کہ وہ بچے کا پلنگ دالان میں بچھا دے۔ دایا نے ایسا ہی کیا۔ بچہ پلنگ پر سو رہا تھا اور میراپی اس کے پاس ہی ایک کرسی پر بیٹھی تھی۔ میں اور سیتی، ان سے چند قدم دور ٹہل رہے تھے۔ سامنے سے گزرتے

وقت بچے اور میراں پی کو دیکھنے کے لئے سیتی گھڑی بھر کے لئے رک جاتا ـــــ پچھلے کئی دنوں سے سیتی کو قرار نہ تھا. چنانچہ وہ بار بار میراں پی اور بچے کی خیریت پوچھنے جایا کرتا تھا

رات خاموش تھی. بے حد خاموش. ایک پتا تک نہ ہل رہا تھا. قریب و دور سے کوئی آواز نہ آرہی تھی. نہ جانور کی. نہ انسان کی. حتیٰ کہ جھینگر تک جیسے سہم کر خاموش ہوگئے تھے. سامنے ممفس کا شہر تھا. خاموش اور اداس. جیسے موت کا شہر ہو. یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کسی بڑھتی ہوئی تباہی کو دیکھ کر دُنیا نے دم سادھ لیا ہو ـــــ اور ہم سب بھی اس بڑھتی ہوئی تباہی کو، جو ایک عجیب و غریب صورت میں ظاہر ہونے والی تھی محسوس کر رہے تھے. دایا بھی سہم کر میراں پی کی کرسی سے لگ گئی تھی اور ایسی سخت گرمی کے باوجود بار بار کانپ اٹھتی تھی. دفعتہً ننھا سیتی جاگ اٹھا اور اپنے خواب کے متعلق کچھ کہنے لگا.

"کیا دیکھا تم نے بیٹے؟" سیتی نے آگے بڑھ کر پوچھا

"میں نے دیکھا ابا." سیتی نے اپنی توتلی زبان میں کہا" کہ ایک عورت، جو اماں کی طرح کپڑے پہنے تھی، کہیں سے آئی اور میرا ہاتھ پکڑ کے مجھے آسمان کی طرف اڑا لے گئی میں نے نیچے دیکھا تو آپ کو اور اماں کو کھڑے پایا. آپ دونوں اوپر دیکھ رہے تھے اور رو رہے تھے. اس عورت نے مجھے رونے سے منع کرتے ہوئے کہا کہ میری اماں بہت جلد میرے پاس آجائیں گی"

میں نے سیتی کی اور اس نے میری طرف دیکھا میراں پی، جس کا رنگ راکھ کی طرح ہوگیا تھا. بچے کو خاموش رہنے کی ہدایت کر کے اسے سُلانے لگی.

آدھی رات ہو رہی تھی. لیکن کوئی سونے نہ گیا. آدھی رات کو بوڑھا بےکن خوسو بھی اپنے کمرے میں سے نکل کر ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا کہ عجیب خاموش اور بھیانک رات ہے. اچانک ایک چمگادڑ جو غالباً پتنگوں کی تلاش میں ہمارے سروں پر منڈلا

رہی تھی، ٹپ سے بے کن خوسو کے سر پر اور وہاں سے زمین پر گری۔ ہم نے آگے بڑھ کر دیکھا تو وہ مر چکی تھی۔

"عجیب بات ہے کہ چمگادڑ یوں اُڑتے اڑتے اچانک مر گئی!" بے کن خوسو بڑبڑایا اور فوراً ہی دوسری چمگادڑ پہلی کے قریب گری وہ بھی مر چکی تھی۔ بلی کا بچہ جو سیتی نے پال رکھا تھا، چمگادڑ کو گرتے دیکھ پلنگ کے نیچے سے لپکا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ چمگادڑ تک پہنچتا خود بخود ہی اپنے داہنے پہلو پر لڑھک گیا اور پھر اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑے ہو کر ہوا میں یوں پنجے چلانے لگا جیسے درخت کے تنے پر ناخن تیز کر رہا ہو۔ پھر اس کے منہ سے ہلکی سی آواز نکلی اور وہ بھی مردہ ہو کر گرا۔

ابھی ہم بلی کے بچے کی موت پر افسوس کر ہی رہے تھے کہ کہیں دُور سے ایک کتے کی آواز آئی وہ بے حد بھیانک آواز میں رو رہا تھا۔ پھر کہیں کوئی گائے ڈکرائی جیسے اس کا بچھڑا مر گیا ہو۔ اور پھر محل کے باہر سے اور بہت قریب سے کسی عورت کی دل ہلا دینے والی چیخ سنائی دی اور پھر فوراً ہی مشرق سے اور مغرب سے اور شمال سے اور جنوب سے آہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں اور پورے مصر میں ایسا ماتم پڑا کہ پہلے کبھی نہ پڑا تھا۔ اور جیسا کہ موسیٰ نے کہا تھا ——— "میرا پروردگار یوں فرماتا ہے کہ آدھی رات کو مصر پر میرے پروردگار کا عذاب نازل ہوگا اور مصر کے سب پہلوٹھے، فرعون جو تخت پر بیٹھا ہے اس کے پہلوٹھے سے لے کر وہ لونڈی جو چکی پیستی ہے اس کے پہلوٹھے تک اور سب چوپایوں کے پہلوٹھے مر جائیں گے۔ لیکن اسرائیل میں سے کسی پر خواہ انسان ہو، خواہ حیوان، ایک کتا بھی نہ بھونکے گا۔ تاکہ تم جان لو کہ خداوند مصریوں اور اسرائیلیوں میں کیا فرق کرتا ہے[۱]" ——— سو ایسا ہی ہوا اور ملک مصر میں ایسا ماتم پڑا کہ پہلے نہ پڑا تھا۔

---

[۱] انجیل مقدس۔ باب۔ خروج۔ آیت ۴، ۵، ۶، ۷ — مظہر الحق علوی

"سیتی۔ سیتی" میراپی چلائی: "جلدی آؤ۔"

اور ہم وہاں دوڑ کر پہنچے۔ ننھا سیتی جاگ گیا تھا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اوپر دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر خوف و ہراس کا شائبہ تک نہ تھا۔ وہ اٹھا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے۔ جیسے وہ کسی کی گود میں جانا چاہتا ہو۔ پھر وہ دھم سے گرا ——— وہ مر چکا تھا۔

سیتی اور میں بے کن خوسو ایک سکتے کے عالم میں کھڑے رہے۔ لیکن میراپی سنبھل کر اٹھی اور اس نے جھک کر اپنے بچے کی لاش اٹھائی اور سیتی سے یوں کہا:۔

"سرتاج! اب آپ کو وہ غم ملا ہے جس کی پیشنگوئی میرے چچا جابزنے کی تھی۔ اس عبرانی ربی کی، جسے آپ نے قتل کر دیا تھا، بددعا نے آج اپنا اثر دکھایا ہے اور وہ میرا کلیجہ چیر گئی ہے اور دل میں ناسور ڈال گئی ہے۔ اب ہمارا بچہ بہت بلند اور ہر تعریف سے بالا تر ہے۔ جیسا کہ ساحر کی نے کہا تھا:۔

اور یوں کہہ کر اور بچے کی لاش دونوں ہاتھوں پر اٹھائے میراپی وہاں سے چلی گئی اور سیتی میرے کندھے کا سہارا لئے اس خالی پلنگ کو دیکھتا رہا، جس پر ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی آنکھوں کا تارا محوِ خواب تھا۔ دایا اپنی جگہ پر بُت بنی بیٹھی تھی اور پورے مصر میں زبردست ماتم پڑا ہوا تھا اور سیتی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بوڑھے بے کن خوسو نے شہزادے کی طرف دیکھا اور یوں کہا:۔

"غم نہ کرو شہزادے ——— سال آئیں گے اور گزر جائیں گے، صدیاں آئیں گی اور گزر جائیں گی ——— لیکن لوگ آپ کے نام کو موسیٰ اور ہارون کے نام کے ساتھ یاد رکھیں گے۔ موسیٰ اور ہارون کا نام رہتی دُنیا تک قائم رہے گا اور ان کے ساتھ آپ کا بھی اور میرا بھی اور عن آ کا بھی اور فرعون کا بھی۔ لوگ آپ کا اور موسیٰ کا

نام عزت و احترام سے لیں گے لیکن فرعون کا مختلف طریقے سے۔ فرعون کا نام لوگوں کے لئے درس عبرت ہو گا اور قیامت تک لوگ اس پر اور اس کے نام پر لعنت بھیجتے رہیں گے افسوس اے فرعون! تو نے اپنی دنیا بھی خراب کی اور عاقبت بھی اور اسے شہزادے! کسی دوسرے عالم میں تمہاری زندگی کا آغاز ہو گا۔ نئے سرے سے آغاز ہو گا۔ اور اس عالم میں تمہیں وہ سب کچھ مل جائے گا جو یہاں گنوایا ہے۔ چنانچہ شہزادے! دوسری زندگی پر یقین رکھو اس طرح سکون ملے گا۔"

"شکریہ۔ میرے حقیقی دوست" سینی نے کہا اور اس طرف چلا گیا جس طرف میرا پی گئی تھی۔

"میرے خیال میں اس گھر میں ابھی اور موتیں ہوں گی۔" میں نے کہا

"نہیں عن آبا! اب شاید کوئی موت نہ ہو گی۔ کم سے کم آج رات نہ ہو گی۔ کیونکہ بزرگ دعائیں یا شاید خود عبرانیوں کا خدا ہمارا محافظ ہے۔ جابز نے پیشنگوئی کی تھی کہ میرا پی کی وجہ سے سینی کو کوئی غم برداشت کرنا پڑے گا۔ سو اس کی یہ پیشن گوئی آج پوری ہو گئی۔"

اور پورے مصر میں سے رونے پیٹنے کی آوازیں بلند تھیں اور آج کے عذاب سے کوئی نہ بچا تھا۔

سترھواں باب

خروج

اور ننھے سیتی کے علاوہ محل میں کا ہر شخص زندہ رہا لیکن پورے مصر میں سب کے پہلوٹھے بچے مر گئے۔ فرعون سے لے کر ایک چکی پیسنے والی کنیز تک کے پہلوٹھے بچے تک اور جانوروں بھی پہلوٹھے بچے مر گئے اور جب یہ سب سے بڑا عذاب نازل ہوا تو پورے مصر میں میراپی کے خلاف غم و غصہ کی عام لہر دوڑ گئی اور لوگ سمجھنے لگے کہ چونکہ میراپی نے محض کے ہیکل میں، جب لوگ اسے بھیانک اندھیرے کے وقت ڈھانکوانے لائے تھے مصر پر لعنت بھیجی تھی، اس لئے یہ عذاب آیا۔ چنانچہ یوں ہوا کہ پورے مصر میں عموماً اور محض میں خصوصاً ایک ہنگامہ مچ گیا۔

میں نے اور بے کن خو سونے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ میراپی معصوم اور بے قصور ہے کیونکہ خود اس کا بچہ بھی مر گیا ہے لیکن لوگوں نے کہا، اور یقیناً وہ یوسرٹی یا ساحروں کے سکھائے ہوئے تھے، کہ یہ کوئی ثبوت نہ ہوا کیونکہ انہوں نے کہا، ڈائنیں اور چڑیلیں اپنے بچوں سے محبت نہیں کرتیں بلکہ ان کا کلیجہ کھا لیتی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا، وہ جیسا اور جتنے چاہے بچے پیدا کر سکتی ہے صرف یہی نہیں بلکہ وہ مٹی کے پتلے بنا کر ان میں بھی جان پھونک سکتی ہے۔ اس کے علاوہ لابات نے یہ افواہ پھیلا دی کہ میراپی نے سیتی پر سحر کر دیا ہے اور اب وہ اسی کے محل میں بیٹھ کر مصر پر بلائیں نازل کرتی ہے چنانچہ یوں ہوا کہ مصری میراپی سے نفرت کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ اسی نے سیتی کے دل میں یوسرٹی کی طرف سے نفرت ڈال دی اور اسی کی وجہ سے وہ تانیں

جوڑ کر ممفس میں مقیم ہو گیا۔ غرض یہ کہ لوگ سیتی کو بے قصور اور میرابی کو قصوروار بلکہ قابل گردن زدنی سمجھنے لگے۔

اور پھر یہ خبر آئی اور یہ خبر ہم سب کے لیے حیرت انگیز تھی کہ فرعون کا غرور خاک میں مل گیا ہے۔ اپنے پہلوٹھے لڑکے کی موت کے بعد اس نے موسیٰ و ہارون کا مطالبہ منظور کر لیا ہے اور بنی اسرائیل کو مصر سے چلے جانے کی اجازت دے دی ہے ——— اور یہ سن کر ممفس والوں نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ اب مصر کو ان نئے عذابوں سے نجات مل گئی تھی۔

اور فرعون کے اس اعلان کی خبر ملنے کے چار دنوں بعد میرابی کا چچا جابر چار بہت عمدہ گھوڑے لے کر ممفس آیا اور سیتی کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ وہ یہ گھوڑے فروخت کرنا چاہتا ہے۔

"کیوں؟" سیتی نے پوچھا

"اس لیے کہ میں اپنی قوم کے ساتھ اس ملک میں جا رہا ہوں جہاں چارے پانی کی افراط نہیں ہے۔ چنانچہ وہاں یہ گھوڑے مر جائیں گے۔"

"میں یہ گھوڑے ضرور خرید لیتا ہوں رعن آ! قیمت ادا کر دو۔" سیتی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا جس کا مطلب تھا کہ اب جابر جا سکتا ہے۔ مگر اللہ کرنے کہیں ایک فرشی سلام کرنے کے بعد جلدی سے کہا:۔

"خدا کا شکر ہے کہ آپ اور آپ کے دوست ان عذابوں سے محفوظ رہے جو ہمارے خدا نے مصر پر نازل کیے تھے۔"

"شاید تمہیں معلوم نہیں جابر کہ میرا بھی بچہ مر گیا ہے۔"

"حضور یہ جانکاہ خبر میں سن چکا ہوں۔ لیکن حضور یہ میرا یا میری قوم کا قصور نہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے کئی بار آپ کو خبردار کیا تھا کہ اگر آپ اور میرابی ایک

ہوئے تو شاید آپ پر بھی کوئی مصیبت آ جائے گی یا کوئی غم ملے گا۔"

"میں اس موضوع پر گفتگو کرنا نہیں چاہتا۔ تم جا سکتے ہو۔"

"میں میرابی سے ایک بار ملنا چاہتا ہوں" جابز نے کہا

"چچا سے اس کا بچہ مرا ہے وہ کسی سے نہیں ملتی۔"

"لیکن وہ اپنے چچا سے ضرور ملے گی۔"

"کیوں ملنا چاہتے ہو تم اس سے؟"

"حضور! خدا نے فرعون کا دل نرم کر دیا ہے اور اب ہم ملک مصر سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو رہے ہیں۔ چنانچہ میں بھی اپنی بھتیجی کو، اگر وہ ہمارے ساتھ نہ جانا چاہے تو خدا حافظ کہنا اور وہ دعائیں بتا دینا چاہتا ہوں جو وہ اولاد کو سکھائے گی۔"

"جابز مجھے تم پر اعتبار نہیں ہے، ممکن ہے تم اسے بددعائیں دو اور الٹی سیدھی پیشنگوئیاں کرو۔ تاہم اگر تم میری موجودگی میں اس سے ...."

"جی نہیں، میں حضور کو اور زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ چنانچہ خدا حافظ... میرا سلام ...."

"اور اگر تمہیں یہ منظور نہیں" سیتی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا "تو تم عن آ کی موجودگی میں اپنی بھتیجی سے مل سکتے ہو۔ بشرطیکہ وہ تم سے ملنا چاہے۔"

"بہت اچھا۔ یونہی سہی۔ عن آ ہوشیار آدمی ہے اور جانتا ہے کہ کب بولنا اور کب خاموش رہنا چاہیئے۔"

چنانچہ میں جابز کو لے کر میرابی کے کمرے میں پہنچا

"سلام چچا" میرابی نے کہا "غالباً آپ کچھ اور پیشنگوئیاں کرنے آتے ہیں۔"

"نہیں بھتیجی، میں تمہیں یہ خبر سنانے آیا ہوں کہ بنی اسرائیل بہت جلد مصر سے رخصت ہونے والے ہیں چنانچہ تم بھی اپنی قوم کے ساتھ چلنے کی تیاری کرو!

"قوم کے ساتھ یا لابان کے ساتھ؟"

"لابان اس عورت کو اپنی زوجیت میں نہ لے گا جو ایک مصری کی بیوی رہ چکی ہو۔"

"خدا کا شکر ہے کہ لابان نے میری جان چھوڑ دی۔ لیکن چچا یہ تو بتاؤ کہ میں اپنی قوم کے ساتھ کیوں نہ چلوں؟"

"اس لئے کہ تم عبرانی ہو اور اس لئے کہ تمہاری زندگی کا انحصار اسی پر ہے اب مصر میں تمہاری ضرورت نہیں رہی۔ اب ہمیں سینی کی مہربانیوں کی ضرورت ہے اور نہ اس کی دوستی کی۔ قوم اسرائیل فرعون کی غلامی سے آزاد ہو چکی ہے۔ اور اب یہاں تمہاری ضرورت نہیں۔ اب اگر تم یہاں رہیں تو زیادہ دنوں تک زندہ نہ رہ سکو گی۔"

"آپ کا مطلب ہے کہ عبرانی مجھے قتل کر دیں گے؟"

"نہیں۔ شاید مصری تمہیں قتل کر دیں گے۔ یا تم اپنے آپ مرجاؤ گی۔"

"آپ کو یقین ہے کہ میں مرجاؤ گی؟"

"میرے یقین سے کیا ہوتا ہے البتہ سب کو یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا؟"

اور وہ ہنسی اور کئی دنوں کے بعد آج میں نے میراپ کو ہنستے دیکھا۔

"میں یہیں رہوں گی چچا"۔ اس نے کہا

جابز نے حیرت سے اپنی بھتیجی کی طرف دیکھا اور بڑبڑایا

"تو یوں کہو کہ تمہیں اس مصری شہزادے سے محبت ہو گئی ہے۔ اور وہ ہے بھی محبت کرنے کے قابل۔"

"بے شک میں اس سے محبت کرتی ہوں۔ میں اسے وہ سب کچھ دے چکی ہوں جو ایک عورت ایک مرد کو دے سکتی ہے۔ سینی میرا ہے اور میں اس کی۔ میں ہر حال میں اس کی شریک رہوں گی اور اس وقت تک اس کی رہوں گی جب تک کہ موت ہمیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کر دیتی۔ سینی کی خاطر میں خندہ پیشانی سے موت کا

استقبال کرو گی۔ کیا اس سے بہتر کوئی مدت ہو سکتی ہے چچا؟"

"یہ سب تو میں نہیں جانتا البتہ یہ ضرور جانتا ہوں کہ تم غدار اور گنہگار ہو۔"

"میں غدار اور گنہگار ہوں! کیا اس لئے کہ میں نے ایک شریر اور فسادی شخص سے شادی نہ کی؟ کیا اس لئے کہ میں نے دنیا کے شریف ترین اور رحم دل شخص سے شادی کر لی؟ کیا عورتیں بھیڑ بکریاں ہیں کہ ان کے مالک و آقا اپنی مرضی سے انہیں جس کے ہاتھ چاہیں فروخت کر دیں؟ کیا مردوں کو ہی ہر طرح کے اختیارات حاصل ہیں کیا عورت بالکل ہی بے بس اور مجبور ہے؟"

"معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔" جابر نے کہا

"نہیں۔ خدا کے قوانین کو تم نے اپنے فائدے کے لئے توڑ مروڑ دیا ہے اور تمہارا یہ گناہ اس گناہ سے بڑھ کر ہے جس کا الزام تم مجھے دیتے ہو ــــ یقین نہ آئے تو خدا کے رسول سے پوچھو۔ خدا نہ ظالم ہے اور نہ ایسے مظالم کو پسند کرتا ہے۔"

"میرا پیا! اب تم بہت بولنے لگی ہو۔ میں تمہارے منہ لگنا نہیں چاہتا۔ میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ تم ہمارے ساتھ آتی ہو یا نہیں۔ جواب دینے سے پہلے یہ سوچ لو کہ مصری تمہیں سب سے بڑی ساحرہ سمجھتے ہیں۔ ابھی وہ لوگ موسیٰ و ہارون کے خوف سے خاموش ہیں۔ لیکن ہمارے جانے کے بعد وہ تمہیں چین سے نہ رہنے دیں گے۔ ہاں اب بتاؤ چلتی ہو ہمارے ساتھ؟"

"نہیں۔"

"بس تو خدا حافظ۔ ہاں ایک بات بتا دوں۔ چند مویشی اور تھوڑے سے زیورات تمہارے والد نے ترکے میں چھوڑے ہیں اور ......"

"یہ سب میں نے آپ کو دیئے۔ خدا حافظ چچا۔ خدا آپ کو خوش رکھے؟"

اور یوں وہ بوڑھا عبرانی وہاں سے رخصت ہوا۔

اور پھر ہمیں معلوم ہوا کہ واقعی بنی اسرائیل سرزمین فراعنہ سے جا رہے تھے اور اُن کے ساتھ وہ عرب بھی جا رہے تھے جو ہلکوس فراعنہ کی یادگار تھے۔ اور وہ عورتیں بھی جا رہی تھیں جو ممفس میں تھیں اور جنہوں نے مصریوں سے شادیاں کر لی تھیں ان میں سے بعضوں کو اپنے بچے مصر ہی میں چھوڑنے پڑے اور جانے سے پہلے وہ میراپی کے پاس آئیں اور اس سے پوچھا کہ کیا وہ نہیں آ رہی۔ میراپی نے نفی میں سر ہلا کر کہا:۔

"تم کیوں جا رہی ہو؟ کیا صحرا انہیں اتنے پسند ہیں کہ تم ان کی خاطر اپنے بچوں اور شوہروں کو چھوڑے جا رہی ہو؟"

"نہیں خاتون۔ ہم اپنے بچوں اور شوہروں سے محبت کرتی ہیں۔" انہوں نے کہا: "لیکن یہاں رہنے میں خطرہ ہے۔"

"کیسا خطرہ؟" میراپی نے پوچھا

"مصریوں کا۔ جب انہیں وہ عذاب یاد آئیں گے جو مصر پر نازل ہوئے تھے تو وہ ایک عبرانی کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔"

"تب تو مجھے بھی ان مصریوں سے ڈرنا چاہیئے۔" میراپی نے کہا

"نہیں۔ تمہاری بات اور ہے۔ تم اس شخص کی محبوبہ ہو جو بہت جلد فرعون بننے والا ہے۔ چنانچہ مصری تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ اس کے علاوہ چونکہ تم سب سے بڑی ساحرہ ...."

اور میراپی پیر پٹخ کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے ان عورتوں کو نکل جانے کو کہا۔ اور وہ وہاں سے چلی گئیں۔ چنانچہ یوں ہوا کہ مصر میں چند بچوں، جو مخلوط نسل سے تھے اور بنی اسرائیل کے چاند کے علاوہ کوئی نہ رہا۔ اور مصری سب کچھ بھول کر عبرانیوں کے مصر سے چلے جانے کی خوشی منانے لگے۔

اور ہر گھر اور ہر ہیکل میں چراغاں کیا گیا۔ دیوتاؤں کو قیمتی لباس پہنائے گئے ان کے سروں پر پھولوں کے تاج رکھے گئے اور ان پر چڑھاوے چڑھائے گئے۔ بادبر نیل کے پانیوں پر رات بھر ان گنت کشتیاں تیرتی رہیں جن میں ہزارہا چراغ روشن تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا جیسے مصری دیوتا اوزیرس کے دوبارہ زندہ ہونے کا تیوہار منا رہے ہوں۔ سیتی ہر چند کہ فرعون نہ تھا تاہم وہ آمن دیوتا کا موروثی کاہن تھا۔ چنانچہ وہ اس جشن میں شریک ہوا اور ممفس کے ہیکل میں مل گیا۔ میں اس کے ساتھ تھا۔ جب دعائیں پڑھی جا چکیں اور چڑھاوے چڑھائے جا چکے تو کاہنوں اور مہنتوں کا ایک جلوس ممفس کی سڑکوں پر گشت کرنے لگا اور اس جلوس کی راہبری سیتی کر رہا تھا۔ اور لوگوں نے "فرعون سیتی کی جے" کے نعرے لگائے۔ جب شور کم ہوا اور لوگ نعرے لگاتے لگاتے تھک گئے تو سیتی نے کہا:۔

"دوستو! مجھے فرعون نہ کہو۔ کیونکہ میں فرعون نہیں ہوں۔ اگر فرعون آمن میس کو یہ اطلاع مل گئی تو اسے بُرا معلوم ہوگا"

لوگ خاموش ہو گئے اور اس خاموشی کو ایک آواز نے توڑا۔ کسی نے چیخ کر کہا

"کوئی خوف نہ کرو۔ عبرانی ساحرہ ہر رات آپ کے ساتھ سوتی ہے۔ وہ آمن دیوتا کے بت کو پاش پاش کر سکتی ہے تو پھر آپ کو فرعون کے قہر و غضب سے بھی بچا سکتی ہے"

اس پر لوگوں نے پھر "فرعون سیتی کی جے" کے نعرے لگائے۔

اور اس جشن کے دوسرے دن بوڑھا بے کن خوسو، جو چند دنوں کے لئے تانیس گیا تھا، نہایت اہم خبریں لے کر واپس آیا ____ معلوم ہوا کہ وہاں دربار کے کمرے میں ایک زبردست اجلاس ہوا اور اس میں ہر آدمی کو شریک ہونے کی اجازت تھی۔ اور اس اجلاس میں فرعون آمن میس نے کہا منحوس اور سرکش

عبرانی اب ملک مصر سے رخصت ہو رہے ہیں اور یہ کہ اب مصر ان کے ساحرانہ عذابوں سے محفوظ ہے۔ اس کے بعد فرعون نے دیوتا کے حضور نذر پیش کی اور پھر دربار برخواست کرنے کا اعلان کیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ لوگ اپنی جگہ سے ہلتے کیلی یوسرٹی اٹھی اور اس نے یوں کہا:۔

" اے خدائے مصر اور اے مصر کے لوگو! میں تمہیں ایسے بودے اور بزدل نہ سمجھتی تھی۔ میرا خیال تھا کہ تم ان ذلتوں کو جو عبرانیوں کی وجہ سے ہمیں برداشت کرنی پڑی ہیں، یوں خاموشی سے برداشت نہ کرو گے۔ لیکن میں دیکھ رہی ہوں کہ تم نہ صرف بزدلوں کی طرح انہیں برداشت کر رہے ہو، بلکہ ڈھیٹ بن کر اپنی شکست کی خوشی منا رہے ہو۔ اب یہی عبرانی، جن کے دو زبردست ساحروں نے مصر پر عذاب نازل کئے، مصر کی دولت لے کر مصر سے رخصت ہو رہے ہیں۔ ہاں وہ سارے مویشی، وہ سارے زیورات اور وہ سب غلّہ، جو اس احسان فراموش قوم نے یہاں رہ کر جمع کیا، اب اس کے ساتھ جا رہا ہے۔ یہ ہماری دولت ہے اور ہم اس کے مالک ہیں۔ عبرانی جب یہاں آئے تو کنگال تھے لیکن اب وہ خود ہمیں کنگال کئے جا رہے ہیں ـــــ میں خدائے مصر سے پوچھتی ہوں کہ وہ یہی چاہتے ہیں کہ مصری کنگال اور مفلس رہ جائیں اور عبرانی، جو مصر کی دولت لئے جا رہے ہیں، مصر سے نکلنے کے بعد ہماری بزدلی اور بے وقوفی پر ہنستے رہیں؟"

" اور" بے کن خوسو نے کہا۔ فرعون سر جھکائے خاموش بیٹھا رہا۔

" خدائے مصر خاموش ہیں۔" یوسرٹی نے چند ثانیوں کی خاموشی کے بعد کہنا شروع کیا۔ "اب میں امرائے سلطنت سے پوچھتی ہوں کہ کیا وہ عبرانیوں کو یونہی نکل جانے دیں گے؟ اب بھی مصر طاقتور ہے، اب بھی ہمارے پاس لشکر موجود ہے۔ تو کیا امرائے سلطنت اور فوجی افسر خاموش دیکھتے رہیں گے جبکہ عبرانی ہمیں لوٹے لئے جاتے ہیں؟"

"یوسرٹی کی تقریر سن کر سب کو جوش آگیا" بے کن خوسو نے کہا۔ "اور وہ سب ایک زبان ہو کر چلا اٹھے کہ نہیں۔"

"یہ تو تم کہتے ہو"۔ یوسرٹی نے کہا۔ "لیکن خدائے مصر کیا کہتے ہیں؟"

"اور اب" بے کن خوسو نے کہا۔ "سب کی نظریں فرعون پر گڑی ہوئی تھیں اور دربار کے کمرے میں ایسی خاموشی طاری تھی کہ اگر سوئی بھی گرتی تو اس کا چھنا کا سنائی دیتا۔"

دفعتہً آمن میس اٹھا اور اس نے یوں کہا:۔

"جیسی شہزادئ مصر کی مرضی۔ لیکن اگر اب مصر پر کوئی مصیبت آئی تو خیال رہے یوسرٹی اس کی ذمہ داری تم پر عائد ہوگی اور ان سب پر بھی جو تمہاری باتیں سن کر جوش میں آگئے ہیں۔ بہرحال جو سب کا حال ہوگا۔ میرا بھی ہوگا۔ لشکر تیار کیا جائے۔ ہم عبرانیوں کا تعاقب کریں گے۔"

اور خوشی کے نعروں کے درمیان دربار برخاست ہوا اور لوگ آپس میں سرگوشیاں کرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ دربار میں فرعون اکیلا رہ گیا اور وہ یوں سر جھکائے بیٹھا تھا جیسے کوئی مردہ ہو۔

بے کن خوسو کی داستان سیبتی خاموشی سے سنتا رہا اور جب بوڑھا خاموش ہوا تو سیبتی نے سر اٹھا کر اس سے پوچھا:۔

"بے کن خوسو! تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میں سمجھتا ہوں حضور کہ لوگوں کو جوش دلا کر شہزادی نے زبردست غلطی کی ہے"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" سیبتی نے جواب دیا۔

عین اس وقت میراپی کمرے میں آئی اور اس نے کہا:۔

"میں نے سنا ہے میرے آقا کہ فرعون بنی اسرائیل کے تعاقب میں جانے والے ہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ اس تعاقب کرنے والے لشکر میں شامل ہوں!"

"اور اس میں کوئی تعجب کی بات بھی نہیں خاتون۔ کیونکہ تم نہیں چاہتیں کہ میں تمہاری قوم پر تلوار اٹھاؤں۔ تمہیں اپنی قوم کا بہت زیادہ خیال ہے۔ بہر حال اطمینان رکھو میں بنی اسرائیل کے تعاقب میں نہ جاؤں گا۔" سیتی نے کہا اور میراپی کے ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا۔

"شہزادے نے غلط کہا عن آ" بے کن خوسو بولا "میراپی کو اپنی قوم سے زیادہ اپنے شوہر کا خیال ہے۔ میراپی ساحرہ، چڑیل اور ڈائن نہیں ہے۔ جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے یہ اور بات ہے کہ میراپی بہت سی ایسی باتیں جانتی ہے جو ہم نہیں جانتے"

"تم ٹھیک کہتے ہو بے کن خوسو"۔ میں نے جواب دیا

اٹھارواں باب

فرعون کی غرقابی

چودہ دن گزر گئے اور اس عرصے میں ہم نے سُنا بنی اسرائیل ارض جاشان سے نکل کر اپنے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں اور موسیٰ و ہارون ان کی راہبری کر رہے ہیں اور ایک انبوہ کثیر تھا جو ارض جاشان سے اس طرح نکلا کہ اس کے بیچ میں وہ تابوت تھا جس میں ان کے پچھلے پیغمبر یوسف کی حنوط شدہ لاش تھی۔ ہاں وہی یوسف جو مصر کے بازاروں میں بکے تھے اور جنہیں عزیز مصر نے خریدا تھا اور جن پر عزیز مصر کی بیوی زلیخا فریفتہ ہو گئی اور کہتے ہیں کہ یہ یوسف بے حد حسین تھے وہی یوسف جو قحط کے وقت مصر کے دربیتے تھے اور آخر وقت میں وصیت کر گئے تھے کہ جب بنی اسرائیل مصر سے نکلیں تو ان کی لاش اپنے ساتھ لے جائیں اور یوسف کے اجداد کی سرزمین میں دفن کر دیں۔ سو اسی وصیت کے مطابق موسیٰ و ہارون نے عبرانیوں سے کہا کہ وہ یوسف کا تابوت اُٹھا لیں اور انہوں نے یوسف کا تابوت اُٹھا لیا اور بہت سے عبرانی مرد اور عورتیں اور بچے اس تابوت کے آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں زیتون کی ٹہنیاں اُٹھائے چل رہے تھے۔

اور ہم نے سُنا اور بے کن خوسو نے بھی یونہی کہا کہ بنی اسرائیل بحیرۂ احمر کی طرف گئے ہیں اور اسے عبور کر کے اور پھر صحرا عبور کر کے شام کی طرف جہاں کہ بیت المقدس ہے نکل جائیں گے۔ میں نے کہا تب تو عبرانی شاید بے وقوف ہیں کیونکہ اس طرف کا راستہ خطرناک ہے اور ایسی دلدلیں ہیں اس راستے میں کہ

پورے لشکر کے لشکران میں سما جائیں اور پتہ بھی نہ چلے۔ بے کن خوسو نے کہا کہ مناسب ہوگا اگر میں اس کے متعلق میراپی سے پوچھوں۔

"تو تم بھی اسے ساحر سمجھنے لگے؟" میں نے پوچھا

"بات یہ ہے عنن آ۔" بے کن خوسو نے جواب دیا "کہ مصر میں اتنے بہت سے جادوگر ہیں کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ کون کون جادوگر ہے اور کون نہیں اور پھر وہ میراپی ہی تھی جس نے آمن دیوتا کا بت پاش پاش کر دیا تھا۔ وہ ساحرہ ہو یا نہ ہو اس سے کم سے کم یہ تو ضرور پوچھنا چاہیئے کہ اس کی قوم بحیرۂ احمر کو کس طرح عبور کرے گی خصوصاً اس صورت میں کہ فرعون اور اس کا لشکر بنی اسرائیل کے پیچھے ہی پیچھے آ رہا ہوگا؟"

چنانچہ میں نے میراپی سے پوچھا اور اس نے جواب دیا کہ وہ کچھ نہیں جانتی سوائے اس کے کہ موسیٰ و ہارون اس کی قوم کے ساتھ ہیں اور یہ کہ خدا ان کی مدد کرے گا۔

اور پھر دیوتا جانیں ساحر کی کہاں سے آ گیا؟ اس نے شہزادے سے معافی طلب کی اور کہا کہ ہیکل میں میراپی اور اس کے بچے کو دیوی ایزیس اور ہورس کا لباس اس نے نہیں بلکہ وہاں کے کاہنوں نے پہنایا تھا اور یہ کہ وہ بے قصور ہے سیتی نے اسے معاف کر دیا۔ چنانچہ ساحر کی نے بتایا کہ فرعون ایک زبردست لشکر لے کر بنی اسرائیل کے تعاقب میں گیا ہے۔ اس پر سیتی نے پوچھا کہ وہ اس لشکر کے ساتھ کیوں نہ گیا۔ اس کا جواب ساحر کی نے یہ دیا کہ وہ سپاہی نہیں ہے اور یہ کہ فرعون اب اس کی صورت تک سے بیزار ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ سیتی اس لشکر کے ساتھ کیوں نہ گیا۔

"اس لئے کہ خود فرعون کی طرف سے مجھے اس لشکر میں شامل ہونے کی دعوت

نہ ملی تھی!" سیتی نے جواب دیا۔ " اور سچ تو یہ ہے کہ میں خود بھی تعاقب کرنیوالوں میں شامل ہونا نہیں چاہتا۔"

" یہ آپ نے واقعی عقلمندی کا ثبوت دیا ہے!" ساحر کی بڑبڑایا

اور یہ دوسری رات کا واقعہ ہے۔

میں، پے کن خوسو، ساحر کی اور شہزادہ سیتی بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ آدھی رات ادھر تھی اور آدھی ادھر کہ دفعتہً کمرے کا دروازہ کھلا اور گھبرائی ہوئی میراپی ہمارے سامنے کھڑی تھی۔

" میں نے ایک خواب دیکھا ہے!" اس نے کہا۔ اور یوں دیکھا ہے میں نے کہ میری قوم ایک آتشی ستون کے، جو زمین سے آسمان تک بلند ہے، پیچھے پیچھے چلی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ ایک سمندر کے سامنے پہنچے میری قوم کے پیچھے فرعون مع اپنے لشکر کے بھاگا آ رہا تھا۔ چنانچہ بنی اسرائیل سمندر کی سطح پر یوں چلنے لگے جیسے وہ پانی نہ ہو۔ سخت زمین ہو۔ فرعون اور اس کے لشکر نے بھی ایسا ہی کرنا چاہا لیکن مصر کے بہت سے دیوتا نمودار ہوئے اور انہوں نے فرعون کو بنی اسرائیل کا تعاقب کرنے سے باز رکھنا چاہا۔ لیکن فرعون اور مصریوں نے ان کی ایک نہ سنی اور دیوتاؤں کو بھی اپنے ساتھ گھسیٹ کر سمندر کی سطح پر چڑھ گئے دفعتہً گھور اندھیرا اتر آیا اور اس اندھیرے میں سے چیخنے چلانے کی آوازیں آنے لگیں اور ساتھ ہی ایک زبردست قہقہہ سنائی دیا۔ پھر اندھیرا ہٹ گیا اور چاند کسی ویرانے پر جہاں ایک نفس بھی نہ تھا چمک رہا تھا ——— اور پھر میری آنکھ کھل گئی ——— ساحر کی! کیا تم اس خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو؟"

" میں تعبیر بتانے والا ہوتا کون ہوں!" ساحر کی نے جواب دیا۔ " خود تم سب کچھ جانتی ہو۔ اور سچ تو یہ ہے کہ میں اور کوئی بھی جادوگر تمہاری خاک پا کے برابر

بھی نہیں۔"

"تم ہر وقت میرا مضحکہ اڑایا کرتے ہو۔" میراپی نے کہا اور باپ پے کن خوسو نے یوں کہا :-

"کسی کے سحر کا آفتاب تو مدت ہوئی کہ غروب ہو چکا۔ بہرحال اس خواب کی تعبیر صاف ہے۔ یعنی یہ کہ مصر کا لشکر اور مصر کے دیوتا، عبرانیوں کی وجہ سے تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ لیکن اگر فرعون بنی اسرائیل کے تعاقب سے باز آ جائے تو شاید مصر کے دیوتا، مصر کا لشکر اور خود فرعون بچ جائے۔ لیکن وہ لوگ پاگل ہو رہے ہیں کسی کی نہیں سنتے —— لیکن اگر......." اور اس نے سیتی کی طرف دیکھا۔

"جب وہ دیوتاؤں کی نہیں سنتے تو میری کیا سنیں گے بے کن خوسو" سیتی نے کہا، "اگر میں نے انہیں تعاقب سے باز رکھنے کی کوشش کی تو فرعون کو اور ضد ہو جائے گی۔"

"کیوں نہ سنیں گے؟ آپ ہی نے فرعون کو مشورہ دیا تھا کہ وہ موسیٰ و ہارون کا مطالبہ منظور کرے اور لوگوں نے دیکھا کہ آپ کا مشورہ کس قدر صحیح تھا۔ چنانچہ آپ کی بات مصر کا لشکر مان لے گا۔ اور جب لشکر ہی فرعون کا ساتھ نہ دے گا تو ظاہر ہے کہ اکیلا فرعون بھی بنی اسرائیل کا تعاقب نہ کرے گا۔"

"اس کے علاوہ،" ساحر کی نے کہا، "آپ کی بیوی نے ایک بے حد منحوس خواب دیکھا ہے اور اس کی خبر فرعون تک پہنچانا ہمارا فرض ہے —— اس کے بعد فرعون جیسا مناسب سمجھیں کریں۔ ہم بری الذمہ ہوں گے۔"

"تو پھر تم ہی جا کر یہ خواب فرعون کو کیوں نہ سنا آؤ؟" سیتی نے کہا

"حضور! اب میں خبر بھیجنا نہیں۔ فرعون نے میرا عہدہ چھین لیا۔ موسیٰ و ہارون

کو نیچا دکھانے کے بجائے خود مجھے نیچا دیکھنا پڑا ہے۔ چنانچہ فرعون مجھ سے خفا ہے۔ اب اگر میں اس کے سامنے گیا تو قتل کر دیا جاؤں گا۔"

اور اس وقت میرا جی چاہا کہ کسی طرح بھی ساحر کی کو فرعون کے پاس پہنچا دوں۔ میں جانتا تھا کہ فرعون اسے قتل نہ کرے گا اور نہ کر سکے گا۔ تاہم میں یہی چاہتا تھا کہ ساحر کی اس محل سے چلا جائے۔ کیونکہ میں اس کی طرف سے مطمئن نہ تھا۔ مجھے کچھ شک ہو چلا تھا کہ وہ بے گناہ میراپی کو نقصان پہنچانے کا منصوبہ گھڑ رہا ہے۔

سینتی چند ثانیوں تک کمرے میں ٹہلتا رہا اور پھر بولا۔

" عن آ! میرا رتھ تیار کرو اور موسیا ہیوں کو مسلح ہونے کا حکم دو۔ ہم پو پھٹتے ہی روانہ ہو جائیں گے۔ تم میرے ساتھ چلو گے عن آ ـــــ ہم فرعون کو تعاقب سے باز رکھنے کی کوشش کریں گے۔ حالانکہ کامیابی کی امید نہیں۔"

" خدا کے لئے مجھے اکیلی چھوڑ کر نہ جائیے۔" میراپی نے تقریباً چیخ کر کہا

" تم بھی میرے ساتھ چلو میراپی۔"

اور میراپی نے نفی میں سر ہلا کر جواب دیا:۔

" لیکن پچھلے کئی دنوں سے کوئی قوت مجھے اپنی قوم کی طرف دھکیل رہی ہے۔ رات کو دو دفعہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے کو باغ میں کھڑے پایا اور وہاں میں نے ایک آواز سنی جو میرے مرحوم آبا کی تھی اور وہ یوں کہہ رہی تھی۔ میراپی! اپنی قوم کے ساتھ جاؤ۔ ان کی قسمت تمہاری قسمت ہے ـــــ چنانچہ میرے آقا! اگر میں آپ کے ساتھ آئی تو شاید اپنے آپ روک نہ سکوں گی اور اپنی قوم کے ساتھ چلی جاؤں گی۔"

" تو پھر تم یہیں رہو۔" سینتی نے کہا اور پھر مسکرا کے اضافہ کیا۔" اگر تم

عبرانیوں کے ساتھ چلی گئیں تو مجھے بھی چلنا پڑے گا۔ کیونکہ جہاں تم جاؤ گی میں بھی جاؤں گا ـــــ اور میراپی! مجھے بے آب و گیاہ صحراؤں میں بھٹکنا ذرا بھی پسند نہیں۔ اب چونکہ تم میرے ساتھ آنا نہیں چاہتیں اور اکیلی بھی رہنا نہیں چاہتیں اس لئے میں بھی نہ جاؤنگا

ساحر کی نے اپنی سرخ سرخ آنکھوں سے پہلے میراپی اور پھر شہزادے کی طرف دیکھا

"گستاخی معاف حضور"۔ اس نے کہا۔" آپ کے والد نے کسی بھی عورت کے ضبط کی خاطر اپنے فرض سے کوتاہی نہیں برتی۔"

"بہت سخت الفاظ کہے ہیں تم نے"۔ سیتی نے دانت پیس کر کہا۔" اگر کوئی اور وقت ہوتا تو تمہارا سر ...."

"میرے آقا" ساحر کی نے سیتی کے قدموں پر سر رکھتے ہوئے کہا۔" آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کون سی غیبی قوت نے میرے منہ سے یہ سخت الفاظ کہلائے ہیں۔ خاتون میراپی کا خواب جھوٹا نہیں ہے۔ مصر کا لشکر خطرے میں ہے۔ چنانچہ جلدی کیجئے اور اس لشکر کو بچا لیجئے جس کی آپ کو بہت جلد ضرورت ہو گی۔ کیونکہ آپ فرعون بننے والے ہیں اور بے فوج کا بادشاہ کچھ نہیں ہوتا حضور! خاتون میراپی، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، بڑی زبردست ساحرہ ہیں اور ان کا خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا۔"

"میں ساحرہ نہیں ہوں"۔ میراپی نے چیخ کر کہا۔" تاہم یہ سُرخ آنکھوں والا نربی ساحر سچ کہتا ہے۔ بے شک مصر کا لشکر تباہی کی دہلیز پر کھڑا ہے۔"

"عن آ! رتھ تیار کراؤ"۔ سیتی نے کہا

اور اس کے آٹھ دن کے بعد ہمارے رتھ بحیرۂ احمر کے متوازی بھاگے جا رہے تھے۔ رات اور دن، دم لئے بغیر ہم راستے پر سفر کرتے رہے جس راستے سے بنی اسرائیل اور ان کے بعد فرعون اور اس کا لشکر گیا تھا۔

اور پھر ہمارے رستہ ڈھلان چڑھنے لگے اور اوپر پہنچ کر دیکھا کہ دوسری طرف نشیب میں فرعون کا لشکر پڑاؤ ڈالے تھا۔ چرواہوں اور دوسرے راہگیروں سے ہمیں معلوم ہوا کہ فرعون کے لشکر سے ذرا آگے بنی اسرائیل پڑاؤ ڈالے ہوئے اور ان کے سامنے سمندر تھا جس نے ان کا راستہ روک رکھا تھا۔ بنی اسرائیل اور سمندر کو ہم نہ دیکھ سکتے تھے اور اس کا ایک عجیب سبب تھا۔ فرعون کے لشکر اور بنی اسرائیل کے پڑاؤ کے بیچ میں زمین سے آسمان تک بادل کا ایک کافی چوڑا ستون بلند ہوتا چلا گیا تھا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ جب بنی اسرائیل سفر کرتے ہیں تو یہ ستون اُن کے آگے آگے چلتا ہے جو دن کو اسی طرح سیاہ رہتا ہے لیکن رات کو آگ کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔ آج جب فرعون کا لشکر عبرانیوں کے قریب پہنچ گیا، تو یہ ستون بنی اسرائیل کے آگے سے ہٹ کر ان کے اور فرعون کے لشکر کے بیچ میں حائل ہو گیا۔

"ہم ساحر کو اپنے ساتھ لے آتے ہوتے، اگر وہ خوشی سے نہ آتا تو جبراً" تو وہ ہمیں اس عجوبہ کے متعلق ضرور کچھ بتاتا۔"

"ساحر کے ساتھ زبردستی کرنا ممکن نہیں۔ وہ بڑی قوتوں کا مالک ہے۔" بے کن خوسو نے کہا۔ "اس کے علاوہ وہ ہمارے روانہ ہونے سے پہلے وہ طیبس کیلئے روانہ ہو چکا تھا۔ خود میں نے اسے جاتے دیکھا ہے۔"

"اور میں نے محافظوں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ اُسے محل میں داخل نہ ہونے دیں کیونکہ وہ بے حد شریر اور عیار آدمی ہے۔ کم سے کم میرا تو ایسا ہی خیال ہے۔" سیتی نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔

"اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟" میں نے پوچھا

"ہم لشکر میں چل کر فرعون سے وہ کہیں گے جو کہنے یہاں آئے ہیں۔"

"اور اگر اس نے نہ سنا؟"

"تو ہم لشکر کے بیچ میں کھڑے ہو کر اونچی آواز میں اپنا پیغام سنا دیں گے اور چلے آئیں گے"

"لیکن فرض کیجئے کہ فرعون نے ہمیں واپس نہ آنے دیا؟"

"تو ہم تلوار استعمال کریں گے۔ پھر یا تو صحیح سلامت ممفس پہنچ جائیں گے یا ہماری لاشیں بے گور و کفن یہاں پڑی ہوں گی۔"

"یہ ایک عظیم شخص کے الفاظ ہیں" بے کن خوسو نے کہا "میں ابھی مرنا نہیں چاہتا تاہم میں آخر تک حضور کے ساتھ ہوں" اور وہ ہنسا اور آج اس کی ہنسی بے حد عجیب اور بھیانک معلوم ہوئی۔

اور پھر ہم نے وہ درباری لباس پہنا جو اپنے ساتھ لائے تھے۔ لیکن تلواریں نہ لگائیں اور نہ ہی کوئی دوسرا ہتھیار اپنے ساتھ لیا۔ البتہ پچاس محافظ اپنے ساتھ لے کر اس طرف چلے جس طرف کہ فرعون کا پھریرا لہرا رہا تھا۔ دوسرے محافظوں کو ہم نے وہیں چھوڑا اور ان سے کہا کہ اگر ہمارے ساتھ کوئی واقعہ ہو تو وہ فوراً ممفس لوٹ جائیں اور جو کچھ ہوا ہو اس کی خبر میراپی اور ممفس کے باشندوں کو کر دیں۔ جب ہم فرعونی پڑاؤ کے کنارے پر پہنچے تو طلایہ کے سپاہیوں نے روک کر پوچھا "کون ہے" اور پھر غروب ہوتے ہوئے سورج کی روشنی میں ہمیں پہچان کر بڑبڑائے :

"شہزادۂ مصر! شہزادۂ مصر!"

اور انہوں نے سیتی کو سلام کیا اور نیزے جھکا دیئے اور ہم ان کے سلام لیتے ان کے بیچ میں سے گزر گئے۔

اور ہم فرعون کے خیمے کے سامنے پہنچے۔ جس کے چاروں طرف مسلح سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ خیمے کے دروازے پر کا پردہ اٹھا دیا گیا تھا کیونکہ سخت گرمی تھی اور اندر فرعون امراء اور فوج کے افسر دسترخوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے یا شراب پی

رہے تھے۔ بیچ میں فرعون بیٹھا تھا۔ اور اس کے پیچھے پنکھا بردار اور خانساماں کھڑے تھے
ہم تینوں خیمے میں داخل ہوئے۔ سیتی کے دائیں طرف بے کن خوسو تھا اور
میں بائیں طرف۔ وہ پچاس سپاہی جو ہمارے ساتھ آئے تھے خیمے کے باہر رک گئے۔
"کون ہیں یہ لوگ" فرعون نے پیشانی پر بل ڈال کر پوچھا "جو بغیر اجازت
چلے آئے ہیں؟"
"مصر کے تین امن پسند شہری جو خدائے مصر کے لئے ایک پیغام لائے ہیں،"
سیتی نے جواب دیا۔ "ہم بہت دور سے اور بہت تیزی سے آئے ہیں کہ وقت
نکل نہ جائے۔"
"تمہارے نام کیا ہیں؟ اور کس کا پیغام لائے ہو؟"
"یہ ہیں ہمارے نام اے خدائے مصر! مجھے سیتی کہتے ہیں۔ میں فرعون منفتاح
کا بیٹا ہوں اور کبھی ولیعہد سلطنت تھا۔ اور میری دائیں طرف میرا مشیر بے کن خوسو
ہے اور بائیں طرف میرا دوست دوا ئی نگار عنا ہے۔ اور اے فرعون ہم دیوتاؤں
کا پیغام لے کر آئے ہیں۔"
"ان ناموں سے کون واقف نہ ہوگا!" فرعون بڑبڑایا اور وہاں جتنے بیٹھے تھے
سب اٹھ کر سیتی کے سامنے جھک گئے "سیتی منفتاح کا بیٹا، ہمارے ساتھ کھانے
میں شریک نہ ہوگا؟" فرعون آمن میس نے پوچھا
"ہم خدائے مصر کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم کھانا کھا کر چلے ہیں۔ اجازت ہو تو
ہم پیغام سنائیں۔"
"اجازت ہے۔"
"اے فرعون! آج کئی مہینوں کے بعد ہم ایک دوسرے کے سامنے آئے ہیں۔
آخری بار آپ نے مجھے اور میں نے آپ کو اس وقت دیکھا تھا جب کہ مرحوم فرعون نے

ولیعہدی کا تاج مجھ سے لے کر آپ کو دیا تھا۔ خدائے مصر کو یاد ہو گا کہ میں تاج و تخت سے کیوں محروم کر دیا گیا۔ محض اس لئے کہ میں نے بنی اسرائیل کی حمایت کی تھی اور فرعون کو مشورہ دیا تھا کہ وہ عبرانی پیغمبروں کا مطالبہ منظور کر لیں۔ خدائے مصر کو یاد ہو گا کہ مرحوم فرعون بنی اسرائیل کو موت کے گھاٹ اتارنے کا فیصلہ کر چکے تھے جس کی منظوری میں نے نہ دی۔ چنانچہ میری جگہ آپ فرعون بنے اور میں ایک عام شہری کی طرح محفل میں رہنے لگا اور اس کے بعد لے فرعون مصر پر یکے بعد دیگرے نہایت عجیب عذاب نازل ہوئے یہاں تک کہ لے فرعون! آخری عذاب نے خود آپ کی امیدوں کے سہارے کو بھی نہ چھوڑا اور اس کے بعد ہی آپ نے بنی اسرائیل کو مصر سے جانے کی اجازت دے دی۔ لیکن اب آپ ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اپنے پہلوٹھے لڑکے کو گنوانے کے بعد بھی آپ کی آنکھیں نہ کھلیں اور اب آپ وہی کرنا چاہتے ہیں جو پہلے کرنا چاہتے تھے۔ یعنی عبرانیوں کا قتل عام۔"

"ہم نے فرعون منفتاح کے بیٹے کی باتیں سنیں۔ اسے اور بھی کچھ کہنا ہے؟"

"یہ کہنا ہے ہمیں کہ خدائے مصر ابھی اور اسی وقت واپس لوٹ جائیں۔"

"کیوں؟"

"اس لئے لے فرعون کہ میری بیوی نے جو عبرانی ہے ایک خواب دیکھا ہے اور یوں ہے اس کے خواب کی تعبیر کہ اگر فرعون نے بنی اسرائیل کا تعاقب جاری رکھا تو ...... خود فرعون اور ان کے ساتھ مصر کا پورا لشکر تباہ و برباد ہو جائے گا۔"

"ہم اس ناگن کو جانتے ہیں جسے تم سینے سے لگا کر سوتے ہو اور وہی ہے جو اپنی زہریلی پھنکار سے مصریوں کو دہلاتی ہے۔ اس ناگن کا نام میراپی ہے اور وہ بنی اسرائیل کے جادوگر کے نام سے مشہور ہے۔ اسی نے خواب دیکھا ہے نا؟"

"بے شک یہی اس خاتون کا نام ہے جس نے خواب دیکھا ہے۔" سیتی نے جواب دیا اور میں نے دیکھا کہ وہ غصے سے کانپ گیا، اگر فرعون پسند فرمائیں تو بے کن خوسو میرا پی کا خواب لفظ بہ لفظ خدائے مصر کے سامنے دہرا دیں اور خدائے مصر اپنے ساحروں اور کاہنوں سے اس کی تعبیر پوچھیں۔"

"ہم کچھ سننا نہیں چاہتے۔" فرعون نے کڑک کے کہا: "ہم نہیں جانتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو ہماری تلوار سے بچانے کے لئے یہ خواب گھڑا گیا ہے۔ تم عیار اور چال باز ہو اور ...."

"اور اگر ایسا ہی ہوتا اے فرعون تو میں یہاں نہ آتا بلکہ ممفس میں خاموش بیٹھا رہتا اور جب سب کچھ ہو لیتا تو مصر کا دہرا تاج اپنے سر پر رکھ لیتا۔ اگر آپ نے میری بات نہ مانی تو آپ کی اور آپ کے ساتھ ان لوگوں کی،" اور سیتی نے خیمے میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف اشارہ کیا "لاشیں حنوط کرنے والوں کے تختے پر نظر آئیں گی اور ان کے ساتھ مصر کا زبردست لشکر بھی تباہ و برباد ہو جائے گا۔ ذرا یہ تو بتایئے کہ وہ ستون جو آپ کے اور بنی اسرائیل کے بیچ میں حائل ہے کیا ہے؟ میں بتاتا ہوں۔ وہ موت ہے جو آپ سب کی ہڈیوں کا سرمہ کر دے گی۔"

اور یہ الفاظ سن کر وہ سب کانپ گئے۔ حتیٰ کہ ساحر اور کاہن بھی۔ لیکن فرعون مارے غصے کے دیوانہ ہو گیا۔ وہ پیر پٹخ کر اٹھا، اپنا تاج سر پر سے گھسیٹ کر زمین پر دے مارا جو لڑھکتا ہوا سیتی کے قدموں میں آ پڑا اور پھر فرعون چیخ کر بولا

"غدار! تو نے ایک ساحرہ کے بوسے کے عوض مصر کو فروخت کر دیا۔ تیرا انجام بھی وہی ہو گا جو ہمارا ہو گا۔ گرفتار کر لو ان تینوں کو۔ کل صبح ہوتے ہی ہم عبرانیوں کو تلوار کی دھار پر رکھ لیں گے اور اس وقت یہ غدار شہزادہ اور اس کے ساتھی ہمارے ساتھ ہوں گے تاکہ یہ لوگ اپنی محبوب ساحرہ کی قوم کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔"

سیتی ہاتھ باندھے خاموش کھڑا رہا۔ لوگ اٹھے جیسے فرعون کے حکم کی تعمیل کرنا چاہتے ہوں۔ لیکن پھر فوراً ہی بیٹھ گئے۔ ہمیں گرفتار کرنے کے لئے محافظ آگے بڑھے۔ لیکن چند قدم ہی چل کر رُک گئے۔ اور پھر بے کن خوسو نے قہقہہ لگایا اور آج سے پہلے اس نے ایسا بھیانک قہقہہ نہ لگایا تھا۔

"ہا ہا ہا۔ ہو۔ ہو۔ ہو۔ فراعنہ کو میں نے مصر کے تخت پر بیٹھتے اور اپنے مقبرے میں دفن ہوتے دیکھا ہے۔" اس نے کہا۔ "ایک دو نہیں پورے چار فراعنہ میرے سامنے جئے اور مرے لیکن یہ تماشہ تو آج ہی دیکھا کہ لوگ خدائے مصر کے حکم کی تعمیل نہیں کرتے ــــ چلو عن آ۔ چلو شہزادے، نہ تو اندھے سورج کی روشنی دیکھ سکتے ہیں اور نہ بہرے کڑک دگرج کی آوازیں سن سکتے ہیں ــــ چنانچہ ہماری کوششیں فضول ہیں۔ بہرحال ہم اپنا فرض ادا کر چکے۔ اے لوگو تمہیں دیوتا روز پرس طلب کرنے والا ہے چنانچہ آج رات چین سے سو لو۔"

اور ہم فرعون کے خیمے سے نکل آئے۔ میں نے پلٹ کر دیکھا اور وہ لوگ جو خیمے میں تھے یوں معلوم ہوئے جیسے بہت سی لاشیں ہوں۔ وہ بے حس و حرکت کھڑے تھے اور ان کی زبانیں گنگ ہو گئی تھیں اور خیمے سے باہر آ کر شہزادے کے حکم کی تعمیل میں میں نے اونچی آواز میں میراپی کا خواب سپاہیوں کو سنادیا اور کہا کہ اگر وہ دوبارہ اپنے بیوی بچوں کے پاس جانا چاہتے ہیں تو فوراً اپنے اپنے شہر کی طرف لوٹ جائیں۔ یہ اعلان فرعون کے خلاف گویا کھلی ہوئی بغاوت تھی۔ لیکن کسی نے ہمیں گرفتار نہ کیا۔ شاید اس لئے کہ لوگ اب بھی سیتی کی عزت کرتے تھے۔ شاید اس لئے کہ جابز کی دعائیں اب بھی ہماری حفاظت کر رہی تھیں۔

اور میراپی کے خواب کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے لشکر میں پھیل گئی اور بہت سے سپاہی اور افسر اسی رات اپنے اپنے شہروں کی طرف چلے گئے اور بہت سے

امرا اور کاہنوں نے بھی فرعون کا ساتھ چھوڑ دیا۔

اور پھر رات آئی، بے حد عجیب اور بھیانک، خاموش اور ہیبتناک۔ ہوا بند تھی اور فضا میں گھٹن۔ آسمان سیاہ تھا اور بادل کا وہ ستون جو فرعون کے لشکر اور بنی اسرائیل کے درمیان حائل تھا آگ کی طرح روشن تھا۔

اور پھر آدھی رات کو مشرقی ہوا چلی اور ایسی تیزی آ گئی اس میں کہ ہم زمین پر اوندھے منہ لیٹ گئے کہ ہوا ہمیں اڑا نہ لے جائے اور پھر ہم نے شور و غل کی آوازیں سنیں جو فرعون کے لشکر اور بنی اسرائیل کے پڑاؤ میں سے آ رہی تھیں۔ پھر زمین یوں ہلی جیسے زلزلہ آ گیا ہو اور ایک جھٹکا تھا وہ کہ ہم سب اچھل کر اوندھے منہ گرے پھر سرخ سرخ چاند طلوع ہوا اور اس کی روشنی میں ہم نے دیکھا کہ فرعون کا لشکر کوچ کر رہا تھا۔

"کہاں جا رہے ہیں یہ لوگ؟" میں نے سیتی سے پوچھا جو میرے کندھے کا سہارا لے کھڑا تھا۔

"شاید دن کی طرف" اس نے جواب دیا

اور صبح کی روشنی میں ہم نے وہ نظارہ دیکھا جو نہ پہلے کسی نے دیکھا ہوگا اور نہ آئندہ کوئی دیکھے گا۔ بحیرۂ احمر کا پانی دیوار کی طرح دائیں بائیں کھڑا تھا اور اس کے بیچ میں سے خشک راستہ گزر رہا تھا اور اس راستے پر بنی اسرائیل، اپنے اہل و عیال اور مویشیوں کے ساتھ جا رہے تھے۔ نہایت اطمینان اور بے خوفی سے۔

بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ رات کو، جب ہم نے زلزلہ محسوس کیا تھا، عبرانی موسیٰ سے جھگڑنے لگے تھے کہ وہ انہیں مصر سے نکال لائے اور اب آگے سمندر ہے اور پیچھے فرعون کی فوج جو انہیں یقیناً قتل کر دے گی۔ انہوں نے کہا کہ وہ مصر میں اور فرعون کی غلامی میں خوش تھے۔ موسیٰ اپنی قوم پر بہت خفا ہوئے اور اس وقت وہ

چرواہے جو وہاں موجود تھے کہتے ہیں، ایک آواز جو ان چرواہوں نے بھی سُنی آسمان سے آتی معلوم ہوتی اور یوں کہہ رہی تھی وہ آواز :۔

"موسیٰ! میں تیرا رب ہوں۔ اپنا عصا سمندر پر مار۔"

اور موسیٰ نے اپنا عصا سمندر کے پانیوں پر مارا تو تیز مشرقی ہوا چلی، زلزلہ آیا اور بحیرۂ احمر کا پانی بیچ میں سے پھٹ کر دیوار کی طرح دائیں بائیں کھڑا ہو گیا۔

اور اب ہم، میں، آسیتی اور بے کن خوسو دیکھ رہے تھے کہ پانی کے بیچ میں سے گزرتے ہوئے خشک راستے پر بنی اسرائیل نہایت اطمینان اور بے خوفی سے جا رہے تھے۔ اور فرعون آمن میس بھی اپنے لشکر کے ساتھ سمندر کے بیچ میں سے گزرتے ہوئے اس راستے پر ہو لیا۔ آگے فرعون کا سنہری رتھ تھا اور اس کے پیچھے بے ترتیب اُس کی فوج :۔

"اب کیا ہوگا؟ اف اب کیا ہوگا؟" آسیتی بڑبڑایا۔

اور ہم نے دیکھا کہ دوسرے کنارے کی ایک بلند چٹان پر ایک طویل القامت شخص نمودار ہوا۔ حالانکہ وہ بہت دُور تھا لیکن ہم نے اُسے پہچان لیا، وہ خدا کا رسول موسیٰ تھا۔ اور جب سارے بنی اسرائیل دوسرے کنارے پر پہنچ گئے اور ابھی فرعون اور اس کی فوج پانی کی دیواروں کے بیچ میں تھی کہ موسیٰ نے چٹان پر کھڑے ہی کھڑے اپنا عصا اُٹھایا ——— دفعتہً ہوا چلی ——— دفعتہً پانی کا شور سُنائی دیا ——— موسیٰ یونہی عصا بلند کئے کھڑا رہا ——— اور پھر ہم نے حیرت و خوف سے دیکھا کہ پانی کی دیواریں جو دائیں بائیں کھڑی تھیں، فرعون اور اس کی فوج پر ڈھے گئیں اور اس وقت ہم نے فرعون آمن میس[1] کی آواز سنی۔ وہ کہہ رہا تھا :۔

---

[1] لیکن اب ثابت ہو چکا ہے کہ فرعونِ موسیٰ آمن نہیں منفتاح تھا، وہی بنی اسرائیل کا

"موسیٰ! مجھے بچاؤ! موسیٰ! میں تیرے رب پر ایمان لایا۔"

اور فرعون کو یوں کہتے ہی ہم نے اور شاید سب نے جو وہاں تھے، ایک آواز سنی جو آسمان سے آتی معلوم ہوتی تھی اور جو یوں کہہ رہی تھی:۔

"تو اب ایمان لایا ہے۔ حالانکہ پہلے نافرمانیاں کر چکا ہے اور فساد پھیلانے والوں میں سے تھا! تو اب یوں ہوگا کہ ہم تیری لاش مچھلیوں کو کھانے نہ دیں گے اور بگڑنے بھی نہ دیں گے اور سمندر سے باہر نکال دیں گے تاکہ تو اپنی لاش کے ساتھ ان سب انسانوں کے عبرت اور نشانی بنا رہے جو تیرے پیچھے آئیں گے۔"

چنانچہ فرعون نہ بچا اور اس کی فوج بھی نہ بچی اور اسی وقت بہت سی دھندلی شبیہیں لیکر اوپر سے سمندر میں گریں اور بے کن خوسو نے کہا کہ وہ مصر کے دیوتا تھے اور یوں وہ سب فرعون اور اس کی فوج اور مصر کے دیوتا غرق ہو گئے۔ سمندر کا پانی ان پر مل گیا اور دوسرے کنارے پر بنی اسرائیل چلتے رہے اور اُن کے آگے ایک طویل القامت شخص چل رہا تھا اور وہ موسیٰ تھے جو بنی اسرائیل کو اس سرزمین کی طرف لئے جا رہے تھے جسے دینے کا خدا نے اُن سے وعدہ کیا تھا اور ان کے پیچھے بحیرۂ احمر میں موجیں اُٹھ رہی تھیں جس کی تہہ میں فرعون اپنی فوج کے ساتھ غرق تھا۔

اور پھر ایک دوسرا عجیب واقعہ ہوا۔ میں نے اپنے سامنے میرا پی کو دیکھا۔ اور میں نے اس کی آواز سُنی وہ کہہ رہی تھی:۔

"میرے آقا! مدد ———— سیتی! میرے محبوب جلد آؤ!"

"رتھ تیار کرو۔" سیتی نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا

ھ۔ کا تعاقب کرتا ہوا بحیرۂ احمر میں غرق ہوا تھا۔ اس کی حنوط شدہ لاش مل گئی ہے اور قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے اور اس حالت میں ہے کہ اس کی ناک کا تھوڑا سا حصہ غائب ہے جسے کسی آبی جانور نے کھایا ہو، اور اس کی ٹھوڑی کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے۔ چنانچہ خداوندی وعدہ پورا ہوا۔ فرعون کی لاش نہ مچھلیوں نے کھائی اور نہ وہ بگڑی اور جیسا کہ خدا نے کہا ہے وہ فرعون اپنی لاش کے ساتھ سب کے لئے عبرت اور نشان بنا ہوا ہے۔ مظہر الحق علوی

انیسواں باب

خاتمہ

اور ہم گھوڑوں کو سرپٹ بھگاتے ممفس کی طرف چلے۔ راستے میں شہروں کے لوگ، مرد اور عورتیں اور بچے ہماری طرف دوڑ پڑتے اور پوچھتے:۔

"اے مسافرو! کیا یہ صحیح ہے کہ فرعون سمندر میں ڈوب گیا؟"

اور اس کا جواب بے کن خوسو یوں دیتا:۔

"ہاں اے لوگو وہ جو فرعون تھا مع اپنے لشکر کے بحیرہ احمر میں غرق ہو گیا۔ لیکن دیکھو! اب یہ ہے تمہارا فرعون جو زندہ ہے۔" اور وہ سیتی کی طرف اشارہ کرتا لیکن اس کی اس بات کی طرف دھیان نہ دیتے ہوئے رتھ چلانے والے سے کہا:۔

"تیز چلاؤ۔ تیز اور تیز۔"

اور یوں بھاگم بھاگ ہم ممفس کے شمالی دروازے کے سامنے پہنچے تو سورج غروب ہونے کے قریب تھا اور اس وقت سیتی نے مجھ سے پوچھا:۔

"عن آ! جب فرعون اور اس کی فوج غرق ہو رہی تھی تو کیا تمہیں بھی کوئی عورت نظر آئی تھی اور کیا تم نے بھی اس کی آواز سنی تھی؟"

"ہاں حضور"

"کون تھی وہ اور کیا کہا تھا اس نے؟"

"وہ میراپی تھی اور آپ کو پکار رہی تھی۔"

اور سیتی کا رنگ زرد ہو گیا اور اس نے کراہ کے کہا:۔

"تو وہ میرا دیم نہ تھا۔ ہم دونوں نے اسے دیکھا اور اس کی آواز سنی"۔ عن آ! وہ مر چکی ہے۔"

"دیوتا نہ کریں کہ . . . ."

"دیوتاؤں کا نام نہ لو عن آ وہ فرعون کے ساتھ سمندر میں غرق ہو گئے۔ عن آ بتا سکتے ہو کس نے میرا پی کو مار ڈالا ہو گا؟"

جواب کے طور پر میں نے اپنی انگلی سے ریت پر ایک چہرہ بنایا جس کی بھوئیں گھنی تھیں اور آنکھیں بھیانک۔ سیتی نے سمجھ کر سر ہلایا اور کہا:۔

"اب ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ مصر کا سب سے بڑا ساحر عام آدمیوں کی طرح مر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں اس شخص کو سزا دینے کے لئے عارضی طور سے مصر کا تاج اپنے سر پر رکھ لوں گا۔ بہر حال ساحر کی اب مجھ سے بچ کر جا سکے گا!"

ہم دروازے کے سامنے، جو بند تھا رُک گئے۔ اندر سے شور و غل کی آوازیں آ رہی تھیں۔

"دروازہ کھولو!" سیتی نے چیخ کر کہا

"کون ہے یہ جو مجھے دروازہ کھولنے کا حکم دے رہا ہے؟" محافظوں کے افسر نے برج پر سے جھانک کر پوچھا۔

"فرعون!"

"فرعون!" افسر بولا "فرعون کہاں سے آ گیا؟ ہمیں تو ابھی ذرا دیر ہوئی یہ خبر ملی ہے کہ وہ اپنی فوج کے ساتھ غرق ہو گیا۔"

"بیوقوف!" سیتی نے چیخ کر کہا۔ "فرعون آمن میس بے شک غرق ہو گیا لیکن فرعون سیتی تجھے دروازہ کھولنے کا حکم دے رہا ہے۔"

اور پھر چند ثانیوں بعد ہی دروازہ کھول دیا گیا اور محافظ اور اُن کا افسر سیتی کے سامنے سجدہ ریز تھا۔

"یہ شور و غل کیسا ہے؟" میں نے پوچھا

"میں نے اپنی آنکھوں سے تو کچھ نہیں دیکھا جناب" افسر نے جواب دیا "لیکن سُنا ہے کہ وہ ساحرہ جس نے مصر پر بلائیں نازل کی تھیں، بڑے ہیکل کے سامنے زندہ جلائی جا رہی ہیں۔"

"کس کے حکم سے؟ کس کے حکم سے؟" میں چیخا لیکن اس سے پہلے کہ افسر کوئی جواب دیتا ہمارا رتھ ہیکل کی طرف بھاگا جا رہا تھا اور ہم اس بھیڑ کے سامنے پہنچے جو ہیکل کے سامنے والے میدان میں جمع تھی۔

"راستہ دو۔ اور فرعون سیتی کے لئے راستہ دو۔" رتھ کے آگے آگے بھاگتے ہوئے سپاہی چلائے اور لوگ دائیں بائیں دینے لگے اور ہم نے دیکھا کہ ہیکل کے بڑے دروازے کے سامنے ایک زبردست چتا روشن تھی۔ اس کے سامنے کچھ لوگ چل پھر رہے تھے جن میں سے ایک کو میں نے پہچان لیا۔ وہ ساحر کی تھا۔ مسلح سپاہی بھیڑ کو آگے بڑھنے سے روکتے تھے لیکن لوگ تھے کہ آگے ہی آگے دھنسے پڑ رہے تھے۔ چتا کے ایک طرف چند پجاریوں کے بیچ میں ایک عورت کھڑی تھی اور اس کے پاس ایک مرد۔ عورت کا لباس تار تار تھا اور بال پریشان۔ ہم نے دیکھا کہ دفعتہً اس عورت کی قوت جیسے جواب دے گئی ہو اور وہ زمین پر گر گئی۔ ایکبارگی اس نے سر اٹھا کر چاروں طرف دیکھا جیسے کسی کو تلاش کر رہی ہو۔ وہ میراپی تھی۔ بنی اسرائیل کا چاند ——— دیوتاؤں کا شکر ہے۔ میراپی ابھی زندہ تھی۔

اس کے قریب کھڑا ہوا مرد اسے اٹھانے کے لئے جھکا لیکن کہیں سے ایک بڑا سا پتھر سنسناتا ہوا آیا اور اس زور سے اس کی کمر پر لگا کہ مرد ہائے کر کے سیدھا کھڑا ہو گیا اس نے پتھر پھینکنے والے کو بد دعا دی اور اس کی آواز سے میں نے اسے پہچان لیا حالانکہ وہ بھیس بدلے ہوئے تھا۔

وہ لابان عبرانی تھا۔ میراپی کا منگیتر جس نے ارضِ جاشان میں ہمیں قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہ یہاں کیا کر رہا تھا؟

ساحر کی نے چیخ کر کہا :-

" لوگو ذرا غور سے سنو تو کہ یہ عبرانی بلی کس طرح غرّا رہی ہے! بہرحال جرم ثابت ہو چکا ہے، فیصلہ سنایا جا چکا ہے. چنانچہ یہ بڑا مجرم پہلے سزا پائے گا. دیکھو! غور سے دیکھو! یہ ہے بے دینیوں کی سزا"

اور ساحر کی نے اشارہ کیا. ہیکل کے سیاہ فام غلام لابان پر جھپٹ پڑے اس نے گھونسے مار مار کر انہیں پیچھے ہٹا دیا. لیکن دوسرے ہی لمحے وہ دیو ہیکل غلاموں کی گرفت میں تھا. اس نے چیخ کر کہا :-

" مصریو تمہارا لشکر کہاں گیا؟ کہاں ہے تمہارا وہ فرعون جو اپنے آپ کو خدا کہتا تھا؟ جاؤ اگر نکال سکتے ہو تو اپنے فرعون کو سمندر کی تہوں میں سے نکالو. یاد رکھو ہمارا خون بے انتقام نہ رہے گا. خدا حافظ اے بنی اسرائیل کے چاند"

وہ کچھ اور نہ کہہ سکا کیونکہ اسی وقت غلاموں نے اسے اٹھا کر چتا میں پھینک دیا ہزار ہا چنگاریاں فضا میں بکھر گئیں. آگ ذرا دیر کے لئے مدھم پڑی اور پھر دگنی شدّت سے بھڑک اٹھی۔

اور اس وقت میرا بی اٹھی اور چلائی :-

" میرے آقا مدد! سیتی! میرے محبوب جلد آؤ"

اس تمام عرصے میں ہمارا رتھ بھیڑ میں گزرتا چتا کی طرف بڑھتا رہا اور جب میرابی یوں سیتی کو پکار کے خاموش ہوئی تو رتھ چتا کے سامنے پہنچ چکا تھا اور ہم اس میں سے اتر رہے تھے

" چڑیل! اس کو پکارتی ہے جو فرعون کے ساتھ اوزیرس دیوتا کے دسترخوان پر بیٹھا ہوگا" ساحر کی نے قہقہہ لگا کے کہا " بہت اچھا اسے بھی اپنے آقا کے پاس پہنچا دو"

اور ساحر کی نے پھر غلاموں کو اشارہ کیا. لیکن میرا بی سیتی کو دیکھ چکی تھی۔ وہ روتی ہوئی آگے بڑھی. سیتی نے اسے آغوش میں لے کر اس کی پیشانی چوم لی۔

"جھک جاؤ! جھک جاؤ!" بے کن خوسو نے کہا۔ "زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!"

اور ہزاروں سر جھک گئے اور ہزاروں آوازیں بلند ہوئیں :۔

"زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!"

اور سینتی نے جھکے ہوئے لوگوں کی طرف ہاتھ لمبا کرکے دعا دی جیسا کہ دستور تھا اور اس موقع کو غنیمت جان کر ساحر کی وہاں سے کھسکنے لگا لیکن میری نظر اس پر پڑ گئی میں نے ہمارے سپاہیوں سے صرف ایک لفظ کہا اور دوسرے ہی لمحے مصر کا سب سے بڑا جادوگر ہمارے سامنے گرفتار کھڑا تھا۔ اور اب سینتی نے لوگوں کو مخاطب کرکے یوں کہا :۔

"اے ممفس کے باشندو! تم نے مجھے فرعون کہا ہے اور بے شک میں فرعون ہی ہوں۔ اگر مصریوں کی مرضی ہو تو میں دہرا تاج اپنے سر پر رکھوں گا۔ وہ جو فرعون تھا اپنی بے جا ضد کی وجہ سے بحرہ احمر میں غرق ہو گیا اور فی الحال کوئی فرعون نہیں چنانچہ ابھی میں فرعون ہوں۔ ایک گھنٹے کے لئے ہی سہی۔ میں فرعون ہوں اور فرعون کے اختیارات سے کام لوں گا۔ خاتون میراپی بتاؤ تم یہاں کیسے آگئیں اور تمہارے ساتھ کیا واقعہ ہوا؟"

اور میراپی نے اپنی کہانی یوں سنائی :۔

"میرے آقا! آپ کے جانے کے بعد ساحر کی جو کہیں چلا گیا تھا، واپس آیا اور ہماری ایک خادمہ پر سحر کرکے میرے پاس پہنچا اور مجھ سے کہا ——— "اپنے سحر کا راز بتاؤ کہ میں عبرانی ساحروں سے اپنی شکست کا بدلہ لے سکوں۔ اور ایک بار پھر مصر کا سب سے بڑا جادوگر بن سکوں۔ اس کے بدلے میں میں تمہاری ہر آرزو پوری کروں گا حتیٰ کہ مصر کی ملکہ بنا دوں گا۔ لیکن اگر تم نے مجھے اپنا راز نہ بتایا تو میں

لوگوں کو تمہارے خلاف کردوں گا اور پھر تمہیں وہی سزا دی جائے گی جو ساحرہ کو دی جاتی ہے"

"میرے آقا! میں نے جواب دیا کہ میں بار بار اس سے کہہ چکی ہوں کہ میں ساحرہ نہیں ہوں اور کوئی سحر نہیں جانتی۔ اور میں نے کہا کہ میں ملکہ بننا نہیں چاہتی اس پر ساحر کی ہنسا اور اس نے کہا کہ مجھے بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کسی کو دھوکا دینا آسان نہیں۔ پھر اس نے اپنا عصا اُٹھا کر میری طرف کر دیا اور کچھ بڑبڑانے لگا۔ یہاں تک کہ میرے اعضا مفلوج سے ہو گئے اور زبان گنگ۔ اور میں اس وقت تک اپنی جگہ سے ہل نہ سکی جب تک کہ وہ چلا نہ گیا۔ میں نے محافظوں سے کہا کہ وہ ساحر کو گرفتار کر لیں اور آپ کے آنے تک اس کی نگرانی کریں۔ لیکن وہ جا چکا تھا چنانچہ محافظ ناکام لوٹ آئے۔"

"اسی دن سے لوگ مجھے طرح طرح کی دھمکیاں دینے لگے۔ سو یوں آدمی محل کے باہر جمع ہوتے اور چلاتے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ یہاں تک کہ ہمارے خادم بھی میرے خلاف ہو گئے۔ میں خوف اور تنہائی سے پاگل ہو گئی۔ میرے خدا نے بھی میری نہ سنی شاید اس لئے کہ میں اس کے حکم کے خلاف یہاں ممفس میں رہ گئی اور اپنی قوم کے ساتھ نہ گئی۔ چنانچہ ایک رات میں چھت پر چڑھی اور شمال کی طرف، جس طرف آپ گئے تھے منہ کر کے آپ کو پکارا۔ اور پھر یوں ہوا کہ اسی وقت باغ کی جھاڑیوں میں سے ایک شخص نکلا۔ وہ بھیڑ کی کھال کا چغہ اس طرح پہنے تھا کہ اس کی صورت نظر نہ آتی تھی اور اس نے مجھ سے کہا: —— "اے بنی اسرائیل کے چاند! مجھے تمہارے شوہر سیتی نے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تمہاری جان کو خطرہ لاحق ہے جیسا کہ خود ان کی جان کو لاحق ہے چنانچہ وہ یہاں نہیں آ سکتے۔ چنانچہ میں یہاں آیا ہوں کہ تم کو ان کے پاس پہنچا دوں۔ تاکہ وہ تمہیں لے کر مصر سے نکل جائیں اور اس وقت تک یہاں نہ آئیں جب تک کہ یہاں کی فضا سازگار نہیں ہو جاتی۔ چنانچہ خاتون! میرے ساتھ فوراً چلو۔"

" کیسے یقین کروں کہ تم میرے آقا کے فرستادہ ہو؟" میں نے جواب دیا" کوئی نشانی دکھاؤ۔"

" اور اس نے ایک ہاتھ میری طرف بڑھا دیا جس کی ہتھیلی پر وہی پن چمک رہی تھی جو میرے آقا نے ارض جاشان میں مجھے دی تھی اور یہ پن" میرے آقا کو یاد ہوگا آپ نے ہماری محبت کی نشانی کے طور پر اس وقت میرے پاس سے لے لی تھی جب آپ فرعون کے پاس اسے میرا خواب سنانے جا رہے تھے۔"

" یہ پن بحیرۂ احمر کے ساحل پر میرے چغے میں سے کہیں گر پڑی تھی۔ لیکن اس کے متعلق عمداً میں نے تم سے کچھ نہ کہا۔ کیونکہ اس پن کی گمشدگی میرے خیال میں بدشگونی تھی؟" سینی نے میرے کان میں کہا

" یہ کافی نہیں ہے ۔۔۔ میں نے اس اجنبی سے کہا۔" میرا پی بولی۔" ممکن ہے یہ تم نے چرائی ہو۔"

" اجنبی چند ثانیوں تک کچھ سوچتا رہا اور پھر بولا ۔۔۔۔۔" کوئی ایک گھنٹے پہلے فرعون اور اس کی فوج بحیرۂ احمر میں غرق ہو گئی۔ کیا یہ کہنا میرا اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ میں وہیں سے اور تمہارے آقا کے پاس سے آ رہا ہوں؟"

" نہیں۔ چلے جاؤ۔ تم جھوٹے ہو" ۔۔۔ جب کوئی ٹھوس ثبوت لاؤ گے تو میں تمہارے ساتھ آؤں گی۔"

" بہت اچھا" اس نے کہا اور چلا گیا۔

" دوسرے دن یہ افواہ عام ہو گئی کہ فرعون مع اپنے لشکر کے غرق ہو گیا چنانچہ یہ سنتے ہی لوگ دیوانے ہو گئے اور ہمارے محل کے چاروں طرف جمع ہو گئے وہ مجھے قتل کر دینا چاہتے تھے کیونکہ ان کے خیال میں فرعون اور اس کی فوج کو میں نے اپنے سحر سے غرق کیا ہے۔ لیکن وہ محل میں نہ گھس سکے۔ کوئی غیبی قوت میری مدد

کر رہی تھی ـــــ دن گزرتے گئے اور پھر ایک رات وہی اجنبی میرے پاس آیا۔
"خاتون! تم نے سن لیا کہ فرعون غرق ہو گیا۔ کہو اب چلتی ہو میرے ساتھ؟"
اس نے پوچھا
"نہیں"، میں نے جواب دیا
اور اس پر اس نے اپنے چغے میں سے ایک کاغذ نکال کر میری طرف بڑھا دیا میں نے اسے کھول کر پڑھا۔ اس پر عنخ آ کی تحریر تھی جسے میں اچھی طرح پہچانتی تھی اور نیچے اے میرے آقا آپ کے دستخط تھے اور آپ کے دستخط بھی میں پہچانتی ہوں۔ اور پھر آپ کی مہر تھی اور بے کن خوسو کے دستخط، دیکھئے یہ ہے وہ تحریر" اور اس نے اپنے گریبان میں سے پردی کاغذ کا ایک پلندہ نکال کر میری طرف بڑھا دیا۔ میں نے پلندہ کھولا اور مشعلوں کی روشنی میں، میں نے بے کن خوسو نے اور سیتی نے وہ تحریر پڑھی۔ جیسا کہ میراپی نے کہا وہ ہو بہو میری ہی تحریر معلوم ہوتی تھی اور نیچے واقعی سیتی کے دستخط تھے اور اس کی مہر اور پھر بے کن خوسو کے دستخط اور یوں لکھا تھا اس پر:۔

"بنی اسرائیل کے چاند میراپی کے نام جو مصر میں ہے۔
اے میری محبوبہ! فوراً میرے پاس چلی آؤ۔ یہ شخص جو یہ رقعہ لے کر آیا ہے تمہیں میرے پاس پہنچا دے گا۔ فوراً آؤ۔ میں خطرے میں ہوں اور بے چین ہوں۔ تم آ جاؤ گی تو ہم مصر چھوڑ کر چلے جائیں گے۔"

"کیا مطلب ہے اس کا عنخ آ؟" سیتی نے رک کر پوچھا۔ "میں تمہیں ایسا نمک حرام نہ سمجھتا تھا۔"
"دیوتاؤں کی قسم یہ رقعہ میں نے نہیں لکھا۔" میں نے کہا
اور پھر بے کن خوسو نے ہنسنا شروع کیا

" دیکھو! دیکھو!" وہ بولا "تحریر کی طرف دیکھو"

اور ہم نے حیرت سے دیکھا کہ پلندے پر کے حروف پہلے سُرخ ہوئے اور پھر دھندلے ہو کر غائب ہو گئے اور اب کاغذ پر کچھ نہ تھا۔

" ہو ہو۔ ہو" یہ کن خوشنما" دوست کی تم واقعی بہت بڑے جادوگر ہو ـــــ لیکن افسوس کہ موسیٰ و ہارون کے سامنے تمہاری ایک نہ چلی!"

اور آج پہلی دفعہ ساحر کی کے ہونٹوں پر سے مسکراہٹ غائب ہوئی۔

" اپنی بات جاری رکھو" سبتی نے میراپی سے کہا

" چنانچہ اے میرے آقا یہ تحریر دیکھ کر میں اس اجنبی پر اعتبار کرنے پہ مجبور ہو گئی اور میں اس کے ساتھ خفیہ دروازے سے باہر نکل آئی"

" رتھ کہاں ہے؟" میں نے اجنبی سے پوچھا

" رتھ کی ضرورت نہیں۔ ہم بحری سفر کریں گے" اجنبی نے جواب دیا اور مجھے دریائے نیل کی طرف لے چلا جہاں اس نے کہا کہ بجرہ تیار ہے۔ جب ہم کھجور کے جھنڈ میں سے گزر رہے تھے تو درختوں کے پیچھے سے بہت سے آدمی نکل پڑے"

" تم نے مجھے دھوکا دیا" میں نے اجنبی سے کہا

" نہیں خود مجھے دھوکا دیا گیا" اس نے کہا

اور اب میں نے اس کی آواز سے اس اجنبی کو پہچانا۔ وہ لابان تھا۔ ان لوگوں نے جو درختوں کے پیچھے سے نکل آئے تھے ہمیں گرفتار کر لیا۔ ان کا سرغنہ یہی ساحر کی تھا۔

" یہ ہے وہ ڈائن" اس نے کہا " جو اپنا کام پورا کرنے کے بعد اپنے یار کے ساتھ بھاگی جا رہی ہے اور دیکھو اس کا یہ عبرانی یار بھی ساحر ہی ہے"

" لوگوں نے لابان کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور اس کی مصنوعی ڈاڑھی نوچ لی۔

میں نے لابان کو بُرا بھلا کہا لیکن اس نے صرف یہی کہا :-

" میرا پی! میں نے جو کچھ کیا تمہاری محبت سے مجبور ہو کر کیا۔ میں تمہیں اپنی قوم میں لے جانا چاہتا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ اگر تم یہاں رہیں تو مصری تمہیں زندہ نہ چھوڑیں گے۔ ساحر کی کو میں نے خدا ہم خبریں دی تھیں جس کے عوض اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہمیں صحیح سلامت نکل جانے دے گا۔"

" اس کے بعد مجھے اور لابان کو آپس میں بات چیت کرنے کا موقع نہ ملا۔ وہ لوگ ہمیں گھسیٹتے ہوئے ہیکل تک لے آئے اور اس تہ خانے میں، جو شاید بڑے بت کے نیچے ہے، ہمیں لے گئے۔ ہم دونوں کو الگ الگ کمروں میں بند کر دیا۔ دن بھر ساحر کی اور دوسرے کاہن مجھے الٹے سیدھے سوالات سے پریشان کرتے رہے۔ شام کو یہ لوگ مجھے تہہ خانے میں سے نکال کر یہاں لائے اور لابان کو بھی لائے۔ یہاں ممفس کی پوری آبادی جمع تھی اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ اب بھی ہے۔ لوگ مجھے دیکھتے ہی چلائے "ساحرہ! ساحرہ! چڑیل! چڑیل!" اور پھر لوگ مجھ پر پل پڑے اور مجھے زمین پر گرا کے مجھے لاتوں اور گھونسوں سے مارنے لگے۔ آخر کار لوگوں کو سپاہیوں نے پیچھے دھکیل دیا اور اس کے بعد ــــ آہ! میرے آقا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا اس سے تو آپ واقف ہی ہیں"۔

اور اتنا کہہ کر میرا پی بیہوش ہو گئی۔ ہم نے اسے رتھ میں لٹا دیا۔

" ساحر کی! تمہیں کیا کہنا ہے؟" سیتی نے پوچھا

" کچھ نہیں اے فرعون" ساحر کی بولا " ان عبرانی پیغمبروں نے مجھے کہیں کا نہ رکھا۔ اس کاغذ پر کی تحریر کو اسی وقت غائب ہو جانا چاہیئے تھا جب میرا پی اُسے پڑھ چکی تھی۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ اگر ایسا ہوا ہوتا تو میں آپ کو یہ کہانی سناتا کہ آپ کی معشوقہ اپنے عبرانی عاشق کے ساتھ بھاگی جا رہی تھی جسے میں نے اچانک جا لیا

اور پھر میں آپ کی خوشنودی اور آپ کا اعتبار حاصل کر لیتا ـــــ لیکن معلوم ہوتا ہے مصر کے دیوتا مجھ سے خفا ہیں۔ مجھے کچھ نہیں کہنا ہے۔ سوائے اس کے کہ اے سیتی تمہیں اس دنیا میں سکھ نہ ملے گا۔ کبھی کوئی مسرت تمہارے سامنے نہ آئے گی۔"

"لے لو گو" سیتی نے کہا۔ "تم نے میراپ کی کہانی سُنی اور ساحر کی بھی۔ بتاؤ کیا فیصلہ ہے تمہارا؟"

"اسے اسی چتا میں پھینک دیا جائے۔ جو اس نے دوسروں کے لئے تیار کی تھی۔" لوگ چلائے۔"

چنانچہ یہ انجام ہوا مصر کے سب سے بڑے جادوگر کا۔ بعد میں لوگوں نے مجھے بتایا جب آگ بجھ گئی تو اس کی راکھ میں سے ساحر کی کھوپڑی ملی جو تپتی ہوئی اینٹ کی طرح سُرخ تھی لیکن جب سورج کی روشنی اس پر پڑی تو وہ راکھ ہو گئی۔

ہم میراپی کو محل میں لے آئے۔ جہاں وہ تین دنوں تک زندہ رہی۔ مرنے سے کوئی ایک گھنٹہ پہلے اس نے مجھے طلب کیا اور یہ ہماری آخری ملاقات تھی۔ وہ سیتی کے زانو پر سر رکھے لیٹی تھی اور اپنے بچے کے متعلق کچھ کہہ رہی تھی۔ اس نے مسکرا کر میرا شکریہ ادا کیا۔ میری وفاداری اور دوستی کی تعریف کی اور کہا کہ اگر اس سے کوئی گستاخی ہو گئی ہو تو میں معاف کر دوں۔ اور کہا کہ میں اس کے آقا کا ایسا ہی دوست رہوں اور ہمیشہ اس کا خیال رکھوں۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھا دیا۔ جسے چوم کر میں روتا ہوا وہاں سے چلا آیا۔

اور جب میراپی مر گئی تو سیتی نے ایک عجیب حرکت کی۔ اس نے حکم دیا کہ محل کے بڑے کمرے میں شاہی تخت رکھا جائے۔ جب تخت رکھا جا چکا تو اس پر میراپی کی لاش بٹھا دی گئی۔ سیتی نے اُسے ملکۂ مصر کے کپڑے اور زیورات پہنائے اور اس کے سر پر مصر کا تاج رکھا اور پھر ممفس کے امراء کو طلب کیا کہ وہ میراپی کو مصر کی

ملک کے روپ میں دیکھیں۔ اور پھر حنوط کرنے والے طلب کیے گئے۔ میراپی کی لاش ان کے سپرد کر دی گئی اور پھر جب لاش حنوط کی جاچکی تو ایک خفیہ مقبرے میں رکھ دی گئی جس کا پتہ میں بتانا نہیں چاہتا۔ کیونکہ کیا معلوم پھر مصریوں پر جنون سوار ہو۔ چنانچہ میراپی، جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی تھی، اس مقبرے میں ابدی نیند سو رہی ہے۔

اور میراپی کی موت کے کوئی ایک مہینے بعد مصر کے امرا محض آئے کہ سیتی کو فرعون بنا دیں۔ اور ان کے ساتھ دوسری بھی آئی۔ وزیر ہامان بھی آیا اور آمن دیوتا کا کاہن بھی اور بوڑھا حاجب پیپاسا بھی آیا جسے دیکھ کر سیتی نے کہا:۔

"تو تم آ گئے پیپاسا!"

"اے خدائے مصر! اے پسر رع!" وہ بوڑھا ابن الوقت بولا "میں فرعون کی خدمت کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ چنانچہ آپ کی خدمت کروں گا۔"

اور پھر تاجپوشی کی قدیم رسومات ادا کی گئیں۔ اور جب ساری رسومات ادا کی جاچکیں تو فرعون سیتی نے اُٹھ کے یوں کہا:۔

"میں یہ تاج قبول کرتا ہوں۔ اس لئے نہیں کہ مجھے اس کی خواہش ہے بلکہ اس لئے کہ یہ میرا حق ہے۔ جب تک یہ تاج میرے سر پر ہے اور جب تک میں زندہ ہوں اپنا فرض ادا کرتا رہوں گا۔ مصر پر ایسی بلائیں نازل ہوتی ہیں کہ مصر کی بنیادیں تک ہل گئی ہیں۔ مصر کمزور اور مردہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ ہماری ہر کوشش اسے دوبارہ پر قوت بنانے کی ہونی چاہیئے۔ مجھے احساس ہے کہ میری زندگی کے اب بہت تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس تھوڑے عرصے میں میں مصر کے لئے جو کچھ کر سکتا ہوں کروں گا۔ میرے فرعون بننے کی خوشی میں نہ چراغاں کیا جائے اور نہ کوئی جشن منایا جائے۔ ان تکلفات میں جتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے اتنا ہی غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔"

اور لوگ چلے گئے۔ وہ خوش تھے اور مطمئن۔

اور پھر شہزادی یوسرٹی فرعون سیتی کے حضور آئی۔ وہی شان، وہی تمکنت وہی دبدبہ اور وہی غرور وہ ملکہ کا لباس پہنے تھی اور ملکہ کا تاج سر پر رکھے تھی۔ وہ سیتی کے سامنے ذرا جھک کر بولی:-

• سلام ہو تم پر اے خدائے مصر"!

• سلام ہو تم پر اے مصر کی شہزادی" سیتی نے جواب دیا

• نہیں۔ اے خدائے مصر! شہزادی نہیں۔ ملکۂ مصر"!

سیتی کے تخت کے قریب دوسرا تخت تھا۔ اور یہ وہی تخت تھا جس پر سیتی نے مردہ میراپی کو ملکہ بنا کر بٹھایا تھا۔ وہ تھوڑی دیر تک تخت کو دیکھتا رہا اور پھر بولا:-

• تخت خالی ہے۔ ملکہ پسند فرمائیں تو اس پر رونق افروز ہو سکتی ہیں"!

اور یوسرٹی اس تخت پر بیٹھ گئی۔

• ملکہ کافی عرصے تک ہم سے دور رہیں"!

• جی ہاں"۔ یوسرٹی نے جواب دیا" لیکن جیسا کہ ہم نے وعدہ کیا تھا تمہارے فرعون بنتے ہی ہم تمہارے پاس آجائیں گے۔ سو دیکھو ہم آ گئے۔ اور اب کبھی تم سے دور نہ رہیں گے"؟

• میں ملکۂ مصر کا مشکور ہوں"۔ سیتی نے کہا

چھ سال گزر گئے

ایک رات میں فرعون سیتی کے ساتھ ممفس والے محل میں بیٹھا تھا۔ فرعون سیتی اکثر وہاں رہنے چلا جاتا تھا ___ سیتی اُٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ آج اس کے

پہلوٹھے بچے کی، جو میراپی کے بطن سے تھا اور بڑے عذاب کے وقت مرگیا تھا، پرسی تھی، ان چھ سالوں میں فرعون سیتی بوڑھا ہوگیا تھا اور اس کی آنکھوں کی جوت بجھ سی گئی تھی۔

"عن آ! وہ رات تمہیں یاد ہے نا جو دنیا کی شاید سب سے زیادہ بھیانک رات تھی؟" سیتی نے کہا اور کمرے کے دروازے کا پردہ اٹھا کر دالان کے دو ستونوں کی طرف اشارہ کیا۔ "وہاں میراپی بیٹھی تھی۔ تم وہاں کھڑے تھے اور وہاں میرا ننھا سیتی سو رہا تھا ـــــ اچھا ہوا کہ وہ مرگیا۔ ورنہ میرے بعد وہی فرعون بنتا کیونکہ یوسری کی کوئی اولاد ہے نہیں اور ہوگی بھی نہیں۔ اور فرعون بننا ایک لعنت ہے۔ ایک عذاب ہے۔ میں چھ سال سے فرعون ہوں اور چھ سال سے ایک مردہ اور ویران ملک پر حکومت کر رہا ہوں۔ میں نے اسے پھر آباد کرنے کی کوشش کی۔ میں نے چاہا کہ مصر پھر طاقتور ہو جائے۔ پھر یہاں قہقہے گونجیں اور پھر یہاں چہل پہل ہو۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ عن آ! عبرانیوں کی بددعائیں اب تک اپنا کام کر رہی ہیں مصر آباد ہونے کے باوجود ویران ہے۔ یہاں کے لوگ زندہ ہونے کے باوجود مردہ ہیں بنی اسرائیل جا چکے۔ مصر پر اب بلائیں نازل نہیں ہوتیں۔ لیکن پچھلی بلاؤں نے مصر کو ایسا کچل دیا ہے کہ وہ صدیوں تک سنبھل نہ سکے گا۔ بہرحال میں جو کچھ کر سکتا تھا کیا۔ اب میرا وقت قریب ہے۔

"آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟"

"یہ میں نہیں جانتا عن آ۔ لیکن پچھلے کئی دنوں سے مجھے میراپی بری طرح یاد آرہی ہے۔ میں اسے اپنے قریب، بہت قریب محسوس کرتا ہوں حالانکہ اسے دیکھ نہیں سکتا۔ تم دیکھ سکتے ہو عن آ؟"

"نہیں۔ البتہ ایک رات بے کن خوسو نے مجھ سے کہا تھا کہ اس نے میراپی کو

ہمارے قریب کھڑے دیکھا تھا۔

"بے کن خوسو اپنے طور پر میراپی کو چاہتا تھا حالانکہ وہ بہت بوڑھا ہے ــــ بے حد بوڑھا تاہم میرا خیال ہے کہ وہ خود ہم دونوں کی لاشیں مقبرے میں رکھے گا۔ خیر تو بے کن خوسو اس وقت شاید تانیس میں ہے یا ملکۂ مصر کے پاس تھیبس میں ــــ اُف وہ! سخت گرمی ہے۔ آؤ عن آبا ہر چلیں۔"

اور ہم دالان میں آ گئے۔ باغ میں چاندنی لوٹیں لگا رہی تھی فرحت بخش ہوا بہہ رہی تھی۔ ہم بنی اسرائیل کے متعلق باتیں کرنے لگے۔ ہمیں خبر ملی تھی کہ بنی اسرائیل نے خدا کے حکم سے روگردانی کی اور جب موسیٰ ان میں نہ تھے تو وہ ایک طلائی بچھڑے کو، جسے سامری نے بنایا تھا اور جس میں سے آواز نکلتی تھی، پوجنے لگے۔ چنانچہ جب موسیٰ کوہِ طور پر سے واپس آئے تو اپنی قوم کو یہ شرک کرتے دیکھ کر اتنے غصہ ہوئے کہ وہ تختیاں پھینک دیں جو وہ اپنے خدا سے لائے تھے اور جس پر دس احکامات لکھے ہوئے تھے۔ اور پھر ہم نے سُنا کہ اسی گناہ کے سبب بنی اسرائیل وادیٔ سینا میں بھٹک رہے ہیں سرزمینِ موعود تک نہیں پہنچ سکے۔

اور پھر ہم دونوں دفعتہً خاموش ہو گئے۔ بادل کے ایک ٹکڑے نے بادل کو ڈھک لیا تھا اور جب وہ ہٹا تو ہمیں محسوس ہوا کہ ہم اکیلے نہ تھے۔ ہمارے سامنے کمبل پر ننھا سیتی سو رہا تھا۔ اور اس کے قریب ہی میراپی کھڑی تھی۔

سیتی نے میرا ہاتھ پکڑ کے میراپی کی طرف اور میں نے بچے کی طرف اشارہ کیا میراپی نے جھک کر بچے کو اُٹھایا اور سیتی کی طرف بڑھا دیا۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ بھی زندہ تھا۔ میراپی مسکرائی اور سیتی کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے اس بچے کو لے کر وہاں سے چلی گئی۔

"عن آ! تم نے دیکھا؟" سیتی نے کہا۔ "وہ دونوں کسی دوسرے عالم میں

زندہ ہیں۔ میں مرنے کے بعد ان سے مل سکوں گا۔ عن آ۔ میں اُن سے مل سکوں گا۔ بستر طبیکہ میں موسیٰ کا دین قبول کروں۔ اور گواہ رہنا عن آ کہ میں نے موسیٰ کا دین قبول کر لیا اور اب اسی دین پر مروں گا۔ جس پر میرا پی اور میرا بچہ مرا ہے لیکن اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔"

اور اسی رات، پو پھٹنے سے کچھ پہلے، ایک دل ہلا دینے والی چیخ سن کر میری آنکھ کھل گئی اور کوئی چیخ چیخ کر یوں کہہ رہا تھا:۔

• خدائے مصر اس دُنیا میں نہیں رہا۔ فرعون سیتی منفتاح دیوتا اوزیرس کے حضور پہنچ گیا۔"

لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے حضور پہنچا ہے اور میرے سوائے یہ کوئی نہیں جانتا۔"

اور جب لوگ فرعون سیتی منفتاح کا تابوت مقبرے میں رکھ چکے تو میں اکیلا وہاں گیا۔ تابوت کا ڈھکن اٹھا کر آخری بار اپنے دوست کی صورت دیکھی اور پیالے کا وہ ٹکڑا، جو ہماری دوستی کی یادگار تھا، فرعون کے سینے پر رکھ دیا اور وہاں سے چلا آیا۔

اور یہاں، اے لوگو، غم زدہ وقائع نگار عن آ کی تحریر ختم ہوتی ہے۔ ہاں اس عن آ کی جس کا اب دُنیا میں کوئی نہیں اور جو اب بوڑھا ہو چکا ہے اور جو اب بڑی بے چینی سے موت کا منتظر ہے کہ میرا پی اور سیتی سے مل سکے اور اے لوگو، اگر تم یہ تحریر پڑھو تو گواہ رہنا کہ وقائع نگار عن آ بھی اپنے دوست سیتی کی طرح موسیٰ کے دین پر مرا۔

ختم شد

ناول

چنگیز خاں

رئیس احمد جعفری

تاتاری سردار چنگیز خاں عالم اسلام کے لیے قہر الٰہی سے کم نہ تھا۔ وہ آندھی کی طرح اٹھا طوفان کی طرح بڑھا اور بجلی کی طرح توحید کے پرستاروں پر ٹوٹ پڑا اس کی خون آشام تلوار سے بچنے کے لیے کوئی جائے پناہ نہ تھی اس نے چن چن کر مسلمانوں کو قتل کیا ہر شہر میں ان کی کھوپڑیوں کے مینار تعمیر کیے ایسے نازک دور میں وسط ایشیا سے ایک مرد مومن ایمان و یقین کی ناقابل تسخیر قوت کے ساتھ اٹھا۔ اس حق پرست کی تلوار کی چمک نے چنگیز خاں کی نگاہوں کو خیرہ کر دیا۔ اس نے چنگیز سے اپنی عظمت کا لوہا منوا لیا۔ اس نے یہ ثابت کر دکھایا کہ مسلمان شکست قبول کرنا نہیں جانتے۔ وہ تباہ ہو گیا لیکن کب؟ جب چنگیزی دبدبہ کی بنیادیں ہل چکی تھیں۔ آپ کے محبوب ناول نگار رئیس احمد جعفری نے اپنے تاریخی ناول چنگیز خاں میں ان سچے واقعات کو بے حد دلچسپ پیرائے میں پیش کیا ہے۔

قیمت:۔ چھ روپے

ہند و پاک کے مشہور ناولسٹ

قیسی رامپوری کی نایاب پیش کش

رہبر

حسن و محبت کی عجیب و غریب کشمکش جس میں ایک فوجی نوجوان اس طرح گرفتار ہو جاتا ہے کہ اپنے فرائض سے بھی غافل ہو جاتا ہے اور پھر جب اسے اپنے فرائض کا احساس ہوتا ہے تو محبت کی زنجیریں اسے ایک نئے فرض کا احساس دلاتی ہیں وہ فرض اسکے سابقہ فرائض سے بھی کہیں زیادہ اہم تھا۔ مجلد مع جیکٹ ولی کاغذ گلیز ۲۶ پونڈ شاندار گٹ اپ

قیمت:۔ پانچ روپے

ناول

جہنم

ایم۔ اسلم

حضرت ایم۔ اسلم کا ایک لازوال شاہکار

آپ اس کو پڑھ کر کبھی نہ بھول سکیں گے

گلیز کاغذ، عمدہ کتابت وطباعت سہ رنگا ڈسٹ کور

آپ ہم سے طلب کریں

قیمت

پانچ روپے